الفتن

اردو ترجمہ

علاماتِ قیامت

جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے فتنے، لڑائیاں اور دیگر اہم واقعات و حالات پر مشتمل احادیث و آثار کو نہایت جامعیت اور حسنِ ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔

مصنف

حافظ حدیث شیخ نعیم بن حماد بن معاویہ خزاعی مروزی متوفی ۲۲۹ھ

مترجم

حضرت مولانا عبد الرشید بستوی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ امام انور دیوبند

www.RaddeShakeeliyat.com

تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ (الحديث)

قیامت سے پہلے شبِ تاریک کے ٹکڑوں کے مانند فتنے رونما ہوں گے (ترمذی:۲۱۹۵)

"الفِتَن"

(اردو ترجمہ)

علاماتِ قیامت

جس میں آنحضور ﷺ کے بعد سے قیامت تک پیدا ہونے والے فتنے، لڑائیاں اور دیگر اہم واقعات و حالات پر مشتمل احادیث وآثار کو نہایت جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔

مصنف:

حافظِ حدیث شیخ نعیم بن حماد بن معاویہ خزاعی، مروزیؒ متوفی ۲۲۹ھ

مترجم:

حضرت مولانا عبدالرشید بستوی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ امام انور، دیوبند

حسب فرمائش:

حضرت مولانا الحاج محمد یعقوب صاحب نوری مظفرنگری زید مجدہم

امام مسجد چاندی والی، کوچہ پنڈت، لال کنواں دہلی/ ۶

ناشر:

- الحاج محمد سلیم ڈی/ ۵۳، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر اوکھلا دہلی/ ۲۵
- جناب محمد عابد ۳۴۸۳، پھاٹک داروغہ، لال کنواں، دہلی/ ۶

www.RaddeShakeeliyat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

کتاب	:	الفتن (عربی)
مصنف	:	حافظ حدیث حضرت علامہ نُعیم بن حماد خزاعی مروزیؒ
مترجم	:	مولانا عبدالرشید بستوی، دیوبند
صفحات	:	۴۲۳
اشاعت	:	۱۴۳۳ھ-۲۰۱۲ء
طبع اول	:	گیارہ سو (1100)
ھدیہ	:	فی سبیل اللہ
کمپوزنگ	:	شاہ گرافکس، نزد اندرا پارک، دیوبند

(شاہ عالم القاسمی) 08954434315

رحیمی کمپیوٹرس، مدرسہ خادم العلوم باغوں والی، مظفر نگر

(شاہ فہیم علی دیوبندی) 09690637185

ملنے کے پتے:

۱-مسجد بلال ڈی/(D) بلاک ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، نئی دہلی ۲۵-

۲-مدرسہ خادم العلوم، باغوں والی، بجھیڑی، مظفر نگر (یوپی)

Designed & Printed by: Farid Book Depot(Pvt.Ltd) Delhi-2 Ph. (011)-23289786

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحات
۱	عرضِ مترجم	۸
۲	حضرت مصنف علیہ الرحمہ کے حالات	۱۲
۳	پہلا حصہ	۱۵
۴	آئندہ برپا ہونے والے فتنوں کی بابت حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کی پیشین گوئیاں	۱۵
۵	رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک پیش آنے والے فتنے اوران کی تعداد	۲۷
۶	فتنوں میں لوگوں میں عقل وفہم کی کمی	۳۵
۷	ابتلاء اور فتنے کے سبب، موت کی بہ کثرت تمنا کرنا	۳۹
۸	حضرات صحابہ وغیرہ کی فتنہ کے زمانے میں اوراس کے بعد پیش آمدہ حالات پر ندامت	۴۳
۹	فتنہ کے زمانے میں مال واولاد کی کمی اوران کی محبت	۵۱
۱۰	رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت میں ہونے والے خلفاء کی تعداد	۵۳
۱۱	خلفاء اور بادشاہوں میں فرق	۵۵
۱۲	رسول اللہ ﷺ کے بعد ہونے والے خلفاء	۵۸
۱۳	دوسرا حصہ	۶۱
۱۴	خلفائے راشدین کی تعیین، ان کے بعد ہونے والے امراء کا تذکرہ، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر مسلط کیے جانے والے سلاطین	۶۱
۱۵	حضرت عمرؓ کے بعد بنوامیہ کی حکومت اوران کے خلفاء وامراء کے ناموں کی تعیین	۶۷

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۶	بنوامیہ کی حکومت سے متعلق دوسرا باب	۶۹
۱۷	فتنوں سے حفاظت، فتنوں کے زمانے میں قتل وقتال سے گریز اور گوشہ گیری، نیز فتنوں کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کراہیت کا بیان	۷۵
۱۸	**تیسرا حصہ**	۱۰۲
۱۹	حضرت عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ان فتنوں میں سے ایک	۱۰۲
۲۰	فتنوں میں یکسوئی کو بہتر سمجھنے والے	۱۰۵
۲۱	بنوامیہ کی حکومت کے خاتمہ کی علامات	۱۰۸
۲۲	بنوعباس کا خروج	۱۱۴
۲۳	بنوعباس کی مدتِ حکومت ختم ہونے کی اولین علامت	۱۲۲
۲۴	بنوعباس کے باہمی اختلاف کے بعد، ترکوں کے خروج پر ان کی حکومت کے خاتمہ کی اولین علامت	۱۲۵
۲۵	بنوعباس کی حکومت کے خاتمہ کی بابت آسمان کی علامتوں کا بیان	۱۲۸
۲۶	فتنۂ شام کا آغاز	۱۳۳
۲۷	پرلے درجے کے لوگوں اور کمزوروں کا غلبہ واقتدار	۱۳۶
۲۸	فتنوں سے حفاظت کی جگہ	۱۴۰
۲۹	**چوتھا حصہ**	۱۴۲
۳۰	اسلام کا اصل گھر ملک شام ہے	۱۴۲
۳۱	قوم بربر اور اہلِ مغرب کے خروج کی اولین علامت	۱۴۶
۳۲	قوم بَربَر اور اہلِ مغرب کے نکلنے کے وقت لوگوں کو پیش آنے والے حالات	۱۴۸
۳۳	مصروشام کے اندر قوم بربر کا فتنہ وفساد، جنگ وجدال، ان سے جنگ کرنے والے، ان کے نکلنے کا آخری مقام اور ان کی بدکرداری	۱۵۰
۳۴	سفیانی کا حلیہ اور اس کا نام ونسب	۱۵۷

۳۵	سفیانی کے نکلنے کی ابتداء	۱۵۹
۳۶	تینوں جھنڈوں کا بیان	۱۶۱
۳۷	مصروشام وغیرہ میں منقسم ہونے والے جھنڈے، سفیانی اور اس کا ان پر غلبہ	۱۶۲
۳۸	سرزمین شام اور اس سے باہر عراق میں بنوعباس اہل مشرق، سفیانی اور بنومروان میں برپا ہونے والی جنگ	۱۶۷
۳۹	رقّہ میں اہل شام اور بنوعباس کے ایک بادشاہ کے درمیان ہونے والی جنگ اور سفیانی کا معاملہ	۱۷۰
۴۰	سفیانی کے لشکر کے عراق پہنچنے کے بعد بغداد اور زوراء کی ویرانی وبربادی	۱۷۶
۴۱	سفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخلہ	۱۷۸
۴۲	بنوعباس کے جھنڈوں کے بعد امام مہدی کے لیے سیاہ جھنڈوں کا آنا، ان کے اور سفیانی نیز عباسی کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی جنگ	۱۷۹
۴۳	سفیانی کے معاملے کی بربادی کی ابتداء، خراسان سے ہاشمی شخص کا سیاہ جھنڈوں کے ساتھ خروج اور سفیانی کے گھوڑسوار دستوں کے مشرق پہنچنے تک کے درمیان پیش آنے والے واقعات وحالات	۱۸۳
۴۴	**پانچواں حصہ**	۱۸۵
۴۵	سفیانی اور سیاہ جھنڈے والوں کی مڈبھیڑ، ان میں خوفناک جنگ، لوگوں کا امام مہدی کی تمنا کرنا	۱۸۵
۴۶	سفیانی کی جانب سے مدینہ منورہ پر لشکرکشی اور قتل وغارت گری	۱۸۶
۴۷	امام مہدی کی طرف روانہ کردہ سفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنسایا جانا	۱۸۹
۴۸	ظہورِ مہدی کی علامتوں سے متعلق دوسرا باب	۱۹۲
۴۹	خروجِ مہدی کی دوسری علامت	۱۹۵
۵۰	لوگوں کا مکہ مکرمہ میں اجتماع اور وہاں ان کی بیعت، اس سال مکہ میں ہونے والی جنگ، جنگ کے بعد لوگوں کا امام مہدی کو تلاش کرنا اور ان پر اتفاق	۱۹۷

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۱	امام مہدی کا بیعتِ امارت کے بعد مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور شام کے لیے روانگی، ان کے سفر میں ان کے اور سفیانی نیز اس کے ساتھیوں کے ساتھ پیش آنے والی صورت حال	۲۰۲
۵۲	امام مہدی کی سیرت، ان کا عدل وانصاف اور ان کے زمانے کی شادابی	۲۰۸
۵۳	امام مہدی کا حلیہ	۲۱۳
۵۴	حضرت مہدی کا اسم گرامی	۲۱۴
۵۵	حضرت مہدی کا نسب	۲۱۵
۵۶	حضرت مہدی کی خلافت وحکومت کی مدت	۲۱۸
۵۷	حضرت مہدی کے بعد کے حالات	۲۲۰
۵۸	غزوۂ ہند	۲۳۸
۵۹	قحطانی کی امارت میں حمص کے اندر اور حضرت مہدی کے بعد قبیلۂ قضاعہ اور یمن میں ہونے والی جنگ	۲۳۹
۶۰	فتحِ قسطنطنیہ اور دیگر امور	۲۴۲
۶۱	چھٹا حصہ	۲۵۱
۶۲	بیت المقدس کا امیر المسلمین، عکا کے نشیب میں اس کی کامیابی اور حمص کی فتح	۲۵۱
۶۳	اعماق کا بقیہ تذکرہ اور فتح قسطنطنیہ	۲۷۳
۶۴	ساتواں حصہ	۳۰۲
۶۵	اسکندریہ اور اطرافِ مصر میں رومیوں کا خروج	۳۰۲
۶۶	خروجِ دجال سے پہلے لوگوں کو پیش آنے والے حالات	۳۰۵
۶۷	خروجِ دجال سے پہلے کی علامتیں	۳۰۸
۶۸	دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟	۳۱۳
۶۹	خروجِ دجال، اس کے حالات اور اس کے ہاتھوں برپا ہونے والا فتنہ وفساد	۳۱۴

۷۰	دجال کی زندگی کی مدت	۳۲۹
۷۱	آٹھواں حصہ	۳۳۱
۷۲	حضرت عیسیٰ کا دجال کو بابِ لُد سے سترہ ہاتھ پہلے قتل کرنا	۳۳۱
۷۳	دجال سے حفاظت کی جگہ	۳۳۲
۷۴	حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور ان کی سیرت	۳۳۴
۷۵	نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی	۳۴۳
۷۶	یاجوج وماجوج کا خروج	۳۴۵
۷۷	نواں حصہ	۳۶۱
۷۸	زمین میں دھنسایا جانا، زلزلے، جھٹکے اور صورتوں کا مسخ کیا جانا	۳۶۱
۷۹	لوگوں کو ملک شام میں جمع کرنے والی آگ	۳۷۰
۸۰	بعض علاماتِ قیامت	۳۷۶
۸۱	سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد کی علاماتِ قیامت	۳۷۸
۸۲	سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا	۳۸۷
۸۳	دسواں حصہ	۳۹۱
۸۴	دابّہ کا نکلنا	۳۹۱
۸۵	اہلِ حبشہ	۳۹۵
۸۶	اہلِ حبشہ کا نکلنا	۳۹۶
۸۷	ترک	۴۰۰
۸۸	فتنوں کے لیے بیان کردہ سال، مہینے اور دن	۴۰۵

www.RaddeShakeeliyat.com

عرضِ مترجم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله الأمین وعلیٰ آله ومن تبعه إلیٰ یوم الدین اما بعد!

حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آیات ونشانیاں عطا کی گئیں جو بانگ دہل آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کا اعلان کرتی ہیں، ان میں سے ایک اہم معجزہ اور نشانی، آپ ﷺ کی وہ پیشین گوئیاں ہیں جو آپ ﷺ نے قیامت سے پہلے پیش آنے والے حالات، واقعات، حوادث، جنگوں اور علامات کی بابت فرمائیں۔

مذہبِ اسلام، پیغمبر اسلام اور متبعینِ اسلام کے خلاف خفیہ وعلانیہ سازشیں، بے بنیاد اعتراضات، گھناؤنے الزامات اور منفی پروپیگنڈے گزشتہ چودہ صدیوں سے برابر جاری ہیں جن کا واحد مقصد دوسری اقوام ومذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے دل ودماغ میں، اسلام کے خلاف عناد وعداوت اور بغض ونفرت کی کاشت کرنا رہا ہے۔ نہ اس حوالے سے مشرق ومغرب میں فرق ہے نہ شمال وجنوب میں، نہ یہود ونصاریٰ کی کوئی تخصیص ہے نہ ہنود ومجوس کی۔ اس میں نہ موجودہ زمانے کی مہذب اور ترقی یافتہ کہلانے والی قومیں پیچھے ہیں نہ ترقی پذیر اور پس ماندہ وغیر مہذب ممالک کے باشندے۔

تاہم یہ بجائے خود اسلام کی حقانیت، پیغمبر اسلام کی صداقت اور اسلامی تعلیمات کی سحر آفرینی کی دلیل ہے کہ اسی زمانے سے پیاسی انسانیت، اپنی تشنگی بجھانے کے لیے، اسلام کے چشمۂ صافی سے برابر جرعہ نوشی کر رہی ہے اور اسلام کے دامن سے وابستہ ہو رہی ہے۔ یہ سلسلہ تاہنوز نہ صرف جاری وساری ہے، بلکہ حلقہ بگوش اسلام ہونے والے افراد کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے اللّٰھمّ ! زد فزد.

یہ امر کم باعثِ حیرت نہیں ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں جتنی قوت کے ساتھ، اسلام کی شبیہ کو داغ دار بنانے کی ناپاک کوششیں کر رہی ہیں، اتنی ہی تیزی کے ساتھ، انہی سے وابستہ افراد اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ گزشتہ پندرہ بیس برسوں سے کائناتِ ارضی کے بزعم خویش چودھری امریکہ کی قیادت میں، مغربی اقوام نے پوری دنیائے انسانیت، بالخصوص عالم اسلام کے ممالک میں اکھاڑ پچھاڑ، حملہ ویلغار اور دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر بد تمیزی کا طوفان برپا کر رکھا ہے۔ افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی، عراق کو تہ وبالا کر دیا، لیبیا

کو خانہ جنگی کے حوالے کر دیا، دوسرے مسلم ممالک میں مسلم عوام اور حکمرانوں نیز مسلم افواج کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا اور پوری دنیا میں مسلمانوں کو ایک خون ریز وحشی اور دہشت کی علامت بنا کر پیش کیا، لیکن اسی امریکا ویوروپ میں ہزار ہا ہزار مرد وخواتین ہر سال اسلام قبول کر رہے ہیں۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جس مذہب اور اس کے پیغمبر کے خلاف اس قدر مکروہ اور سنگین پروپیگنڈہ، عالمی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ کیا جا رہا ہے، اس کے ماننے والے بجائے قدم پیچھے ہٹانے، حوصلہ پست کرنے کے دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں اور ان کے عزم وثبات میں نئی روح پڑتی جا رہی ہے۔ اسی چیز نے انہیں اسلام کا بذاتِ خود مطالعہ کرنے، قرآن وحدیث سے براہِ راست اس کی تعلیمات کو سمجھنے اور مسلمانوں کی زندگی کا سنجیدہ تجزیہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ چناں چہ جیسے جیسے ان کا مطالعہ بڑھتا گیا، اسلام کی صداقت وحقانیت ان کے ذہن ودماغ میں بستی اور گھر کرتی چلی گئی اور وہ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو کر اس کے داعی اور مبلغ بن گئے۔

اس حوالے سے آج کی تعلیم یافتہ اور ہر چیز کو علم وتحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے کی عادی دنیا کے لیے، قرآن وحدیث میں قیامت اور علاماتِ قیامت کی بابت پیشین گوئیاں، نہ صرف اس کی روحانی بیماری کے لیے نسخۂ شفا کا کام کر رہی ہیں، بلکہ اسلام کی شاہ راہ اعتدال واستقامت تک اسے پہنچانے کا سامانِ ہدایت بھی ثابت ہو رہی ہیں۔ چناں چہ موجودہ زمانے میں ان علامات وحوادث کو پڑھنے اور ان سے واقفیت حاصل کرنے کی طلب دنیا میں بڑھتی جا رہی ہے اور اسی وجہ سے دنیا کی مختلف زبانوں میں، ان علامات وحالات پر مشتمل کتابیں بڑی تیزی سے شائع ہو رہی ہیں اور لوگوں کے لیے تریاق کا کام دے رہی ہیں۔

متقدمین علماء ومحدثین نے جس طرح اسلام کے دیگر گوشوں اور پہلوؤں پر معرکۃ الآراء اور شاہ کار کتابیں تصنیف کیں، وہیں علاماتِ قیامت اور قیامت سے پہلے پیش آنے والے حالات پر بھی مستقل کتابیں تصنیف کیں۔ ان کتابوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ متعلقہ آیات، احادیث اور آثار واقوال صحابہ کو پیش کیا گیا ہے۔ ان ہی عباقرہ محدثین دائمہ میں سے ایک امام وحافظ حدیث شیخ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث خزاعی علیہ الرحمہ ہیں۔ انہوں نے ''الفتن'' کے نام سے عربی زبان میں اس موضوع پر بڑی اہم کتاب تحریر فرمائی جس میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روایات جمع کر دی ہیں۔

امام ھمام کی یہ کتاب، اس موضوع پر لکھی جانے والی معدودے چند اولین تصنیفات میں سے ایک ہے جو اس حوالے سے اہم مأخذ اور مصدر کا درجہ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے

www.RaddeShakeeliyat.com

والے ہر مصنف نے امام مرحوم کی اس کتاب سے ضرور اخذ واستفادہ کیا اور ان کی جمع کردہ روایات سے کافی کچھ مدد ملی ہے۔

چوں کہ یہ کتاب بالکل ابتدائی تصنیفات میں سے ہے، اس لیے مصنف علیہ الرحمہ نے اس موضوع کے تعلق سے وارد تمام روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی اور چھانٹ پرکھ، تحقیق وتعلیق اور سند کے اعتبار سے درجہ متعین کرنے کی ذمہ داری آنے والے لوگوں پر چھوڑ دی۔

کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ایک مسئلہ سے متعلق اتنی روایات اس میں جمع کر دی گئی ہیں کہ اس کی مکمل تصویر سامنے آجاتی ہے اور خدوخال پوری طرح سے واضح ہوجاتے ہیں۔ باب سے متعلق تمام روایات کو دیکھا جائے تو جو روایات بہ ظاہر سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں، وہ حسن لذاتہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں جو محدثین کے نزدیک قابل استدلال ہیں۔

کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر شیخ مجدی بن منصور بن سید شوری نے اس کی جملہ روایات کی تخریج، تحقیق، تعلیق کی وقیع خدمت انجام دی جو نہایت مفید ہے۔ احقر مترجم کے سامنے انہی کا ایڈٹ کردہ ''کتاب الفتن'' کا نسخہ ہے۔ اسی کی روشنی میں روایات کا ماخذ ومصدر اور حوالہ درج کر دیا گیا۔ البتہ اس میں ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ حوالجات میں بعض کتابوں کا حدیث نمبر جو دیا گیا ہے، وہ تحقیق نگار کی اپنی ترقیم کے مطابق ہے، اس لیے دوسرے حضرات کی ترقیمات سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ عام اردو قاری کے لیے سند پر کلام اور راویوں پر بحث مفید نہیں، اس لیے ترجمہ کے اندر اس بحث کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے شروع میں حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا سوانحی خاکہ، فاضل محقق کے قلم سے تحریر ہے، اس کا ترجمہ بھی شامل کتاب ہے، تاکہ پڑھنے والے ان کی عظمت ومرتبت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

احقر نے کوشش کی ہے کہ ترجمہ سلیس، رواں اور سہل انداز میں کیا جائے تاکہ قارئین کرام کو کسی الجھن یا دشواری سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ علاوہ ازیں نہ کسی روایت کو ترجمہ میں نظر انداز کیا گیا، نہ کسی جملہ کو اور نہ عبارت کو پس پشت ڈال کر عمومی ترجمانی کی ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے۔

اس مناسبت سے صدیق محترم جناب مولانا حامد حسن صاحب مہتمم مدرسہ خادم العلوم، باغوں والی، بجھیڑی ضلع مظفر نگر کا احقر مشکور ہے کہ موصوف نے برابر رابطہ رکھ کر ترجمہ کی تکمیل بعجلت ممکن بنائی۔ عزیز القدر مولانا ظہیر الہدیٰ قاسمی خلیل آبادی سلمہ اللہ/ نائب ایڈیٹر دو ماہی عربی رسالہ ''المظاهر'' سہارنپور کا تذکرہ کیا جانا بھی ضروری ہے جنہوں نے شروع کے چند صفحات کے

ترجمہ میں احقر کا تعاون کیا۔ ''فجزاهم الله جميعاً أحسن الجزاء''

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو شرفِ قبولیت بخشے، اسے اپنے بندوں کے لیے نافع ومفید بنائے، حضرت مصنف علیہ الرحمہ نیز مترجم کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور جن حضرات کا اس کی طباعت واشاعت، نیز ترجمہ میں تعاون شامل رہا ہے، ان کو احسن الجزاء اور دارین کی فلاح عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

عبدالرشید بستوی عفی عنہ

مدرس حدیث شریف جامعہ امام انور، دیوبند

۲۹/ربیع الثانی، بشب یک شنبہ ۱۴۳۳ھ

□□□

www.RaddeShakeeliyat.com

حضرت مصنف علیہ الرحمہ کے حالات

نُعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث بن ھمام بن سلمہ بن مالک خزاعی ابوعبداللہ مروزی فارضی۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور بغداد میں تدفین ہوئی۔

علماء کے ایک طبقہ نے ان کی تعریف وتحسین کی، جب کہ بعض حضرات نے تضعیف بھی بیان کی ہے۔ چناں چہ امام دار قطنی فرماتے ہیں کہ وہ امام سنت تھے، مگر وہم زیادہ ہوتا تھا۔ امام ابواحمد حاکم فرماتے ہیں بعض احادیث میں ثقہ راویوں کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ خطیب بغدادی رقم طراز ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے حضرات صحابہ کے اسمائے گرامی کے تحت روایات مسند کی شکل میں جمع کیں، علامہ ابن الجوزی کی بھی یہی رائے ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ نعیم میرے دوست ہیں، جب کہ امام احمد بن حنبلؒ اور علامہ عجلی فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ تھے۔ امام ابوحاتم رازی کی رائے ہے کہ وہ صدوق اور سچے تھے، علاوہ ازیں امام بخاری اور دوسرے حضرات نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نعیم بن حماد فرقۂ جہمیہ کے تعلق سے بڑے متشدد تھے اور فرماتے تھے کہ میں خود پہلے اسی فرقہ میں شامل تھا، اس لیے ان کی باتیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پھر جب میں نے علم حدیث حاصل کیا تو معلوم ہوا کہ جہمیہ توانجام کار معطلہ ہیں۔

امام ابوزکریاء لکھتے ہیں کہ نعیم بن حماد صدوق اور ثقہ ہیں، سچے آدمی ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ میں جانتا ہوں، کیوں کہ وہ بصرہ میں میرے رفیق اور ساتھی رہے ہیں۔ مصر سے نکلنے سے پہلے میں نے ان سے کہا تھا کہ جو احادیث آپ نے حافظ عسقلانی سے حاصل کی ہیں، ان کا کیا رہا؟ کہنے لگے کہ میرے پاس لکھی ہوئی تھیں، مگر ان پر پانی گر گیا جس کی وجہ سے بعض احادیث مٹ گئیں، اس لیے مجھے بعض الفاظ کو نقل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی تھی، لیکن میں نے اس مجموعہ سے کبھی کوئی حدیث بعد میں لکھی نہیں۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ بعد میں ان کے بھانجے ان کے پاس ان کی اصل کتاب اور تحریر لے کر آتے تھے، تاہم ان کو بعض چیزوں میں وہم ہو جاتا اور غلطی کر جاتے تھے۔ جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے تو وہ اہل صدق میں سے تھے۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہیں، جب کہ ایک جگہ لکھا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں۔ علامہ ابوعلی

نیساپوری کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ امام نسائی، حضرت نعیم بن حماد کے فضل وکمال اور علم ومعرفت، نیز احادیث وروایات میں ان کے تقدم وتفوق کا ذکر کیا کرتے تھے، لیکن جب ان سے نعیم بن حماد کی روایت قبول کرنے کی بابت عرض کیا گیا تو فرمایا مشہور ائمہ سے بہت سی احادیث کی روایت کرنے میں وہ اکیلے ہیں، اس لیے وہ اس درجہ میں نہ رہ گئے کہ ان سے استدلال کیا جائے۔

علامہ ابن حبان نے ثقات میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ کبھی کبھار ان سے خطا ہو جاتی تھی۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ وہ علم کا برتن تھے، مگر ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ علامہ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں کہ انہوں نے ثقہ راویوں سے متعدد منکر روایات بیان کی ہیں۔ امام ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں کہ جن روایات کو لوگوں نے موقوفاً نقل کیا ہے، یہ انہیں سندِ متصل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں کہ ان کی بابت جرح اور تعدیل کرنے والے علماء ومحدثین کی آراء کی بابت قولِ فیصل یہ ہے کہ امام نعیم بن حماد صدوق ہیں، مگر بہت غلطی کرتے ہیں، نیز فقہ اور فرائض کے بڑے عالم ہیں۔ علامہ ابن عدی نے ان کی غلطیوں کو تلاش کر کے جمع کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے علاوہ ان کی جملہ روایتیں درست وصحیح ہیں۔ اسی طرح ان کی روایت سنداً صحیح کے درجہ تک نہیں پہنچتی ہیں، لیکن ضعیف بھی نہیں ہیں، بلکہ دونوں کے بیچ بیچ ہیں یعنی حسن ہیں جو متابع اور شاہد بن سکتی ہیں اور حسن لذاتہ کے درجہ کی ہیں، آخر میں لکھتے ہیں کہ ان کی بابت یہ رائے درمیانی اور متعدل ہے۔ واللہ أعلم وعلمه أتم

امام نعیم بن حماد نے حضرت ابراہیم بن طہمان سے صرف ایک حدیث پڑھی ہے، جب کہ ان کے دوسرے شیوخ حدیث یہ ہیں: حسین بن واقد، ابوبکر بن ابوعیاش، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن عیاض، ابوداؤد طیالسی اور امام دراوردی وغیرھم رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً۔

ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام دارمی، محمد بن یحییٰ ذہلی، احمد بن یوسف سُلمی، ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، امام یحییٰ بن معین، ابوحاتم رازی، ابوبکر صاغانی، احمد بن منصور رمادی، ابوزرعہ دمشقی اور ابواسماعیل ترمذی جیسے کبارِ محدثین وعلماء شامل ہیں۔

انہوں نے عراق وحجاز میں حدیث حاصل کی، پھر مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، یہاں تک کہ معتصم باللہ عباسی کے زمانے میں ان کو مصر سے بے دخل کر دیا گیا۔ ان سے خلقِ قرآن کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کی بابت کچھ بھی جواب دینے سے انکار کر دیا، لہٰذا انہیں مصر سے

www.RaddeShakeeliyat.com

عراق لاکر بغداد میں قید کردیا گیا جہاں زمانہ اسیری میں ہی ۱۳/ جمادی الاولی ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ میں انتقال کر گئے۔ ان کے حالات میں یہ بھی آتا ہے کہ وفات کے بعد بھی بیڑیاں نہ اتاری گئیں، بلکہ اسی حال میں گھسیٹ کر لے جایا گیا اور ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا، نہ کفن پہنایا گیا اور نہ ہی نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ یہ حرکت ابن ابوداؤد کے افسر نے کی۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وجزاہ عنا کل خیر۔

العبد: مجدی بن منصور بن سید شوری(۱)

□□□

(۱) ان کے تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال: ۴۶۶/۲، تہذیب التہذیب: ۴۵۹/۱۰، الکاشف: ۲۹۵۴۰، الجرح والتعدیل: ۲۱۲۵، تاریخ بغداد: ۴۳۱/۱۱، المنتظم ابن الجوزی: ۱۴۹/۱۱، تذکرۃ الحفاظ: ۴۱۸/۲، اور سیر اعلام النبلاء: ۵۹۵/۱۰

پہلا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱- آئندہ برپا ہونے والے فتنوں کی بابت حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کی پیشین گوئیاں

۱- حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ سورج غروب ہوگیا اس خطاب میں آپ نے قیامت تک پیش آنے والی کوئی بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کو بیان نہ فرمایا ہو۔ یاد رکھنے والوں نے ان (باتوں) کو یاد رکھا اور بھلا دینے والوں نے بھلا دیا۔ (ترمذی حدیث: ۲۱۹۱، ابن ماجہ حدیث: ۴۰۰۰)

۲- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا کو پیش فرمایا، چناں چہ میں دنیا اور قیامت تک دنیا میں پیش آنے والی چیزوں کو اس طرح واضح طور پر دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالی نے ان (امور) کو اپنے نبی کے (میرے) سامنے منکشف فرمایا جس طرح (مجھ) سے پہلے دیگر نبیوں کے سامنے منکشف فرمایا تھا۔ (حلیۃ الأولیاء، ابونعیم، ۱۰۱/۶، جمع الجوامع سیوطی، حدیث: ۴۸۴۹)

۳- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں قیامت تک رونما ہونے والے ہر فتنہ کو بخوبی جانتا ہوں۔ اور ایسا نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس بارے میں بطور راز کوئی بات بیان فرمائی ہو جو دوسروں سے نہ بیان فرمائی ہو۔ بلکہ آپ نے ایک مجلس میں جس کے اندر میں بھی موجود تھا چھوٹے اور بڑے فتنوں کو ذکر فرمایا۔ لیکن سارے لوگ چلے گئے (انتقال کر گئے) صرف میں رہ گیا۔ (مسلم، کتاب الفتن ۲۳/۲، مسند احمد، ۳۸۸/۵، سنن ابوعمرو دانی ۳۱/۱، مستدرک حاکم، ۴۷۱/۴)

۴- انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح پے در پے وجود میں آئیں گے۔ وہ فتنے گائے کی صورتوں کی طرح مشتبہ ہوکر تمہارے سامنے رونما ہوں گے جن کے بارے میں تمہیں نہیں معلوم کہ کون سی گائے کس سے ہے۔

۵- مزید فرماتے ہیں یہ ایسے فتنے ہیں جو گائے کی پیشانیوں کی طرح سیاہ ہوں گے۔ ان

www.RaddeShakeeliyat.com

فتنوں میں اکثر لوگ ہلاک وبرباد ہوجائیں گے البتہ جن کو پہلے سے ان فتنوں کے تعلق سے واقفیت ہوگی (وہ محفوظ رہیں گے) (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۵۷)

۶-حضرت ابوہریرہؓ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا جب (قیامت کا) وقت قریب ہوگا تو تم پر سیاہ بوڑھی اونٹنیاں یعنی ایسے فتنے نازل ہوں گے جو تاریک رات کی ٹکڑوں کے مانند ہوں گے۔

۷-حضرت کرز بن علقمہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے آپ ﷺ سے سوال کیا، کیا اسلام کا کوئی منتہا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ہاں اللہ تعالی جن اہل بیت کے ساتھ خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ہوں، خیر کا ارادہ فرمائے گا انہیں اسلام کی دولت عطا فرمائے گا۔ سائل نے سوال کیا، پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا پھر ایسے فتنے رونما ہوں گے ایسا لگے گا کہ سایہ دار چیزیں ہیں۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر اللہ کی مشیت ہوئی تو بخدا ضرور ایسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہاں کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایسا ہوگا) پھر ان فتنوں میں تم ڈسنے والے سانپ بن جاؤ گے بعض بعض کی گردنیں مارتے پھریں گے۔ (مسند احمد، ۳/۴۷۷، مستدرک حاکم، ۴/۴۵۴، مسند حمیدی: ۵۷۴، معجم طبرانی، ۱۹/۱۹۸، دلائل النبوۃ ابونعیم: ۴۷۹، تفسیر بغوی، ۱۵/۲۹، مصنف عبدالرزاق: ۲۰۷۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۵/۱۳)

حدیث ۸/اور ۹/ میں بھی یہی سارے مضامین من وعن ہیں جو صحابی رسول حضرت کرز بن علقمہ سے مروی ہیں البتہ حدیث ۹/ میں سائل، کوئی عام شخص کے بجائے ایک اعرابی یعنی دیہاتی ہے۔ (مسند احمد، ۳/۴۷۷، ابن حبان، ۱۸۷۰، مستدرک حاکم، ۴/۴۵۴)

۱۰-حضرت ابوموسی اشعریؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا قیامت کے قریب ہرج پیش آئے گا۔ صحابہ نے عرض کیا ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قتل اور جھوٹ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ کشت وخون، کفار کے ہاتھوں ہونے والے موجودہ کشت وخون سے زیادہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کفار تمہارا خون نہیں بہائیں گے بلکہ انسان اپنے دادا، بھائی اور چچازاد بھائی کا خون بہائے گا۔ (مسند ابویعلی: ۷۲۵۵، سنن ابوعمرو دانی: ۲۱)

۱۱-حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب مسلمانوں کے اندر یقیناً قتل وخونریزی کا وجود ہوگا حتی کہ انسان اپنے دادا، چچا زاد بھائی، باپ اور بھائی کو قتل کرے گا، بخدا مجھے یہ خدشہ ہے کہ کہیں وہ زمانے مجھے اور تمہیں اپنی گرفت میں نہ لے لیں۔ (ابن ماجہ، ۵۹۳۵، حلیۃ الاولیاء: ۹/۲۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۸۰، مسند احمد، ۴/۳۹۱)

۱۲-حضرت ابوموسی اشعریؓ فرماتے ہیں تمہارے بعد ایسے فتنے وجود میں آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوجائے گا۔ (ابوداؤد: ۴۲۶۲، مسند احمد: ۴/۴۰۸، مستدرک حاکم: ۴/۴۴۰)

۱۳-حضرت مجاہد سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے رونما ہوں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے آدمی شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوجائے گا، صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائے گا، ایک شخص دنیا کے معمولی عزوجاہ کی خاطر اپنے دین کا بھی سودا کر ڈالے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۴۸)

۱۴-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں یہ ایسے فتنے ہیں جو تاریک رات کے حصوں کی مانند تاریک ہوں گے۔ فتنوں کا ایک حصہ ختم ہوتے ہی دوسرا نمودار ہوجائے گا۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا۔ ان فتنوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو دنیا کے معمولی عزوجاہ کی خاطر اپنے دین کا سودا کر ڈالیں گے۔

۱۵-حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا فتنے اپنی نکیل کے ساتھ اللہ کی سرزمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں، کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان فتنوں کو برپا کرے، ہلاکت ہے ایسے شخص کے لئے جو ان فتنوں کی نکیل تھامے۔ (جمع الجوامع، حدیث: ۵۷۶۳، حلیۃ الاولیاء، ۶/۱۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں تم دنیا کے اندر آفت اور فتنے ہی دیکھو گے اور تمام چیزوں کے اندر اضافہ وترقی صرف شدت ہی کے اندر ہوگی۔

۱۶-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں فتنہ پرداز تین سو کی تعداد میں ہوں گے اگر میں ان کو ان کے نام مع ولدیت اور جائے قیام کے ساتھ نامزد کرنا چاہوں (تو کر سکتا ہوں)۔ تم رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا، تم پیش شدہ چیزوں کے بارے سوال کرتے تھے اور میں آئندہ کی چیزوں کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ (ابوداؤد شریف: ۴۲۴۳)

۱۷-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا میری امت میں تین سو افراد ایسے ہوں گے جن کے پاس تین سو جھنڈے ہوں گے وہ اپنی ذات، خاندان اور قبیلہ کے اعتبار سے مشہور ومعروف ہوں گے، اللہ تعالی کی رضا کے طالب ہوں گے لیکن انہیں گمراہی کی بنیاد پر قتل کردیا جائے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۸-حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں اگر میں آپ لوگوں سے ساری باتیں بیان کردوں جو میری معلومات میں ہیں تو آپ لوگ رات میں سونا چھوڑ دو گے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں تم لوگ برابر آزمائش اور فتنہ میں مبتلا رہو گے اور معاملات کی شدت میں اضافہ ہوتا رہے گا، چناں چہ جب حاکم اللہ کی خاطر حکومت نہ کرے اور نہ اللہ کی اطاعت وفرماں برداری، تو لوگ اللہ کے عذاب سے قریب ہو جائیں گے، بلاشبہ اللہ کا عذاب انسانوں کے عذاب سے سخت ہے۔

۱۹-حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ میں، ابوصالح اور ابومسلم ایک مجلس میں تھے، دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا آپ کسی چیز سے ڈرتے ہیں؟ ان لوگوں نے جواب دیا ہم طلب سے ڈرتے ہیں، میں نے کہا! طلب بعد میں آنے والوں کو ہی اپنی گرفت میں لے گی، ان لوگوں نے میری تصدیق کرتے ہوئے کہا کوئی بھی غنیمت طلب کے بغیر وجود میں نہیں آتی، یقیناً لوگوں نے اسلام سے بڑھ کر کوئی اور غنیمت حاصل نہیں کی اور فتنہ اسلام کی تلاش وجستجو میں رہتا ہے جو بعد میں آنے والے لوگوں کو اپنی گرفت میں لے گا۔

۲۰-حضرت قیس بن حازم مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنے بارش کی طرح زمین پر بھیجے جائیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۵/۴۲، سنن ابی عمرو الدانی، ۱/۲۱۲)

۲۱-عبداللہ بن ابی جعفر مرسلاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے اس امت کی حیثیت بیان فرمائی تو انہوں نے اس امت میں ہونے کی تمنا ظاہر کی، اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی! اس امت کے آخری طبقہ کو آزمائش، شدت اور فتنوں کا سامنا ہوگا، موسی علیہ السلام نے کہا اے میرے رب انہیں کون برداشت کر سکتا ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا میں انہیں ایسا صبر اور ایمان دوں گا جو ان کے لئے ان آزمائشوں کو آسان کر دے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۵/۴۳، سنن ابوعمرو دانی، ۱/۱۵)

۲۲-حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب میری امت میں فتنے اس طرح رونما ہوں گے کہ آدمی اپنے باپ اور بھائی سے جدا ہو جائے گا حتی کہ اسے اس بلاء وآزمائش کے حوالہ سے اس طرح عار دلائی جائے گی جس طرح زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔ (معجم طبرانی، مجمع الزوائد، ۷/۳۰۷)

۲۳-ابوتمیم جیشانی فرماتے ہیں فتنے بارش کی طرح مسلسل تمہارے سامنے رونما ہوں گے۔

۲۴-حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ کی نگاہ ایک بلندو بالا جگہ پر پڑی، تو ارشاد فرمایا کیا تمہیں وہ چیزیں دکھائی دے رہی ہیں جنہیں میں دیکھ رہا ہوں؟ یقیناً تمہارے گھروں میں فتنوں کے مقامات کو میں اسی طرح دیکھ رہا ہوں جسطرح بارش کے مقامات کو دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری شریف، ۱۳/۱۱، مسلم، کتاب الفتن، مسند احمد، ۵/۲۰۸، سنن ابوعمرو دانی، ۱/۲۱۳)

۲۵-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں تمہارے کسی بھی راستہ کے بالمقابل، قیامت تک پیش آنے والے ہر فتنہ، اس کو ہوا دینے والے اور اس کی قیادت کرنے والے کو اپنے سے زیادہ جاننے والا میں کسی اور کو نہیں جانتا۔

۲۶-مزید فرماتے ہیں بخدا کسی گاؤں اور شہر کے راستہ کے بالمقابل، رونما ہونے والے فتنوں کو، حضرت عثمان بن عفانؓ کے بعد اپنے سے زیادہ جاننے والا میں کسی اور کو نہیں جانتا۔

۲۷-حضرت علیؓ فرماتے ہیں تین سو افراد ایسے پیدا ہوں گے کہ اگر میں چاہوں تو قیامت تک آنے والے ان کے قائد اور داعی کو نامزد کر سکتا ہوں۔

۲۸-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے اور میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں یہ شر مجھے اپنی گرفت میں نہ لے لے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم لوگ جہالت اور شر میں مبتلا تھے اللہ نے ہمیں اس خیر سے نوازا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر وجود میں آئے گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں پھر میں نے سوال کیا، کیا اس شر کے بعد بھی کوئی خیر وجود میں آئے گی؟ آپ نے جواب دیا ہاں البتہ اس خیر کے ساتھ ساتھ دخن بھی ہوگا میں نے سوال کیا، دخن سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ایسے لوگ جو غیروں کا راستہ اختیار کریں گے اور غلط راستہ پر چلیں گے جن کے بعض اعمال تو جانے پہچانے اور بعض اجنبی ہوں گے۔ میں نے پھر سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر وجود میں آئے گا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں ایسے داعی پیدا ہوں گے جو دوزخ کی دعوت دیں گے۔ جو شخص ان کی دعوت پر لبیک کہے گا اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! ان کی حالت وکیفیت بیان فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا وہ (شکل وصورت کے اعتبار سے) ہماری ہی طرح ہوں گے اور ہماری ہی جیسی باتیں کریں گے۔ (بخاری شریف: ۶/۶۱۵، مسلم کتاب الفتن، ابن ماجہ: ۳۹۷۹، سنن ابوعمرو دانی، ۱/۵۰۳)

۲۹-یہی مضمون حضرت حذیفہؓ سے دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۳۰-مزید فرماتے ہیں میرے ساتھی خیر سے متعلق معلومات حاصل کیا کرتے تھے اور میں شر سے متعلق، کیوں کہ مجھے خوف لاحق رہتا تھا کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

۳۱-نیز فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم لوگ جہالت اور شر میں مبتلا تھے پھر اللہ نے ہمیں اس خیر سے نوازا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر وجود میں آئیگا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں البتہ اس شر کے ساتھ ساتھ دخن یعنی ایسے لوگ وجود میں آئیں گے جو (شکل وصورت کے لحاظ سے) ہماری طرح ہوں گے، ہماری ہی جیسی باتیں کریں گے ان کے بعض اعمال تو متعارف اور بعض اجنبی ہوں گے، اور دوزخ کی دعوت وتبلیغ کریں گے۔ جو شخص ان کی مانے گا، اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

۳۲-حدیث بالا، حضرت حذیفہ ہی سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

۳۳-مزید فرماتے ہیں لوگ رسول پاک ﷺ سے خیر کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے اور میں شر کے بارے میں، کیوں کہ مجھے یہ اندیشہ لاحق رہتا تھا کہ کہیں میں اس شر کی گرفت میں نہ آجاؤں۔ ایک روز کی بات ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے جو خیر ہمیں عطا فرمائی ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی شر وجود پذیر ہوگا جس طرح اس خیر سے پہلے شر کا وجود تھا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا (ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو) ظاہراً صلح پسند اور باطناً شر پسند ہوں گے میں نے سوال کیا ایسی ظاہری صلح ومصالحت کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو گمراہی کے داعی اور مبلغ ہوں گے، لہٰذا اگر اس زمانے میں تیری ملاقات لوجہ اللہ کسی خلیفہ برحق سے ہو تو اس کے دامن سے وابستہ اور منسلک ہو جانا۔

۳۴-نیز روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت اس وقت تک ہلاک وبرباد نہیں ہو سکتی جب تک ان کے اندر، تمایز، تمایل اور معامع پیدا نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تمایز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمایز سے مراد تعصب ہے، میرے بعد آنے والے لوگ اس کو اسلام کا حصہ قرار دیں گے، میں نے عرض کیا تمایل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمایل یہ ہے کہ ایک جماعت، دوسری جماعت کے پاس ایذاء رسانی کی غرض سے آئے گی اور اس کی بے عزتی جائز سمجھ کر کرے گی میں نے عرض کیا، معامع کیا ہے آپ نے فرمایا شہر ایک دوسرے کی طرف چلیں گے اور وہ جنگ میں باہم گتھم گتھا ہو جائیں گے آپ ﷺ نے اس موقع پر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے بتایا۔ یہ اس وقت

ہوگا جب حکمراں برے ہوں گے اور خواص اچھے۔ خوشحالی ہو اس شخص کے لیے جس کے خواص اچھے ہوں۔ (مستدرک حاکم: ۴/۵۲۴)

۳۵-حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں جو برائیاں تھیں وہ تمہارے اندر بھی پیدا ہوں گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۷۹)

۳۶-ابوالعالیہ فرماتے ہیں جب شہر تستر فتح ہوا تو ہمیں ہرمزان کے بیت المال میں ایک مصحف ملا جو ایک چارپائی پر میت کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔ ہمارے خیال سے وہ حضرت دانیال علیہ السلام کا مصحف تھا۔ ہم اسے حضرت عمرؓ کی خدمت میں لے کر گئے، چناں چہ میں پہلا عرب شخص ہوں جس نے اس کو پڑھا، پھر حضرت عمرؓ نے اسے کعب احبار کے پاس بھیجا، انہوں نے اس کو عربی رسم الخط میں تحریر فرمایا، اس میں پیش آنے والے فتنوں کا تذکرہ تھا۔

۳۷-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "یا أیها الذین آمنوا علیکم أنفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم" کے تعلق سے فرمایا ابھی تک اس آیت کا مصداق سامنے نہیں آیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے منشا کے مطابق قرآن کا نزول فرمایا جس میں بعض آیات تو وہ ہیں جن کا مصداق نزول سے پہلے ہی سامنے آچکا تھا، بعض آیات وہ ہیں جن کا مصداق نبی ﷺ کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے سامنے آیا ہے اور بعض آیات وہ ہیں جن کا مصداق آج کے بعد سامنے آئے گا اور بعض وہ ہیں جن کا مصداق اور تعبیر حساب وکتاب کے روز یعنی آخرت میں سامنے آئے گی، اور یہ مصداق، حساب وکتاب، جنت اور جہنم ہیں۔ (سنن بیہقی، ۱۰/۹۲، تفسیر طبری، ۷/۹۶، سنن ابوعمرو دانی، ۳/۶۴۸)

۳۸-عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ ہمارے اساتذہ نے جو جنگ صفین میں شریک تھے ہم سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ جودی پہاڑ پر ہمارا آنا ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ وہاں موجود ہیں اور پیٹھ کے پیچھے اپنے ہاتھوں کو رکھ کر ایک کو دوسرے سے پکڑے ہوئے ہیں اور پہاڑ کا سہارا لگا کر اللہ کے ذکر میں مشغول ہیں ہم نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہم نے ان سے درخواست کی کہ اس فتنہ کے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں تو انہوں نے فرمایا اس فتنہ میں تمہیں اپنے دشمن پر فتح حاصل ہوگی، پھر فرمایا ایک فتنہ رونما ہوگا جو شہد میں پانی کے مانند ہوگا، یہ فتنہ تم سے اس حال میں ٹلے گا کہ تم تھوڑی تعداد میں ہی رہ جاؤ گے اور نادم وشرمندہ ہو گے۔

۳۹-حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ

www.RaddeShakeeliyat.com

تم بڑے بڑے خطرناک واقعات کا مشاہدہ نہ کرلوگے، یہ واقعات ایسے ہوں گے جن کو نہ تمہاری آنکھوں نے دیکھا ہوگا اور نہ ہی تمہارے دلوں میں ان کا خیال گذرا ہوگا۔

۴۰-حضرت سلمہ بن نفیلؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میرے بعد سالہا سال زندہ رہوگے، حتی کہ تم اپنی زندگی سے اکتا کر کہوگے، موت کب آئے گی؟ تم تنہا تنہا اور جماعتوں کی شکل میں آؤ گے، ایک، دوسرے کو نیست ونابود اور فنا کرتا پھرے گا۔ قیامت سے پہلے زبردست اموات کا سلسلہ شروع ہوگا، اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں طوفان اور زلزلے برپا ہوں گے۔ (ابن حبان:۱۸۶۱، جمع الجوامع:۶:۷۵۷)

۴۱-حضرت مکحولؒ اللہ تعالی کے ارشاد "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَق" کی تفسیر میں فرماتے ہیں ہر بیس ۲۰ رسال پر تمہاری حالت بدلتی رہے گی۔

۴۲-حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت شریفہ "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عذابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ" تلاوت کر کے ارشاد فرمایا سن لو یہ واقعہ پیش آکر ہی رہے گا، ابھی تک اس کا مصداق سامنے نہیں آیا۔ (ترمذی:۳۰۶۶، مسند احمد،۱۷۱/۱)

۴۳-حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں: سن لو! تمہیں دنیا میں ہر طرف آفت اور فتنے ہی دکھائی دیں گے اور معاملات سخت سے سخت تر ہوتے چلے جائیں گے اور جو بھی معاملہ تم دیکھو گے خواہ وہ تمہارے لئے آسان ہو یا سخت، بعد میں رونما ہونے والے کے بالمقابل وہ ہلکا ہوگا۔

۴۴-حضرت علیؓ نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو، لیکن اس جماعت کے بارے میں سوال نہ کرنا جو تمہارے اور قیامت کے درمیان پیدا ہوگی سو ۱۰۰ رافراد سے قتال کرے گی یا سو کو ہدایت دیگی، البتہ میں تمہیں اس جماعت کے مربی، قائد اور داعی کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔

۴۵-حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن لو! سوائے آفت وبلاء اور فتنہ کے دنیا میں کچھ اور نہیں رہ جائے گا۔

۴۶-حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں تمہارے پاس جو بھی زمانہ آئے گا، وہ سابقہ زمانہ سے زیادہ شر وفتنہ سے بھرپور ہوگا، یہ بات میں نے نبی ﷺ سے سن رکھی ہے۔ (بخاری ۲۲/۱۳ مع فتح الباری، ترمذی، مسند احمد، معجم صغیر للطبرانی،۱۹۲/۱)

۴۷-ابوالجلد جیلان فرماتے ہیں آفت وبلاء مسلمانوں پر آکر رہے گی۔ حال یہ ہوگا کہ لوگ ان کے آس پاس چل پھر رہے ہوں گے حتی کہ ایک مسلمان شخص اس فتنہ اور بلا کی وجہ سے یہودی

یا نصرانی ہو جائے گا۔

۴۸-حضرت حذیفہ اور ابوموسی اشعریؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت عام ہو جائیگی اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہرج سے مراد قتل ہے۔ (بخاری ۱۶/۱۳ مع فتح الباری، مسلم، کتاب العلم/۱۰)

۴۹-حضرت اعمشؒ کے شیخ (نام کا ذکر نہیں ہے) فرماتے ہیں: تمہارے سامنے ایک واقعہ رونما ہوگا جس کی وجہ سے تم واویلا مچاؤ گے، پھر ایک دوسرا واقعہ رونما ہوگا جو (اس قدر سخت ہوگا کہ) پہلے کا خیال تمہارے دل سے نکال دے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۵۸/۷)

۵۰-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ تمہیں اپنی آغوش میں لے گا، اس فتنہ میں نوجوان بوڑھا اور بچہ جوان ہو جائے گا، لوگ اسے سنت سمجھیں گے، اگر اس کا کوئی حصہ کرنے سے رہ جائے گا تو کہا جائے گا سنت چھوٹ گئی۔ لوگوں نے سوال کیا، ابوعبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا! ایسا اس وقت ہوگا جب جہلاء اور ناخواندہ لوگوں کی بہتات ہو جائے گی، علما اور فقہاء کرام کی قلت ہو جائے گی، قراء اور مالدار خوب ہو جائیں گے، امانتداروں کی تعداد کم ہو جائے گی اور آخرت کے عمل سے دنیا کے مال ومتاع کو حاصل کیا جانے لگے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۵۲/۷، مستدرک حاکم ۵۱۴/۴، سنن دارمی، ۶۴/۱)

۵۱-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں: تمہارے درمیان اور تم پر مسلسل فتنے آنے کے درمیان، سوائے حضرت عمرؓ کی وفات کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شبہ، ۶۹/۱۵)

۵۲-مزید فرماتے ہیں کہ تمہارے اور شر کے درمیان صرف ایک شخص حائل ہے، جیسے ہی اس کی وفات ہوگی، شر تمہارے اوپر تسلسل کے ساتھ ٹوٹ پڑے گا۔ (مصنف ابن شیبہ، ۶۹/۱۵)

۵۳-حضرت ابوہریرہؓ نے کچھ نوجوانوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بعد کا زمانہ شر سے بھرپور ہوگا، بعد کا زمانہ شر سے بھرپور ہوگا تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

۵۴-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے اپنے شاگرد عامر بن مطر کو مخاطب کر کے فرمایا اے عامر! لوگوں کے ان احوال سے دھوکہ میں نہ پڑ جانا جن کو تو دیکھ رہا ہے، کیوں کہ یہ لوگ دین سے اس طرح الگ تھلگ ہو جائیں گے جس طرح عورت اپنی اگلی شرمگاہ سے الگ ہو جاتی ہے۔ (مستدرک حاکم ۴۵۸/۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۴۵۰/۷، تاریخ ابن عساکر)

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۵-حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے ہلاک و برباد ہونے والے اہل فارس، پھر اہل عرب ہوں گے

۵۶-حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانے میں ہماری توجہ کا مرکز صرف ایک تھا لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہمارا مرکز توجہ مختلف ہو گیا۔

۵۷-حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ کعب احبار نے میرے عہد حکومت کے تعلق سے جو بھی بیان کیا ہے میں نے اس کا مشاہدہ کر لیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۴۷۳)

۵۸-حضرت ابن عمرؓ نے جبل ابو قبیس پر چند عمارتوں کو دیکھ کر اپنے شاگرد مجاہد سے فرمایا جب مکہ کی پہاڑیوں پر مکانات تعمیر ہونے لگیں اور ان کے راستوں میں پانی کی آمد و رفت بھی شروع ہو جائے تو ایسے وقت میں تم ہوشیار اور محتاط رہنا۔

۵۹-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے سوال کیا فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تم میں سے کس کو یاد ہے؟ میں نے جواب دیا، مجھے من وعن یاد ہے، فرمایا: واقعی تم بہادر ہو، لاؤ بیان کرو، میں نے یہ حدیث بیان کی کہ آدمی کا جو فتنہ، اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہوتا ہے، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ تمام چیزیں اس فتنہ کیلئے کفارہ بن جائیں گی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں اس فتنہ کے بارے میں نہیں بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح برپا ہوگا، میں نے کہا، امیر المومنین! آپ خوفزدہ نہ ہوں، کیوں کہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ آپ نے سوال کیا، آیا اس دروازہ کو توڑا جائیگا یا کھولا جائیگا؟ میں نے کہا ہاں اسے توڑا جائے گا۔ فرمایا پھر کبھی بند نہ کیا جا سکے گا۔ میں نے کہا ہاں! ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا حضرت عمرؓ جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، وہ اس بات کو اسی طرح جانتے تھے جس طرح یہ جانتے تھے کہ کل سے پہلے ایک رات ہے۔

میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بالکل سچی تھی۔ ان کے شاگرد حضرت شقیق فرماتے ہیں، ہم اس دروازہ سے متعلق ان سے سوال کرنے سے ڈر رہے تھے، اس لئے ہم نے مسروق سے سوال کرنے کو کہا، چنانچہ انہوں نے سوال کیا تو حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہی تھے۔ (صحیح بخاری ۱/۱۴۰۴، مسلم، کتاب الفتن، ترمذی: ۲۲۵۸، ابن ماجہ: ۳۹۵۵)

۶۰-کعب احبار کا بیان ہے کہ یقیناً لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایمان والے کو اس

کے ایمان کی وجہ سے شرم دلائی جائیگی جس طرح ایک گنہگار کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار اور شرم دلائی جاتی ہے، اور اس ایمان والے سے شرم دلاتے ہوئے کہا جائیگا: واقعی تم تو بڑے سمجھ دار مومن ہو۔

۶۱-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں جب جھوٹ عام ہو جائے گا تو قتل اور خون بھی کثرت سے ہونے لگیں گے۔

۶۲-عزرہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص ملک شام میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ لوگوں کو خطاب کر رہے تھے، اس شخص نے دوران خطاب ہی کہا، فتنے برپا ہو چکے ہیں، آپ نے فرمایا: ابن خطاب کے حیات ہوتے ہوئے ایسا نہیں ہو سکتا، فتنوں کا ظہور تو اس وقت ہوگا جب لوگ تتر بتر ہو جائیں گے اور انسان سوچے گا کہ اسے ایسی کوئی جگہ مل جائے جہاں فتنہ اور شر نہ ہو جس طرح اس کے جائے قیام میں فتنہ اور شر ہے چنانچہ اسے ایسی کوئی جگہ نہ ملے گی، ایسے وقت میں فتنوں کا ظہور ہوگا۔ (مسند احمد ۴/۹۰، معجم طبرانی، اوسط: ۸/۲۲۷)

۶۳-حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں: بدترین رات و دن، مہینے اور زمانے وہ ہیں جو قیامت سے قریب تر ہوں گے۔

۶۴-حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا فتنوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان تم میں سے کس کو یاد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہم سب کو یاد ہے، آپ نے فرمایا، شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میرا سوال اس فتنہ کے بارے میں ہے جس کا تعلق انسان کی خود اپنی ذات اور اپنے گھر بار سے ہوگا، لوگوں نے جواب دیا ہاں، ہم یہی سمجھ رہے ہیں، فرمایا، نہیں میں اس فتنہ کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں، نماز اور صدقات تو اس کی طرف سے کفارہ بن جائیں گے، بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو ان فتنوں کے بارے میں تھا جو سمندر کی موج کی طرح رونما ہوں گے، یہ سنتے ہی سب خاموش ہو گئے، مجھے یقین ہو گیا کہ یہ سوال مجھ ہی سے ہو رہا ہے، چنانچہ میں نے کہا، امیر المومنین! مجھے وہ فرمان یاد ہے، آپؓ نے فرمایا: تیرے باپ، بہت اچھے تھے، میں نے کہا، امیر المومنین! ان فتنوں سے پہلے ایک بند دروازہ ہے، اسے یا تو توڑ دیا جائیگا یا کھولا جائیگا، حضرت عمرؓ نے سوال کیا، کیا اسے توڑ دیا جائیگا؟ میں نے جواب دیا، ہاں اسے توڑ دیا جائیگا، آپ نے فرمایا: ہو سکتا ہے توڑنے کے بعد صحیح کر کے دوبارہ بند کر دیا جائے، میں نے کہا نہیں، اسے توڑ ہی دیا جائیگا۔ اس دروازہ کے مصداق ایسے شخص ہیں جو یا تو دوسرے کے ہاتھوں شہید ہوں گے یا اپنی ہی موت مریں گے، یہ ایسی بات ہے جس میں غلطی کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ (مسند احمد ۵/۴۰۵)

www.RaddeShakeeliyat.com

۶۵-حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب کچھ ایسے فتنے رونما ہوں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں کے زمانے میں آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا، شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا، حضرت حسن فرماتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جسم وجثہ اور ظاہری ڈھانچہ تو ہے، فہم و دانش نہیں ہے یہ دوزخ کے پتنگے اور حرص وطمع کی مکھیاں ہیں، صبح وشام دو دو درہم لے کر آتے ہیں اور بکری کی قیمت کے بقدر معمولی قیمت میں اپنے دین اور ایمان کو بیچ ڈالتے ہیں۔ (مسند احمد: ۴/۲۷۳، حلیۃ الاولیاء: ۱۰/۱۷، مستدرک حاکم: ۳/۵۳۱، سنن ابو عمرو دانی: ۵)

۶۶-حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو مخاطب کر کے سوال کیا، تم میں سے کسی نے فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو سن رکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کا فتنہ، اس کے گھر، اس کے مال وجائداد اور اس کے پڑوسیوں میں بھی ہوتا ہے، البتہ یہ فتنہ روزے، نماز اور صدقات سے ٹل جاتا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اس فتنہ کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ میں تو اس فتنہ سے متعلق آپؐ کے فرمان کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح یکے بعد دیگرے برپا ہوگا، میں نے کہا، امیر المومنین! آپ خوفزدہ نہ ہوں، کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، آپ نے فرمایا: کیا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ میں نے کہا اسے توڑ دیا جائے گا پھر قیامت تک بند نہ ہو سکے گا۔

۶۷-حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب ہرج پیش آئے گا، میں نے سوال کیا ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہرج سے مراد قتل ہے ہم نے سوال کیا، کیا یہ قتل وخون آجکل کے قتل وخون سے بھی بڑھ کر ہوگا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں، حالانکہ اس روز مسلمان اپنی سرحدوں میں ہوں گے، تمہارا یہ قتل کفار کے ہاتھوں نہیں بلکہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے ہاتھوں ہوگا۔ چناں چہ انسان اپنے بھائی چچا زاد بھائی اور پڑوسی کو قتل کرے گا، یہ سن کر سب حیرت میں پڑ گئے اور خاموش ہو گئے۔

۶۸-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیگا، اس فتنہ میں جوان بوڑھا اور بچہ جوان ہو جائے گا، امانتدار کم ہو جائیں گے، مقررین اور واعظین خوب ہو جائیں گے، فقہاء کم پڑ جائیں گے دین سے ہٹ کر دیگر چیزوں کا علم

حاصل کیا جائے گا، اور اعمال آخرت سے دنیا حاصل کی جائے گی۔

۶۹-مسلمہ بن مخلد انصاری نے منبر پر کھڑے ہو کر اہل مصر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے اہل مصر! تم مجھ سے کیسا بدلہ لے رہے ہو؟ اللہ کی قسم میں نے تمہارے جنگی سامانوں میں اضافہ کیا، تمہارا خوب سے خوب تعاون کیا، دشمنوں کے مقابلہ میں تمہیں طاقت اور قوت فراہم کی، سن لو! میں بعد میں آنے والوں سے بہتر ہوں، بعد میں آنے والے شر پسند ہوں گے۔

۷۰-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت قائم ہوگی جب تم اپنے امام اور امیر کا قتل کرنے لگو گے، اپنی تلواروں سے لڑائیاں شروع کر دو گے اور بدترین لوگ تمہاری دنیا کے مالک بن بیٹھیں گے۔ (ترمذی: ۲۱۷۰، مسند احمد: ۵/۳۸۹، سنن ابو عمرو دانی، ۱/۶۹، ابن ماجہ: ۴۰۴۳، مطالب عالیہ: ۴۵۷۲)

۲-رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک پیش آنے والے فتنے اور ان کی تعداد

۷۱-حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عوف! یاد رکھنا قیامت سے پہلے چھ فتنے رونما ہوں گے: اول: میری وفات اس پر میں رو پڑا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش کیا۔ پھر فرمایا دوم: فتح بیت المقدس سوم: وہ موت جو میری امت میں اس طرح ہوگی جیسے بکریوں کی بیماری لگنے کے بعد بہت ساری بکریوں کی ایک دم موت آجاتی ہے۔ چہارم: وہ فتنہ جو میری امت میں رونما ہوگا۔ پنجم: تمہارے اندر مال کی اس قدر بہتات ہو جائے گی کہ آدمی کو سو دینار دیا جائے اس پر بھی وہ راضی نہ ہوگا۔ ششم: تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی پھر وہ تم سے آ کر جنگ کریں گے اس روز مسلمان دمشق کے علاقہ غوطہ میں ہوں گے۔ (صحیح بخاری: ۶/۲۷۷، ابن ماجہ: ۴۰۴۲، مستدرک حاکم: ۴/۴۱۹، مسند احمد: ۶/۲۵، طبرانی: ۱۸/۴۲، سنن ابو عمرو دانی، ۴۲۷)

۷۲-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا قیامت سے پہلے چھ فتنے رونما ہوں گے: اول تمہارے نبی کی وفات ہے۔ دوم فتح بیت المقدس ہے۔ سوم تمہارے اندر اموات اس طرح ہوں گی جس طرح بکریوں کو ایک خاص قسم کی بیماری لاحق ہوتی ہے اور موت آجاتی ہے۔ چہارم ایک فتنہ رونما ہوگا کہ عرب کا کوئی بھی ایسا گھر نہ ہوگا جہاں یہ فتنہ داخل نہ ہو۔ پنجم تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی، لیکن وہ اس صلح پر نو مہینے عورت کی مدت حمل کے بقدر ہی برقرار

www.RaddeShakeeliyat.com

رہیں گے۔ (طبرانی: ۳۵۳۹، المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱/۹)

۷۳- مزید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے چھ واقعات رونما ہوں گے: اول تمہارے نبی کی وفات۔ دوم فتح بیت المقدس۔ سوم بکریوں کو ہونے والی خاص بیماری کے طرح اموات۔ چہارم تمہارے اور روم کے درمیان صلح۔ پنجم اہل روم کے شہر طوانہ پر قبضہ۔ ششم آدمی کا ناراض ہو کر سو دینار لوٹا دینا۔

۷۴- نیز روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب چھ واقعات پیش آئیں گے، جن میں سب سے پہلا واقعہ میری وفات ہے، پھر فتح بیت المقدس کا واقعہ پیش آئے گا پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ میری امت ملک شام کے ایک علاقہ میں قیام پذیر ہوگی، پھر ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اہل روم سے تمہاری صلح ہوگی۔

۷۵- حزن بن عبد عمرو فرماتے ہیں ہم غزوہ طوانہ کے موقع پر روم آئے، اور ایک بڑے کشادہ مقام پر قیام پذیر ہوئے، میں نے اپنے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھ کر ان کی رسیاں ڈھیلی چھوڑ دیں، اور میرے رفقاء سفر چارہ کی تلاش میں نکل پڑے، اسی دوران میں نے کسی کو سلام کرتے ہوئے سنا، پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب ہیں جنہوں نے سفید لباس زیب تن کر رکھا ہے میں نے ان کو جواب دیتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا، انہوں نے پوچھا کیا آپ امت محمدیہ میں سے ہیں میں نے کہا ہاں، انہوں نے فرمایا صبر سے کام لینا، کیونکہ یہ امت امت مرحومہ ہے، اللہ تعالی نے اس امت کے لئے پانچ نمازوں کے ساتھ ساتھ پانچ فتنے بھی مقدر فرمائے ہیں میں نے ان فتنوں کے تعلق سے وضاحت چاہی تو انہوں نے فرمایا ان کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ سب سے پہلا فتنہ تو اس امت کے نبی کی وفات ہے، جس کو اللہ کی کتاب کے اندر لفظ "بـــغتۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے دوسرا فتنہ، حضرت عثمانؓ کی شہادت ہے جسکو اللہ کی کتاب میں لفظ صماء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تیسرا فتنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر سے متعلق ہے جس کو لفظ عمیاء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چوتھا ابن اشعث کا فتنہ ہے، جس کو لفظ بتیراء سے تعبیر کیا گیا ہے، پھر یہ کہتے ہوئے چلتے بنے کہ ہولناک فتنہ تو ابھی باقی ہے، ہولناک فتنہ تو ابھی باقی ہے، پھر مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس طرف گئے۔

۷۶- حضرت علیؓ بن ابو طالب فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے اس امت میں پانچ فتنے مقدر فرمائے ہیں، اولا ایک عمومی فتنہ کے ساتھ ایک خاص فتنہ بپا ہوگا، پھر اسی طرح ایک عمومی فتنہ کیساتھ ایک خاص فتنہ رونما ہوگا، اس کے بعد ایک ایسا تاریک فتنہ وجود میں آئے گا جس میں انسانوں کی

حیثیت، چوپایوں کی ہو جائیگی، پھر ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں میں بزدلی پیدا ہو جائے گی، پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو گمراہی کے داعی ہوں گے، لہٰذا اس زمانہ میں اگر کوئی خلیفۂ برحق ملے تو اس کے دامن سے وابستہ ہو جانا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۲، مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۳۵۷، مستدرک حاکم ۴/۴۳۷، سنن ابوعمرو دانی: ۱/۲۹)

۷۷- یہی مضمون دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ البتہ اتنا اضافہ ہے کہ وہ فتنہ اندھا، بہرا اور سب کو گھیر لینے والا ہوگا۔

۷۸- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: ایک فتنہ پیدا ہوگا، پھر ایک جماعت اٹھے گی، تو بہ استغفار کرے گی (اور ان کی توبہ قبول ہوگی) پھر ایک دوسرا فتنہ پیدا ہوگا، اور ایک جماعت اٹھے گی جو توبہ کرے گی (اور توبہ قبول ہوگی) اس طرح آپ نے چار بار فرمایا، اور چوتھی بار فرمایا کہ اس کے بعد نہ تو کوئی توبہ قبول ہوگی اور نہ ایسی کوئی جماعت پیدا ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/)

۷۹- نیز فرماتے ہیں کہ اسلام میں چار فتنے جنم لیں گے چوتھے فتنہ میں دجال کا ظہور ہوگا، اس فتنہ میں تاریکی، بزدلی اور کمزوری کا دور دورہ ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۰)

۸۰- مزید فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فتنہ بپا ہوگا، پھر ایک جماعت اٹھے گی، پھر ایک فتنہ بپا ہوگا، پھر ایک جماعت ظاہر ہوگی، پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جس میں لوگوں کی عقلوں میں کجی پیدا ہو جائے گی (لوگ کج فہم ہو جائیں گے)

۸۱- حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چار فتنے رونما ہوں گے، چوتھے فتنے میں لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ (ابوداود: ۴۲۴۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۰۳، تہذیب: ۵/۶۹)

۸۲- خالد بن یزید بن معاویہ نے مروان بن حکم کی آمد کے وقت، جب کہ وہ عمر بن مروان کے یہاں مہمان تھا اور اس کے ہاتھ میں چھری اور کاغذ تھا، کہا کہ پانچ ۵/ اور دس ۱۰/ گزر گئے، بیس رہ گیا ہے، اس کا شر مشرق سے مغرب تک عام ہو جائے گا نجات پانے والوں میں صرف اہل انطابلس ہوں گے شفی بن عبید نے ان سے سوال کیا، اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: پہلا فتنہ پانچ سال تھا، اور دوسرا جو ابن زبیر کا فتنہ ہے دس ۱۰/ سال رہا، اور تیسرا فتنہ جو ہوگا وہ بیس سال رہے گا، اس کا شر مشرق و مغرب میں عام ہو جائے گا اس سے نجات پانے والوں میں صرف اہل انطابلس ہوں گے۔

۸۳- حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت سے پہلے

www.RaddeShakeeliyat.com

چار فتنے رونما ہوں گے، پہلا پانچ سال، دوسرا دس سال، تیسرا بیس سال رہے گا، اور چوتھا دجال کا فتنہ ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فتنہ ایسا رونما ہوگا جس سے مغربی لشکر کے علاوہ کوئی بھی بچ نہ سکے گا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: ۸/۴۰۷۸، مستدرک حاکم: ۴/۴۲۸)

۸۴- حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے فتنے ظاہر ہوں گے، پہلے فتنہ میں جان کی، دوسرے فتنہ میں جان و مال کی اور تیسرے فتنہ میں جان و مال اور ناموس کی بے حرمتی کی جائے گی، اور چوتھا فتنہ، دجال کا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/۱۱۸۰ المعجم الاوسط: ۸/۸۱۱۹، مجمع الزوائد: ۷/۳۰۸)

۸۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول ﷺ نے ہم کو نصیحت کی اور فرمایا، میں تمہیں ان سات فتنوں کے تعلق سے آگاہ کر رہا ہوں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے، پہلا فتنہ مدینہ سے اٹھے گا، دوسرا مکہ معظمہ سے، تیسرا یمن سے، چوتھا ملک شام سے پانچواں مشرق سے، چھٹا مغرب سے اور ساتواں بطن شام سے اور یہ آخری فتنہ سفیانی کے نام سے موسوم ہوگا۔

اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے فتنہ سے دوچار ہونے والے تم ہی لوگ ہوگے اور آخری فتنہ میں مبتلا ہونے والے بھی اسی امت کے افراد ہوں گے۔

☆ ولید بن عیاش جو اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں مدینہ منورہ سے اٹھنے والا فتنہ تو حضرت طلحہؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھوں رونما ہوا اور مکہ مکرمہ سے اٹھنے والا فتنہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے ہاتھوں، ملک یمن کا فتنہ نجدہ کے ہاتھوں، ملک شام کا فتنہ بنو امیہ کے ہاتھوں اور مشرق کا فتنہ بھی ان کے ہاتھوں ظاہر ہوگا۔

۸۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد چار طرح کے فتنے جنم لیں گے: پہلے فتنہ میں جان، دوسرے فتنہ میں جان و مال، اور تیسرے فتنہ میں جان و مال اور ناموس پامال کر دیے جائیں گے جس طرح کھال کو رگڑ کر اس کی بدبو ختم کی جاتی ہے۔

۸۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد چار قسم کے فتنے رونما ہوں گے، پہلے فتنہ میں جان کی، دوسرے فتنہ میں جان و مال کی اور تیسرے فتنہ میں جان و مال اور ناموس کی بے حرمتی کی جائے گی، اور چوتھا فتنہ گونگا، بہرا اور ہمہ گیر ہوگا جو سمندر کی موج کی طرح تلاطم خیز ہوگا، کسی کو اس سے بچاؤ کے لئے کوئی پناہ گاہ نہ ملے گی، نیز ملک شام کا احاطہ کر لے گا، ملک عراق کو ڈھانپ لے گا، پورے جزیرۃ العرب کو روند ڈالے گا، اور بلاء کے

ذریعہ امت کو اس طرح ختم کر ڈالے گا جس طرح کھال کو رگڑ کر بدبو ختم کی جاتی ہے، پھر (ہر شخص بے بس ہو جائے گا) اور لفظ ''مہ مہ'' بھی کہنے کی استطاعت نہ رہ جائے گی، پھر ایسا ہوگا کہ ایک جگہ فتنہ ختم ہوتے ہی دوسری جگہ رونما ہو جائے گا۔ (کنز العمال، ۳۱۰۴۸)

۸۸- ان سے مزید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا چار فتنے پیدا ہوں گے: پہلے فتنہ میں جان کی، دوسرے فتنہ میں جان و مال کی اور تیسرے فتنہ میں جان و مال، عزت و ناموس کی بے حرمتی کی جائے گی اور چوتھا فتنہ اندھا، تاریک اور سمندر کی طرح موجزن ہوگا اور اس قدر عام ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر اس سے بچ نہ پائے گا۔

۸۹- ارطاۃ بن منذر سے مرسلا مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں چار فتنے پیدا ہوں گے، اور آخری طبقہ کے اندر پے در پے فتنے رونما ہوں گے، چنانچہ پہلا فتنہ آزمائشوں کے ساتھ رونما ہوگا حتی کہ مومن آدمی بھی کہہ اٹھے گا کہ یہی میری ہلاکت کا سبب ہے، پھر یہ فتنہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا فتنہ رونما ہوگا حتی کہ مومن بندہ کہہ اٹھے گا کہ یہی میری ہلاکت کا سبب ہے، پھر یہ فتنہ ختم ہو جائے گا اور تیسرا فتنہ رونما ہوگا اور جب بھی اس طرح (ماقبل کی طرح) کہا جائے گا تو وہ فتنہ ختم ہو کر دوبارہ ظاہر ہوگا اور چوتھے فتنہ میں تم کفر تک پہنچ جاؤ گے جب امت کبھی ایک کے ساتھ تو کبھی دوسرے کے ساتھ بغیر امام اور جماعت کے ہو جائے گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے، پھر سورج کا طلوع پورب کے بجائے پچھم سے ہوگا، قیامت سے پہلے بہتر دجال آئیں گے جن میں بعض ایسے ہوں گے کہ ان کی پیروی کرنے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔

۹۰- حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں چار طرح کے فتنے ظاہر ہوں گے: چوتھے فتنہ میں دجال کا ظہور ہوگا، پہلا فتنہ (اس قدر سخت ہوگا ایسا لگے گا کہ) گرم پتھر پڑ رہے ہوں، دوسرے فتنہ میں بغض و عناد عام ہوگا، تیسرے فتنہ میں گھٹا ٹوپ اندھیری اور تاریکی ہوگی، اور چوتھا فتنہ سمندر کی طرح تلاطم خیز اور موجزن ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۰)

۹۱- حضرت عمیر بن ہانیؒ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (مختلف فتنے، قرب قیامت میں پیش آئیں گے، جن میں سے) ایک فتنہ احلاس ہے، اس کے اندر جنگ و جدال اور شکست کا سامنا ہوگا، دوسرا فتنہ سراء ہے اس کا ظہور ایک ایسے شخص کے پیروں کے تلے ہوگا جو اپنے

www.RaddeShakeeliyat.com

بارے میں مجھ سے تعلق اور نسبت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا، میرے دوست اور مجھ سے تعلق رکھنے والے تو وہ ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں، پھر لوگ کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں گے، پھر ایک اجتماعی فتنہ رونما ہوگا، جب جب یہ کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور دراز ہو جائیگا یہاں تک کہ یہ فتنہ عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا، اس فتنہ میں جنگ وجدال ہوں گے، کسی کو اتنا بھی نہ معلوم ہو سکے گا کہ یہ لڑائی حق پر ہو رہی ہے کہ باطل پر، چنانچہ جنگ کا یہ سلسلہ جاری رہے گا حتی کہ لوگ دو جماعتوں میں بٹ جائیں گے: ایک جماعت تو خالص ایمان والی ہوگی ان کے ایمان میں ذرا بھی نفاق نہ ہوگا، دوسری جماعت وہ ہوگی جس کے اندر نفاق ہی نفاق ہوگا، ایمان نہ ہوگا۔

۹۲-حضرت علیؓ فرماتے ہیں فتنے چار ہیں (جو قیامت سے پہلے بپا ہوں گے) اول فتنہ سراء، دوم فتنہ ضراء، سوم وہ فتنہ جو سونے کے کان کی شکل میں رونما ہوگا، چوتھا فتنہ وہ ہے جس میں ایک شخص نبی ﷺ کے خاندان میں پیدا ہوگا، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے معاملات کو درست فرمائیں گے۔ (الحاوی للسیوطی: ۲/۷۹)

۹۳-حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کچھ فتنے وجود میں آئیں گے، انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ احلاس ہے اس کے اندر جنگ وجدال اور شکست کا سامنا ہوگا، پھر اس کے بعد کچھ ایسے فتنے رونما ہوں گے جو ان مذکورہ فتنوں سے بھی سخت ہوں گے، پھر ایک ایسا فتنہ وجود میں آئے گا کہ جب جب یہ آواز اٹھے گی کہ فتنہ کا سلسلہ ختم ہو گیا تو وہ اور دراز ہو جائے گا حتی کہ ہر گھر میں یہ فتنہ داخل ہو جائے گا اور ہر مسلمان کو تکلیف میں مبتلا کر دے گا۔ یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا یہاں تک کہ میرے خاندان میں ایک شخص پیدا ہوگا۔

۹۴-حضرت عبداللہ بن ہبیرہؒ فرماتے ہیں فتنے چار ہیں: پہلا فتنہ بصیرت دوسرا فتنہ ہوئی، تیسرا فتنہ عمیاء اور چوتھا فتنہ دجال۔

۹۵-کعب احبار فرماتے ہیں تین فتنے گزرے ہوئے کل کی طرح وجود میں آئیں گے: پہلا فتنہ ملک شام میں رونما ہوگا، دوسرا فتنہ شرقیہ ہے جس میں بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی، تیسرا فتنہ غربیہ ہے جو عمیاء کے نام سے موسوم ہے، اس کے بعد راوی نے پیلے جھنڈوں کا ذکر فرمایا۔

۹۶-انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے پچیس سال بعد اہل عرب کی چکی گردش کرے گی، پھر ایک فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال کا بازار گرم ہوگا، پھر امن وامان ہو جائے

گا اور پھر کی کی طرح حالات اعتدال پر آجائیں گے، اس کے بعد ایک دوسرا فتنہ پیدا ہوگا اور قتل وقتال کا بازار گرم ہوگا، کیونکہ مجھے توریت میں مظلمہ کا لفظ ملا ہے، یہ فتنہ ہر بڑی سے بڑی چیز کو بھی توڑ مروڑ کر رکھ دے گا۔

۹۷- کعب احبار سے یہی روایت دوسرے طریق سے بھی منقول ہے۔

۹۸-مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت حضرت کعب احبار نے کہا بخدا میں چاہتا ہوں کہ اس کا گنبد تعمیر ہوتے ہی ڈھہ جائے، ان سے سوال ہوا اے ابو اسحاق کیا آپ نے یہ نہیں کہا ہے کہ یہاں کی نماز، مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے؟ جواب دیا میں اب بھی یہی کہہ رہا ہوں، البتہ آسمان سے ایک فتنہ نازل ہوا ہے اس کے واقع ہونے میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ گیا ہے، جوں ہی اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوگی وہ فتنہ واقع ہو جائے گا۔ یہ واقعہ حضرت عثمان بن عفان کی شہادت کے وقت پیش آئے گا، کسی نے سوال! کیا ان کا قاتل، حضرت عمرؓ کے قاتل کے برابر ہوگا؟ جواب دیا، نہیں بلکہ ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کے قتل کے برابر ہوگا، پھر قتل وقتال ہوگا اور یہ سلسلہ "عدن ابین" سے "روم" تک پہونچ جائے گا، ایک لشکر مغرب سے اٹھے گا، دوسرا لشکر مشرق سے اٹھے گا، پھر یہ لوگ مقام صفین میں آمنے سامنے ہوں گے اور ان کے درمیان زبردست جنگ ہوگی، پھر دو حکموں کے فیصلہ کی بنیاد پر یہ لوگ الگ تھلگ ہو جائیں گے۔

۹۹-انہی کا بیان ہے کہ میں مقام صفین پر آیا راستہ کے کنارہ چٹان پر نگاہ پڑی تو کھڑے ہو کر دیکھنے لگا، شاگرد نے سوال کیا، ابو اسحاق کیا دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا اس چٹان سے متعلق میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ بنی اسرائیل کی اس جگہ نو مرتبہ جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ وہ ہلاک وبرباد ہو گئے، اور دسویں دفعہ عرب یہاں لڑیں گے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو جائیں گے اور انہیں پتھروں سے پتھراؤ کریں گے جس سے بنی اسرائیل کے آپس میں پتھراؤ ہوا تھا۔

۱۰۰-ابو جلد سے روایت ہے کہ ایک فتنہ کے بعد دوسرا فتنہ رونما ہوگا۔ دوسرے کے مقابلے میں پہلے فتنہ کی وہی حیثیت ہوگی جیسے تلوار کے پھل کے مقابلے میں کوڑے کے کنارے کی۔ اس کے بعد ایک فتنہ ہوگا جس میں تمام حرمتیں پامال ہو جائیں گی اور ساری امت دولت سے مالا مال ہو جائے گی جو انسان کے پاس گھر بیٹھے ہی آئے گی۔

۱۰۱-حضرت علیؓ فرماتے ہیں کیا میں تمہیں فتنہ تزییل سے متعلق کچھ بتاؤں؟ سوال کیا گیا، فتنہ تزییل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: فتنہ تزییل یہ ہے کہ اگر انسان اس فتنہ کے زمانہ میں، اہل باطل

www.RaddeShakeeliyat.com

کے یہاں دس بیٹریوں میں جکڑا ہوگا تب بھی اہل حق تک پہونچ جائے گا، اور اسی طرح اگر اہل حق کے یہاں دس بیڑیوں میں جکڑا ہوگا تو اہل باطل تک پہونچ جائے گا۔

۱۰۲- حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا قیامت سے پہلے چھ واقعات پیش آئیں گے ان کو اچھی طرح محفوظ کرلو: پہلا تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہے، دوسرا بیت المقدس کی فتحیابی ہے، تیسرا وہ فتنہ ہے جو ہر کچے اور پکے گھر میں داخل ہو جائے گا، چوتھا وہ اموات ہیں جو بکریوں میں ہونے والی خاص بیماری کی طرح لوگوں میں ہوں گی، پانچواں یہ ہے کہ لوگوں میں مال کی اس قدر بہتات ہوگی کہ ایک آدمی کو اگر سو دینار بھی دیئے جائیں گے تب بھی اس پر راضی نہ ہوگا، چھٹا وہ صلح ہے جو تمہارے اور اہل روم کے کے درمیان ہوگی، پھر وہ تمہارے پاس ۸۰ رجھنڈوں کے ساتھ آئیں گے، ان میں سے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔ (مسند احمد: ۶ر۲۷، طبرانی: ۱۸ر۸۰)

۱۰۳- ایک شخص نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے کہا کہ دجال ظاہر ہو چکا ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا جب تک تمہارے درمیان محمد ﷺ کے صحابہ موجود رہیں گے اس کا ظہور نہیں ہوگا، بخدا اس کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کچھ لوگ اس کے ظہور کی آرزو نہ کریں گے، اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب اس کا ظہور کچھ قوموں کے یہاں سخت گرم دن میں ٹھنڈا پانی پینے سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے گا، تمہارے درمیان چار فتنے وجود میں آکر رہیں گے: رقطاء، مظلمہ اور فلاں وفلاں، چوتھے فتنہ میں یقیناً دجال کا ظہور ہوگا اور اس نشیبی جگہ میں دو جماعتوں کی آپس میں جنگ ہوگی، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس جماعت میں اپنے ترکش کے تیر سے مارا جاؤں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷ر۴۹۶ر۳۸۴)

۱۰۴- جس وقت حضرت ابو موسیٰؓ اشعری اور عمرو بن العاصؓ اپنے اپنے فیصلوں کی بنیاد پر الگ تھلگ ہوگئے (اور جنگ ختم گئی) تو ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا، کیا یہی وہ فتنہ ہے جس کا آپ تذکرہ کیا کرتے تھے؟ جواب دیا یہ تو اس فتنہ کے مصائب کا ایک معمولی سا حصہ ہے، اس کا بڑا حصہ تو ابھی باقی ہے، جو اس سے قریب ہوگا فتنہ بھی اس سے قریب ہوگا، اس فتنہ کے زمانہ میں بیٹھنے والا شخص کھڑے ہونے والے سے، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے، چلنے والا دوڑنے والے سے، خاموش شخص بولنے والے سے اور سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷ر۵۰۸)

۳- فتنوں میں لوگوں میں عقل وفہم کی کمی

۱۰۵- حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک فتنہ ایسا ہوگا جس میں لوگوں کی عقلوں میں کجی آجائے گی، عقل ودانش رکھنے والا کوئی شخص نہ ملے گا، حضرت حذیفہؓ نے تیسرے فتنہ کے تحت اس کو ذکر فرمایا۔

۱۰۶- حضرت ابن ہانیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیسرے فتنہ میں ''دُہیم'' نامی فتنہ ظاہر ہوگا، جس میں لوگوں کے درمیان جنگ ہوگی لیکن یہ نہیں معلوم ہوگا کہ آیا یہ جنگ حق پر ہو رہی ہے یا باطل پر۔

۱۰۷- حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں لوگوں کے دلوں پر فتنے اس طرح پھیلا دیئے جائیں گے جس طرح چٹائی پھیلائی جاتی ہے، جو دل ان کا انکار کرے گا اس کے اندر ایک سفید داغ لگا دیا جائے گا اور جو ان میں شامل ہوگا اس کے دل میں ایک سیاہ داغ لگا دیا جائے گا، اور لوگوں کے قلوب دو طرح کے ہو جائیں گے، اس کے بعد آپؓ نے سفید اور کالا دو پتھر ہاتھ میں لئے اور کہا اس طرح دو طرح کے ہو جائیں گے، ایک تو صاف شفاف پتھر کی طرح سفید ہوگا، جب تک آسمان وزمین رہیں گے کوئی بھی فتنہ اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا اور دوسرا ٹیڑھے برتن کی طرح کالا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے ٹیڑھا کر کے دکھایا یہ دل نہ تو کسی اچھی بات کو سمجھ سکے گا اور نہ کسی بری بات پر نکیر کرے گا، سوائے اس کے جو اس کی نفسانی خواہشات کے مطابق ہو لیکن ان سب سے پہلے ایک بند دروازہ ہے اور یہ دروازہ ایک ایسا شخص ہے جو قریب ہے کہ شہید ہو جائے یا اپنی موت مرے، یہ ایسی حدیث ہے جو بالکل صحیح ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴ر۴۶۸، صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۲۳۱، مسند احمد: ۵ر۳۸۶ر۴۰۵)

۱۰۸- مزید فرماتے ہیں جب (فتنہ بپا ہوگا اور لوگوں کے) دل ودماغ پر چھا جائے گا تو پہلی بار جس کی طرف سے انکار ہوگا اس کے دل پر نقطہ کے مانند ایک سفید نشان لگا دیا جائے گا اور جس کی طرف سے انکار نہ ہوگا اس کے دل پر کالا نشان لگا دیا جائے گا، پھر دوسرا فتنہ رونما ہوگا اور دلوں پر مسلط ہو جائے گا اور جس نے پہلی دفعہ انکار کیا تھا اگر وہ اس کا انکار کردے گا تو اس کے دل پر سفید نشان، اور جس کی طرف انکار نہ ہوگا تو اس کے دل پر کالا نشان لگا دیا جائے گا، پھر ایک تیسرا فتنہ رونما ہوگا اس میں بھی انکار اگر اسی کی طرف سے ہے جو اس سے پہلے دو بار انکار کر چکا ہے تو اسی طرح سفید سا نشان اس کے دل پر لگا دیا جائے گا، اب یہ دل مضبوط اور صاف ستھرا ہو جائے گا اور کوئی بھی

www.RaddeShakeeliyat.com

فتنہ کبھی بھی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا، اور اگر تسلیم اسی کی طرف سے ہے جو اس سے پہلے دوبارہ تسلیم کر چکا ہے تو اس کے دل پر اسی طرح کا لا نشان لگا دیا جائے گا اب اس کا دل پورا پورا سیاہ ہو چکا ہوگا، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اب نہ تو کسی اچھی بات کو پہچاننے کی معرفت رہ جائے گی اور نہ کسی بری بات پر نکیر کر پائے گا۔ (سنن ابو عمرو دانی، ۱/۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۷، مستدرک حاکم ۴/۴۶۷)

۱۰۹- ابو ہارون مدینی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھ بیٹھو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ (المعجم الاوسط: ۹۳۶۵/۹)

۱۱۰- ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ عقلیں ناقص ہو جائیں گی، رشتے ناطوں کا انکار ہونے لگے گا اور رنج و غم کی کثرت ہو جائے گی۔

۱۱۱- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد میری امت کو ایسے فتنے ڈھانپ لیں گے کہ آدمی کا دل اسی طرح مردہ ہو جائے گا جیسے اس کا جسم۔ (سنن لابی عمرو الدانی: ۱/۸۰)

۱۱۲- ابو زاہریہ فرماتے ہیں جب کوئی قوم فتنہ انگیزی کرتی ہے، اور اس میں انبیاء ہوتے ہیں تو وہ قوم فتنہ میں مبتلا ہو جاتی ہے اور ہر عقلمند سے اس کی عقل ہر ذی رائے سے اس کی قوت رائے اور ہر صاحب دانش سے اس کی قوت دانائی سلب کر لی جاتی ہے، اور جب تک اللہ کی مشیت ہوتی ہے وہ اسی حال پر برقرار رہتے ہیں، پھر جب اللہ تعالی چاہتے ہیں ان کی وہ عقل اور سمجھ واپس کر دیتے ہیں تب وہ گزرے ہوئے حالات پر حسرت وندامت کرتے ہیں۔

۱۱۳- حضرت ابو موسی اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے قتل وقتال کا بازار اس قدر گرم ہوگا کہ انسان اپنے پڑوسی، بھائی اور چچازاد بھائی تک کو بھی نہ بخشے گا صحابہؓ نے دریافت کیا، کیا اس وقت ہماری عقلیں صحیح وسالم رہیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اکثر لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی اور نا سمجھ جانشین بن بیٹھیں گے، ہر کوئی اپنے آپ کو صحیح سمجھے گا حالانکہ وہ غلطی پر ہوں گے۔

۱۱۴- حضرت ابو موسی اشعریؓ سے اسی طرح دوسری حدیث میں مروی ہے لیکن اس کے اندر انہوں نے نبی ﷺ کا حوالہ شروع میں نقل کرنے کے بجائے آخر میں یوں فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہم سے اسی طرح تاکید کے ساتھ یہ بات ذکر فرمائی۔ (طبقات ابو شیخ: ۱/۶۲)

۱۱۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں مجھے تم پر ایک ایسے فتنہ کا اندیشہ ہے جو دھوئیں کی مانند ہوگا، اس فتنہ میں انسان کا دل اسی طرح مردہ اور بے جان ہو جائے گا جس طرح اس کا جسم۔

۱۱۶- ابو ذر عبدالرحمٰن بن فضالہ فرماتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو شہید کر دیا تو اللہ تعالی نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور دل کی قوت چھین لی چنانچہ وہ سرگرداں و حیران پھرتا رہا آخر کار اس کی موت ہو گئی۔

۱۱۷- حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے سوال کیا گیا سب سے سخت کون سا فتنہ ہوگا؟ جواب دیا کہ سب سے سخت فتنہ یہ ہے کہ خیر اور شر دونوں تمہارے سامنے ہوں گے، لیکن یہ فیصلہ نہ کر پاؤ گے کہ کس کو اختیار کریں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۰۳)

۱۱۸- وہی فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ انسان صبح تو اس حال میں کرے گا کہ وہ بینا ہوگا لیکن شام ہوتے ہوتے اس کی بینائی ختم ہو جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۱)

۱۱۹- حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا یہ ایسے فتنے ہیں کہ تاریک رات کی طرح زمانہ کو تاریک بنا دیں گے، ایک سلسلہ ختم ہوتے ہی دوسرا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور انسان کا دل اس کے جسم کی طرح بے جان ہو جائے گا۔

۱۲۰- حضرت ابو موسی اشعریؓ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا اے لوگو! ایک ایسا زبردست فتنہ بپا ہوگا جو حلیم و بردبار شخص کو کل کے بچہ کی طرح بنا دے گا۔ یہ فتنہ پیٹ کی بیماری کی طرح محفوظ مقام سے آئے گا لیکن یہ نہیں معلوم ہوگا کہ وہ کہاں سے آرہا ہے۔

۱۲۱- ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں لوگوں کو بتادو کہ ایک لمبی چوڑی دنیا تمہارے ایمان کو ختم کر دے گی اس وقت جو شخص بتوفیق الٰہی یقین و ایمان کے ساتھ ہوگا اس کا سامنا ایک انتہائی روشن فتنہ سے ہوگا اور جو شک اور تردد کے ساتھ ہوگا اس کا سامنا ایک تاریک فتنہ سے ہوگا پھر اللہ کو کوئی پروانہ ہوگی کہ وہ کس راستے پر چلے۔

۱۲۲- کثیر بن مُرّہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں ختم ہو جائیں گی، قوت فہم کم ہو جائے گی، غموں کی کثرت ہو جائے گی، حق کی علامتیں اٹھ جائیں گی اور ظلم عام ہو جائے گا۔

۱۲۳- حضرت علیؓ نے فرمایا پانچواں فتنہ جو اندھا بہرہ اور عام ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۲۴- نیز فرماتے ہیں پانچواں فتنہ جو اندھا، بہرہ اور عام ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہوجائیں گے۔

۱۲۵- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چوتھے فتنہ میں میری امت اس طرح ختم ہوجائے گی جس طرح کھال سے بدبو گڑنے کے بعد ختم ہوجاتی ہے اس فتنہ میں آزمائش اس قدر سخت ہوجائیگی کہ انسان نہ تو اچھی بات کو سمجھ سکے گا اور نہ بری بات پر نکیر کرے گا۔

۱۲۶- انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد چار فتنے رونما ہوں گے: چوتھا فتنہ جو بہرہ، اندھا اور محیط ہوگا، میری امت کو آزمائش وبلا سے اس طرح ختم کردے گا جس طرح کھال سے بدبو گڑنے کے بعد ختم ہوجاتی ہے، حتیٰ کہ انسان معروف پر نکیر کرے گا اور منکر کو رواج دے گا اور جسم کی طرح قلوب مردہ اور بے جان ہوجائیں گے۔

۱۲۷- حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میرے پاس سو آدمی ایسے ہوں جن کے دل سونے کے ہوں پھر میں ایک چٹان پر چڑھ کر ان سے ایک ایسی حدیث بیان کروں کہ اس کے بعد کبھی بھی کوئی فتنہ انہیں نقصان نہ پہونچائے پھر میں ان کی نظروں سے اس طرح اوجھل ہوجاؤں کہ نہ تو میں انہیں دیکھ سکوں اور نہ وہ مجھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۴)

۱۲۸- حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا فتنہ لوگوں کے دلوں پر مسلط ہوجائے گا، چنانچہ جو شخص اس کو رواج دے گا اس کے دل میں نقطہ کے مانند ایک کالا نشان لگا دیا جائے گا۔ اسی طرح جو شخص اس کا انکار کرے گا اس کے دل پر ایک سفید نشان لگا دیا جائے گا۔ تو کون ہے جو جاننا چاہتا ہے کہ کون اس فتنہ میں مبتلا ہوگا اور کون محفوظ رہے گا؟ اس کو چاہیے کہ غور کرلے چناں چہ جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے گا وہ اس فتنہ سے دوچار ہوگا، انسان صبح تو اس حال میں کرے گا کہ وہ بینا ہوگا لیکن شام اس حال میں کرے گا کہ وہ اندھا ہوچکا ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۶۴، سنن ابوعمرو دانی: ۱/۲۶، مستدرک حاکم: ۴/۴۶۷، حلیۃ الاولیاء: ۱/۲۷۴)

۱۲۹- حضرت کعب فرماتے ہیں ایک سو ساٹھ ۱۶۰/ سال گزرنے کے بعد عقل والوں کی عقل اور اصحاب رائے میں کمی پیدا ہوجائی گی۔

۱۳۰- حضرت حذیفہؓ نے فرمایا فتنہ کے اندر حق وباطل دونوں چیزیں ملی جلی ہوں گی لہٰذا جو شخص حق کو پہچان لے گا فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۳۱- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے پیدا

ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا، میں نے دریافت کیا اس وقت اللہ کی کتاب ہمارے پاس ہوگی؟ فرمایا ہاں اللہ کی کتاب تمہارے پاس ہوگی، پھر میں نے دریافت کیا: ہماری عقلیں صحیح وسالم ہوگی؟ فرمایا ہاں تمہاری عقلیں بھی صحیح سالم ہوں گی۔

۱۳۲- ابومسعود انصاری نے حضرت حذیفہؓ سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی نصیحت فرمادیں جس پر ہم مضبوطی سے عمل کریں، انہوں نے فرمایا حقیقی گمراہی یہ ہے کہ تم جس کو منکر (برائی) سمجھتے تھے اس کو معروف (بھلائی) سمجھنے لگو اور جس کو معروف سمجھتے تھے اس کو منکر کہنے لگو، الہٰذا اس قت جس پر تم ہو اس کو مضبوطی سے پکڑلو کیونکہ اس کے بعد کوئی بھی فتنہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔
(مصنف ابن ابی شیبہ)

۱۳۳- حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا گیا کون سا فتنہ سب سے سخت ہوگا؟ جواب دیا کہ سب سے سخت فتنہ یہ ہے کہ خیر وشر دونوں تمہارے سامنے ہوں گے لیکن فیصلہ نہ کر پاؤ گے کہ کس کو اختیار کریں۔

۱۳۴- ابراہیم بن ابی عبلہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ قیامت ایسے لوگوں پر آئے گی جن کی عقلیں پرندوں کی طرح ہوں گی۔ (سنن ابوعمرو دانی: ۴/۴۳۱)

۱۳۵- حضرت علیؓ فرماتے ہیں سب سے بڑا جہاد جہاد بالید ہے پھر جہاد باللسان، پھر جہاد بالقلب ہے چناں چہ ایسا دل جو نہ معروف کو پہچان سکے اور نہ منکر پر ٹوک سکے ایسے دل کو پلٹ کر اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کردیا جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۰۴)

۱۳۶- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب دل کی کیفیت ایسی ہوجائے گی کہ نہ معروف کو پہچان سکے اور نہ منکر پر ٹوک سکے تو اسے پلٹ دیا جائے گا (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۰۴)

۱۳۷- ابومسعود نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب دل کو الٹ پلٹ کردیا جائے گا؟

۱۳۸- عبداللہ بن بشرؓ فرماتے ہیں یہ بات صحابہ کے درمیان مشہور تھی کہ اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جب تم بیس یا اس سے زائد لوگوں کو دیکھو گے جن کے اندر کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو۔ (مسند احمد: ۴/۱۸۹، سنن لابی عمرو الدانی: ۲/۱۱، ۳/۳، ۳۰۹)

ابتلاء اور فتنے کے سبب، موت کی بکثرت تمنا کرنا

۱۳۹- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوگی یہاں تک کہ انسان قبر کے پاس سے گزرے گا اور فتنے کی کثرت کے وجہ سے تمنا کرے گا کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا۔ (صحیح بخاری: ۹/۷۳)

۱۴۰- حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں تمہارے اوپر ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور تمنا کرے گا کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔

۱۴۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان قبر پر آکر لوٹ پوٹ کرے گا اور کہے گا کاش اس صاحب قبر کی جگہ پر میں ہوتا، یہ تمنا اور آرزو اللہ تعالی سے ملاقات کے شوق میں نہیں بلکہ ابتلاء اور فتنہ کی شدت کی وجہ سے کرے گا۔ (مجمع الزوائد: ۷/۲۸۲)

۱۴۲- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ انسان اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے اور تمنا کرے کاش تمہاری جگہ میں ہوتا۔

۱۴۳- انہوں نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا کہ موت سخت گرمی کے دن میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے زیادہ محبوب بن جائے گی، پھر بھی موت نہیں آئے گی۔

۱۴۴- حضرت عبداللہؓ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور جانور کی طرح بے چین ہوکر اس پر لوٹ پوٹ کرے گا اور یہ تمنا کرے گا کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا، یہ تمنا اللہ سے ملاقات کے شوق میں نہیں بلکہ آزمائش وفتنہ کی وجہ سے کرے گا۔ (مجمع الزوائد: ۷/۲۸۲)

۱۴۵- انہی سے دوسری سند کے ساتھ بھی یہی مضمون منقول ہے۔

۱۴۶- حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ انسان قبر پر آکر جانور کی طرح لوٹ پوٹ کرے گا اور تمنا کرے گا کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔

۱۴۷- حضرت ابوعذبہ حضرمی فرماتے ہیں جب تمہاری عمر لمبی ہونے لگے گی تو تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کی قبر پر آکر لوٹ پوٹ کرے گا اور کہے گا کاش تمہاری جگہ میں ہوتا، تجھے نجات مل گئی۔ تجھے نجات مل گئی، ایک بھولے بھالے بچہ نے سوال کیا اے ابوعذبہ ایسا کب ہوگا؟ جواب دیا جب تمہیں کسی دشمن کی طرف بلایا جائے گا پھر کچھ زمانہ کے بعد کسی اور جانب سے دوسرے دشمن کی طرف بلایا جائے گا، پھر کسی تیسرے دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہاری عقلیں کام نہیں کریں گی کہ کس دشمن کے پاس بھاگ کر جائیں، اس وقت ایسا ہوگا۔

۱۴۸- انہی سے دوسری سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۴۹- کعب احبارؓ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ سمندر اس قدر تنگ ہو جائے گا کہ کوئی کشتی بھی اس میں نہ چل سکے گی، اسی طرح خشکی کا علاقہ بھی اس قدر تنگ ہو جائے گا کہ کسی شخص کے لئے اتنا بھی ممکن نہ ہوگا کہ ایک چھوٹا سا گھر بنا سکے۔

۱۵۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آئے گا جب آدمی روئے زمین پر آزمائش کی شدت کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک کشتی پر سوار ہو جاؤں اور وہ کشتی ہمیں سمندر کی طغیانی کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱- مزید فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عزت، مال وجاہ اور اولاد والا شخص، حکام کی طرف سے مصائب وآلام کی وجہ سے موت کی تمنا کرے گا۔

۱۵۲- حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم دنیا میں صرف آزمائش اور فتنے ہی فتنے دیکھو گے، حالات سخت سے سخت ہوتے چلے جائیں گے، اور امراء کی طرف سے سختیوں اور تکالیف کا سامنا ہوگا اور ہر سخت سے سخت معاملہ کو بعد میں آنے والے کے بالمقابل ہلکا اور کمتر پاؤ گے۔

۱۵۳- حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جس میں علماء کے نزدیک موت سرخ سونے سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے گی۔

۱۵۴- عمر بن اسحاق نے فرمایا ہمارے درمیان یہ بات موضوع بحث تھی کہ لوگوں سے سب سے پہلے سلب کی جانے والی چیز آپسی الفت ومحبت ہوگی۔

۱۵۵- حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ فتنہ کب پیش آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب انسان اپنے ہم نشین سے بھی غیر مطمئن ہو جائے گا۔ (ابوداؤد: ۴۲۵۸/ مسند احمد: ۱/۴۴۸/ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۰۷۲۷/ مستدرک حاکم: ۴/۳۲۷/ طبرانی: ۱۰/۲۰/ مسند عبداللہ بن مبارک: ۲۶۳)

۱۵۶- حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب حکیم ودانا شخص کی آنکھ کو کوئی اطمینان وقرار نہ ملے گا۔ (سنن ابوعمرو دانی: ۲/۲۳۷)

۱۵۷- حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا جب ایسا زمانہ آجائے کہ ناحق خون بہایا جانے لگے، جھوٹ بولنے پر روپے پیسے دیئے جانے لگیں، شک وشبہ اور آپسی لعن وطعن کا بازار گرم ہو جائے اور ارتداد عام ہو جائے تو ایسے وقت میں جو مرنے کی استطاعت رکھتا ہو مر جائے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۵۸-حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جلد ہی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب عالم کے نزدیک موت، سرخ سونا سے زیادہ محبوب ہو جائے گی۔ (مستدرک حاکم، ۴/۵۱۸: حلیۃ الاولیاء، ۱/۳۸۴: مصنف عبدالرزاق، ۱۱/۳۵۷: سنن ابوعمرو دانی، ۲/۱۷۹)

۱۵۹-حضرت عبداللہؓ نے فرمایا فتنہ وقفہ وقفہ کے ساتھ بھڑکے گا، تو جو شخص ان وقفوں میں مرنے کی استطاعت رکھے وہ ایسا کر لے۔

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ فتنہ کا وقفہ یہ ہے کہ تلوار میان میں رکھ لی جائے اور اس کا برانگیختہ ہونا یہ ہے کہ تلوار سونت لی جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۵۷، مستدرک حاکم، ۴/۴۳۳، سنن ابوعمرو دانی، ۲/۱۸۰)

۱۶۰-یہ روایت انہی سے دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۱۶۱-ابوعثمانؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک پرندہ ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا تو انہوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اسے دیکھو، پھر فرمایا کہ میری آل و اولاد کی موت میرے لئے اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ ابوعثمان فرماتے ہیں بخدا ہم ان کے اشارہ کو تو نہ سمجھ سکے، البتہ ان کا مقصد ہمیں فتنوں سے ڈرانا اور متنبہ کرنا تھا۔

۱۶۲-ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن مسعودؓ کی خدمت میں آئے اس وقت ان کے پاس ان کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی بیٹھے ہوئے تھے، ایسے لگ رہے تھے جیسے خوبصورت دینار، ہم ان کی خوبصورتی پر تعجب کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایسا لگ رہا ہے کہ تم ان پر رشک کر رہے ہو، ہم نے کہا انہی جیسے لوگوں پر تو مسلمان آدمی رشک کرتا ہے آپؓ نے اپنے چھوٹے سے گھر کی چھت کی طرف سر اٹھایا جس میں پرندے نے گھونسلہ بنانے کے ساتھ ساتھ انڈا بھی دے رکھا تھا اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں لوگوں کی قبروں پر مٹی ڈال کر اپنا ہاتھ جھاڑوں۔ یہ چیز مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اس پرندہ کا گھونسلہ گر جائے اور اس کا انڈا ٹوٹ جائے۔ عبداللہ بن مبارکؒ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ بات فتنے کے اندیشہ کی وجہ سے کہی۔ (کتاب الزہد ابن مبارک: ۸۸۰)

۱۶۳-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنے کے زمانے میں معزز و محترم شخص کا فتنہ پوشیدہ مالداری ہوگی؟ حضرت ابوطفیل نے کہا کیسے ہو سکتا ہے یہ تو ہم میں سے کسی کے لیے عطیہ اور تحفہ ہوگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس وقت تم فتنہ کے زمانے میں اونٹنی کا بچہ بن جانا جو نہ دودھ دینے والا ہو کہ دوہا جا سکے، اور نہ سواری کے قابل ہو کہ اس پر سواری کی جا سکے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۵۱)

۱۶۴-حضرت نعمان بن مقرنؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرج اور فتنوں کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۳۰/ ترمذی: ۲۲۰۱/ ابن ماجہ: ۳۹۸۵: مسند احمد: ۵/۲۵ / طبرانی: ۲۰/۲۱۲: سنن لابی عمرو الدانی: ۲/۱۶۴)

۱۶۵-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ غرباء ہیں، دریافت کیا گیا غرباء سے مراد کیا ہے؟ فرمایا غرباء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دین کو لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملیں گے۔ (کتاب الزہد: ۱۳/۱۵ / سنن ابوعمرو دانی ۴/۱۹۰/ حلیۃ الاولیاء: ۱/۲۵/ ۱۶۷/ مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۴۴)

۵-حضرات صحابہ وغیرہ کی فتنہ کے زمانے میں اور اس کے بعد پیش آمدہ حالات پر ندامت

۱۶۶-حضرت ابوکنانہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ اپنے رفقاء کے ہمراہ ہمارے پاس آئے، اس وقت ہم ربیعہ کے غلام تھے، چناں چہ ہمارے آقا حضرت علیؓ سے جا ملے ہم لوگوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہم سے نکلنے کو کہیں جب کہ ہمارے آقا حضرت علیؓ کے ساتھ شامل ہو چکے تو ایسی صورت میں ہم ان سے کیسے قتال کریں گے؟ پھر ہم نے کہا کہ ہم تو نکل پڑیں گے اور جب دونوں فریق کی مڈبھیڑ شروع ہو جائے گی تو ہم بھی انہی کے ساتھ شامل ہو جائیں گے، بعض نے کہا ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں پھر بھی ہم اپنے آقاؤں سے اجازت لے لیں۔ اگر وہ اجازت دے دیتے ہیں تو ہم اطمینان کے ساتھ چلیں گے ورنہ تو جو ہماری رائے ہوگی اس پر عمل کریں گے، چنانچہ حضرت زبیر اپنے رفقاء کے ساتھ ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے کہا، ہم کن کے ساتھ شامل ہوں؟ انہوں نے کہا اپنے آقاؤں کے ساتھ ہم نے کہا ہمارے آقا تو حضرت علیؓ کے ساتھ ہیں، یہ کہہ کر ہم نے انہیں خاموش کر دیا، تھوڑی دیر ہم خاموش رہے، پھر انہوں نے کہا ہمیں اس سے بچنے کو کہا گیا ہے۔

۱۶۷-جب تلواریں لوگوں کی گردن پر پڑنے لگیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کاش میں بیس سال پہلے ہی مر چکا ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۴۴)

۱۶۸-حضرت حسنؓ کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ کی خواہش تھی کہ جو انہوں نے کیا کاش اسے نہ کرتے۔ اسی طرح حضرت عمارؓ بن یاسر نے بھی کہا کاش جو انہوں نے کیا اسے نہ کیا ہوتا۔ حضرت

www.RaddeShakeeliyat.com

طلحہ کی خواہش تھی کہ جوانہوں نے کیا اسے نہ کرتے۔ حضرت زبیر بن عوامؓ چاہتے تھے کہ جوانہوں نے کیا وہ نہ کیے ہوتے۔ یہ حضرات ایسے لوگوں کے پاس اتر کر گئے جو مصاحف ہاتھ میں لیے ہوئے تھے، اہلِ آخرت میں سے تھی، پھر انہوں نے باہم تلواریں چلائیں۔

۱۶۹-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں یہ آیت کریمہ ''اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ. ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ'' پڑھا کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ آیت کریمہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، لیکن جب ہمارے بعض لوگوں نے تلواروں سے بعضوں پر قابو حاصل کیا تب میں نے سمجھا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں ہے۔ (السنن الکبریٰ للنسائی: ۹/۴۴۵/سنن ابوعمرو دانی: ۱/۱۸/مستدرک حاکم: ۴/۲۷۵/مجمع الزوائد: ۷/۱۰۰)

۱۷۰-حضرت حسن بصریؒ نے آیت کریمہ ''وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَاصَّةً'' کے متعلق فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو کچھ قبیلے کے لوگوں نے سمجھا کہ یہ کسی خاص جماعت کے بارے میں ہے۔

۱۷۱-قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں آپ کو وصیت فرمائی ہے؟ فرمایا مجھے ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی جس کی دوسرے لوگوں کو وصیت نہ فرمائی ہو، لیکن لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کر کے انہیں شہید کر دیا تو ان کا یہ عمل بنسبت میرے زیادہ برا تھا، اس لیے میں نے سوچا کہ میں زیادہ حقدار ہوں، میں نے امارت قبول کر لی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم نے صحیح کیا یا غلط۔ (مسند احمد: ۱/۱۴۲/مسند ابن مبارک: ۲۵۲/ابوداؤد: ۴۶۶۶)

۱۷۲-حضرت علیؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں امارت کے تعلق سے کوئی ایسی وصیت نہیں فرمائی جس کے مطابق ہم عمل کریں، یہ تو ایسا عمل ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر کیا ہے، اگر یہ صحیح ہے تو اللہ کی طرف سے ہے، ورنہ تو ہماری ذات کا قصور ہے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۸۰۱۵)

۱۷۳-حضرت علیؓ نے فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد ہم ایک فتنہ میں مبتلا ہوئے تو یہ مشیت خداوندی تھی۔

۱۷۴-حضرت سلیمانؓ بن صُرد فرماتے ہیں قتل و قتال کی گرم بازاری کے زمانے میں حضرت علیؓ میرے یہاں پناہ لئے ہوئے تھے، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ حضرت حسنؓ سے یہ کہہ رہے تھے کاش میں اس سے بیس سال پہلے ہی مر چکا ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۴۶)

۱۷۵-حضرت حسنؓ نے فرمایا جس وقت میدان گرم تھا اور لوگوں کی تلواریں چل رہی تھیں

میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ فریاد کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کاش میں آج سے بیس سال پہلے ہی مر چکا ہوتا۔

۱۷۶-انہوں نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے کسی بات کا ارادہ فرمایا، لیکن اس کے بعد اس قدر حالات کا تسلسل رہا کہ انہیں اس طرف رجوع کا موقع ہی نہ مل سکا۔

۱۷۷-ان سے ہی روایت ہے کہ جب لوگوں نے ایک دوسرے کے خلاف تلواریں اٹھا لیں، اس وقت میں نے حضرت علی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسن! اس واقعہ نے تو ہمیں کھا لیا، کاش میں بیس یا چالیس سال پہلے ہی مر چکا ہوتا۔

۱۷۸-مسروق فرماتے ہیں جب حضرت عثمانؓ کے واقعہ شہادت کو لے کر لوگوں میں بحث و مباحثہ شروع ہوا تو میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ آپ اپنی رائے سے رجوع کر لیں، اس پر انہوں نے فرمایا بیٹے! تیری یہ بات غلط ہے، عذاب الٰہی سے ہٹ کر آسمان سے زمین پر گرنا بخدا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کے خون کے خلاف کسی بات کا فیصلہ کروں؛ کیوں کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں ایک ٹیلہ پر کھڑی ہوں اور میرے آس پاس موٹی تازی بکریاں یا گائیں ہیں کچھ لوگ آئے اور ان کو ذبح کرنے لگے اور مجھے اس کی کوئی آواز نہیں سنائی دی (کہ مجھے اس کا پتہ چل سکے) جب میں ٹیلے سے نیچے اترنے لگی تو مجھے یہ بات بری لگی کہ میں خون سے ہو کر گزروں اور خون کی کچھ چھینٹیں مجھ پر پڑیں اور یہ بات بھی ناپسند لگی کہ اپنے کپڑے سمیٹ لوں اور جسم کا کچھ حصہ کھل جائے۔ میں اسی کشمکش میں تھی کہ دو آدمی یا دو بیل میرے سامنے آئے اور مجھے اٹھا کر ان نوجوانوں سے پار کر دیا۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ جمل میں دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کا پیر کٹ چکا ہے، حضرت عمار اور محمد بن ابوبکر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کجاوہ کاٹ کر ان کو ہودج میں بٹھایا اور ابوخلف کے گھر میں پہنچا دیا، وہاں حضرت عائشہؓ کو گھر والوں کے رونے کی آواز سنائی دی۔ یہ لوگ اسی روز کسی شخص کی موت پر آہ و بکار کر رہے تھے، حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ جواب ملا اپنے کسی ساتھی پر آہ و بکا کر رہے ہے، اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے یہاں سے لے چلو، مجھے یہاں سے لے چلو۔

۱۷۹-امام شعبیؒ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک ٹیلہ پر کھڑی ہوں اور آس پاس موٹی تازی گائیں اور بکریاں ہیں، ان میں ایک شخص بری طرح پھنس

www.RaddeShakeeliyat.com

چکا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ واقعہ حضرت ابوبکرؓ سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا اگر یہ تیرا خواب سچ ہے تو یقیناً لوگوں کی ایک جماعت تیرے ہی آس پاس قتل وقتال اور خونریزی کرے گی۔

۱۸۰- جمیع نامی ایک شخص کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میری والدہ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا، کیا جنگ جمل میں آپ کا قافلہ نہیں تھا؟ حضرت عائشہؓ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ سب تقدیر کی باتیں تھیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۴۳)

۱۸۱- حضرت ابوسعید خدریؓ سے حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایسے لوگ تھے جن پر پہلے تو حالات آئے، پھر ایک فتنہ نے ان کو اپنی زد میں لے لیا تو انہوں نے اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۴۱)

۱۸۲- یزید بن ابو حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھیوں کے ہاتھوں فتنہ بپا ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو بخش دے گا۔ ان کے بعد اگر کوئی قوم ان کی لغزشوں کے تعلق سے ان کی پیروی کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں گے۔ (المعجم الاوسط: ۴/۳۲۱۹)

۱۸۳- سعید بن قیس خارفی سے روایت ہے کہ میں نے اسی منبر کے اوپر بیٹھے حضرت علیؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے نماز کی امامت کی، ان کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے، پھر ان کے بعد ہمیں فتنہ نے گھیر لیا تو جو اللہ کی مشیت تھی وہ ہوا۔

۱۸۴- حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ لوگ ہم سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے؟ جواب دیا ان سے کہہ دیا کرو کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ایمان لا کر اعمال صالحہ کیے، پھر اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ایسے احسان و حسن سلوک کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۳۲)

۱۸۵- حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی ازواج سے فرمایا مقام حوأب کے کتے تم میں سے کس پر بھونکیں گے؟ چناں چہ جب حضرت عائشہؓ کا اس راستے سے گزر ہوا تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اس جگہ کی بابت معلوم کیا تو ان سے بتایا گیا کہ یہ حوأب کا چشمہ ہے۔ فرمایا میرا خیال ہے کہ میں واپس ہو جاؤں تو ان سے عرض کیا گیا ام المومنین! آپ تو لوگوں میں صلح کے لیے جا رہی ہیں۔ (مسند احمد: ۶/۹۷، ابن حبان: ۱۸۳۱، مستدرک حاکم: ۳/۱۲۰)

۱۸۶- طاؤس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے فرمایا تم میں

وہ کون ہے جس پر ایسے ایسے پانی کے کتے بھونکیں گے؟ اے حمیراء (حضرت عائشہؓ) اپنی حفاظت کرنا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۷۰۵۔

۱۸۷- ابو ہذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت حذیفہؓ دونوں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے سے اونٹ پر ایک عورت کا گزر ہوا جن کے ہاتھوں ایک اہم واقعہ وجود میں آیا، چناں چہ ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا کیا یہ وہی تھیں؟ (مصنف عبدالرزاق: ۳۷۰۷)

۱۸۸- قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کی امارت وامامت کے تعلق سے آپ کو وصیت فرمائی تھی یا آپ نے ذاتی رائے کی بنیاد پر اس کو اختیار فرمایا؟ فرمایا تمہارا مقصد کیا ہے؟ کہنے لگے میں تو دین ومذہب کے بارے میں معلومات چاہتا ہوں، حضرت علیؓ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر اختیار کیا۔

۱۸۹- حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ تمہاری ماں تم پر حملہ کرے گی تو کیا تم میری بات مانو گے؟ لوگوں نے سوال کیا واقعی ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں ایسا یقیناً ہوگا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۷۰۵)

۱۹۰- حضرت زبیر بن العوامؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ ''وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لاَ تُصِيْبَنَّ الذینَ ظَلَمُوْا منکم خَاصَّةً'' نازل ہوئی جبکہ ہم ان دنوں بڑی تعداد میں تھے تو ہمیں یہ تعجب ہو رہا تھا کہ یہ کیا فتنہ ہے، نیز ہم کہہ رہے تھے کہ ہم پر بھی کوئی فتنہ ہوگا؟ یہاں تک کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر لیا۔ (السنن الکبری للنسائی: ۶/۳۵۱، مسند احمد: ۱/۱۶۷، تفسیر الطبری: ۹/۲۱۸)

۱۹۱- حضرت علیؓ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ میرا اور حضرت عثمانؓ کا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے بارے میں اللہ جل شانہ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے ''وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ إخوانًا علیٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ'' (مستدرک حاکم: ۲/۳۵۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۷۱)

۱۹۲- حضرت کعبؓ بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں تھا تو آپ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کو قریب بتایا، اسی دوران سامنے سے حضرت عثمانؓ گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اس روز ہدایت پر برقرار ہوگا، میں فوراً اٹھ کر ان کے پاس آیا اور ان کے دونوں بازو پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، چونکہ وہ کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اس لئے میں نے ان کے چہرے کو کھولا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہی شخص ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہی شخص مراد ہیں جب میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔ (ترمذی: ۳۷۰۴، مسند احمد: ۴/۲۳۵، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲/۴۲)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۹۳-شقیقؒ فرماتے ہیں حضرت سہل بن حنیفؓ نے جنگ صفین میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو! تم اپنی سوچ و سمجھ اور رائے کو الزام دو، اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابو جندلؓ کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اگر اس روز رسول اللہ ﷺ کے حکم اور فرمان کو رد کر دینے کی طاقت میرے اندر ہوتی تو میں رد کر دیتا، بخدا ہم نے جب بھی کسی بات کے لئے تلوار اٹھائی ہے تو اس سے ہمارا جانا پہنچانا معاملہ آسان ہو گیا، (یعنی اس کا نتیجہ بہتر رہا) لیکن تمہارا یہ معاملہ اس سے الگ ہے۔ حضرت شقیقؒ سے سوال کیا گیا آپ بھی صفین میں موجود تھے؟ جواب دیا ہاں میں بھی موجود تھا، برا ہو صفین کا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۵۰/۷)

۱۹۴-حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے روز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو کوئی ایسی وصیت نہیں فرمائی کہ امارت و امامت کے تعلق سے ہم اس پر کاربند ہوں، یہ تو اپنی ذاتی رائے ہے، لہٰذا اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے، ورنہ تو یہ ہماری ذات کا قصور ہے۔ حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنے انہوں نے دین کو قائم کیا اور خود بھی اس پر جمے رہے پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے انہوں نے بھی دین کو قائم و دائم رکھا اور خود بھی اس پر جمے رہے حتی کہ دین اسلام کو مضبوط کر دیا، پھر کچھ ایسے لوگ آئے جو دنیا کے طالب تھے، اللہ جن کو چاہے معاف کر دے جن کو چاہے سزا دے۔ (مجمع الزوائد: ۱۷۵/۵، احمد وبیہقی)

۱۹۵-ابو وائل کہتے ہیں میں نے حضرت عمارؓ کو اس منبر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عائشہؓ، دنیا اور آخرت دونوں جہان میں تمہارے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہیں، لیکن یہ ایک بلاء ہے جس میں تم مبتلا ہوئے (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۳۷/۵)

۱۹۶-حضرت سہل بن حنیفؓ نے صفین میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا لوگو! تم اپنے آپ کو الزام دو، حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اگر ہم قتال کرنا چاہتے تو ہم اس زمانہ میں قتال کر بیٹھتے جس میں رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے مابین صلح ہوئی تھی۔

۱۹۷-حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حوض کوثر پر میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے۔ جب میں انہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گے تو وہ میرے سامنے گڑگڑائیں گے، چناں چہ میں پروردگار سے درخواست کرتے ہوئے کہوں گا کہ اے میرے پروردگار! میرے ان ساتھیوں پر رحم فرما تو اللہ فرمائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا (بگاڑ) پیدا کئے۔

۱۹۸-امام زہری فرماتے ہیں کہ فتنہ ایسے وقت برپا ہوا جب اصحاب رسول ﷺ کثیر تعداد

میں تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۵۷/۵)

۱۹۹-حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، حضرت عثمانؓ رسول اللہ ﷺ سے کچھ سرگوشی کر رہے تھے، میں حضور ﷺ کی تو کوئی بات صحیح سے نہ سن سکی، البتہ حضرت عثمانؓ کی اتنی بات صحیح سے سننے کو مل گئی کہ وہ حضورؐ سے سوال کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ ﷺ یہ بات ظلم و زیادتی اور دشمنی کی بنیاد پر پیش آئے گی؟ میں اس پورے جملہ کا مفہوم تو نہ سمجھ سکی، لیکن جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو مجھے سمجھ میں آیا کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت انہیں ان کی شہادت سے متعلق بتا رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب بھی میں نے حضرت عثمانؓ کے لیے کسی چیز کو چاہا تو اسی جیسا معاملہ میرے ساتھ بھی پیش آیا مگر اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ میں نے ان کے قتل کو نہیں چاہا، اور اگر میں ان کے قتل کو پسند کرتی تو ضرور میں بھی ماری جاتی راوی کہتے ہیں کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وجہ سے کہا کہ لوگوں نے (جنگ جمل میں) ان کے ہودج پر اس قدر تیر اندازی کی تھی کہ وہ مانند خاردار چوہے کہ ہو گیا تھا۔

۲۰۰-حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کس وجہ سے منافقین قریش کے ساتھ ہمارے مقابلہ میں نکلی تھیں؟ فرمایا کہ یہ تو تقدیر کا فیصلہ تھا۔

۲۰۱-حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ میرا، طلحہ اور زبیرؓ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے بارے میں ارشاد باری ہے "اخوانًا علٰی سُرُرٍ مُتَقَابِلِیْنَ"۔ (تفسیر طبری: ۵۷۰/۷)

۲۰۲-جنید بن سوداء حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا اللہ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے، یہ سنتے ہی حضرت علیؓ نے ایسی چیخ ماری، ایسا لگا کہ محل گر گیا ہو، پھر فرمایا اگر ہم نہیں تو پھر وہ کون ہیں۔ (مستدرک حاکم: ۳۵۳/۲، تفسیر طبری: ۵۷۰/۷)

۲۰۳-سلیمان بن صرد فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی طرف سے کچھ دھمکی آمیز باتیں مجھ تک پہنچیں تو میں بھاگا بھاگا حضرت علیؓ کے پاس آیا، اس وقت وہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے حضرت حسنؓ سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ مجھے امیر المومنین کی طرف سے کچھ دھمکی آمیز باتیں پہنچی ہیں اس لئے میں دوڑا دوڑا چلا آیا تا کہ ان سے معذرت کر سکوں۔ اس

www.RaddeShakeeliyat.com

پر حضرت حسنؓ نے کہا اے سلیمان! واللہ امیر المومنین تو اپنے دانتوں کے خون کو بھی انتہائی ناپسند کرتے ہیں، امیر المومنین نے تو ایک چیز کا ارادہ کیا تھا، لیکن حالات کا ایسا تسلسل ہوا کہ انہیں موقع نہ مل سکا، ابن صُرد (جاؤ) میں تمہاری طرف سے امیر المومنین کے لئے کافی ہوں۔

۲۰۴- سلیمان بن صرد فرماتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے پاس آیا جس وقت وہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے، انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا ابن صرد تو کمزور پڑ گیا، پیچھے رہ گیا تو پھر تیرے ساتھ اللہ کا برتاؤ کیا رہے گا؟ میں نے کہا راستہ میں موڑ ماڑ اور گھوم پھراؤ کی وجہ سے مسافت لمبی ہوگئی (اس وجہ سے تاخیر ہوئی) اور یہ کیا آپ تو دوست اور دشمن دونوں کو پہچانتے ہیں، چناں چہ جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے حضرت حسنؓ سے کہا کیا بات ہے کہ آپ بھی میرے تعلق سے تھوڑا بے توجہ رہے حالانکہ میری دلی خواہش تھی کہ میں ان کے ساتھ شریک ہوں؟ حضرت حسنؓ نے کہا یہ تو تم سے تیری بات نقل کر رہے ہیں، جنگ جمل کے روز جب لوگ ایک دوسرے کی طرف چل پڑے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹے حسن! واللہ اب تو اس کے بعد کوئی خیر نہیں دیکھ رہا ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۴۲/۷)

۲۰۵- حضرت علیؓ فرماتے ہیں اگر حضرت عثمانؓ کسی بلند ترین جگہ پر مجھے لے کر چلتے تو میں ان کی سنتا بھی اور مانتا بھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۲۳/۷)

۲۰۶- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بخدا میری خواہش یہ ہے کہ میری زبان سے حضرت عثمانؓ کا تذکرہ کبھی نہ نکلا ہوتا اور بیماری کے ساتھ دنیا میں گزر بسر کرتی۔ حضرت عثمانؓ جس انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے، وہ انگلی بخدا! حضرت علیؓ سے بھری ہوئی تمام زمین سے بہتر ہے۔

۲۰۷- حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال میں سے سونے کا ایک ٹکڑا اپنے عصائے مبارک کی نوک پر اٹھاتے، وہ گر جاتا، پھر اٹھاتے اور فرماتے اس روز تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیم وزر کی کثرت کر دیں گے؟ کسی صحابی رسول نے اس کا جواب نہیں دیا۔ آخر میں ایک صحابی نے عرض کیا خدا کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں خوب اضافہ کریں تو جو چاہے صبر کرے اور جس کی مرضی ہو اس کے فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید اس میں آزمائے جانے والوں میں سب سے برے تم ہی ہو گے (یہ آخری جملہ کہ: شاید اس میں الخ صرف طبرانی کی روایت میں ہے اور اس زیادتی کو منکر قرار دیا گیا ہے)۔

(ابوداؤد: ۱۹۵۳، مسند احمد: ۲۶/۶، طبرانی: ۴۵/۱۸، مجمع الزوائد: ۳۳۱/۵)

۲۰۸- بنت اہبان غفاری سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ اہبان کے پاس آئے اور کہا میری

اطاعت و فرماں برداری میں کیا چیز آپ کے لئے رکاوٹ بن رہی ہے؟ انہوں نے کہا میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ عنقریب باطل فرقے، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے؛ لہٰذا جب یہ واقعات رونما ہوں تو تم اپنی تلوار توڑ دینا، اپنے گھر میں جم جانا اور اپنے لئے کوئی لکڑی کی تلوار بنا لینا۔ (ترمذی: ۲۲/۳ رابن ماجہ: ۳۹۶۰ رمسند احمد: ۶۷/۵)

۲۰۹- حضرت ابو جناب کہتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ کو دیکھا وہ فرما رہے تھے: میں نے سردار ان قوم کو دیکھا لیکن میں نے نہ تو نیزہ زنی کی نہ تلوار زنی، بلکہ میری خواہش یہ تھی کہ یہ دونوں میرے ہاتھوں پہلے ہی ٹوٹ چکے ہوتے اور میں جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۲۱۰- قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمارؓ سے دریافت کیا اس آپسی جنگ سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آیا یہ آپ لوگوں کی اپنی ذاتی رائے تھی اور رائے غلط بھی ہوتی ہے اور صحیح بھی؟ یا آنحضور ﷺ کی آپ لوگوں کو کوئی وصیت تھی؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو کوئی ایسی وصیت نہیں فرمائی جو دوسرے لوگوں کو نہ فرمائی ہو۔ (صحیح مسلم، مسند ابن مبارک: ۲۵۱ رمسند احمد: ۲۶۲/۴)

۶- فتنہ کے زمانے میں مال واولاد کی کمی اور ان کی محبت

۲۱۱- حضرت ابو مہلب اور ابو عثمانؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس زمانے میں حالات ومصائب کے خوف سے اونٹوں کو جمع کرے گا یا مال کا خزانہ یا زمینوں کا ذخیرہ تیار کرے گا تو قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ خائب وخاسر ہوگا۔

۲۱۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں دودھ دینے والی اونٹنی لاکھوں روپئے کے محل سے بھی بہتر ہوگی۔

۲۱۳- حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں فتنے کے زمانے میں انسان کا بہترین مال اچھا ہتھیار اور اچھا گھوڑا ہوگا جس سے جہاں کا چاہے گا سفر کرے گا۔

۲۱۴- حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب ایک مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑوں اور بارشوں کے مقامات پر چلا جائے گا اور فتنے سے حفاظت کے لئے اپنے دین کو لے کر دور چلا جائے گا۔ (صحیح بخاری: ۱۱/۱ رابوداؤد: ۴۲۶۷ رابن ماجہ: ۳۹۸۰ رنسائی: ۱۲۳/۸)

۲۱۵- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانہ میں

www.RaddeShakeeliyat.com

لوگوں میں سعادت مند شخص بکریوں کا مالک ہوگا جو لوگوں کے شرور وفتن سے الگ ہو کر پہاڑ کی چوٹی پر جا کر سکونت اختیار کر لے گا۔ (جمع الجوامع: ۳۱۵۸)

۲۱۶-طاؤس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانہ میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام مضبوطی سے پکڑ لے، تاکہ یہ چیز دشمنان اسلام کیلئے خوف وہراس کا باعث ہو، یا وہ شخص ہے جو الگ تھلگ رہتا ہو اور اللہ کے حقوق بھی ادا کرتا ہو۔ جب کہ ابن خثیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانہ میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ وجدال سے حاصل ہونے والے مال غنیمت سے کھائے اور جو شخص پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی بود وباش بنالے اور اپنی بکریوں سے کھائے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۱۱/ ۳۶۸رسنن لابی عمرو الدانی: ۱/ ۱۵۷رمستدرک حاکم: ۴/ ۴۴۶)

۲۱۷-ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت سہلؓ بن حنیف نے فرمایا لوگو! اپنی رائے کو الزام دو۔ اللہ کی قسم! ہم نے اونٹنیوں کے پائے نہیں پکڑے کسی ایسے معاملے کے لیے جو ہم کو کاٹ دے، مگر انہوں نے آسان بنا دیا اس معاملہ کو جس کو ہم پہچانتے تھے۔ سوائے اس معاملہ کے جو کہ مزید سنگین اور مشتبہ ہوتا جا رہا ہے۔ میں نے صلح حدیبیہ کے روز خود کو اس حال میں پایا کہ اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کے خلاف حامی مل جاتے تو میں ضرور نکیر کرتا۔

۲۱۸-حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روز قیامت میرے سامنے لائے جائیں گے ایسے لوگ جو میرے ساتھ ہوں گے۔ جب وہ مجھے اور میں انہیں پہچان لوں گا تو ان کے اور میرے درمیان حجاب ہو جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ نئی چیزیں ایجاد کیں؟ (بخاری مع فتح الباری، ۶/ ۴۴۳)

۲۱۹-محدث ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ سفیانی اپنی نافرمانی کرنے والے تمام لوگوں کو قتل کر کے، آرے سے چیر دے گا اور چھ ماہ تک ہانڈیوں میں ان کا گوشت پکائے گا۔ مزید ان سے روایت ہے کہ مغرب ومشرق کو ملا دے گا (اس کی حکومت مشرق ومغرب میں ہوگی)۔

○○○

۷-رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت میں ہونے والے خلفاء کی تعداد

۲۲۰-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد آنے والے خلفاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منتخب کردہ نقباء کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ (مسند احمد: ۱/ ۳۹۸رمسند ابی یعلیٰ: ۱/ ۲۳۳رمسند بزار: ۱/ ۲۴۷رمعجم کبیر طبرانی: ۱۰/ ۱۰۷)

۲۲۱-حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دین بارہ خلفاء تک برابر غالب اور قوی رہے گا، اور ان سب کا تعلق قبیلہ قریش سے ہوگا۔ (صحیح مسلم)

۲۲۲-ابو طفیل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے عامر بن واثلہ! کعب بن لؤی کے خاندان سے بارہ خلیفہ ہوں گے، پھر ان کے بعد فتنوں اور جنگ وجدال کا دور دورہ ہوگا، اور قیامت تک لوگوں کا کسی ایک امام پر اتفاق نہ ہوگا۔

۲۲۳-مزید کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی مجلس میں تھے، قبیلۂ قریش کی ایک جماعت بھی موجود تھی جس کا تعلق بنو کعب بن لؤی سے تھا، میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے بنو کعب تمہارے قبیلہ سے بارہ خلفاء ہوں گے۔

۲۲۴-حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس درمیان یہ تذکرہ چل رہا تھا کہ امت میں بارہ خلفاء پیدا ہوں گے، پھر ایک امیر وقائد پیدا ہوگا، اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا بخدا ان کے بعد سفاح اور منصور دو قائد ہوں گے، ان کا تعلق ہمارے قبیلہ سے ہوگا اور مہدیؒ اس خلافت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کریں گے۔ (مصنف ابن شیبہ: ۷/ ۵۱۳رالاسماء والکنی دولابی: ۱/ ۱۴۱رالعلل المتناہیۃ ابن جوزی: ۱/ ۲۹۰رصحیح ابن حبان: ۲/ ۱۸۵رمشاہیر علماء امصار، ۶۲/ ۱۵رمستدرک حاکم: ۴/ ۵۱۴)

۲۲۵-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد خاندان بنی امیہ میں سے بارہ بادشاہ ہوں گے، سوال ہوا یہ خلیفہ ہوں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔

۲۲۶-سرج بر موکی کہتے ہیں کہ مجھے توریت میں یہ بات ملی کہ اس امت میں بارہ قائد ہوں گے، ان میں سے ایک ان کا نبی ہوگا، جب یہ لوگ وفات پا جائیں گے تو لوگ سرکشی اور بغاوت

www.RaddeShakeeliyat.com

کریں گے حتی کہ ان کی دھاک بیٹھ جائے گی۔

۲۲۷-کعب احبار سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کے صلب سے بارہ سردار عطا کئے ہیں، ان میں سب سے افضل اور بہتر ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

۲۲۸-یشوع راہب نے کعب احبار سے اس امت کے چند بادشاہوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا مجھے توریت میں بارہ سربراہوں کا ذکر ملتا ہے۔

۲۲۹-حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کا ابتدائی حصہ نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے پھر ظالم بادشاہت ہے، پھر زبردست ظلم وجور۔ اس دور میں کسی کا کوئی شناسا نہ ہوگا، لوگوں کی گردنیں ماری جائیں گی، ہاتھ اور پیر تن سے جدا کردئے جائیں گے اور لوگوں کے اموال لوٹے جائیں گے۔

۲۳۰-حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس معاملہ کا آغاز نبوت ورحمت کی شکل میں ہوا، بعد میں خلافت ورحمت کی شکل میں، پھر ظالم بادشاہت کی شکل میں ہوگا، لوگ شراب پئیں گے، ریشم کا لباس زیب تن کریں گے، شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے۔ ان کی نصرت بھی ہوگی اور نعمت کی فراوانی ہوگی حتی کہ اسی حالت میں ان کو موت آجائے گی۔

۲۳۱-حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کا ابتدائی حصہ نبوت ورحمت ہے، پھر خلافت ورحمت ہے، پھر ظالم بادشاہت ہے، پھر جبر وتشدد ہے۔

۲۳۲-حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کا آغاز جس دن فرمایا نبوت ورحمت کی شکل میں فرمایا، پھر یہ معاملہ خلافت ورحمت، پھر حکمرانی اور رحمت، پھر بادشاہت اور رحمت کی شکل اختیار کرلے گا، اس کے بعد پھر خلافت اور رحمت، حکمرانی اور رحمت، بادشاہت اور رحمت پھر زبردست جبر وتشدد کی شکل اختیار کرلے گا اور لوگ اس طرح آپس میں لڑیں بھڑیں گے جس طرح گدھے آپس میں لڑتے بھڑتے ہیں۔ (طبرانی:۱۱/۸۸)

۲۳۳-حضرت کعبؓ فرماتے ہیں اس امت کا ابتدائی حصہ نبوت ورحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر حکمرانی اور رحمت ہے، پھر ظالمانہ بادشاہت اور جبر وتشدد ہے، چنانچہ جب ایسا ہوگا تو اس روز زمین کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم ۲۵/۶)

۲۳۴-وہی فرماتے ہیں اس امت کا برابر ایک خلیفہ رہے گا جو امت کو متحد رکھے گا، اسی طرح امارت بھی برقرار رہے گی، داد ودہش اور خراج بھی جاری رہے گا حتی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ

السلام کو بھیجا جائے گا، پھر وہ لوگوں کو جمع کریں گے، ان میں اتحاد قائم کریں گے، پھر یہ امارت ختم ہوجائے گی۔

۲۳۵-حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ اور بشیر بن سعید کے درمیان کوئی تذکرہ چل رہا تھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا سب سے پہلے نبوت اور رحمت ہوگی، پھر خلافت اور رحمت ہوگی، پھر ظالمانہ بادشاہت، اس کے بعد جبر وتشدد اور فساد کا دور دورہ ہوگا، لوگ عزت وناموس کی بے حرمتی کریں گے، شراب دھڑلے سے پئیں گے، ریشم کا لباس زیب تن کریں گے، ان سب کے باوجود ان کی تائید ونصرت ہوگی اور روزی بھی فراوانی سے ملے گی۔

۹-خلفاء اور بادشاہوں میں فرق

۲۳۶-قبیلۂ بنو اسد کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کی مجلس میں حاضر تھا، انھوں نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا جن میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سلمان فارسی اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہم موجود تھے، فرمایا میں آپ لوگوں سے ایک سوال کررہا ہوں اور دیکھو غلط جواب دے کر مجھے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالنا، میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ تو حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے جواب دیا کہ آپ ہم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں جس کو ہم نہیں جانتے، ہمیں نہیں معلوم کہ خلیفہ کسے کہتے ہیں؟ البتہ آپ بادشاہ نہیں ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آپ کوئی جواب دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ آپ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ پھر حضرت سلمانؓ نے کہا میں نے یہ بات اس وجہ سے کہی کہ آپ رعایا کے ساتھ عدل وانصاف کرتے ہیں، ان میں ہر چیز برابر سرابر تقسیم کرتے ہیں، ان کے ساتھ ایسی شفقت ومحبت کرتے ہیں جس طرح ایک آدمی اپنے گھر والوں کے ساتھ کرتا ہے اور کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ اس پر کعب احبارؓ نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ اس مجلس میں میرے علاوہ بھی کوئی اور ہے جو خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کو جانتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت سلمانؓ کو علم وحکمت سے بھر رکھا ہے، کعب احبارؓ نے کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا آپ یہ گواہی کس بنیاد پر دے رہے ہیں؟ جواب دیا مجھے یہ بات توریت میں ملی ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا میرے نام کا بھی تذکرہ ہے؟ کہا نہیں بلکہ آپ کی صفات کا تذکرہ ہے، چنانچہ اس میں ہے کہ پہلے نبوت ہوگی، پھر

www.RaddeShakeeliyat.com

خلافت اور رحمت ہوگی، پھر ظالمانہ بادشاہت ہوگی۔

۲۳۷-کعب احبارؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا اے کعب! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ میں نے جواب دیا آپ خلیفہ ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان سے قسم لی تو حضرت کعبؓ نے کہا بخدا آپ بہترین خلیفہ ہیں اور آپ کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔

۲۳۸-مغیث اوزاعی کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ بن خطاب نے کعب احبارؓ کے پاس ایک قاصد بھیج کر پوچھا توریت میں مجھ سے متعلق کن صفات کا تذکرہ ملتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ پہلا خلیفہ ایسا شخص ہوگا جس کو کسی بھی ملامت کرنے والے کے ملامت کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ اس کے بعد خلیفہ ایسا شخص ہوگا جس کو اس کی جماعت کے لوگ ناحق قتل کردیں گے، پھر اس کے بعد فتنے ہی فتنے رونما ہوں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد: ۹/۶۵، حلیۃ الأولیاء)

۲۳۹-سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ خلیفہ تو تین ہی ہیں بقیہ سارے بادشاہ ہیں اور وہ تین حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عمر ہیں۔ سوال ہوا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں، لیکن یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ کہا! اگر تم زندہ رہو گے تو جان لوگے اور اگر انتقال ہوگیا تو وہ تمہارے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔

۲۴۰-اس میں بھی یہی مضمون ہے۔

۲۴۱-عبداللہ بن نعیم معافری کہتے ہیں میں نے مشائخ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے تو وہ روئے زمین پر اللہ کا خلیفہ، اس کی کتاب کا خلیفہ اور رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہے۔

۲۴۲-ابومحمد نہدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی بادشاہ نہیں ہوگا۔

۲۴۳-ہمام بن منبہ سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس اہلِ کتاب میں سے ایک شخص آیا اور "السلام علیکم یا ملک العرب" کہہ کر سلام کیا، حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کیا تمہاری کتاب میں اس کا ذکر اسی طرح آیا ہے، اس میں یہ ترتیب ملحوظ نہیں ہے کہ پہلے نبی، پھر خلیفہ پھر امیر المؤمنین اور اس کے بعد بادشاہوں کا سلسلہ ہوگا؟ اس نے کہا کیوں نہیں اسی ترتیب کے ساتھ اس میں ذکر آیا ہے۔

۲۴۴-حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ خلافت مدینہ منورہ میں ہوگی اور بادشاہت شام میں۔

۲۴۵-حضرت سفینہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خلافت میرے بعد میری امت میں تیس سال رہے گی۔ شاگردوں نے حضرت سفینہؓ سے عرض کیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علیؓ خلیفہ نہیں تھے، فرمایا کون کہتا ہے؟ کیا بنو زرقاء اس کے زیادہ لائق اور حق دار ہیں؟۔ (ترمذی شریف حدیث: ۲۲۲۶، ابوداؤد، حدیث: ۴۶۴۶، مسند احمد: ۵/۲۲۰، صحیح ابن حبان حدیث: ۱۵۳۴-۱۵۳۵، مسند ابی داؤد طیالسی حدیث: ۲۵۹۴۰، طبرانی: ۱/۵۵، ۸۹، ۷/۸۳، ۸۴)

۲۴۶-ابوعمر وشیبانی کہتے ہیں ہر خلیفہ کی زیر نگرانی وتولیت مسجد حرام اور مسجد بیت المقدس دونوں رہی ہیں۔

۲۴۷-صباح کہتے ہیں بنوامیہ کے خاتمہ کے بعد ظہور مہدی تک خلافت کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ (حاوی للسیوطی: ۲/۸۴)

۲۴۸-حضرت عتبہ بن غزوان سلمی فرماتے ہیں سن لو! نبوت کا سلسلہ شروع ہوا اور ختم ہوگا، اور اختتام بادشاہت پر ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۱۸۷)

۲۴۹-حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کے بعد خاندان بنوامیہ سے بارہ بادشاہ ہوں گے، سوال ہوا کیا وہ خلیفہ ہوں گے؟ فرمایا نہیں وہ بادشاہ ہوں گے۔

۲۵۰-حضرت عتبہ بن غزوان سلمیؓ فرماتے ہیں نبوت کا سلسلہ جب بھی شروع ہوا، خاتمہ بادشاہت پر ہوا۔

۲۵۱-حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں خلفاء تو صرف تین ہیں، باقی تو سارے بادشاہ ہیں، سوال کیا گیا کہ یہ تین کون ہیں؟ جواب دیا حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عمر لوگوں نے کہا ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کو تو جانتے ہیں یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ انہوں نے کہا اگر تم زندہ رہے تو ان کو پالوگے اور اگر تمہیں موت آگئی تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

۲۵۲-یہی روایت انہی سے دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

۲۵۳-حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد اس امر (خلافت) کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ تمہاری قوم کے ہاتھ میں رہے گا، جب تک ان میں خیر رہے گی۔ میں نے عرض کیا اہل عرب میں سے پہلے کس کا خاتمہ ہوگا؟ فرمایا تمہاری قوم کا، پھر میں نے عرض کیا ایسا کیوں کر ہوگا؟ فرمایا کیوں کہ ان کو موت سے محبت ہوگی اور لوگوں کو ان پر حسد ہونے لگے گا۔ (ابن ابی عاصم، ۲/۵۲۹، میزان الاعتدال ذہبی، ۴/۲۴۱)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۰-رسول اللہ ﷺ کے بعد ہونے والے خلفاء

۲۵۴-حضرت سفینہؓ (مولیٰ رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا جب رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر شروع کی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اسے رکھا، ان کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اسے رکھا، ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اسے رکھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد یہی لوگ خلافت کے نگراں ہوں گے۔ (مستدرک حاکم، ۱۳/۲)

۲۵۵-حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد مدینہ کی بنیاد رکھی تو حضرت ابو بکرؓ نے ایک پتھر لا کر رکھا، پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اسے رکھا، پھر حضرت عثمان غنیؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اسے رکھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہی لوگ میرے بعد امرِ خلافت کے مالک ہوں گے۔ (مسند ابویعلی بہ سند صحیح، دیکھیے مجمع الزوائد، ۱۷۶/۵)

۲۵۶-عامر شعبی نے قبیلۂ بنو مصطلق کے ایک شخص کے حوالے سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میری قوم بنو مصطلق نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس لیے بھیجا تھا کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ بنو مصطلق آپ کے بعد زکوٰۃ و صدقات کس کو ادا کریں۔ چناں چہ میں آپ کی خدمت میں آیا تو حضرت علی بن ابو طالبؓ کی مجھ سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھ سے آنے کا مقصد معلوم کیا تو میں نے بتایا کہ میری قوم کے لوگوں نے مجھے یہ معلوم کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا ہے کہ وہ لوگ آپ کے بعد کس کو زکوٰۃ ادا کریں؟ حضرت علی نے ان سے فرمایا حضور اکرم ﷺ سے معلوم کر کے مجھے بھی آ کر بتانا۔ چناں چہ وہ صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ان کی قوم نے مجھے یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ وہ لوگ آپ کے بعد کس کو زکوٰۃ دیں؟ آپؐ نے فرمایا "زکوٰۃ ابو بکر کو دینا" وہ صاحب واپس حضرت علی کے پاس گئے اور ان سے حضور کا جواب بتایا۔ اس پر انہوں نے فرمایا حضور سے یہ معلوم کرو کہ حضرت ابو بکر کے بعد کس کو زکوٰۃ دینا ہے؟ چناں چہ ان صاحب نے حضور سے معلوم کیا تو فرمایا "ان کے بعد عمر کو دینا" انہوں نے جا کر حضرت علی کو یہ جواب بتایا۔ حضرت علی نے ان سے کہا حضور کی خدمت میں جا کر پھر معلوم کرو کہ حضرت عمر کے بعد کس کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے؟ چناں چہ انہوں نے جا کر حضور سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا "ان کے بعد زکوٰۃ عثمان بن عفان کے پاس ادا کرنا" واپس جا کر پھر حضرت علی کو یہ جواب بتایا۔ حضرت علی نے پھر وہی کہا، اچھا اب جا کر معلوم کرو

کہ حضرت عثمان کے بعد کس کو زکوٰۃ دی جائے؟ اس پر ان صاحب نے کہا اب حضور اکرم ﷺ کے پاس جانے میں مجھے شرم آ رہی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۵۸/۸)

۲۵۷-حضرت عمرو بن لبیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی (بدّو) سے ایک مدت کے لیے ادھار پر ایک جوان اونٹ خریدا۔ جب یہ اعرابی واپس ہوئے تو ان کی ملاقات حضرت علیؓ سے ہوگئی۔ حضرت علی نے اعرابی سے کہا اگر رسول اللہ کی وفات ہوگئی تو تم اپنا حق کس سے لوگے؟ اس پر وہ اعرابی واپس ہوئے اور رسول اللہ سے عرض کیا اگر آپ کی موت ہوگئی تو میرا حق کون ادا کرے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے حق کی ادائیگی کے ذمہ دار ابو بکر ہوں گے۔ جب یہ اعرابی واپس لوٹے تو حضرت علی نے ان سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ اعرابی نے کہا یہ فرمایا کہ پھر ابو بکر سے اپنا حق لینا۔ حضرت علی نے کہا ابو بکر کی بھی وفات ہوگئی تو؟ چناں چہ اعرابی نے دوبارہ جا کر حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا اللہ کے رسول! اگر ابو بکر مر گئے تو کون ذمے دار ہوگا؟ فرمایا عمر بن خطاب۔ حضرت علیؓ نے کہا حضرت عمر بھی تو بالآخر مریں گے؟ اعرابی نے کہا بالکل صحیح۔ چناں چہ پھر جا کر حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر حضرت عمر کی موت ہوگئی تب میرا حق کون ادا کرے گا؟ حضور نے فرمایا عثمان بن عفان۔ واپسی پر پھر حضرت علی اعرابی سے ملے اور کہنے لگے اگر حضرت عثمان کی موت ہوگئی تو؟ پھر اعرابی نے جا کر حضور سے عرض کیا اللہ کے رسول! اگر حضرت عثمان کا انتقال ہو گیا تو میرے حق کی ادائیگی کون کرے گا؟ فرمایا پھر وہ شخص ادائیگی کرے گا جس نے تمہیں بھیجا ہے (یعنی حضرت علی)۔ (معجم طبرانی، ۱۸۰/۱۷)

۲۵۸-حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ ایک نیک شخص نے آج رات خواب دیکھا کہ جیسے حضرت ابو بکر صدیق کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وابستہ کیا گیا (مربوط کیا گیا) اس کے بعد حضرت عمر فاروق کو حضرت صدیق اکبر کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ وابستہ کیا گیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ جب ہم نیند سے بیدار ہوئے تو ہم نے دل میں سوچا کہ نیک شخص سے تو رسول اللہ ﷺ کی ذات مراد ہے، جب کہ یہ تینوں حضرات آپ ﷺ کے بعد ولیٔ امر اور خلیفہ ہوں گے۔ (ابوداؤد، حدیث ۴۶۳۶، مسند احمد بن حنبل، ۳۵۵/۳)

۲۵۹-عقبہ بن اوس سدوسی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے ابو بکر کا نام صدیق بالکل درست رکھا، حضرت عمر فاروق لوہے کی دھار ہیں، ان کا نام بھی صحیح رکھا، جب کہ حضرت عثمان بن عفان کو ذو النور بالکل درست کہا۔ یہ مظلوم قتل کیے گیے اور

www.RaddeShakeeliyat.com

انہیں رحمت کے دو حصے دیے گئے۔ مزید فرمایا کہ ارضِ مقدس کے مالک ہوں گے حضرت معاویہ اور ان کا بیٹا۔ حاضرینِ مجلس نے کہا آپ حضرت حسن اور حضرت حسین کا تذکرہ کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ عقبہ بن اوس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے پھر وہی بات دہرائی یہاں تک کہ حضرت معاویہ اور ان کے لڑکے تک پہنچے۔ البتہ اس مرتبہ سفاح، سلام، منصور، جابر، امین اور امیر عصب کا بھی نام لیا کہ ان کے جیسا کوئی نہ دیکھا جائے گا اور نہ ہی ان جیسا پایا جاتا ہوگا۔ یہ سب کے سب بنو کعب بن لوئ سے تعلق رکھیں گے، ان میں ایک شخص بنو قحطان میں سے ہوگا۔ ان میں سے کسی کی حکومت صرف دو دن رہے گی، کوئی ایسا ہوگا جس سے کہا جائے گا کہ تم بیعت لو، ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ چناں چہ اگر وہ ان سے بیعت نہ لے گا تو وہ اسے قتل کر دیں گے۔ (سنن ابو عمرو دانی، ۵/۵۱۵، معجم ابن الاعرابی، ۲۲۷)

○○○

دوسرا حصہ

۱۱- خلفائے راشدین کی تعیین، ان کے بعد ہونے والے امراء کا تذکرہ، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر مسلط کیے جانے والے سلاطین

۲۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا غزوۂ یرموک کے موقع پر میں نے ایک کتاب میں یہ پایا کہ ابوبکر صدیق کا نام تم نے درست رکھا، عمر فاروق لوہے کی دھار ہیں، ان کا نام بھی تم نے درست رکھا، جب کہ عثمان ذوالنور کو رحمت کے دو حصے دیے گئے اور وہ مظلوم قتل کیے گئے، ان کا نام بھی تم نے درست رکھا۔ پھر سفاح ہوگا، اس کے بعد منصور، پھر مہدی، پھر امین پھر سین اور سلام ہوں گے، اس سے ان کی مراد تھی نیکی اور عافیت۔ اس کے بعد امیر عُصب ہوگا (گروہوں اور جماعتوں کا امیر) ان میں سے چھ کعب بن لوئی کی نسل سے ہوں گے، جب کہ ایک بنو قحطان میں سے ہوگا۔ یہ سب کے سب نیک ہوں گے اور کسی کی مثال نہیں ہوگی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ابو الجلد نے مزید کہا کہ لوگوں پر بادشاہ و سلاطین ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔ (الحاوی سیوطی، ۲/۸۳، بحوالہ المصنف)

۲۶۱- انہی سے یہی روایت دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ (ایضاً // //)

۲۶۲- انہی سے تیسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ ان کے بعد ان جیسا کسی کو نہ دیکھو گے۔ (ایضاً // //)

۲۶۳- سعید بن عبدالعزیز نے اپنے شیخ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے والی و امیر عمر اور عمر، یزید اور یزید، ولید اور ولید، مروان اور مروان، نیز محمد اور محمد نامی اشخاص ہوں گے۔

۲۶۴- حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ اس امت کا معاملہ (حکومت) ایک ایسے شخص پر متفق ہو جائے جس کی آنت لمبی اور حلق موٹی ہوگی، وہ کھائے گا مگر چھکے گا نہیں، وہ ہے م ع و ی۔ (میزان الاعتدال ذہبی، ۲/۳۶۱، یہ حدیث بہت ضعیف ہے)

www.RaddeShakeeliyat.com

۲۶۵-ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ مجھ سے اس قاصد نے بیان کیا جسے حضرت معاویہؓ نے شاہِ روم کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ حضرت عثمانؓ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ شاہِ روم نے ایک مصحف منگوایا اور اس میں غور کر کے بتایا کہ حضرت عثمان کے بعد معاویہ ہوں گے یعنی تمہارے حاکم جنہوں نے تمہیں بھیجا ہے۔

۲۶۶-محدث ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت عثمانؓ کے ساتھ چل رہے تھے، حدی خواں یہ شعر پڑھنے لگا۔

إنَّ الأميــر بــعــده علــي وفــي الــزبير خلف رضي

-ان کے بعد حضرت علی امیر و خلیفہ ہوں گے۔اور زبیر پسندیدہ جانشین ہیں-

اس پر کعب احبار نے کہا اس وقت حضرت معاویہ اس قافلہ کے کنارے پر سیاہی مائل سفید گدھی پر سوار چل رہے تھے، کہ ان کے بعد اس گدھی پر سوار شخص امیر و خلیفہ ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،۷/۴۴۳)

۲۶۷-عتبہ بن راشد صدفی کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن حجاج سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس سے نکل کر باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی ابھی حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ظالموں کے بعد ایسا شخص امیر ہوگا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کی حالت درست کریں گے۔اس کے بعد مہدی، پھر منصور، پھر سلام اور اس کے بعد امیرِ عُصب حاکم ہوں گے۔اس کے بعد جو شخص مر سکے اسے مر جانا چاہیے۔ (الحاوی سیوطی،۲/۸۳ بحوالہ المصنف)

۲۶۸-کعب احبار کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی نسل میں سے بارہ والی و حاکم عطا کیے ہیں: ان میں سب سے افضل اور بہتر حضرت ابوبکر صدیق ہیں، عمر بن خطاب ہیں، عثمان ذوالنور ہیں جنہیں مظلوم قتل کیا جائے گا اور انہیں دوہرا اجر ملے گا رضی اللہ عنہم، پھر حاکمِ شام اور اس کا بیٹا اور منصور اور سین اور سلام یعنی نیکی اور عافیت۔ (یہ روایت حدیث:۲۲۷ پر گزر چکی ہے)

۲۶۹-تبیع بن عامر کا بیان ہے کہ سفاح چالیس سال رہے گا، اس کا نام توریت میں طائر السماء یعنی آسمان پر اڑنے والا آیا ہے۔

۲۷۰-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اس امت کے والی و نگراں خلفاء ہوں گے جو یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ یہ سب کے سب نیک و صالح ہوں گے اور انھی کے ہاتھوں ساری

زمین فتح ہوگی۔ان میں پہلا خلیفہ امن کی حالت درست کرنے والا ہوگا۔محدث ابن انعم کہتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ لوگوں کی حالت سدھار دیں گے۔دوسرا خلیفہ مفرج ہوگا یعنی سہولت و کشادگی لانے والا جیسے کہ پرندہ اپنے چوزوں کے لیے ہوتا ہے۔تیسرا ''ذوالعُصب'' اور قبائل والا ہوگا وہ چالیس سال رہے گا، پھر ان کے بعد دنیا میں کوئی چیز نہ رہ جائے گی۔عبدالرحمٰن بن انعم کہتے ہیں کہ ذوالعصُب کی بابت کیا کہا گیا یہ میں بھول گیا۔البتہ وہ بھی نیک شخص ہوگا۔ (سنن ابوعمرو دانی،۵/۵۰۳)

۲۷۱-مغیث اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ وہ توریت میں ان کی کیا صفت پاتے ہیں؟ کہنے لگے لوہے کی دھار، نیز کہا کہ اللہ کی بابت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔فرمایا پھر کیا صفت بیان کی گئی ہے؟ کہا آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوں گے جنہیں ان کی قوم ہی قتل کرے گی اور وہ مظلوم ہوں گے۔فرمایا پھر کیا ہے؟ کہا کہ ان کے بعد بلاء اور آفت نازل ہوگی۔ (یہ مضمون حدیث/۲۲۸ پر گزر چکا ہے)

۲۷۲-کعب احبار کی ملاقات یشوع نامی راہب سے ہوئی۔ یشوع حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے بڑا عالم اور آسمانی کتابوں کا معلّم مانا جاتا تھا۔ان دونوں میں دنیا کے معاملہ پر، نیز دنیا میں پیش آنے والے حالات پر بات چیت ہوئی۔ یشوع نے کہا ایک نبی کا ظہور ہوگا جن کا دین تمام مذاہب پر غالب آجائے گا اور ان کی قوم ساری اقوام پر۔ان کی امت کے لوگ بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔اس پر کعب احبار نے یشوع کی باتوں کی تصدیق کی۔اس کے بعد یشوع نے ان سے پوچھا کیا آپ کو ان کے بادشاہوں اور امراء کا بھی کچھ علم ہے؟ کعب احبار نے کہا ہاں! ان میں سے بارہ افراد امیر و بادشاہ ہوں گے۔ان میں سب سے پہلے امیر صدیق ہوں گے جو اپنی موت مریں گے۔ان کے بعد فاروق ہوں گے جو قتل کیے جائیں گے۔ ان کے بعد امین اور امانت دار شخص امیر ہوگا، انہیں بھی قتل کیا جائے گا۔پھر بادشاہوں کا سردار امیر ہوگا، ان کی بھی طبعی موت ہوگی۔اس کے بعد صاحبِ احراس (محافظ دستوں والا) امیر ہوگا یہ بھی اپنی موت مرے گا۔پھر ایک ظالم شخص حاکم بنے گا اور اپنی موت مرے گا۔اس کے بعد صاحبِ عصب امیر ہوگا جو ان میں سے آخری شخص ہوگا، اس کی بھی طبعی موت ہوگی۔پھر جھنڈے کا مالک امیر ہوگا اور اپنی موت مرے گا۔ جہاں تک فتنوں کی بات ہے تو یہ تب رونما ہوں گے جب سونے کی چیزوں کو مٹانے والے امیر کو قتل کیا جائے گا۔اس وقت بلاء و آفت مسلط کر دی جائے گی اور

www.RaddeShakeeliyat.com

فارغ البالی وخوش حالی اٹھالی جائے گی۔ اس کے بعد جھنڈے کے مالک امیر کے اہلِ خانہ میں سے چار بادشاہ ہوں گے: ان میں سے دو کے نام کی کوئی بھی تحریر نہ پڑھی جاسکے گی۔ تیسرے کی موت اس کے بستر پر ہی ہوگی اور اس کی مدت کم ہوگی۔ ایک بادشاہ علاقہ ''جوف'' کی طرف سے آئے گا، اس کے ہاتھوں بلاء آئے گی اور تاج توڑے جائیں گے۔ یہ شہر ''حمص'' میں ایک سو بیس دن (چار ماہ) قیام کرے گا۔ پھر اس کے علاقے کی طرف سے اسے دہشت ناک خبر ملے گی تو وہاں کوچ کر جائے گا اور ''جوف'' پر بلاء نازل ہوگی اور ان کے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی۔

۲۷۳-حضرت یونس بن میسرہ حبلانیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ (حکومت وخلافت) مدینہ منورہ میں رہے گا، اس کے بعد ملک شام میں، پھر جزیرہ میں، پھر عراق میں، اس کے بعد پھر مدینہ میں آجائے گا، پھر بیت المقدس میں چلا جائے گا۔ جب یہ بیت المقدس میں چلا جائے تو وہی اس کا اصل گھر ہے۔ یہ معاملہ جس قوم کے ہاتھ سے نکلتا ہے دوبارہ اس کے ہاتھ میں نہیں جاتا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱/۴۲۱)

۲۷۴-محدث ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اوپر نبوت تین جگہوں پر نازل کی گئی ہے: مکہ مکرمہ میں، مدینہ منورہ میں اور ملک شام میں۔ جب ان میں سے کسی جگہ سے نکل جائے گی تو وہاں قیامت تک واپس نہ جائے گی۔

۲۷۵-معدی کرب بن عبد کلال سے روایت ہے کہ ہم سے کعب احبار نے بیان کیا کہ منصور پندرہ خلفاء میں سے پانچواں ہوگا۔

۲۷۶-انہوں نے ہی بیان کیا کہ یہ منصور بنی ہاشم کا منصور ہے۔

۲۷۷-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اے اہل یمن! تمہارا یہ کہنا ہے کہ منصور تم میں سے ہوگا۔ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے والد قریش میں سے ہوں گے اور اگر میں چاہوں تو اس کے آخری جد امجد تک اس کا نسب بیان کر سکتا ہوں۔ (الحاوی سیوطی، ۲/۷۹)

ابن عون نے محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے بعد سلام ہوگا۔

۲۷۸-تبیع بن عامر سے روایت ہے کہ سفاح چالیس سال رہے گا۔ توریت میں اس کا نام ''طائر السماء'' (آسمان میں اڑنے والا) بیان کیا گیا ہے۔ (دیکھئے روایت: ۲۶۹)

۲۷۹-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ امیر عصب نہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے۔ بلکہ لوگ ایک آواز سنیں گے جو نہ کسی انسان کی ہوگی نہ جنات کی کہ فلاں کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔

اس کا نام بھی بتایا جائے گا۔ نہ وہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے، وہ تو ایک یمنی خلیفہ ہوگا۔

ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ کعب احبار کے علم میں یہ ہے کہ وہ یمنی قریشی ہوگا، وہی امیرِ عصب ہوگا، عصب سے مراد اہل یمن اور وہ دوسرے لوگ ہیں جو ان کے ساتھ بیت المقدس سے نکالے گئے تھے۔

۲۸۰-حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں کو ہانکے گا بنو قحطان میں سے ایک شخص۔ (صحیح بخاری ومسلم مرفوعاً)

۲۸۱-کعب احبار نے بیان کیا کہ بنو عباس میں سے تین بادشاہ ہوں گے: منصور، مہدی اور سفاح۔

۲۸۲-حضرت عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر صدفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظالموں اور جبابرہ کے بعد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص امیر ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے لبریز کر دے گا۔ اس کے بعد ایک قحطانی ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ اس سے کم نہ ہوگا۔ (الحاوی، ۲/۷۹)

۲۸۳-حضرت علیؓ نے فرمایا ائمہ وخلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ نیک لوگوں پر نیک قریشی خلیفہ ہوگا اور بروں پر برا۔ سنو! قریش کے بعد صرف جاہلیت ہی رہ جائے گی۔

۲۸۴-عبدالرحمٰن ابو ہشام ذماری سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالرحمٰن ذماری نے مجھ سے بیان کیا کہ علاقہ ظفار کی ایک قبر میں ایک پتھر ملا جسے میں نے خود دیکھا ہے، اس میں سند کے ساتھ یہ عبارت کندہ تھی: (اس کا ترجمہ اگلی روایت میں آرہا ہے)۔

"خوری و طیری کیل نسک ز علی و حمادی و بنلک حیل و محرزی بع بشور عاد تکونن بک هجرا تحمیر الأخیار ثم للحبش الشراء، ثم لفارس الأحرار، ثم لقریش أتجار، ثم حار محار جنح حار و کل مرة ذو شعبتین زحر و هعدی زجره عنه مخوار"

۲۸۵-کعب احبار نے کہا ملکِ ظفار کس کے لیے ہے؟ پھر خود ہی فرمایا نیک اطوار قبیلہ حمیر کے لیے۔ پھر عرض کیا گیا ملکِ ظفار کس کے لیے ہے؟ کہا بد اطوار حبشیوں کے لیے، عرض کیا گیا ملکِ ظفار کس کے لیے ہے؟ فرمایا آزاد اہل فارس کے لیے۔ عرض کیا گیا کس کے لیے ملکِ ظفار ہے؟ کہا تاجر پیشہ قریش کے لیے۔ عرض کیا گیا ملک ظفار کس کے لئے ہے؟ کہا سمندروں والے قبیلہ حمیر کے لیے۔

۲۸۶-حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا میری نسل میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کے چہرے پر داغ

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوگا، وہ والی وحاکم بنے گا تو زمین کو انصاف سے لبریز کردے گا۔ مشہور تابعی حضرت نافع کہتے ہیں کہ اس سے میری رائے میں صرف حضرت عمر بن عبدالعزیز مراد ہیں۔ (مستدرک حاکم، ۴۲/۴۱)

۲۸۷- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں رسولِ اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ کے پاس حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا قریب آؤ، چناں چہ میں قریب جا کر آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا عنقریب تم اس امت کے امیر وحاکم ہوگے اور ان کے ساتھ عدل کروگے۔ (البدایہ والنہایہ، ابن کثیر، ۲۴۳/۷)

۲۸۸- ولید بن ہشام نے بیان کیا کہ ایک یہودی مجھ سے ملا اور بتایا کہ حکومت وخلافت کے ذمہ دار عنقریب عمر بن عبدالعزیز ہوں گے اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ کچھ دنوں بعد پھر مجھ سے ملا اور کہنے لگا آپ کے امیر کو زہر پلا دیا گیا ہے، ان سے کہو کہ وہ اپنا علاج کرالیں۔ چناں چہ میں نے ان سے مل کر یہ بات عرض کی تو فرمایا اللہ اس کو ہلا کرے اسے زہر کا کیا علم ہے، مجھے تو وہ گھڑی بھی یاد ہے جب مجھے زہر پلایا گیا۔ اگر میری شفا اس میں ہو کہ میں اپنے کان کی لو پکڑ لوں تو یہ بھی نہیں کروں گا یا مرے پاس کوئی خوشبو لا کر مجھ سے کہے کہ میں اسے اپنی ناک تک لے جاؤں تو یہ بھی نہیں کروں گا۔

۲۸۹- بُسطام بن مسلم نے حضرت عمرؓ کے مؤذن عُقیل سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر نے ایک پادری کو بلانے کے لیے بھیجا۔ چناں چہ میں اسے بلا کر لایا۔ اس سے حضرت عمر نے معلوم کیا تیرا ناس ہو تمہارے یہاں ہماری کوئی حالت وصفت بیان کی گئی ہے؟ اس نے کہا امیر المؤمنین! بے شک، فرمایا کیا ہے؟ کہنے لگا "قرن من حدید" (لوہے کی چھڑ) فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ کہنے لگا طاقت ور اور مضبوط شخص۔ اس پر الحمد للہ فرمایا۔ پھر اس سے فرمایا پھر کیا ہوگا؟ اس نے کہا آپ کے بعد ایک ایسے صاحب امیر ہوں گے جو ہیں تو ٹھیک، مگر وہ اپنے اعزہ واقارب کو ترجیح دیں گے، اس پر فرمایا اللہ عثمان پر رحم کرے اللہ عثمان پر رحم کرے۔ فرمایا پھر کیا ہوگا؟ کہا پتھر میں سوراخ ہو جائے گا۔ فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ کہا تلوار سونت لی جائے گی اور خون بہایا جائے گا۔ عقیلی کا بیان ہے کہ یہ بات حضرت عمر پر بہت گراں گزری اور اس سے کہا آج سارے دن تیری بربادی ہو۔ وہ پادری کہنے لگا امیر المؤمنین! اس کے بعد اجتماعیت ہو جائے گی۔ عقیلی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر نے مجھے اذان دینے کے لیے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے پھر اس

سے کچھ معلوم کیا یا نہیں؟ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۱۰/۷)

۲۹۰- کعب احبار نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت، خلافت اور بادشاہت ہمیشہ مہذب قوموں اور آبادیوں میں مستقل سکونت پذیر لوگوں میں ہی رکھی ہے، اس وجہ سے اہل کتاب کو یہ بالکل امید نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نبوت خیموں میں رہنے والوں اور بدوؤں میں بھی دیں گے۔

۱۲- حضرت عمرؓ کے بعد بنوامیہ کی حکومت اور ان کے خلفاء وامراء کے ناموں کی تعیین

۲۹۱- قبیلۂ بنو مصطلق سے تعلق رکھنے والے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ حضرت عمر کے بعد اپنی قوم کی زکوٰۃ کس کے حوالے کریں؟ فرمایا عمر کے بعد عثمان کے حوالے کرنا۔ (دیکھئے روایت: ۲۵۶)

۲۹۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان امیر ہوں گے، ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم، پھر ان کا لڑکا۔

۲۹۳- کعب احبار سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

۲۹۴- مغیث اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے معلوم کیا کہ ان کے بعد امیر وخلیفہ کون ہے؟ انہوں نے کہا ایک خلیفہ ہوگا جسے اس کی قوم ظلماً قتل کرے گی، یعنی حضرت عثمانؓ۔ (دیکھئے روایت: ۲۷۱)

۲۹۵- کعب احبار کا بیان ہے کہ مجھ سے یشوع نامی پادری نے اس امت کے نبی کے بعد اس کے حکمرانوں کی بابت پوچھا، اس نے یہ بات حضرت عمرؓ کے خلیفہ بننے سے پہلے پوچھی تھی تو کہا کہ حضرت عمر کے بعد امین شخص ہوگا یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے بعد بادشاہوں کا سردار یعنی حضرت معاویہؓ۔ (دیکھئے روایت: ۲۸۹)

۲۹۶- بسطام بن مسلم نے حضرت عمرؓ کے مؤذن عقیلی کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک بڑے پادری سے سوال کیا اور میں وہاں موجود تھا، کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ پادری نے کہا: ایسے آدمی ہوں گے جو اچھے خاصے ہوں گے، البتہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دیں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے، دو بار فرمایا۔

۲۹۷- ہلال بن یساف نے بیان کیا کہ مجھ سے اس قاصد نے بتایا جس کو حضرت معاویہؓ نے

www.RaddeShakeeliyat.com

شاہ روم کے یہاں یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ حضرت عثمانؓ کے بعد خلیفہ کون ہوگا کہ شاہ روم نے ایک کتاب منگوائی اور اس میں غور کرنے کے بعد کہا ان کے بعد تمہارے گورنر خلیفہ ہوں گے جنہوں نے تمہیں بھیجا ہے۔ (دیکھیے روایت: ۲۵۰)

۲۹۸-محدث ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت عثمانؓ کے ساتھ چل رہے تھے تو حدی خواں نے یہ شعر پڑھا:

إنّ الأمير بعده علي   وفي الزبير خلف رضي

-ان کے (حضرت عثمان کے) بعد امیر حضرت علی ہیں اور حضرت زبیر پسندیدہ جانشین ہیں۔

اس پر کعب احبار نے کہا جب کہ حضرت معاویہ اس قافلہ کے کنارے پر چتکبری گدھی پر سوار تھے کہ حضرت عثمان کے بعد امیر وخلیفہ اس گدھی پر سوار شخص ہوں گے۔ (دیکھیے روایت: ۲۶۶)

۲۹۹-حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ اس امت کا معاملہ معاویہ پر متحد نہ ہو جائے۔ (دیکھیے روایت: ۲۴۹)

۳۰۰-ابوسالم جیشانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں حق کی خاطر لڑ رہا ہوں کہ وہ قائم اور برپا ہو جائے لیکن ایسا ہو نہیں سکتا، بلکہ یہ امر حکومت انہی کے ہاتھ میں جائے گا۔ ابوسالم کا بیان ہے کہ میں نے اس پر اپنے ساتھیوں سے کہا پھر یہاں رکنے کی کیا وجہ رہ گئی جب حضرت علیؓ نے ہم سے بتا دیا کہ حکومت وخلافت ہم لوگوں کے لیے ہے ہی نہیں؟ چناں چہ ہم نے حضرت علیؓ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا تم لوگوں میں سے جو بھی جانا چاہے جا سکتا ہے۔ نیز ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک ہزار درہم عطا کیے۔ جب کہ ہم میں سے ایک جماعت انہی کے ساتھ رہی۔

۳۰۱-حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعوف جرشیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملک شام کا تذکرہ کیا تو ایک صاحب نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہمارے لیے شام میں سکونت کیوں کر ہو سکتی ہے جب کہ وہاں تو سینگوں والے (لوہے کے ہتھیاروں سے لیس) رومی حکومت کر رہے ہیں؟ فرمایا خاندان قریش کا ایک لڑکا ملک شام کے لیے کافی ہوگا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی چھڑی حضرت معاویہؓ کے مونڈھے کی طرف جھکائی۔

۳۰۲-عبدالکریم بن رشید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے صحابۂ رسول اللہ! تم

باہم ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو، اس لیے کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خلافت پر عمرو بن عاص اور معاویہ جیسے لوگ قابض ہو جائیں گے۔

۳۰۳-محمد بن سیرین نے بیان کیا اللہ کی قسم! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ امیر معاویہ تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد سے ہی خلافت کے لیے تدبیر کر رہے تھے۔

۳۰۴-حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے فرمایا مجھے اموی بھائیوں پر حیرت ہے کہ ہماری دعوت تو اہل ایمان والی ہے، جب کہ ان کی منافقین والی، لیکن یہ لوگ ہم پر غالب ہو رہے ہیں۔ (۱)

۳۰۵-حضرت علیؓ نے فرمایا معاویہؓ تمہارے اوپر جلد غالب آ جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیوں جنگ کریں؟ فرمایا لوگوں کے لیے امیر وخلیفہ کا رہنا لازم ہے نیک ہو یا فاسق۔

۱۳-بنوامیہ کی حکومت سے متعلق دوسرا باب

۳۰۶-حضرت راشد بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دعاء کے لیے لے جایا گیا، لیکن آپ ﷺ نے دعاء کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا میری امت کی عمومی ہلاکت وتباہی اس ابن زرقاء (نیلی عورت کے بیٹے) کے ہاتھوں اور اس کی اولاد کے ہاتھوں ہوگی۔ (البدایہ والنہایہ ابن کثیر، ۶/۲۳۸)

۳۰۷-عبداللہ بن عبید کلاعی سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے دعاء کرنے کے لیے اس پر نظر ڈالی تو فرمایا اللہ کی لعنت ہو اس پر اور اس پر جو اس کی صلب میں ہے سوائے ان کے جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں اور ایسے کم ہی ہوں گے۔ (مستدرک حاکم ۴/۴۸۱، مجمع الزوائد، ۵/۲۴۰، المطالب العالیہ حافظ ابن حجر عسقلانی: ۴۵۲۱، ۴۵۲۵، ۴۵۲۶، ۴۵۳۲)

۳۰۸-امام ضحاک سے روایت ہے کہ مجھ سے نزال بن سبرہ نے کہا کیا میں تمہیں ایک بات نہ بتا دوں جو میں نے حضرت علیؓ سے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے۔ فرمایا میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کی ایک آفت ہوتی ہے اور اس امت کی آفت بنوامیہ ہیں۔

۳۰۹-علی بن علقمہ انماری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کی ایک آفت ہوتی ہے جو اسے خراب کر دیتی ہے اور اس دین کی آفت بنوامیہ ہیں۔ (المطالب العالیہ، ۴۵۱۷)

۳۱۰-حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب بنی امیہ

(۱) مراد یہ ہے کہ بنوامیہ خاندانی حمایت اور جانب داری کی دعوت دے رہے ہیں جب کہ اسلام خاندان کے بجائے حق کی حمایت ونصرت کی تعلیم دیتا ہے۔ ع.ر.بستوی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

چالیس ہو جائیں تو یہ بندگانِ خدا کو غلام باندی (اپنا نوکر چاکر) اللہ کے مال کو ذاتی عطیہ اور اس کی کتاب کو بگاڑ دیں گے۔ (مستدرک حاکم، ۴/۴۷۹)

۳۱۱-یزید بن شریک سے روایت ہے کہ ضحاک بن قیس نے میرے ساتھ مروان کے لیے کچھ کپڑے بھجوائے۔ مروان نے پوچھا دروازے پر کون ہے؟ میں نے کہا حضرت ابو ہریرہؓ۔ چناں چہ اس نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ اندر تشریف لے گئے تو میں نے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ سے میں نے سنا کہ اس امت کی ہلاکت چند قریشی لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔ (صحیح بخاری، ۹/۶۰)

۳۱۲-عمار بن ابو عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ اس امت کی ہلاکت و بربادی قبیلۂ قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ (ایضاً ؍؍ ؍؍)

۳۱۳-محدث ابن وہب کا بیان ہے کہ اسی اثناء میں کہ حضرت امیر معاویہ کے پاس حضرت ابن عباس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس مروان بن حکم کسی ضرورت سے آیا۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب حکم کی اولاد تیس مرد ہو جائیں تو وہ اللہ کے مال کو آپس میں بانٹ لیں گے، اس کے بندوں کو غلام باندی بنا لیں گے اور اس کی کتاب کو بگاڑ دیں گے؟ اس پر حضرت ابن عباس نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے۔ اس کے بعد مروان نے عبدالملک کو حضرت معاویہ کے پاس کسی ضرورت سے بھیجا، جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہؓ نے حضرت ابن عباس کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا چاروں ظالموں کا باپ؟ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا بے شک معلوم ہے، اس کے بعد حضرت معاویہ نے زیاد بن عبید کو اپنے پاس بلوایا۔ (مستدرک حاکم، ۴/۴۷۹، دلائل النبوۃ بیہقی، ۶/۵۰۷، مسند احمد، ۲/۸۰، معجم طبرانی اوسط، ۸/۸۵۷، مجمع الزوائد، ۵/۲۴۱)

۳۱۴-حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے آزاد کردہ غلام مینا کا بیان ہے کہ جو بھی بچہ پیدا ہوتا اسے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں دعاء کرانے کے لیے لایا جاتا تھا۔ چناں چہ جب مروان پیدا ہوا تو اس کو بھی آپ کے پاس لے جایا گیا، آپ نے فرمایا یہ وزغ ابن وزغ اور ملعون ابن ملعون ہے (وزغ کے معنی چھپکلی کے ہیں)۔ (مستدرک حاکم، ۴/۴۷۹)

۳۱۵-کعب احبار نے بیان کیا کہ تمہارے معاملات کے ذمے دار (حاکم و امیر) قبیلۂ قریش کے کچھ ایسے لونڈے ہوں گے جو سبزہ زار میں پلے بڑھے بچھڑوں کی مانند ہوں گے کہ اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو جو کچھ سامنے ہو سب چٹ کر جائیں اور اگر ان کی رسی کھل جائے تو جو ملے

اسے سینگ مار دیں۔

۳۱۶-حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد میرے اہل بیت کو میری ہی امت کی طرف سے سنگین قتل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہماری قوم میں ہم سے سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنو امیہ اور قبیلۂ بنو مخزوم میں سے بنو مغیرہ ہوں گے۔

۳۱۷-عبد بن بجالہ یا بجالہ بن عبد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ حضرت عمران بن حصین نے مجھ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض کون لوگ تھے تو فرمایا یہ بات تم میری موت تک چھپائے رکھنا میں نے کہا ضرور۔ فرمایا بنو امیہ، قبیلۂ ثقیف اور قبیلۂ بنو حنیفہ۔ (کتاب العلل ابن جوزی، ۱/۲۹۱، المطالب: ۴۵۳۴، مستدرک حاکم، ۴/۴۸۰، مسند احمد، ۴/۴۲۰، معجم طبرانی، ۱۱/۱۸۶)

۳۱۸-تبیع بن عامر نے بیان کیا کہ بنی امیہ میں سے ایک ہی شخص کی اولاد میں سے چار امیر و حاکم ہوں گے: سلیمان بن عبدالملک، ہشام بن عبدالملک، یزید بن عبدالملک اور ولید بن عبدالملک۔

۳۱۹-حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک شخص ولید نامی پیدا ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ جہنم کے ایک کونے اور گوشے کو بند کریں گے۔

۳۲۰-سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے امیر ہوں گے عمر اور عمر، یزید اور یزید، ولید اور ولید، مروان اور مروان، نیز محمد اور محمد۔ (۱)

۳۲۱-یزید بن ابو حبیب سے روایت ہے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ جب لوگوں کا خلیفہ بھینگا شخص ہو تو اگر تم مصر سے نکل کر شام جا سکو تو ضرور جانا۔ یہ بات ہشام بن عبدالملک کی خلافت سے پہلے کہی جاتی تھی۔

۳۲۲-محدث ابو قبیل سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان کے پاس ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ اس کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کی ماں نے اس کا نام ہشام رکھا ہے، اس پر عبدالملک نے کہا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ریزہ ریزہ کرے۔

۳۲۳-حضرت مکحول شامی کا بیان ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبیلۂ قریش میں چار زندیق ہوں گے: راویٔ حدیث عبداللہ بن مروان کے والد مروان کا کہنا ہے کہ میں نے سعید بن خالد سے بھی سنا جو ابن ابو زکریاء کے حوالے سے یہی بات بیان کر رہے تھے۔ اس

(۱) یہ روایت: ۲۶۳ پر گزر چکی ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کے بعد کہا کہ وہ چاروں یہ ہیں: مروان بن محمد بن مروان بن حکم، ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان بن حکم، یزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان اور سعید بن خالد جو کہ خراسان میں رہتا تھا۔

۳۲۴-سعید بن خالد نے مکحول شامی سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ نیز سعید بن خالد نے ابوزکریاء سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی مضمون نقل کیا ہے، کہتے ہیں کہ مکحول شامی سے ان کی بابت معلوم کیا تو انہوں نے ان کا نام حسب سابق ہی بتایا۔

۳۲۵-حضرت سعید بن مسیّب نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ کے بھائی کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ولید رکھا گیا۔ جب اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا نام اپنے فرعونوں اور متکبروں کے نام پر رکھا۔ نیز فرمایا اس امت میں ایک شخص ضرور پیدا ہوگا جس کو ولید کہا جائے گا، وہ اس امت کے لیے اس سے کہیں زیادہ بدتر ہوگا جتنا فرعون اپنی قوم کے لیے تھا۔ (مسند احمد، ۱/۱۸، مجمع الزوائد، ۵/۲۴۰، مستدرک حاکم، ۴/۴۹۴)

امام زہری نے کہا کہ اگر ولید بن یزید خلیفہ ہوا تو وہی مراد ہوگا، ورنہ تو ولید بن عبدالملک۔

۳۲۶-ایوب بن بربر کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بتایا جو حجاج بن یوسف کے ساتھ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کے پاس گیا تھا کہ حجاج نے حضرت اسماء سے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا بات سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنوثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک ہلاک و برباد کرنے والا ہوگا۔ جہاں تک جھوٹے کی بات ہے تو وہ ہم کو معلوم ہے اور جہاں تک ہلاک و برباد کرنے والا ہے تو وہ تو ہے۔ اس پر حجاج نے کہا ہاں! میں منافقوں کو تباہ کرنے والا ہوں۔ (مسند احمد، ۶/۳۵۱، مستدرک حاکم، ۴/۵۲۶ ترمذی حدیث: ۲۲۲۰ اور معجم طبرانی، ۲۴/۱۰۰ اور ۱۰۲)

۳۲۷-سُہیل بن ذکوان سے روایت ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس گیا۔ انہوں نے اس سے فرمایا عبداللہ بن زبیر کا کیا رہا؟ اس نے کہا اسے اللہ نے ہلاک کر دیا۔ انہوں نے فرمایا سن! تو نے ایک روزہ دار اور شب زندہ دار کو شہید کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنوثقیف میں تین آدمی پیدا ہوں گے: جھوٹا، متکبر اور تباہ و برباد کرنے والا۔ جھوٹا آدمی تو گزر چکا، تباہ کرنے والا تو ہے اور متکبر کو ہم نے ابھی تک دیکھا نہیں۔ سہیل نے مزید کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا گزر حضرت ابن زبیر کی پھانسی پر لٹکی ہوئی نعش سے ہوا تو کہا وہ امت کامیاب ہوگی جس کے بدتر آدمی تم تھے۔ (یعنی تمہارے ساتھ یہ معاملہ لوگوں نے اس لیے کیا کہ وہ اپنے خیال میں تم کو سب سے برا آدمی تصور

کرتے تھے حالانکہ تم صاحبِ فضل و کمال ہو، پس جو امت ایسی ہو کہ اس میں تم سے زیادہ برا کوئی نہ ہو تو وہ لامحالہ فوز و فلاح سے ہمکنار ہوگی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے یہ بات بطور استہزا اور طنز کے کہی ہو یعنی وہ امت کہاں فلاح پا سکتی ہے؟ جو تمہارے جیسے نیک انسان کو سب سے برا سمجھتی ہو) (حوالۂ بالا، نیز مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۷۲)

۳۲۸-نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر داغ ہوگا، وہ امیر و خلیفہ بنے گا تو زمین کو عدل و انصاف سے لبریز کر دے گا۔ نافع کہتے ہیں کہ میری رائے میں اس سے حضرت عمر بن عبدالعزیز ہی مراد ہیں۔ (دیکھئے حدیث: ۲۸۶)

۳۲۹-محدث ابن شوذب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنے والد کے اصطبل کے اندر گئے تو ایک گھوڑے نے ان کا چہرہ زخمی کر دیا۔ وہ وہاں سے باہر آئے تو خون چہرے پر بہہ رہا تھا۔ ان کے والد نے دیکھ کر کہا شاید تم ہی بنوامیہ کے زخمی اور داغ والے شخص ہو گے۔

۳۳۰-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کے بعد بنوامیہ میں بارہ بادشاہ ہوں گے۔ عرض کیا گیا بادشاہ ہوں گے یا خلفاء؟ فرمایا نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔ (دیکھئے حدیث: ۲۳۹)

۳۳۱-ابوعبیدہ اشجعی سے روایت ہے کہ ان کے شیخ ابوامیہ کلبی نے ان سے یزید بن عبدالملک کی خلافت میں بیان کیا کہ حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ کے بعد جب لوگوں میں شدید اختلاف رونما ہوا تو ہم لوگ ایک بڑے بوڑھے کے پاس گئے، جن کو زمانۂ جاہلیت بھی ملا تھا اور ان کی بھنویں آنکھوں پر گر گئی تھیں۔ ہم نے ان سے عرض کیا ہمیں ہمارے اس زمانے اور اس اختلاف کی بابت کچھ بتائیے۔ انہوں نے کپڑے کی ایک پٹی منگوائی اور اس سے اپنی بھوؤں کی کھال باندھ کر اوپر کی تو ان کی آنکھیں نظر آئیں اور ہمیں دیکھ کر کہا میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں کے اندر ہی رہو، کیوں کہ حکومت بنوامیہ کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو بائیس سال حکومت کرنے کے بعد وفات پائے گا۔ پھر اس کے بعد خلفاء یکے بعد دیگرے چند سالوں میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایسا شخص حاکم بنے گا جس کی علامت اس کی آنکھ میں ہوگی۔ اس سے مراد ہشام بن عبدالملک ہے وہ اتنا مال جمع کر لے گا جتنا اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ یہ انیس سال کچھ ماہ رہے گا، پھر اس کی موت ہو جائے گی۔ اس کے بعد بنوامیہ میں سے ہی ایک نوجوان خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو اتنے عطیات دے گا جتنا اس سے پہلے کسی نے نہ دیا ہوگا۔ پھر اسی کے اہل خاندان میں سے ایک گم نام اور ناقابلِ تذکرہ آدمی انہیں زہر دے گا جس سے اس خلیفہ کی موت ہو جائے گی

www.RaddeShakeeliyat.com

،پھر بڑی خوں ریزی ہوگی۔ اس کے بعد ایک تجربہ کار شخص اس طرف یعنی جزیرہ کی طرف سے آئے گا۔

۳۳۲-امام زہری سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کی شہادت سے پہلے فرمایا تھا کہ یہ دو مہینوں میں شہید کر دیے جائیں گے۔ یہ سن کر مروان غصہ میں اچھل پڑا تا کہ حضرت عثمان کو جا کر یہ بات بتائے، لیکن لوگوں نے اسے بہت اصرار کے ساتھ روکا تب وہ رکا۔ اس پر عبداللہ بن قیس نے امام زہری سے کہا کہ یہ علم تو عام لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا آپ کے پاس اس طرح کی اور بھی معلومات ہیں تو ہم کو بتائیے! اس وقت ہشام بن عبدالملک کی خلافت کا زمانہ تھا۔ امام زہری نے عبداللہ بن قیس سے فرمایا کیا تم ہشام سے راحت وعافیت چاہتے ہو؟ تو یہ گویا مل گئی کیوں کہ ہشام دو سال میں یا اس سے بھی پہلے مرنے والا ہے۔ ان سے معلوم کیا گیا اپنی موت مرے گا یا قتل ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ طبعی موت مرے گا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا اس کے اہل خانہ میں سے ایک نوجوان۔ عرض کیا گیا اس کی مدت کتنی ہوگی؟ فرمایا جیسے بچے کی نیند۔ عرض کیا گیا اپنی موت طبعی پائے گا یا مارا جائے گا؟ فرمایا مارا جائے گا۔ عرض کیا گیا اس نوجوان کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ شخص جو کہ یہاں سے آئے گا اور اشارہ کیا جزیرہ کی طرف۔ اس وقت سلیمان بن ہشام جزیرہ کا گورنر تھا۔ عرض کیا گیا وہ کون ہے؟ فرمایا اس کے اور اس کے باپ کے نام میں آٹھ حروف ہیں۔ عرض کیا گیا اس کی مدت کتنی ہوگی؟ فرمایا جیسے بوسیدہ کپڑا جس پر ایک جگہ پیوند لگایا جاتا ہے تو دوسری جگہ سے پھٹ جاتا ہے۔

۳۳۳-ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ مجھ سے اس قاصد نے بتایا جو مختار ثقفی کا سر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس لے کر آیا تھا کہ جب اس نے اس کا سر ان کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا میری حکومت کی بابت کعب احبار نے مجھ سے جو کچھ بتایا تھا میں نے ہر ایک بات صحیح پائی سوائے اس بات کے۔ انہوں نے کہا تھا کہ بنوثقیف کا ایک شخص مجھے قتل کرے گا، لیکن میں تو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے ہی بنوثقیف کے آدمی کو قتل کیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۷۳/۷)

۳۳۴-عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا عبداللہ بن زبیر کا فتنہ، ان فتنوں کا ایک حصہ ہے۔

۳۳۵-محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھیوں کے سروں کو نیزوں اور لکڑیوں پر اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا تم لوگ ان سروں کو ہلا رہے ہو، جب کہ تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی روحیں کس جگہ پہنچ چکی ہیں۔

۳۳۶-ابو وائل سے روایت ہے کہ میری ملاقات حضرت ابو العلاء صلہ بن زفر سے ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا ابو العلاء! کیا آپ کے اہل خانہ میں سے بھی کسی کو یہ بیماری (طاعون) لگی ہے؟ کہنے لگے مجھے بیماری لگ جانے کی بہ نسبت، نہ لگنے سے زیادہ خوف ہے۔

۳۳۷- ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے لیے دعا کی اے اللہ! آپ ابو ہریرہ کو شفا دے دیجیے تو انہوں نے فرمایا اے اللہ! اس کو شفا نہ دیجیے، پھر فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے جب ایک عالم کے نزدیک خالص سونے کے ڈلے سے زیادہ موت پیاری ہوگی۔ (دیکھئے حدیث: ۱۵۳)

۳۳۸-ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک روز حضرت عثمانؓ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا انہیں بخل اور برے مشیروں نے برباد کیا۔ ہم نے عرض کیا پھر آپ ان کے خلاف کیوں نہیں نکلتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکلیں؟ فرمایا میرے نزدیک ٹھوس پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانا کسی بادشاہ کو جس کی مدت مقرر ہے، ہٹانے سے زیادہ آسان ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۲۹/۷، نیز ۴۸۵/۷)

۱۴-فتنوں سے حفاظت، فتنوں کے زمانے میں قتل وقتال سے گریز اور گوشہ گیری، نیز فتنوں کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کراہیت کا بیان

۳۳۹-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ایک فتنہ ظاہر ہوگا جس میں سونے والا لیٹے ہوئے بیدار شخص سے اچھا ہوگا، اور لیٹا ہوا شخص بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا، بیٹھے رہنے والا کھڑے رہنے والے سے زیادہ عافیت میں رہے گا، کھڑا رہنے والا پیدل چلنے والے سے اچھا ہوگا، پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار تیز دوڑنے والے سے اچھا ہوگا۔ اس فتنہ میں مارے جانے والے سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا "ہرج" کے دنوں میں۔ میں نے عرض کیا یہ دن کب ہوں گے؟ فرمایا جب آدمی اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والے سے بھی مطمئن و مامون نہ رہے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اگر وہ میرے احاطۂ گھر میں داخل ہو جائے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا اپنے گھر کے اندر چلے جانا۔ میں نے عرض کیا اگر وہ گھر میں بھی آجائے؟ تو فرمایا اپنی مسجد کے اندر چلے جانا پھر اس طرح کرنا۔ اس کے بعد آپؐ نے دائیں ہاتھ سے کلائی کا کنارہ پکڑا۔ پھر کہنا کہ میرا رب اللہ ہے، یہی کہتے رہنا یہاں تک کہ تم

www.RaddeShakeeliyat.com

شہید کردیے جاؤ۔ (مسند ابن مبارک ۲۶۲/)

۳۴۰-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا لوگو! تم فتنوں سے بہت دور رہنا، کوئی شخص نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ اللہ کی قسم! جو بھی اسے دیکھے گا فتنہ اسے تباہ و برباد کردے گا جیسے سیلاب تباہ کردیتا ہے۔ فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ اور غیر واضح ہوتا ہے، چناں چہ ناواقف انسان سوچتا ہے کہ یہ تو شبہ کی چیز ہے، لیکن جاتے وقت وہ بالکل واضح ہوجاتا ہے۔ جب تم لوگ فتنہ دیکھو تو اپنے اپنے گھروں کے اندر بیٹھے رہنا، تلواریں توڑ دینا اور کمان کی تانت کاٹ دینا۔ (مستدرک حاکم ۴، ۴۴۸/)

۳۴۱-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بربادی ہو عربوں کے لیے اس شر سے جو نزدیک آگئی ہے۔ جس نے اپنا ہاتھ اس سے روکے رکھا وہ کامیاب رہا۔ (مسند احمد، ۲/۴۴۱، سنن ابوداؤد ۴۲۴۹/)

۳۴۲-انہی سے روایت ہے کہ مجھے فتنہ کا سب سے زیادہ علم ہے۔ قریب ہے کہ وہ اپنے پہلے والے کے مقابلہ میں ایسا ہو جیسے خرگوش کا بل۔ نیز فرمایا مجھے اس سے نکلنے کا راستہ بھی بخوبی معلوم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا میں اپنا ہاتھ روکے رکھوں گا یہاں تک کہ کوئی آکر مجھے قتل کردے۔

۳۴۳-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں دو فتنے برپا ہوں گے۔ مجھے پرواہ نہیں کہ میں تمہیں ان میں سے کسی میں پہچانوں۔ ان دونوں کے مقتولین زمانہ جاہلیت کے مقتولین کی طرح ہوں گے۔

۳۴۴-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنہ آتے وقت تو مشتبہ اور غیر واضح ہوتا ہے، لیکن جاتے وقت بالکل واضح ہوجاتا ہے۔ فتنہ سرگوشی سے پھل دینے کے قابل بنتا ہے، جب کہ شکوے شکایت سے پھل دیتا ہے۔ لہٰذا جب فتنہ اٹھے تو اسے بھڑکاؤ مت اور جب وہ رونما ہوجائے تو اس کے سامنے مت جاؤ۔ فتنہ تو اللہ کے ملک میں چرتا ہے اور اپنی نکیل میں بندھا رہتا ہے۔ کسی مخلوق کے لیے جائز نہیں کہ وہ فتنہ کو جگائے، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے حکم دے دیں۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو فتنہ کی لگام پکڑے، پھر ہلاکت ہے اس کے لیے، پھر ہلاکت ہے اس کے لیے۔ (حلیۃ الأولیاء ۶/۱۰۱)

۳۴۵-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فتنہ آتے وقت مشتبہ رہتا ہے اور جاتے وقت واضح ہوتا ہے۔

☆اسی طرح کا مضمون حضرت حذیفہؓ سے بھی مروی ہے۔ نیز اتنا اضافہ ہے کہ ان سے عرض کیا گیا کہ اس کا آنا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا ایسا جیسے تلوار میان سے نکالنا۔ عرض کیا گیا پھر جانا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا جیسے تلوار میان میں ڈالنا۔

۳۴۶-حضرت حذیفہؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ جب نماز پڑھنے والے (مسلمان) آپس میں قتل وقتال کریں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اپنے گھر میں رہنا اور اندر سے دروازہ بند کر لینا۔ پھر اگر کوئی آئے تو اس کے سینہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہہ دینا کہ تم میرا گناہ بھی لادلو اور اپنا گناہ بھی۔ یعنی کوئی مزاحمت نہ کرنا۔ (ابن ابی شیبہ ۴۵۰/)

۳۴۷-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتنوں سے بہت محتاط رہو؛ کیوں کہ فتنے میں زبان کی ایسی ہی مار ہوتی ہے جیسی تلوار کی۔ یعنی زبان بند رکھو۔ (سنن ابن ماجہ ۳۹۶۸/، الکامل ابن عدی، ۶، ۱۷۸/، سنن ترمذی ۲۱۷۸، ابوداؤد ۴۲۶۵/، ابن ماجہ ۳۹۶۷، مسند احمد، ۲/۲۱۱)

۳۴۸-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فتنہ تین آدمیوں کو گھیرتا ہے: عالم جو یہ سوچے کہ فتنہ کی کوئی بھی چیز اس کی طرف نہ اٹھے گی مگر وہ اسے تلوار سے مٹا دے گا۔ خطیب کو جس کی طرف معاملات لے جائے جاتے ہوں اور جو لوگوں کی زبان پر شریف آدمی مشہور ہو۔ عالم کو تو فتنہ پچھاڑ دے گا، جب کہ خطیب اور شریف کو بھڑکائے گا یہاں تک کہ پرکھ لے گا اسکو جو ان کے پاس ہے۔ (ابن ابی شیبہ، ۴۵۰/۷، سنن دانی، ۲۸/۱، حلیۃ الأولیاء، ۱/۲۷۴)

۳۴۹-انہی سے روایت ہے فرمایا: بچو تم ایسی دو جماعتوں سے جو دنیا کے لیے لڑیں گی، ان کو جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا۔

۳۵۰-انہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اگر مجھے فتنوں کا زمانہ ملا تو آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا۔ میں نے عرض کیا اگر ان کی نہ کوئی جماعت متحدہ رہے اور نہ ہی کوئی امام؟ فرمایا پھر تمام ہی گروہوں سے الگ تھلگ رہنا، اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے، یہاں تک کہ اسی حال میں تیری موت آجائے۔ (صحیح بخاری ۴، ۲۱۲/، مسلم کتاب الإمارۃ ۵۱/)

۳۵۱-انہی سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح کا مضمون منقول ہے۔

۳۵۲-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو جہنم کے دروازے پر بیٹھ کر لوگوں کو بلائیں گے۔ جو ان کی بات مان لے گا، اسے وہ جہنم میں داخل کردیں گے۔ کہتے ہیں

www.RaddeShakeeliyat.com

میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر جہنم سے نجات کا کیا راستہ ہے؟ فرمایا تم جماعت اور جماعت کو لازم پکڑلو۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اگر کوئی متحدہ جماعت اور متفقہ امام نہ ہو تو؟ فرمایا ان سبھی گروہوں سے دور بھاگ جانا، اگر چہ تمہیں موت آجائے اور تم درخت کا تنا دانت سے پکڑے رہو۔

۳۵۳- انہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس سے بچاؤ کیا ہے؟ جب کہ آپؐ نے گمراہی کی دعوت دینے والوں کا تذکرہ فرمایا؟ فرمایا اگر اس وقت تمہیں روئے زمین پر کوئی خلیفہ مل جائے تو اسے لازم پکڑ لینا، اگر چہ وہ تمہاری پشت پر مارے اور تمہارا مال لے لے۔ ورنہ زمین میں بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اس حال میں کہ تم کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑے ہوئے رہو۔ (سنن ابوداؤد ر۴۲۴۷، مسند احمد، ۵/۴۰۳)

۳۵۴- حضرت اُھبان غفاریؓ کی صاحب زادی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ میرے والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارا ساتھ دینے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے؟ کہا کہ میرے دوست اور آپ کے چچازاد بھائی (حضور اکرم ﷺ) نے وصیت فرمائی تھی کہ فتنہ، تفرقہ اور اختلاف رونما ہوگا، جب ایسا ہو تو تم اپنی تلوار توڑ دینا، اپنے گھر کے اندر بیٹھ جانا اور لکڑی کی تلوار بنالینا۔

۳۵۵- ابوجناب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ سے سنا کہ میں معرکہ ''جماجم'' میں شریک ہوا تھا، لیکن میں نے نہ برچھا مارا اور نہ ہی تلوار چلائی، بلکہ میری خواہش تو تھی کہ کاش یہ دونوں ہاتھ کاٹ دیے جاتے اور میں شریک ہی نہ ہوا ہوتا۔ (تفسیر طبری، ۶/۶۶۵)

۳۵۶- حضرت مجاہد نے آیت ''لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ'' یونس/۸۵- آپ ہم کو نہ بنایئے فتنہ کی چیز ظالم وکافر قوم کے لیے- کے بارے میں کہا کہ مراد یہ ہے کہ آپ ہمارے اوپر ایسے لوگوں کو مسلط نہ کیجئے جو ہم کو فتنہ میں مبتلا کریں اور ہم مبتلا ہو جائیں۔

۳۵۷- حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ جب ابن اشعث کا فتنہ فرو ہو گیا تو ہم لوگ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے، مجلس میں حضرت مسلم بن یسار بھی تھے، مسلم بن یسار نے کہا حمد وثنا ہے اللہ کی جس نے مجھے اس فتنہ سے بچایا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس فتنہ میں نہ کوئی تیر چلایا، نہ نیزہ مارا اور نہ تلوار چلائی۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا مسلم! آپ کا اس جاہل شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے آپ کو دیکھ کر یہ سوچا کہ مسلم بن یسار نے یہ موقف صرف اسی وجہ سے اختیار کیا کہ وہ اسے اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں چناں چہ اس نے کسی کو قتل کر دیا یا وہ خود قتل ہو گیا؟ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت مسلم بن یسار اتنا روئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے تمنا

کی کہ کاش میں ان سے کچھ نہ کہا ہوتا۔

۳۵۸- حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ اہل شام میں سے ایک شخص نے جنگ صفین کے دوران حضرت علیؓ کے ایک حامی پر حملہ کیا، پھر ذبح کرنے کے لیے اس کے پاس آیا۔ حضرت جندب کہتے ہیں کہ میں نے اپنا نیزہ زور سے اس کی طرف پھینکا کہ اسے زخمی کر کے قتل کر دوں، چناں چہ اسے قتل کر دیا۔ لیکن اب میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں تو اپنا حلق پکڑ لیتا ہوں۔

۳۵۹- عامر بن مطر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ان سے کہا عامر! تم جس کو بھی دیکھو اس سے دھوکہ میں مبتلا مت ہونا، کیوں کہ قریب ہے کہ یہ لوگ اپنے دین سے ایسے ہی الگ ہو جائیں جیسے عورت اپنی اگلی شرم گاہ سے۔ اگر لوگ ایسا کریں تو تم اسی پر قائم رہنا جس پر آج ہو۔

۳۶۰- طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا ابوذر! میں سمجھتا ہوں کہ تم پیروی کرنے والے ہو۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیں گے؟ عرض کیا ارضِ مقدس چلا جاؤں گا، فرمایا جب وہاں سے بھی نکال دیں گے؟ فرمایا اپنی تلوار سے کام لوں گا اور اس سے جنگ کروں گا یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں۔ فرمایا نہیں، بلکہ سمع وطاعت کو لازم پکڑنا خواہ سیاہ فام غلام ہی کی کیوں نہ کرنی پڑے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر غفاری مقام ''ربذہ'' آگئے تو وہاں حضرت عثمانؓ کے ایک سیاہ فام غلام کو موجود پایا۔ نماز کے لیے اقامت کہی گئی، غلام نے کہا آپ آگے بڑھئے، مگر انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو سمع وطاعت کا حکم ہے خواہ سیاہ فام غلام ہی ہو۔ چناں چہ غلام نے آگے بڑھ کر نماز کی امامت کی۔ (مصنف عبدالرزاق، ۷/۳۸۷، ۳۰۶۹۷)

۳۶۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ عربوں کی چکی ان کے نبی کی وفات کے پچیس سال بعد گھوم جائے گی۔ پھر ایک فتنہ برپا ہوگا جس میں خوب قتل وقتال ہوگا۔ لہٰذا تم اس میں اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار دونوں کو روکے رکھنا۔ پھر امن وسکون ہو جانے کے بعد دوسرا فتنہ ہوگا، اس میں بھی اپنا ہاتھ اور ہتھیار روکے رکھنا، کیوں کہ میں اللہ کی کتاب (توریت) میں اسے ایسا ظلم پاتا ہوں جو ہر بڑے آدمی کی گردن مروڑ دے گا۔

۳۶۲- انہی سے روایت ہے کہ عربوں کی چکی ان کے نبی کی وفات کے پچیس سال بعد گھوم جائے گی۔ پھر ایک ایسا فتنہ کھڑا ہوگا جس میں خوب قتل وقتال ہوگا۔ تم اس میں اپنے آپ کو اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا۔ یہاں تک کہ وہ اس حال میں فرو ہو جائے کہ تمہارا کوئی فائدہ ہو اور نہ

www.RaddeShakeeliyat.com

نقصان۔ پھر لوگ لٹو کی مانند درست اور سیدھے رہیں گے۔ اس کے بعد ایک فتنہ اور ابھرے گا، میں اسے اللہ کی نازل کردہ کتاب میں ایسا ظلم پاتا ہوں جو ہر بڑے کی گردن مروڑے بغیر فرو نہ ہوگا۔ لہٰذا تم اس میں اپنی ذات اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا اور اس سے بہت تیز بھاگنا۔ اگر تمہیں بچھو کے بل کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہ ملے جس میں تم داخل ہوسکو، تو بل میں ہی داخل ہو جانا۔

۳۶۳-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس کے شر سے وہی محفوظ رہ سکے گا جو پانی میں ڈوبتے شخص کی طرح دعا کرے۔ اس فتنہ میں سب سے خوش نصیب شخص وہ ہوگا جو متقی اور گم نام ہو کہ اگر سامنے آئے تو پہچانا نہ جائے اور اگر کہیں بیٹھ جائے تو اس کی تلاش نہ کی جائے۔ جب کہ سب سے بدنصیب وہ ہوگا جو مشہور خطیب اور تیز رفتار سوار ہو۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۵۱، جمع الجوامع، ۳۱۵۹)

۳۶۴-عبید اللہ بن ابو جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس سے وہی بچے گا جو فتنے کے مال میں سے کچھ نہ لے، لیکن جس نے مال لے لیا اس نے گویا خون کا ارتکاب کیا۔

۳۶۵-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس فتنہ میں سب سے خوش نصیب انسان وہ ہوگا جو گم نام ہو۔ اگر باہر نکلے تو کوئی پہچانے نہ اور اگر بیٹھا رہے تو کوئی تلاش نہ کرے۔

۳۶۶-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کے بارے میں فرمایا لوگ اس فتنہ میں کفر کی طرف چلے جائیں گے۔ اس وقت مؤمن وہی رہے گا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کافر وہ ہوگا جو تلوار سونت کر اپنے بھائی اور اپنے پڑوسی کا خون بہائے گا۔

۳۶۷-حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی حرام خون سے ہاتھ آلودہ کیا ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند احمد، ۴/۱۴۸، ۱۵۲، سنن ابن ماجہ، ۲۶۱۸، ابن ابی شیبہ، ۵/۳۳۲، مسند ابن مبارک، ۲۳۸)

۳۶۸-حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا مجھے قیامت کے روز اس دشمن سے ملنے سے سب سے زیادہ نفرت ہوگی جو اس حال میں آئے کہ اس کی رگیں خون میں لت پت ہوں، وہ مجھے میزان عدل کے پاس روک دے اور کہے اے میرے رب! اپنے بندے سے پوچھئے کہ اس نے مجھے

کیوں قتل کیا تھا اور میں کہوں کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے، کیوں کہ میں یہ نہیں کہہ سکوں گا کہ یہ کافر تھا۔ اس پر وہ کہے گا کہ آپ کو اپنے بندے کا حال مجھ سے زیادہ معلوم ہے۔

۳۶۹-حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں نہ ملے کہ اس کی ہتھیلی کسی ایسے شخص کے خون سے لبریز ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ اس لیے کہ جس نے فجر کی نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کے عہد و ذمہ میں ہو جاتا ہے، لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اللہ کے ذمہ و عہد کو حقیر نہ گردانے، کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کے اجتماع کے دن جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیں گے۔

۳۷۰-محمد بن ابو جعفر سے روایت ہے کہ اشتر نے حضرت علیؓ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے روک دیا، پھر کچھ دیر بعد اجازت دی۔ جب وہ اندر آیا تو دیکھا کہ حضرت علی کے پاس حضرت طلحہؓ کے ایک صاحب زادے بھی ہیں۔ اشتر نے کہا کہ آپ نے انہی کے سبب مجھے روکا تھا۔ فرمایا ہاں! اشتر نے کہا اگر حضرت عثمانؓ کا کوئی صاحب زادہ ہوتا تب بھی مجھے روکتے؟ فرمایا ہاں! نیز فرمایا مجھے توقع ہے کہ میں اور عثمان ان لوگوں میں سے ہیں جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَنَزَعنا ما فِي صُدُورِهم مِن غِلٍّ إخوانًا علىٰ سُرُرٍ مُتَقابِلِينَ" - اور ہم نکال دیں گے جو ان کے سینوں میں کینہ ہے، پھر یہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے چارپائیوں پر ہوں گے۔

۳۷۱-حضرت جندب بن عبد اللہ بجلیؓ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اللہ سے ڈرے اور اس کے نیز جنت کے درمیان، اسے دیکھ لینے کے بعد حائل نہ بن جائے کسی مسلمان کے خون سے لت پت ہتھیلی جسے اس نے بہایا ہو۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۸۶)

۳۷۲-بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول ﷺ ہمیں رخصت کرنے کے لیے ساتھ چل رہے تھے تو انہوں نے فرمایا تم میں سے کسی کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ اس کے دروازے دیکھ رہا ہو حائل نہ بن جائے کسی مسلمان کے خون میں لت پت ہتھیلی جو اس نے بہایا ہو۔ (معجم طبرانی کبیر، ۱۵۹، ۱۶/۱۶۵۷)

۳۷۳-حضرت جندب بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی بلاء و فتنہ آئے تو دین کے بجائے اپنا مال پیش کر دینا۔ اس لیے کہ جنگ ہارا ہوا وہ ہے جو اپنے دین کی جنگ ہار جائے اور چھینا ہوا وہ ہے جس کا دین چھین لیا جائے۔ یاد رکھو کہ جہنم کے بعد کوئی غنا اور دولت مفید نہیں اور جنت کے بعد کوئی فقر و محتاجگی نہیں۔ جہنم اپنے قیدی کو نہیں چھوڑے گی اور نہ اس کا فقیر غنی ہو سکتا ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۳۷۴-حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! آج قاتلین عثمان کو نتھنوں کے بل اوندھا کر دے۔

۳۷۵-حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے فرمایا وہ جو ملک شام میں ہے یعنی مروان اللہ کی قسم! وہ دنیا کی خاطر جنگ کر رہا ہے اور جو مکہ مکرمہ میں ہیں یعنی عبداللہ بن زبیر اللہ کی قسم! وہ بھی دنیا کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ نیز فرمایا جن کو تم قراء اور علماء کہہ کر بلاتے ہو وہ بھی اللہ کی قسم! دنیا کے لیے جنگ کر رہے ہیں۔ اس پر ان کے ایک صاحب زادے نے عرض کیا پھر آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا میری نظر میں تو سب سے بہتر اور نیک وہ مختصر سی جماعت ہے جو زمین سے چپکی ہوئی ہے۔ ان کے پیٹ دوسروں کے مال سے خالی ہیں اور ان کی پشت دوسروں کے خون سے ہلکی۔

۳۷۶-حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے امام ایسے لوگ ہوں گے جن کی کچھ باتیں تم کو معروف اور اچھی لگیں گی اور کچھ منکر اور نامانوس تو جس نے ان باتوں پر نکیر کی وہ نجات پائے گا اور جو دل سے برا سمجھے وہ محفوظ رہے گا۔ ہلاک وہ ہوگا جو ان باتوں کو پسند کرے اور اتباع کرے۔

۳۷۷-حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! تو کیا ہم ان لوگوں سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا جب تک وہ لوگ نماز قائم کریں تب تک نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، ۶۲، مسند احمد، ۶/۳۰۲، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۲۱، سنن ترمذی، ۶۲۶۵/ ابوداؤد، ۴۷۶۰، الشریعۃ لآجری، ۱/۶۷)

۳۷۸-حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تمہارے بدترین امام وامیر وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور جو تم سے نفرت کریں، جن پر تم لعنت بھیجو اور جو تمہارے اوپر لعنت بھیجیں۔ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! تو کیا ہم اس وقت ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کریں تب تک نہیں۔ مگر جس کے اوپر کسی کو حاکم بنایا جائے پھر وہ دیکھے کہ حاکم اللہ کی کسی معصیت کا ارتکاب کر رہا ہے تو وہ اس کو برا سمجھے، لیکن اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، ۶۵، مسند احمد، ۶/۲۵، سنن دارمی، ۲/۳۱۷، بیہقی، ۸/۱۵۸، الشریعہ، ۱/۶۷، مسند ابن مبارک/۲۴۳)

۳۷۹-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تمہارے اوپر بلاء نازل ہونے سے پہلے تم لوگ صبر کی عادت ڈالو؛ کیوں کہ تمہیں اس سے زیادہ سخت صورتِ حال کا سامنا نہیں ہو سکتا جتنا ہمیں اللہ کے رسول کے ساتھ ہوتا تھا۔ (حلیۃ الأولیا، ۱/۲۸۳، امالی المحاملی/۳۳۱، سنن دانی، ۱/۱۷، مجمع الزوائد، ۷/۲۸۲، کشف الاستار، ۴/۱۳۰، کنز العمال، ۱۱/۲۱۸)

۳۸۰-حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب لوگ دوسروں کی جان کے اتنے بھوکے ہوں گے کہ تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد نہ جا سکو گے اور اپنی مسجد سے بستر پر نہ جا سکو گے؟ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ بہتر علم ہے۔ فرمایا تم جس جماعت میں شامل رہنا اس کے پاس چلے جانا۔ میں نے عرض کیا اگر دشمن میرے قتل پر مصر رہے؟ فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔ میں نے عرض کیا اگر پھر بھی وہ اصرار کرے؟ فرمایا اگر تمہیں اس کا اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہاری آنکھ چکا چوندھ کر دے گی تو اپنی چادر کا ایک حصہ اپنے چہرہ پر ڈال لینا تا کہ وہ اپنے گناہ کا بھی اور تمہارے گناہ کا بھی بوجھ لاد کر لوٹے۔ میں نے عرض کیا پھر میں ہتھیار نہ اٹھا لوں؟ فرمایا تب تم بھی اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔

۳۸۱-ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی، محاصرے کے زمانے میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا امیر المؤمنین! میں آپ کے ہاتھ کے تحت ہوں (یعنی آپ کا تابع فرمان) لہٰذا آپ جس کام کو چاہیں مجھے حکم دیجیے۔ حضرت عثمان نے ان سے فرمایا بھتیجے! تم واپس جاؤ، اپنے گھر میں بیٹھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کریں، کیوں کہ خون بہانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۳۸۲-حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے حکام مجھے اختیار دے رہے ہیں کہ میں قائم رہوں اس چیز پر جو مجھے ناگوار ہو اور میری ساکھ خراب کرے یا اپنی تلوار لے کر جنگ کروں، پھر قتل کروں اور جہنم میں داخل ہو جاؤں۔ میں نے تو اسی کو اختیار کیا کہ اس بات پر برقرار رہوں جو مجھے ناگوار ہے اور میری ساکھ وحیثیت کے لیے نقصان دہ اور یہ کہ تلوار اٹھا کر جنگ نہ کروں، پھر قتل کر کے جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

۳۸۳-عامر بن مطر سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا عامر! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اس سے دھوکہ میں نہ پڑنا۔ اس وقت لوگ مسجد نبوی کی طرف حملہ کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ کیوں کہ یہ لوگ عنقریب اپنے دین سے ایسے ہی الگ ہو جائیں گے جیسے عورت اپنی شرم گاہ سے الگ ہو جاتی ہے۔ جب لوگ ایسا کریں تو تم اسی حالت پر رہنا جس پر آج ہو۔

۳۸۴-سُوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ تم زندہ رہو اور فتنہ کا زمانہ پاؤ تو تم سمع وطاعت کو لازم پکڑنا، اگر چہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہو۔ اگر وہ تمہاری پٹائی

www.RaddeShakeeliyat.com

کرے تو اس پر صبر کرنا، تمہیں تمہارے حق سے محروم کرے یا تم پر ظلم کرے تب بھی صبر کرنا اور اگر تمہیں کسی ایسی چیز پر مامور کرے جس سے تمہارے دین میں نقصان ہو تو کہہ دینا کہ سمع وطاعت کا اقرار ہے، لیکن میرا خون میرے دین سے پہلے حاضر ہے۔ (سنن ابوداؤد، ۴۲۶۱/۴، ابن ماجہ، ۳۹۵۸، مسند احمد، ۱۴۹/۵، ۱۶۳، مسند ابن مبارک، ۳۲۵)

۳۸۵- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں: بھلائی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، اچھی بات ہے، مگر امام وحاکم کے خلاف ہتھیار اٹھانا پسندیدہ بات نہیں ہے۔

۳۸۶- حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے جب کہ لوگ حضرت عثمانؓ کے خلاف بھڑکے ہوئے تھے فرمایا لوگو! تم حضرت عثمان کو قتل نہ کرنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی بھی قوم نے کبھی کسی نبی کو شہید نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ ان کے معاملات درست کریں یہاں تک کہ ان میں سے ستر ہزار آدمیوں کا خون نہ بہہ جائے اور کسی قوم نے کسی خلیفہ کو شہید نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو درست کریں یہاں تک کہ وہ اپنے میں سے چالیس ہزار کا خون نہ بہا دیں۔ (ابن ابی شیبہ، ۵۲۲/۷، مجمع الزوائد، ۲۴۶/۷)

۳۸۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ ہی ان کے مکان میں تھا تو ہم میں سے ایک آدمی کو شہید کر دیا گیا۔ اس پر میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! اب تو تلوار اٹھانا جائز ہو گیا ہے کیوں کہ انہوں نے ہم میں سے ایک کو قتل کر دیا ہے۔ فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنی تلوار پھینک دو، کیوں کہ اس سے میری ہی ذات مراد لی جائے گی۔ میں تو آج اپنی جان دے کر مسلمانوں کی حفاظت کروں گا۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار پھینک دی اور معلوم نہیں کہاں گری ہوگی۔

۳۸۸- محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ کعب احبار نے حضرت عثمانؓ کے پاس پیغام بھیجا جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر محصور تھے کہ آج ہر مسلمان پر آپ کا حق ایسے ہی ہے جیسے باپ کا اپنے بیٹے پر ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ ہر حال میں آپ کو شہید کر دیا جائے گا، اس لیے آپ اپنا ہاتھ روکے رکھیے (ہتھیار نہ اٹھائیے) کہ یہ عمل روزِ قیامت اللہ کے یہاں آپ کے حق میں سب سے بڑی حجت ہوگی۔ جب حضرت عثمان کو یہ پیغام ملا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جو شخص بھی اپنے اوپر میرا کوئی حق سمجھتا ہے، میں اس کو قسم دیتا ہوں کہ وہ میرے پاس سے باہر چلا جائے۔ یہ سن کر مروان کو اس قدر شدید غصہ آیا کہ اپنے ہاتھ سے تلوار پھینکی تو دیوار پر نشان پڑ گیا۔ مغیرہ بن اخنس نے

کہا میں اپنی ذات سے عہد کرتا ہوں کہ میں ضرور لڑوں گا۔ چناں چہ وہ لڑے اور مار دیے گئے۔

۳۸۹- حضرت زید بن ارقمؓ نے حضرت علیؓ سے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے؟ تو سر جھکا کر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا، میں نے نہ تو قتل کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔

۳۹۰- جریر بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حمید بن ہلال عدوی سے سنا کہ ہم میں سے ایک شخص نے مجھ سے بتایا کہ شہادت کے بعد میں نے حضرت عثمان غنیؓ کو زندگی کی حالت سے زیادہ اچھی اور حسین حالت میں خواب کے اندر دیکھا، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ نے کس چیز کو زیادہ مضبوط پایا؟ فرمایا دین قیم کو جس میں کوئی خوں ریزی نہ ہو۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی۔ وہ صاحب کہہ رہے تھے کہ جب جنگ جمل کا موقع ہوا تو میں نے ہتھیار پہنے، گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنا نیزہ لے کر نکلا۔ میں لشکر کے پہلے ہی دستہ میں شامل تھا۔ اسی دوران مجھے وہ خواب یاد آ گیا تو میں نے جی میں سوچا کہ حضرت عثمانؓ نے کیا خواب میں ایسا ایسا نہیں کہا تھا؟ چناں چہ میں نے گھوڑا موڑا اور اپنے گھر واپس آ گیا۔ ہتھیار رکھا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ جنگ جمل ختم ہو گئی، اور میں جنگ کے کسی کام کے لیے گھر سے باہر نہ نکلا۔

۳۹۱- جابر بن یزید ازدی نے حضرت علیؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ نہ میں نے حضرت عثمان کے قتل کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا کرنا مجھے پسند تھا۔ مگر میرے چچازاد بھائیوں (۱) نے مجھ پر اس کا الزام لگایا۔ میں نے معذرت کے لیے پیغام بھیجا، مگر انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، اس لیے میں خاموش ہو کر عبادت میں لگ گیا۔

۳۹۲- حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! قاتلینِ عثمان کو آج رسوا کر دیجیے۔ (ابن ابی شیبہ، ۵۱۷/۷)

۳۹۳- حضرت محمد بن مسلمہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار عنایت کی اور فرمایا اس سے مشرکین سے جنگ کرنا جب تک ان سے جنگ کی جائے۔ لیکن جب تم میری امت کو دیکھو کہ ایک دوسرے پر تلوار اٹھا رہی ہے تو تم اسے لے کر احد پہاڑ پر چلے جانا اور اس پر مار کر اسے توڑ دینا۔ پھر اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ تمہارے پاس گناہ کرنے والا کوئی ہاتھ (یعنی ناحق قتل کرنے والا) آ جائے یا تمہاری موت واقع ہو جائے۔ (مسند احمد، ۲۲۵/۴، طبرانی

(۱) مراد بنو امیہ کے لوگ۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کبیر،۱۹، ۲۳۵، طبقات ابن سعد، ۳/ ۳۳۹)

۳۹۴- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے صاحب زادے ابو بردہ مقام ''ربذہ'' میں حضرت محمد بن مسلمؓ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نکل کر لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے، کیوں کہ آپ کی وہ حیثیت و مرتبت ہے کہ آپ کی بات سنی جائے گی؟ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ فتنہ اور تفرقہ ہوگا تو تم اپنی تلوار احد پہاڑ پر مار کر توڑ دینا، اپنا ترکش توڑ دینا اور اپنی کمان کی تانت کاٹ ڈالنا، پھر اپنے گھر کے اندر بیٹھ جانا۔ چناں چہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے جو حکم دیا تھا، اسے میں نے پورا کر دیا۔ اتنے میں دیکھا کہ تلوار خیمہ کے کھمبے میں آویزاں ہے، جب میں نے اسے اتار کر میان سے نکالا تو وہ لکڑی کی تھی۔ پھر فرمایا دیکھا میں نے اپنی تلوار کے تعلق سے بھی وہی کیا جس کا اللہ کے رسول نے مجھے حکم دیا تھا۔ میں نے یہ تلوار تو محض ہیبت زدہ کرنے کے لیے بنائی ہے۔ (ابن ماجہ/ ۳۹۶۲، مسند احمد، ۴/ ۳۹۴، طبرانی، ۱۹/ ۲۳۲، ابن ابی شیبہ، ۷/ ۴۵۷)

۳۹۵- ابو عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خالد بن عرفطہ! کچھ حادثات، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے۔ پس اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم ان میں دوسرے کے ہاتھ سے مارے جاؤ، لیکن خود کسی کو قتل نہ کرو تو ضرور ایسا کرنا۔ (مسند احمد، ۵/ ۲۹۲، معجم طبرانی، ۴/ ۱۸۹، مستدرک حاکم، ۴/ ۵۱۷، ابن ابی شیبہ، ۷/ ۴۵۷، مجمع الزوائد، ۷/ ۳۰۲)

۳۹۶- عیسیٰ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے ایک شیخ سے سنا جو حضرت عمرو بن مرہ سے بیان کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا- مجھے یاد ہے کہ انہوں نے انہی کا حوالہ دیا تھا، کسی اور کا نہیں- کہ جب میں یہ آیت پڑھتا تھا ''ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ'' زمر/۳۱- پھر تم لوگ قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے- تو سمجھتا تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض نے دوسرے بعض کے چہرے تلواروں سے خون آلود کیے تب سمجھا کہ یہ ہمارے بارے میں ہے۔

۳۹۷- حضرت اسامہؓ بن زید کے غلام حرملہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت اسامہ نے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا اور فرمایا وہ تم سے پوچھیں گے کہ تمہارے آقا کو کس چیز نے پیچھے رکھا (میری حمایت سے) تو ان سے کہہ دینا کہ اللہ کی قسم! اگر آپ کسی شیر کے جبڑے میں ہوتے تو میری خواہش ہوتی کہ آپ کے ساتھ میں بھی رہوں، لیکن یہ (جنگ) کا معاملہ ایسا ہے جس کو میں درست نہیں سمجھتا۔

حرملہ کا بیان ہے کہ جب میں حضرت علیؓ کے پاس گیا تو ان سے میں نے یہ بات عرض کی۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ پھر حضرت حسن، حضرت حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے میری اونٹنی کے بوجھ کے برابر عنایت کیا۔

۳۹۸- عمر بن سعد اپنے والد حضرت سعدؓ کے پاس گئے۔ اس وقت وہ مقام ''عقیق'' میں اپنے ایک باغ میں تنہا رہائش پذیر تھے۔ کہنے لگے ابو جان! اب نہ تو شرکائے بدر میں سے آپ کے سوا کوئی زندہ ہے اور نہ ہی اہل شوریٰ میں سے۔ اگر آپ چلتے اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتے تو دو آدمیوں کو بھی آپ کے تعلق سے اختلاف رائے نہ ہوتا۔ یہ سن کر فرمایا تم اسی لیے آئے ہو؟ پھر فرمایا بیٹے! میں یکسو بیٹھا ہوں یہاں تک کہ میری عمر اتنی ہی رہ گئی ہے جتنا وقت جانور کے دوبارہ پانی پینے میں رہتا ہے۔ (تھوڑی سی) اب میں نکلوں اور امتِ رسول اللہ ﷺ کے بعض افراد کو تلوار سے ماروں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ سب سے بہتر رزق بقدر کفایت ہے اور سب سے بہتر ذکر، خفی ہے۔ (مسند احمد، ۱/ ۱۷۲، ابن حبان ۲۳۲۳، ابن ابی شیبہ، ۷/ ۳۶۶، مسند ابن مبارک ۲۵۰)

۳۹۹- حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے تھے کہ میں ایک مکّی آدمی تھا، وہیں میری ولادت ہوئی، وہیں میں اور میرا مال تھا۔ میں مکہ میں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی۔ اس کے بعد بھی جب تک اللہ نے چاہا، مکہ مکرمہ میں رہا، پھر اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے وہاں سے بھاگ کر مدینہ منورہ آ گیا۔ پھر یہاں رہتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں میرے لیے مال اور اہل و عیال سب جمع کر دیئے اور آج میں اپنے دین ہی کی حفاظت کی غرض سے مدینہ سے بھاگ کر مکہ جا رہا ہوں جیسے پہلے مکہ سے بھاگ کر مدینہ آیا تھا۔

۴۰۰- عبداللہ بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن عمرؓ سے ملے اور فرمایا ابو عبدالرحمٰن (حضرت ابن عمر کی کنیت) اہل شام آپ کے بڑے مطیع و فرماں بردار ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے کی ہانڈی جوش مار رہی ہے، اس لیے آپ شام چلے جائیں، میں نے آپ کو وہاں کا گورنر بنا دیا ہے۔ حضرت ابن عمر نے عرض کیا میں آپ سے اللہ کا، رسول اللہ ﷺ سے آپ کی قرابت داری کا اور اپنی رسول اللہ سے صحابیت کا حوالہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کر دیں، لیکن حضرت علیؓ

www.RaddeShakeeliyat.com

نہیں مانے۔ پھر انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہؓ سے سفارش کرائی، حضرت علی نے پھر بھی عذر قبول نہ کیا۔ اس کے بعد ابن عمر خاموشی سے مکہ مکرمہ کے لیے نکل گئے۔ حضرت علیؓ نے انہیں تلاش کرنے کے لیے آدمی بھیجے، لوگ اونٹ لاتے اور اسے نکیل وغیرہ ڈال کر تیار کرتے اور حضرت علی سمجھتے کہ ابن عمر ملکِ شام جائیں گے، لیکن وہ مکہ مکرمہ چلے گئے اور وہیں رہائش پذیر ہو گئے۔

۴۰۱-خالد بن سمیرؒ سے روایت ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، مختار ثقفی کے ڈر سے کوفہ کے کچھ سربرآوردہ اشخاص کے ساتھ بصرہ چلے گئے۔ ان کے زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مہدی یہی ہیں۔ خالد بن سمیر کا بیان ہے کہ ایک روز میں نے ان سے سنا وہ فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم کرے۔ اللہ کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس عہد پر قائم رہے جو رسول اللہ ﷺ نے ان سے لیا تھا۔ حضور کے بعد وہ فتنہ میں نہ پڑے اور نہ ہی کچھ بدلے۔ اللہ کی قسم! اولین فتنے میں قریش کے لوگ بھی ان کو مشتعل نہ کر سکے تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ اپنے والد کو ان کے قتل کے حوالے سے عیب دار بنا دیں گے۔ (لیکن الحمد للہ انہوں نے ایسا بھی کچھ نہ کیا)۔

۴۰۲-خالد بن سمیر سے ہی روایت ہے کہ ایک روز صبح کو حضرت علی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور کہنے لگے یہ ہماری تحریریں ہیں، ان سے ہم فارغ ہو چکے۔ آپ ان تحریروں کو لے کر بذریعہ سواری اہل شام کے پاس جائیے۔ حضرت ابن عمر نے کہا میں آپ کو اللہ کا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم! آپ کو ضرور جانا ہے۔ انہوں نے پھر عرض کیا میں آپ کو اللہ اور یومِ آخرت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ یہ ایسا معاملہ ہے، نہ اس کے ابتداء میں مجھے دلچسپی تھی اور نہ ہی اب اس کی انتہاء میں کچھ لینا دینا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اہل شام کی طرف سے آپ کو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اللہ کی قسم! اگر شام کے لوگ آپ کو چاہتے ہیں تو وہ ضرور آپ کی اطاعت قبول کریں گے اور اگر وہ آپ کو نہیں چاہتے تو میں آپ کو ان کی طرف سے کچھ بھی جواب نہیں دے سکتا۔ حضرت علیؓ نے پھر بھی بہ اصرار کہا کہ آپ کو جانا ہو گا خواہ خوشی سے یا بہ جبر و اکراہ۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور حضرت علی واپس ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت ابن عمر رات کی تاریکی میں چھپ کر نکلے، اپنی اونٹنی منگوائی اور اس پر بیٹھ کر مکہ مکرمہ چلے گئے۔

۴۰۳-مُطَرِّف بن شخّیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو درداءؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا خوب تھی اسلام پر موت ان فتنوں سے پہلے۔

۴۰۴-سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علیؓ کو یہ علم ہوا کہ حضرت طلحہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے تو (حضرت علیؓ سے) بیعت اس حال میں کی کہ تلوار میری گدی کے اوپر تھی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو اہلِ مدینہ کے پاس بھیجا۔ چناں چہ ابن عباس نے اہل مدینہ سے حضرت طلحہ کی اس بات کے تعلق سے پوچھا تو حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کہا جہاں تک ان کی گدی پر تلوار رکھنے کی بات ہے تو ایسا نہیں ہوا، البتہ انہوں نے ناگواری کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس پر حضرت طلحہ کی طرف لوگ دوڑے اور قریب تھا کہ انہیں قتل کر دیتے۔ (ابن ابی شیبہ، ۵۳۶/۷، نیز ۱۹۶/۶ اور ۵۳۶/۷، تاریخ طبری، ۶۹۹/۲)

۴۰۵-واھب بن ابو مغیث کا بیان ہے کہ ابن زبیر کے ساتھ، میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا۔ اس وقت گورنر مدینہ عمرو بن سعید نے کچھ چیزوں کے تعلق سے بہت زیادہ افراط کر رکھا تھا۔ ہم نے ان سے عرض کیا آپ کھڑے ہو کر کیوں نہیں ان چیزوں سے اس کو روکتے؟ فرمایا ضرور روکوں گا تم مجھے اس کے پاس لے چلو۔ لوگ کہنے لگے کاش آپ ہمارے کچھ اور لوگوں کو بھی ساتھ میں لے چلتے، کیوں کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اس سے آپ کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ اس پر فرمایا میں اس کام کا آدمی نہیں ہوں جو تم لوگ چاہتے ہو۔ (یعنی لڑائی بھڑائی کے مطلب کا)

حضرت ام سلمہؓ کے غلام نائم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ آج کل سلطان و حاکم بات کرنے کے لائق نہیں، یہ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے کی بات ہے۔

۴۰۶-ولید بن عقبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ ان الفاظ کو بیان نہ کریں ”إن أصدق الحديثِ كتابُ الله وأحسن الهدىٰ هدىُ محمدٍ وشرّ الأمور مُحدثاتُها“-سب سے زیادہ سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور سب سے بری چیز نو ایجاد امور ہیں-تو حضرت ابن مسعود نے جواب دیا اگر اس وجہ سے کہ لوگ ان دونوں میں تفریق و امتیاز کریں تو خاموش نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سن کر عتریس بن عرقوب اٹھا، چادر میں تلوار لپٹی ہوئی تھی، پھر حضرت ابن مسعود کے پاس آ کر ان کے سر کے نزدیک کھڑا ہوا اور کہنے لگا ہلاک ہو وہ شخص جو بھلائی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے۔ اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا نہیں، بلکہ ہلاک ہو وہ جو اپنے دل سے بھلائی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو بری نہ سمجھے۔ اس پر عتریس نے کہا اگر آپ اس کے سوا کچھ کہتے تو میں اس آدمی کے پاس جاتا اور اسی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیتا تا کہ لوگ گھروں کے اندر بھی اللہ کی معصیت کا ارتکاب نہ کریں۔ حضرت ابن مسعود

www.RaddeShakeeliyat.com

نے اس سے فرمایا تم جا کر اپنی تلوار رکھو، پھر آ کر اس حلقۂ درس کے ایک کونے پر بیٹھ جاؤ۔

☆ ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہم مقام ایک ''حجر'' میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے حضرت ابن عمرؓ گزرے، ان دونوں حضرات نے ان کے پاس آدمی بھیجا، چناں چہ وہ آ گئے تو ان سے حضرت عبداللہ بن صفوان کہنے لگے ابو عبداللہ! عبداللہ بن زبیر امیر المؤمنین کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرنے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے جب کہ عرب اور عراق کے تمام لوگوں، نیز شام کے اکثر لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے؟ تو ابن عمر نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں تمہارے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا جب کہ تم لوگ اپنے کندھوں پر تلواریں رکھے ہوئے رہتے ہو، تا کہ تم مسلمانوں کا خون بہاؤ۔

۴۰۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اندھے جھنڈے کے تحت جنگ کی، عصبیت کی خاطر اسے غصہ آئے، عصبیت ہی میں وہ حمایت کرے یا عصبیت کی دعوت دے پھر وہ مارا جائے تو اس کا قتل جاہلیت کے زمانہ کا قتل ہوگا اور جو شخص میری امت کے خلاف خروج کرے، نیک کو بھی قتل کرے اور بدکار کو بھی، امت کے مؤمن سے گریز نہ کرے اور نہ کسی عہد والے کا عہد پورا کرے تو نہ وہ مجھ میں سے ہے اور نہ میں اس میں سے ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارہ ۵۳، ابن ماجہ ۳۹۴۸، نسائی، ۱۲۳/۷، مسند احمد، ۲۹۶/۲)

۴۰۸- دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۰۹- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری اسی جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں! کسی ایسے انسان کا خون حلال نہیں جو لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی شہادت دے سوائے تین آدمیوں کے: قتل کے بدلے قتل (قصاص) شادی شدہ زنا کار اور جماعتِ مسلمین سے الگ ہونے والا اور اپنے دین کو چھوڑنے والا۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اسلام کو چھوڑنے والا۔ (صحیح بخاری، ۶/۹، مسلم کتاب القسامہ ۲۵/، مسند احمد، ۳۸۲/۱، نسائی، ۹۰/۷، ۱۳/۸، ترمذی ۱۴۰۲/، ابوداؤد ۴۳۵۲، مسند ابن مبارک ۲۳۶/)

۴۱۰- حضرت صنابحؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا اور میں تمہاری وجہ سے کثرت تعداد میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا، لہٰذا تم میرے بعد آپس میں قتل وقتال مت کرنا۔ (مسند ابن مبارک ۲۲۷/، مسند احمد، ۳۴۹/۴)

۴۱۱- مرحوم العطار نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب یزید بن مہلّب کا فتنہ ہوا تو اس

کی بابت لوگوں میں اختلاف رائے ہو گیا۔ لہٰذا ہم لوگ محمد بن سفیان کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا آپ کا اس شخص کی بابت کیا خیال ہے؟ نیز عرض کیا آپ اس کے ساتھ کس طرح کا طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت دیکھو کہ کون شخص سب سے زیادہ خوش نصیب رہا، اسی کی اقتداء کر لو۔ کہتے ہیں کہ ہم سب نے کہا کہ وہ تو ابن عمر ہیں، کہ انہوں نے اپنا ہاتھ روکے رکھا تھا۔

۴۱۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کا خاتمہ کسی مسلمان کے خون سے کہیں زیادہ آسان ہے جسے ناحق قتل کیا جائے۔

۴۱۳- ان فتنوں کے زمانے میں حضرت سعدؓ سے عرض کیا گیا ابو اسحٰق! کیا آپ اس معاملے پر غور نہیں کرتے، حالانکہ آپ شرکائے بدر میں سے بھی ہیں اور اہل مشاورت میں سے بھی۔ پھر آپ کی عظمت بھی ہے؟ فرمایا میں اپنے اس کرتے سے زیادہ خلافت کا مستحق نہیں ہوں۔ نیز میں جنگ کرنے والا نہیں یہاں تک کہ مجھے کوئی ایسی تلوار دے دی جائے جو مؤمن اور کافر کو پہچانے، لہٰذا وہ بتائے کہ یہ مؤمن ہے، اسے قتل مت کرو اور یہ کافر ہے اسے قتل کر دو۔

۴۱۴- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قیامت سے پہلے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابو موسیٰ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس فتنہ کو ہم نے پایا جس کی ہمارے نبی نے ہم کو خبر دی ہے تو اس سے ہمارے اور تمہارے لیے نکلنے کا راستہ صرف یہی ہوگا کہ جس طرح ہم اس میں داخل ہوں، اسی طرح نکل آئیں اور کوئی نئی چیز نہ کریں۔

۴۱۵- ابو حازم سے روایت ہے کہ جب حضرت حسنؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کیا جائے، لیکن اگر اس پر جھگڑا یا لڑائی کا خطرہ ہو تو عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کر دینا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو مروان بن حکم بنو امیہ کی جماعت کے ساتھ ہتھیار پہنے ہوئے آیا اور کہنے لگا حسن کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ تم نے حضرت عثمان کی یہاں تدفین سے منع کر دیا تھا تو ہم تمہیں بھی دفن کرنے نہیں دیں گے۔ جس پر لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ جنگ ہو جائے گی۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر موسیٰ بن عقبہ کا بیٹا اپنے باپ کے ساتھ دفن کیے جانے کی وصیت کرتا، پھر اس سے روک دیا جاتا تو کیا یہ ظلم نہ ہوتا؟ میں نے عرض کیا بیشک ظلم ہوتا۔ فرمایا پھر حسن تو رسول اللہ ﷺ کے بیٹے (نواسے) ہیں، انہیں ان کے والد کے ساتھ دفن کیے جانے سے

www.RaddeShakeeliyat.com

کیوں روکا جا رہا ہے؟ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ حضرت حسینؓ کے پاس گئے، ان سے بات کی اور ان کو اللہ کا واسطہ دے کر کہا کہ آپ کے بھائی نے یہ وصیت کی ہے کہ اگر تمہیں قتل وقتال کا اندیشہ ہو تو مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کر دینا۔ حضرت ابو ہریرہ ان سے اس مسئلہ پر بات کرتے رہے تا آں کہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ ہو گئے اور حضرت حسن کی نعش جنت البقیع لے جائی گئی۔ اس وقت بنو امیہ میں سے کوئی بھی شریک نہ ہوا، سوائے حضرت خالد بن ولیدؓ کے جنہوں نے بنو امیہ سے اللہ کا اور اپنی قرابت کا واسطہ دے کر جانے کے لیے کہا تھا، چناں چہ بنو امیہ نے انہیں جانے دیا اور وہ حضرت حسین کے ساتھ حضرت حسن کی تدفین میں شریک رہے۔ (معجم طبرانی، مجمع الزوائد، ۹/۱۸۷)

۴۱۶- سفیان بن لیل سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ کے کوفہ سے مدینہ منورہ واپس آنے کے بعد، میں ان کے پاس گیا اور کہا اے اہل ایمان کو رسوا کرنے والے! تو انہوں نے میرے خلاف جو استدلال کیا وہ یہ تھا فرمایا میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ دن اور رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ اس امت کا معاملہ (خلافت) ایک ایسے شخص پر متفق ہو جائے جس کی آنت لمبی چوڑی اور حلق بھاری بھر کم ہوگی، وہ کھائے گا تو خوب چھک کر کھائے گا۔ اس سے حضرت معاویہ مراد ہیں۔ لہٰذا مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ ہو کر رہے گا۔ نیز مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان خون بہہ جائے۔ اللہ کی قسم! اس حدیث کو سننے کے بعد مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہو سکتی کہ مجھے ساری دنیا اور وہ سب کچھ مل جائے جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ کسی مسلمان کے ناحق خون کا کوئی بوجھ میرے اوپر ہو۔

۴۱۷- حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؓ کے بارے میں فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائیں گے۔ (معجم طبرانی، ۳/۲۴)

۴۱۸- امام زہری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ملاقات کی یا ان کے پاس پیغام بھیجا اور کہا کہ اسامہ! ہم تو تمہیں اپنے میں سے ہی سمجھتے تھے، پھر اس معاملہ میں تم میرے ساتھ کیوں نہ شامل ہوئے؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا ابو حسن! اللہ کی قسم اگر آپ شیر کا ایک جبڑا پکڑتے تو میں آپ کے ساتھ اس کا دوسرا جبڑا پکڑ لیتا یہاں تک کہ دونوں ہی ہلاک ہو

جاتے یا بچ جاتے۔ لیکن جہاں تک اس معاملے کی بات ہے جس میں آپ ہیں تو میں اس میں کبھی آپ کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔ (مصنف عبدالرزاق، ۶/۳۱۲۷)

۴۱۹- نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا کہ حجاج بن یوسف یا حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ شامل ہو کر جنگ کرنا کیسا ہے؟ جواب دیا تم جس فریق کے بھی ساتھ ہو کر جنگ کرو گے پھر مارے گئے تو جہنم کی آگ میں جلو گے۔

۴۲۰- محدث ابو قبیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا لوگو! تم ان بڑے میاں (حضرت عثمان غنی) کو چھوڑ دو اور قتل نہ کرو، کیوں کہ اب ان کی معمولی سی ہی زندگی باقی رہ گئی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار سونت لیں گے جسے روزِ قیامت تک پھر میان میں نہ ڈالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۵۲۴)

۴۲۱- ابو شُریح معافری سے روایت ہے کہ میں نے یا لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ آپ نہیں دیکھ رہے کہ یہ لوگ (بنی امیہ) کیا کر رہے ہیں؟ ان کا عمل سنت کے خلاف ہے تو آپ نیکی کا حکم کیوں نہیں دیتے اور برائی سے روکتے کیوں نہیں؟ فرمایا ضرور کروں گا۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں آپ کے بارے میں اندیشہ ہے، اس لیے ہم سب آپ کے ساتھ چلیں گے۔ فرمایا ٹھیک ہے اللہ کا نام لے کر چلو۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ ہمیں اب بھی اندیشہ ہے، لہٰذا ہم سب ہتھیار لے لیتے ہیں۔ فرمایا اگر یہ بات ہے تو میں نہیں جاتا۔

۴۲۲- حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوشی نہ ہوتی کہ میں ستر قاتلینِ عثمان میں سے آخری انسان ہوتا اور مجھے دنیا و مافیہا کی دولت مل جاتی۔

۴۲۳- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ اللہ کی قسم! نہ میں نے حضرت عثمان کو قتل کرنے کے لیے کہا اور نہ ہی میں نے قتل کیا۔ (ایضاً، ۷/۵۱۷)

۴۲۴- طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کا فتنہ ہوا تو ایک شخص نے اپنے اہل خانہ سے کہا مجھے لوہے سے مضبوط باندھ دو، کیوں کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ جب حضرت عثمان شہید کر دیے گئے تو کہا مجھے کھول دو۔ اس کے بعد اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جس نے مجھے پاگل پن سے شفا بخشی اور حضرت عثمان کے قتل سے میری حفاظت کی۔

۴۲۵- ابو بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو سنو! میرے بعد تم لوگ پھر سے گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔ (صحیح بخاری، ۱/۲۶، مسلم کتاب

www.RaddeShakeeliyat.com

القسامہ، ۲۹، مسند احمد، ۵/۴۴)

۴۲۶-امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت سعدؓ فرماتے تھے میں نے جہاد کیا جب میں اسے جہاد جانتا تھا، لیکن اب میں جنگ نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم لوگ میرے پاس ایسی تلوار لے کر آؤ جس کی دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں جو بتائے کہ یہ آدمی کافر ہے اور یہ مؤمن ہے۔

۴۲۷-حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو ہمارے خلاف تلوار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح بخاری، ۹/۵، مسلم، کتاب الایمان ۱/۶۱، سنن ابن ماجہ ۲/۲۵۷)

۴۲۸-انہی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ کے زمانے میں، حضرت ابن عمر کے پاس دو آدمی آئے اور ان سے کہنے لگے لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہیں، آپ حضرت عمرؓ کے صاحب زادے ہیں، خود بھی صحابیِ رسول ﷺ ہیں، پھر آپ کو باہر نکل کر آنے سے کیا چیز مانع ہے؟ فرمایا میرے لیے مانع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے۔ ان دونوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ''قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ '' انفل/۳۹-تم لوگ ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہ جائے اور دین صرف اللہ کے لیے ہو جائے-تو فرمایا کہ ہم نے جنگ کی تھی یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا (یعنی کفار و مشرکین سے جنگ کی) پھر تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ ہم جنگ کریں یہاں تک کہ فتنہ پیدا ہو جائے اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے؟

۴۲۹-حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوذر! تم کیا کرو گے جب لوگ اس قدر مارے جائیں گے کہ ''احجار الزیت'' کا حصہ خون سے ڈوب جائے گا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر کوئی گھر کے اندر میرے پاس آ جائے؟ فرمایا پھر تم اس کے پاس چلے جانا جس کے تم حامی ہو۔ میں نے عرض کیا پھر میں ہتھیار اٹھا لوں؟ فرمایا تب تم بھی اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر میں کیا کروں؟ فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تیری آنکھوں کو خیرہ کر دے گی تو اپنی چادر کا ایک حصہ اپنے چہرے پر ڈال لینا تا کہ دوسرا تمہارے گناہ کا اور اپنے گناہ کا بوجھ لاد کر لوٹے۔

۴۳۰-عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ جب اپنے گھر میں محصور تھے تو فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے بے نیاز وہ ہے جو اپنا ہتھیار اور ہاتھ روکے رکھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۴۲)

۴۳۱-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں محاصرہ کے وقت حضرت عثمان غنیؓ کے پاس گیا اور عرض کیا امیر المؤمنین! یہ صورتِ حال ٹھیک ہے یا تلوار اٹھائی جائے؟ فرمایا ابو ہریرہ! کیا تمہیں اس سے خوشی ہو گی کہ تم سارے انسانوں کو اور ان کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دو؟ کہتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم! اگر تم نے ایک بھی شخص کو قتل کیا تو گویا تمام انسانوں کو قتل کیا۔ کہتے ہیں پھر میں واپس آ گیا اور جنگ نہ کی۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلام نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے روز فرمایا لوگو! اللہ کی قسم تم لوگ خون کا ایک سرنہ بہاؤ گے، مگر تم اللہ سے دور ہوتے چلے جاؤ گے۔

۴۳۲-حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے خون اور تمہارے اموال تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں، اس مہینے میں، اس دن کی حرمت ہے۔ (صحیح بخاری، ۱/۲۶، مسلم، کتاب القسامۃ، ۲۹، مسند احمد، ۳/۳۱۳)

۴۳۳-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انسان اپنے دین کی بابت کشادگی میں رہتا ہے جب تک خونِ ناحق نہ بہائے۔ لیکن جب اس نے خون ناحق بہا دیا تو اس سے حیا ختم کر دی جاتی ہے۔ (مجمع الزوائد، ۷/۲۹۸)

۴۳۴-حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا ہم اللہ کی کتاب (توریت) میں حضرت عثمانؓ کو گم نام و بے سہارا اور قاتل دونوں طرح کے لوگوں کا امیر پاتے ہیں۔

۴۳۵-عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ گھر کے اندر محصوری کے زمانے میں، میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں عہد لیتا ہوں ہر اس شخص سے جو یہ سمجھتا ہو کہ میری سمع و طاعت اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے ہتھیار اور ہاتھ کو روکے رکھے۔ کیوں کہ تم میں میرے تعلق سے سب سے افضل و بہتر بے نیاز وہ ہے جو اپنا ہاتھ اور ہتھیار روکے رہے۔ اس کے بعد فرمایا ابن عمر! اٹھو اور لوگوں کے سامنے سے چلے جاؤ۔ چناں چہ ابن عمر اٹھے اور ان کے ساتھ ان کی قوم: بنو عدی، بنو سراقہ اور بنو مطیع کے دوسرے لوگ بھی اٹھ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو محاصرین گھر کے اندر گھس گئے اور حضرت عثمان کو شہید کر دیا۔

☆ عامر بن ربیعہ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھ رہے تھے، اس وقت حضرت عثمانؓ پر لوگوں کا لعن طعن

www.RaddeShakeeliyat.com

شباب پر تھا۔ چناں چہ وہ نماز پڑھ کر سو گئے، خواب میں دیکھا کہ ان سے کہا جا رہا ہے اٹھو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اس فتنے سے محفوظ رکھے جس سے اس نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ چناں چہ وہ اٹھے نماز پڑھی، پھر انہیں بیماری ہوگئی چناں چہ وہ جنازے ہی میں گھر سے باہر نکلے۔ (طبقات ابن سعد، ۳/۱/۱۸۲)

۴۳۶- حضرت جندبؓ نے فرمایا عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے۔ میمون بن سیاہ ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ابو عبداللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا زمین سے چمٹے رہنے کا، تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، اس لیے کہ فتنوں کے سامنے جو بھی آئے گا وہ اسے بکھیر دے گا۔

۴۳۷- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جب حضرت علیؓ شہید کر دیے گئے اور حضرت حسن کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی تو زیاد نے مجھ سے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کے لیے خلافت و امارت کا معاملہ درست ہو جائے؟ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا پھر اپنے ساتھیوں میں سے فلاں، فلاں اور فلاں تین آدمیوں کو قتل کر دو۔ میں نے کہا کیا انہوں نے ابھی فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی؟ زیاد نے کہا بے شک پڑھی تھی تو میں نے کہا پھر اللہ کی قسم! اس کی کوئی صورت نہیں۔

۴۳۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں نافع نے بیان کیا کہ وہ اہل قبلہ (خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والوں یعنی مسلمانوں) میں سے کسی سے بھی جنگ کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوئے، سوائے نجدہ حروری کے، جب اس نے انہیں بیت اللہ جانے سے روکنے کی کوشش کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۵۵۷)

۴۳۹- عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ بنو فلاں کی گلی میں کھجور کی شاخ اوپر اٹھائے ہوئے کہہ رہے تھے اے اللہ! میں حضرت عثمان غنیؓ کے قتل سے آپ کی جناب میں براءت کرتا ہوں۔ (مسند ابو جعد/۲۲۹۱، الشریعۃ للآجری، ۴/۱۹۸۹، مستدرک حاکم، ۳/۳۵)

۴۴۰- حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا اس نشیبی زمین پر مسلمانوں کے دو گروہوں میں لڑائی ہوگی۔ ان دونوں گروہوں کی طرف سے مارے جانے والے زمانۂ جاہلیت میں مارے جانے والے جیسے ہوں گے۔

۴۴۱- حضرت حذیفہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر انہیں ملی، اس وقت وہ بیمار تھے، فرمایا مجھے بٹھا دو۔ چناں چہ لوگوں نے بٹھا دیا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی اے اللہ! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ نہ میں نے اس کا حکم

دیا، نہ میں اس میں شریک رہا اور نہ ہی اس سے خوش ہوں۔

۴۴۲- حضرت محمد بن حنفیہ اور حضرت ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ حضرت عائشہؓ قاتلین عثمانؓ پر لعنت بھیجتی ہیں تو حضرت علیؓ نے بھی ہاتھ اٹھائے یہاں تک چہرے تک لے گئے اور فرمایا میں بھی قاتلینِ عثمان پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پہاڑی اور ہموار ہر جگہ ان پر لعنت بھیجے۔ یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ سالم بن ابو جعد کہتے ہیں کہ اس کے بعد محمد بن حنفیہ نے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا میری اور ابن عباس کی بات شاہدِ عدل نہیں؟

۴۴۳- ابو کبشہ سدوسی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے سنا کہ تمہارے پیچھے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہیں۔ جن میں صبح ایک شخص مؤمن ہوگا لیکن شام کو کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح شام کو مؤمن رہے گا اور صبح کو کفر میں مبتلا ہو جائے گا۔ ان فتنوں کے زمانے میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہوا انسان چلنے والے سے اور پیدل چلنے والا سوار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا گھروں کے ٹاٹ بن جانا (یعنی گھروں سے باہر مت نکلنا)

۴۴۴- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے روز فرمایا لوگو! اگر تم نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا ہے تو یاد رکھو اللہ کی قسم! اب تم کبھی ایک ساتھ نہ نماز پڑھ سکو گے، نہ ایک ساتھ جہاد کر سکو گے، نہ ہی متحد ہو کر حج کر سکو گے اور نہ ہی تم مل کر متفقہ طور پر خراج لے سکو گے۔ ہاں یہ ہوگا کہ جسم ایک ساتھ ہوں گے، مگر جذبات و خیالات الگ الگ ہوں گے۔

۴۴۵- عبداللہ بن ابو ہذیل سے روایت ہے کہ جب لوگ حضرت عثمانؓ کے فتنہ میں مبتلا ہوئے تو حضرت خباب بن ارتؓ نے اپنے صاحب زادے سے فرمایا گویا میں ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ فتنہ کے بالکل نزدیک نکلے۔ جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم حضرت آدم کے سیدھے سادھے لڑکے کی مانند بن جانا (یعنی تم ہتھیار نہ اٹھانا، چاہے یہ لوگ تمہارے اوپر ہتھیار اٹھائیں)۔

۴۴۶- زُرارہ اور عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! نہ میں نے حضرت عثمان کے قتل کا حکم دیا، نہ قتل میں شریک رہا، نہ قتل کیا اور نہ ہی میں اس سے خوش ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۵۱۷)

۴۴۷- ابو بکرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سنو! میرے بعد

www.RaddeShakeeliyat.com

تم لوگ واپس گمراہ مت ہو جانا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی گردنیں مارتا پھرے۔ سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان تک بات پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ سنو! تمہارے خون، تمہارے مال اور ابوبکرہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا اور تمہاری آبرو تمہارے اوپر حرام ہے جیسے اس مہینے میں، اس شہر میں، آج کے دن کی حرمت ہے۔ تم لوگ اپنے رب کے سامنے جاؤ گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا۔ سنو! تم لوگ میرے بعد واپس گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔ سنو! موجود آدمی غیر موجود تک یہ بات پہنچا دے۔

۴۴۸- سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ جب لوگ منتشر ہو گئے تو ہم حضرت ابو برزہؓ کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ جماعت ہے جو زمین سے چپکی رہی، جن کے شکم لوگوں کے مال سے دبلے پتلے ہیں اور پشت ان کے خون سے ہلکی پھلکی (نہ کسی کا مال ناجائز طور پر لیا اور نہ کسی کا ناحق خون کیا)

۴۴۹- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عربوں کے لیے بربادی ہے اس شر سے جو نزدیک آ گئی ہے۔ کامیاب رہا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے رکھے۔

۴۵۰- حضرت زیدؓ بن ثابت حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور کہا کہ حضرت انصار دروازے پر کھڑے ہیں، اگر آپ چاہیں تو ہم انصار اللہ بن جائیں۔ یہ بات انہوں نے دو مرتبہ کہی۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے فرمایا جہاں تک لڑنے اور جنگ کرنے کا معاملہ ہے تو اس کو میں نہیں چاہتا۔

۴۵۱- رباح بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسنؓ سے سنا وہ ''مدائن'' میں خطبہ دے رہے تھے کہ لوگو سنو! اللہ کا حکم ہو کر رہے گا چاہے لوگوں کو برا لگے، میں نہیں چاہتا کہ محمد ﷺ کی امت میں سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی شخص کے بہائے گئے خون کا حصہ میرے اوپر ہو، جب کہ مجھے مفید اور مضر چیز کا علم ہے۔ میں اپنے لیے اور آپ کے لیے خوں ریزی کی صورت جائز نہیں سمجھتا، اس لیے آپ لوگ اپنی اپنی امن وامان کی جگہوں میں چلے جایئے۔

۴۵۲- حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اگر تمہارا امام وامیر ایسا ہو جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتا ہو تو تم اپنے امام کے ساتھ جنگ کرنا۔ لیکن اگر امام کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل نہ کرے، پھر اس کے خلاف کوئی باغی بغاوت کرے جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کی دعوت دے تو تم اپنے گھر کے اندر بیٹھ جانا۔

۴۵۳- حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضرت ابوبکرہؓ نے مجھے دیکھا کہ میں تلوار حمائل کیے ہوئے ہوں، فرمایا بھتیجے! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ فرمایا بھتیجے! ایسا نہ کرو، کیوں کہ لوگ دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں اور انہوں نے امارت بغیر کسی مشورہ کے لی ہے۔ میں نے کہا پھر ام المؤمنین ایسا کیوں کر رہی ہیں؟ فرمایا وہ ایک کمزور عورت ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ قوم فلاح یاب نہ ہوگی جس کی حاکم کوئی عورت ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۱۶/۷)

۴۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں کو جب کہ میں حوضِ کوثر پر ہوں گا، میرے سامنے لایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ مجھے پہچان لیں گے اور میں انہیں تو فرشتے حائل بن جائیں گے۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں؟ تو مجھے کوئی جواب دے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں کیں۔

۴۵۵- حضرت کعب بن مرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے فتنے کا تذکرہ فرمایا۔ اتنے میں ایک صاحب شدید گرمی میں دوپہر کے وقت اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں اٹھا، ان کے دونوں کندھے اور ان کے سر سے کپڑا ہٹایا اور ان کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کر کے پوچھا اللہ کے رسول؟ یہ مراد ہیں! فرمایا ہاں، دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ (صحیح بخاری، ۱۰/۶، ترمذی، ۲۲۶۲، نسائی، ۲۲۷/۸، مستدرک حاکم، ۵۲۵/۴، مسند احمد، ۳۳/۵، ۴۷، ۵۱)

۴۵۶- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جائے گا تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کے اوپر اس کا بھی گناہ ہوگا، کیوں کہ اسی نے سب سے پہلے قتلِ ناحق ایجاد کیا تھا۔ (ترمذی، ۲۶۷۳، مسند احمد، ۴۳۳/۱، معجم طبرانی، ۱۹۲/۱۰، بخاری، ۳۳۳۵، مسلم، ۱۶۷۷، نسائی، ۸۱/۷)

۴۵۷- انہی سے دوسری سند کے ساتھ بھی یہی مضمون منقول ہے، مگر اس میں یہ ہے کہ اس کے خون کا ایک حصہ ہوگا۔

۴۵۸- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آ کر عرض کرے گا میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تم نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ

www.RaddeShakeeliyat.com

کہے گا اس لیے تاکہ فلاں کی عزت وسر بلندی ہو۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے یہ تو فلاں کے لیے ہے نہیں، لہٰذا اب تو اپنے عمل کا گناہ لے کر جا۔ ایک اور آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آئے گا اور کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تم نے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا تاکہ عزت اللہ کے لیے ہو۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ عزت تو میرے لیے ہی ہے۔ (بخاری، ۴/۹، مسلم، کتاب القسامہ/۲۸، ترمذی/۱۳۹۶، ۱۳۹۷، نسائی، ۸۳/۷، ابن ماجہ/۲۶۱۵-۲۶۱۷، مسند احمد، ۳۸۸/۱، ۴۴۰، ۴۴۲، مسند ابن مبارک/۹۷)

۴۵۹-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آدمی اپنے دین کی بابت کشادگی میں رہتا ہے جب تک اس کی ہتھیلی خون سے پاک صاف رہے۔ جب وہ اپنا ہاتھ خون ناحق میں ڈبو دے تو اس سے حیا ختم کردی جاتی ہے۔

۴۶۰-حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی معاہد (ذمی) کو بغیر کسی وجہ جواز کے قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر جنت حرام کردیتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد، ۲۷۶۰، نسائی، ۲۴/۸، مسند احمد، ۳۶/۵، مستدرک حاکم، ۱۴۲/۲)

۴۶۱-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو عربوں کے لیے اس شر سے جو نزدیک آگئی ہے یعنی اندھا، گونگا، بہرہ فتنہ۔ اس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے آدمی سے، کھڑا ہوا آدمی پیدل چلنے والے سے اور پیدل چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس فتنہ میں تیز چلنے والے کے لیے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت ہوگی۔

۴۶۲-زید بن اسلم نے اپنے کسی شیخ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی، وہ شام تک اللہ کی حفاظت وپناہ میں آجاتا ہے اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ صبح تک اللہ کی پناہ میں رہتا ہے، اس لیے تم لوگ اللہ کی پناہ اور حفاظت کو پامال نہ کرو۔ کیوں کہ جو بھی اللہ کے جوار وپناہ کو پامال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ڈھونڈ نکالیں گے، پھر اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔(۱)

۴۶۳-عمیر بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ عبداللہ بن زبیر، نجدہ اور حجاج جہنم میں ایسے گر رہے ہیں جیسے مکھیاں شوربہ میں گرتی ہیں پھر انہوں نے مؤذن کی آواز سنی تو تیزی سے اس کی طرف چل پڑے۔

۴۶۴-ابوالحصین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو حجر اسود کے پاس سجدے کی

(۱) ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

حالت میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جس میں قریش کود پڑے ہیں۔

۴۶۵-حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جب حضرت علیؓ شہید کردیے گئے اور لوگوں نے ان کے صاحب زادے حضرت حسن کے ہاتھ پر بیعت کی تو زیاد نے میرے پاس آکر کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ (امارت وخلافت) آپ حضرات کے لیے پائیدار ہوجائے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا پھر فلاں اور فلاں کے پاس آدمی بھیج کر ان کو قتل کرا دیجیے۔ میں نے کہا کیا انہوں نے فجر کی نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو میں نے کہا پھر تو ان کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اللہ کی پناہ میں ہیں۔ بعد میں حضرت ابن عباس کو زیاد کی حرکتوں کا علم ہوا تو فرمایا یہ وہی کام ہے جس کے کرنے کا اس نے ہمیں مشورہ دیا تھا۔

۴۶۶-حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تم لوگ فتنوں سے بہت دور رہو اور کوئی بھی سر اٹھا کر انہیں نہ دیکھے۔ اس لیے کہ جو بھی سر اٹھائے گا فتنہ اسے نیست ونابود کردے گا جیسے سیلاب تباہ وبرباد کردیتا ہے۔ فتنہ آتے ہوئے مشتبہ لگتا ہے، یہاں تک کہ ناواقف آدمی یہ کہتا ہے کہ یہ تو غیر واضح ہے، لیکن جاتے ہوئے بالکل واضح ہوجاتا ہے۔

OOO

www.RaddeShakeeliyat.com

تیسرا حصہ

۱۵-حضرت عبداللہ بن زبیر کا فتنہ فتنوں میں سے ایک

۴۶۷-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ان فتنوں میں سے ایک ہے جواب وہ زبردست فتنہ بن کر رہ گیا ہے۔ جو شخص اس کے نزدیک جائے گا، وہ بھی اس کے نزدیک آئے گا اور جو فتنہ میں سرگرمی دکھائے گا تو وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

☆انہی سے روایت ہے کہ مجھے ایک فتنہ کا بخوبی علم ہے جس سے پہلے والا اس کی بہ نسبت خرگوش کی پناہ گاہ کی مانند (چھوٹا اور معمولی) ہوگا۔ مجھے اس فتنے سے نکلنے کا راستہ بھی معلوم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ میں اپنا ہاتھ پکڑے رکھوں یہاں تک کہ کوئی آکر مجھے قتل کر دے۔

۴۶۸-حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبداللہؓ کو بعض امراء لے کر نکلے۔-انہیں ان فتنوں میں سے کسی فتنہ میں بعض امراء نے نکلنے پر مجبور کر دیا- کہتے تھے کہ اہل شام میں سے ایک شخص صفوں سے نکل کر آگے آیا اور چیلنج کیا کہ ہے کوئی مقابلہ کرنے والا؟ چناں چہ اہل عراق میں سے ایک شخص مقابلے کے لیے نکلا۔ یہ دیکھ کر برچھا لے کر میں اس شامی کی طرف دوڑا خدا کی قسم! میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ میں ان دونوں کے بیچ حائل ہو جاؤں۔ فرماتے تھے کہ میں نے شامی سے کہا اپنے تک رہو، اپنے تک رہو، میں یہ کہتا رہا تا آں کہ وہ لوٹ گیا۔ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! ایک حصہ نیند لینے کے بعد بھی جب اپنا وہ حملہ یاد آتا ہے تو باقی ساری رات نیند نہیں آتی۔ اسی طرح میرے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا ہے پھر وہ واقعہ یاد کر لیتا ہوں تو کھا نہیں پاتا۔

۴۶۹-مالک بن دینار سے روایت ہے کہ جب مدینہ منورہ میں قتل وقتال کو (بنی امیہ) کی طرف سے مباح کر دیا گیا تو حضرت ابو سعید خدریؓ جبلِ احد کی طرف چلے گئے۔ اہل شام میں سے ایک آدمی نے ان کا پیچھا کیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ واپس نہ ہوگا تو اس کی طرف اپنی تلوار بڑھائی اور کہا تم اسے لے لو۔ مگر شامی نے حملہ کیے بغیر واپس جانے سے انکار کر دیا۔ جب انہیں اس کا اندازہ ہو گیا تو اپنی تلوار پھینک دی اور فرمایا اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں۔ مجھے تو دونوں جہانوں کے رب

کا خوف ہے۔ اس پر شامی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پہاڑ سے اتارا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اسی جگہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکین سے جنگ کی تھی۔ یہ سن کر شامی نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا ابو سعید خدری۔ اس پر اس نے کہا آپ تشریف لے جایئے، اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔

۴۷۰-حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نہ میں نے قتل کیا، نہ اس کا حکم دیا، میں تو مجبور تھا۔

۴۷۱-ضحاک سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر و حاکم کی نگرانی وحفاظت پر مامور تھا۔ اس نے ان (ضحاک) سے پوچھا کہ ایک شخص کو امیر کے پاس لایا جاتا ہے، میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا معاملہ ہے، پھر امیر اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہے؟ فرمایا تم اس کی گردن مت مارو۔ اس نے کہا امیر کا مجھے حکم ہوتا ہے۔ فرمایا امیر حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔ کہنے لگا تب وہ میری گردن مار دے گا، فرمایا تو پھر کیا ہوا، تم وہ آدمی بن جاؤ جس کی گردن ماری جائے۔

۴۷۲-مسروق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تم لوگ میرے بعد واپس کفر میں نہ چلے جانا کہ تم میں سے بعض دوسرے کی گردن مارے۔ (بخاری، ۹/۶۴ مع الفتح، مسلم، کتاب الایمان/۱۱۸)

۴۷۳-مجاہد سے روایت ہے کہ میں جنگ میں تھا۔ جب واپس آیا تو مجھ سے حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا مجاہد! تیرے بعد لوگوں نے کفر اختیار کر لیا۔ یہ ابن زبیر اور اہل شام ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔

۴۷۴-ابو جعفر انصاری سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ خواتین کے سائبان کے اندر اپنی تلوار لیے اکڑوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو باقی دن میں۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۵۱۷)

۴۷۵-کلثوم خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حضرت عثمانؓ پر ان کے قتل کے ارادے سے ایک تیر بھی چلاتا اور میرے لیے احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا۔ (ایضا، ۶/۳۶۷)

۴۷۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ جس قوم نے بھی فتنہ بھڑکایا وہی لوگ فتنے میں مارے گئے۔

۴۷۷-سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کے قتل میں آدھی بات سے بھی تعاون کیا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "آئس من رحمة الله" - اللہ کی رحمت سے مایوس ومحروم۔ (ابن ماجہ/۲۶۲۰، بیہقی، ۸/۲۲)

www.RaddeShakeeliyat.com

۴۷۸-حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا فتنہ میں لوگوں کی مثال اس قوم کی سی ہوتی ہے جو کسی سفر میں تھے کہ ان پر تاریکی چھا گئی۔ لہٰذا ان میں سے کچھ تو کھڑے ہو گئے اور کچھ نے راستہ بدل دیا، جب اجالا ہوا تو یہ لوگ راستہ سے بھٹک چکے تھے۔

☆ قاسم ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں فتنہ کی دوا اور علاج نہ بتادوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ فتنہ کے زمانے میں کوئی ایسی چیز حلال نہیں کرتے جسے پہلے حرام کر رکھا ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کے دروازے پر کھڑا ہو کر اندر جانے کے لیے اجازت مانگتا ہے، پھر اگلے روز اسے قتل کرنے کے لیے آتا ہے۔ (معجم طبرانی کبیر، ۱۱۸/۸)

۴۷۹-عون بن محمد سے روایت ہے کہ جب باغی حضرت عثمانؓ کے دروازے پر اکٹھے ہو گئے تو ان سے عرض کیا گیا اگر آپ اپنی فوج کے ساتھ باہر نکلیں تو ممکن ہے کہ یہ لوگ دیکھ کر واپس ہو جائیں۔ چناں چہ حضرت عثمان اپنی فوج کے ساتھ نکلے۔ عون کہتے ہیں کہ اُدھر سے ایک آدمی نے تلوار نکالی تو ادھر سے بھی ایک آدمی نے تلوار نکالی۔ پھر دونوں تلواروں کے ساتھ بھڑ گئے۔ اس پر حضرت عثمان مڑے اور فرمایا مجھے امارت سے معزول کرنے اور امیر باقی رکھنے کے بارے میں یہ ہو رہا ہے؟ چناں چہ وہیں سے واپس ہو گئے، گھر کے اندر چلے گئے، پھر مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بعد نکلے ہوں یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

☆ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ جب یہ فتنہ برپا ہوا تو دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ صحابہ کرام مدینہ میں حیات تھے۔ اگر حضرت عثمانؓ انہیں اجازت دیتے تو یہ لوگ باغیوں کو مار مار کر مدینہ منورہ کے مضافات سے بھی باہر نکال دیتے۔ مزید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے پاس حضرت عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم آئے۔ ابن عون کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ حضرت عثمان کے گھر کے آس پاس ہی گھومتے رہے اور فرماتے تھے یہ صورت درست ہے یا تلوار اٹھائی جائے۔

۴۸۰-عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا گیا تو فرمایا یہ لوگ کس وجہ سے میرے قتل کو جائز و حلال سمجھ رہے ہیں؟ قتل تو صرف تین وجہوں سے کیا جا سکتا ہے: جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لے، شادی کے بعد زنا کرے اور ناحق کسی کو قتل کرے، میں نے تو ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب نہیں کیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو نہ ایک ساتھ نماز پڑھ سکو گے اور نہ کسی دشمن سے ایک ساتھ متحد ہو کر جنگ کر سکو گے، بلکہ الگ الگ جذبات کے تحت لڑو گے۔

۴۸۱-حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! حضرت عثمانؓ کی بابت وہ لوگ بھی قتل وقتال کریں گے جو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے اور ابھی اپنے باپ کی پشت میں ہی ہیں۔

۴۸۲-حضرت عبدالرحمٰن بن فضالہؓ سے روایت ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل ماؤف کر دی اور دل چھین لیا۔ چناں چہ وہ حیران و پریشان رہا تا آں کہ مر گیا۔

۴۸۳-حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امرائے بد اور ائمہ بد کا ذکر فرمایا کہ ان میں سے بعض کی گمراہی آسمان اور زمین کے درمیانی حصہ کو بھر دے گی۔ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! تو کیا ہم اس کی گردن تلوار سے نہ ماردیں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھے۔

۴۸۴-حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا تم لوگ عنقریب ایسی چیزیں دیکھو گے جسے تم منکر و نامانوس سمجھو گے، اس وقت تم صبر کرنا، انہیں بدلنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ ہی یہ کہنا کہ ہم بدل دیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی بدلنے والے ہیں۔ (معجم طبرانی، ۱۶۴/۸)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ بادشاہ و حاکم سے گریز کرو۔ کیوں کہ بسا اوقات اس کی مدت میں سے صرف ایک دن باقی رہ جاتا ہے۔ اور اسی میں آدمی اور اس کے اہل خانہ سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ کسی جمے ہوئے پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹانا اس بادشاہ کے ہٹانے سے زیادہ آسان ہے جس کی مدت مقرر ہے۔

۴۸۵-سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کے قتل میں آدھی بات سے بھی مدد کی تو وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اللہ کی رحمت سے مایوس و محروم"۔

۴۸۶-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! ہمیں حضرت علیؓ کے بارے میں نہیں معلوم کہ وہ کھل کر یا خفیہ طور پر حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک رہے ہوں۔ بات یہ ہے کہ وہ معزز و سربر آوردہ تھے، لہٰذا گھبرا کر لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں امر حکومت کا ذمہ دار بنادیا۔ اسی وجہ سے ان کے ساتھ وہ کام بھی چسپاں کر دیے گئے جو انہوں نے کیے بھی نہ تھے۔

۱۶-فتنوں میں یکسوئی کو بہتر سمجھنے والے

۴۸۷-اُسید بن متشمس بن معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے

www.RaddeShakeeliyat.com

سنا کہ انہوں نے فتنہ کا تذکرہ فرمایا اور کہا اللہ کی قسم! اگر اس فتنہ نے مجھے اور تمہیں پالیا تو مجھے اس سے نکلنے کا راستہ اپنے لیے اور تمہارے لیے نہیں معلوم جس کا نبی اکرم ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا مگر یہی کہ ہم جیسے فتنے میں داخل ہوئے تھے، اسی طرح صحیح سلامت اور محفوظ نکل آئیں۔

۴۸۸-حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمایا۔اس کے بعد حضرت ابوموسیٰ نے کہا اگر ہم نے اس فتنہ کا زمانہ پایا تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا صرف یہی ایک راستہ ہوگا کہ جیسے ہم فتنہ میں گھسے تھے اسی طرح نکل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے اسی کا عہد لیا تھا۔

۴۸۹-حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ عنقریب کچھ فتنے رونما ہوں گے۔اس وقت تم پر لازم ہے کہ زمین سے چمٹے رہنا اور ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، کیوں کہ جو بھی فتنہ کے سامنے آئے گا، وہ اسے ہلاک کردے گا۔

۴۹۰-حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ تمہارے بعد فتنے ہوں گے۔ان میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے، کھڑا ہوا آدمی تیز چلنے والے اور تیز چلنے والا سوار سے زیادہ عافیت میں ہوگا۔تم لوگ ان فتنوں میں اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا (بالکل باہر نہ نکلنا)

۴۹۱-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک آدمی کو فسق و فجور اور عجز و بے کسی میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہوگا تو اسے فسق و فجور پر بے بسی کو ترجیح دینا چاہئے۔(مسند احمد، ۲/۲۷۸، مجمع الزوائد، ۷/۲۸۷)

۴۹۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مؤمن شخص باندی سے بھی زیادہ بے حیثیت اور ذلیل ہوگا۔لوگوں میں سب سے ہوشیار وہ ہوگا جو لومڑی کی طرح اپنے دین سے کترا کر بھاگ نکلے۔

۴۹۳-حضرت کرز خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت جو مؤمن کسی گھاٹی میں رہ کر اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں، وہ سب سے اچھا اور نیک ہوگا۔

۴۹۴-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس سے کوئی نہ بچے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبنے والے کی مانند تڑپ کر نہایت الحاح سے دعا کرے گا۔(ابن ابی شیبہ، ۷/۴۵۱)

۴۹۵-انہی سے یہی روایت دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔(ایضا، رر رر)

۴۹۶-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فتنہ کے زمانے میں سب سے نیک وہ آدمی ہوگا جو سیاہ بکریاں لیے ہوئے انہیں پہاڑوں کی چوٹی پر اور سیلاب کے مقامات پر چرائے۔ جب کہ سب سے براوہ ہوگا جو تیز رفتار سوار ہو اور بلند آواز اور زوردار مقرر و خطیب۔

۴۹۷-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے یا فتنہ کا حصہ بن جاتا ہے، لیکن در حقیقت اس کا فتنہ سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔(ایضا، ۷/۴۸۴)

۴۹۸-مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام شروع بھی ہوا اجنبی کی مانند اور دوبارہ پھر اجنبی و نامانوس بن جائے گا تو خوشحالی ہو قیامت سے پہلے ایسے اجنبیوں کے لیے۔(صحیح مسلم، کتاب الایمان/۲۳۲، ابن ماجہ/۳۹۸۶، معجم طبرانی کبیر، ۱۱/۷۰ اور اوسط، ۶/۵۸۰۶)

۴۹۹-عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ امارت کے زمانے میں بیٹھا ہوا زمین کریدر ہا تھا کہ ایک دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا اے دنیا دار! تو اپنے دل سے کیا باتیں کررہا ہے؟ اس نے کہا بلکہ اس فتنہ کی بابت سوچ رہا ہوں جو لوگوں پر آپڑا ہے، کیوں کہ مجھے بھی ان کے ساتھ متہم کیا جارہا ہے۔دوسرے نے کہا اللہ نے تمہیں اس کی بابت غور و فکر کرنے کے سبب فتنہ سے نجات دے دی ہے۔کون ہے ایسا آدمی جس نے اللہ سے مانگا ہو اور وہ مانگ اس کی دی نہ گئی ہو یا اس نے اللہ پر توکل کیا ہو تو اللہ نے اس کی حفاظت نہ کی ہو۔

۵۰۰-حضرت عبداللہ بن ھُبیرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص فتنہ کا زمانہ پائے، اسے چاہئے کہ اپنا ایک پاؤں توڑ ڈالے، اگر ہڈی جڑ جائے تو دوسرا پاؤں توڑ ڈالے۔(معجم طبرانی دوسط، ۵/۴۵۸۳)

۵۰۱-حضرت علقمہؓ سے روایت ہے کہ جب اہل حق کا اہل باطل پر غلبہ ہو جائے تو تم فتنہ میں مبتلا نہیں ہو۔(ابن ابی شیبہ، ۷/۵۰۸)

۵۰۲-طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے زمانے میں سب سے نیک وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے دشمن کو محض ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائے یا پھر وہ آدمی جو یکسو رہ کر اللہ کا حق ادا کرے۔

☆ابن خثیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے زمانے میں سب سے نیک وہ آدمی ہوگا جو راہِ خدا میں اپنی تلوار کے مالِ غنیمت میں سے کھائے اور دوسرا وہ آدمی جو کسی چوٹی پر بکریاں لے کر چلا جائے اور وہیں اپنی بکریوں سے کھائے پیئے۔

۵۰۳-خالد بن معدان نے اپنے والد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں

www.RaddeShakeeliyat.com

سے بچا رہا، لیکن اگر کوئی ان میں مبتلا ہو گیا، پھر صبر کیا تو اس کے کیا کہنے۔ خوب بہت خوب۔ (ابوداؤد ۴۲۶۳، حلیۃ الأولیاء، ۱/۱۵۷)

۵۰۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ایک آدمی کو فسق وفجور اور بدکاری کرنے نیز بے بس ولاچار بن کر رہنے میں اختیار دیا جائے گا۔ اگر تم میں سے کسی کو وہ زمانہ ملے تو وہ بدکاری پر لاچاری کو ترجیح دے، کیوں کہ لاچاری بدکاری سے بدرجہا بہتر ہے۔

۵۰۵- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تم میں سے ایک شخص کو ضرور بالضرور لاچاری اور بدکاری میں اختیار دیا جائے گا۔ جس کو وہ زمانہ ملے تو وہ بدکاری پر لاچاری کو ترجیح دے۔

۵۰۶- حضرت علیؓ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مؤمن آدمی باندی سے بھی زیادہ بے حیثیت ہو جائے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا اس زمانے میں مؤمن شخص اپنے دین سے کترا کر ایسے ہی بھاگے گا جیسے لومڑی بچ کر بھاگتی ہے۔

۵۰۷- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ان کا سب سے بہتر گھر بادیہ اور صحراء ہوگا۔

۵۰۸- ابو قبیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس کہلا بھیجا کہ لوگ میرے پاس سے منتشر ہو چکے ہیں اور یہ لوگ (دشمن) مجھے امان دینے کی پیش کش کر رہے ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت اسماء نے فرمایا اگر تم کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کے احیاء کے لیے نکلے تھے اور اپنی امارت کا اعلان کیا تھا تو حق کی خاطر جان دے دو، لیکن اگر تمہارا مقصد محض طلب دنیا تھا تو نہ زندہ رہ کر تیرے اندر کوئی خیر، نہ مرنے کے بعد۔

۵۰۹- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ان فتنوں کا ایک جزو ہے۔ ابھی تو خطرناک اور سنگین فتنے باقی ہیں۔ جو شخص ان کے قریب جائے گا، وہ بھی اس کے پاس آئیں گے اور جو ان میں سرگرمی دکھائے گا، وہ اسے ہلاک کر دیں گے۔

۱۷- بنو امیہ کی حکومت کے خاتمہ کی علامات

۵۱۰- حضرت علیؓ نے فرمایا حکومت بنو امیہ میں رہے گی جب تک یہ آپس میں اختلاف نہ کریں۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۶/۲۵۰)

۵۱۱- انہوں نے ہی فرمایا حکومت بنوامیہ کے پاس رہے گی یہاں تک کہ یہ لوگ اپنے ہی آدمی کو قتل کر دیں اور آپس میں منافقت اور حسد کرنے لگیں۔ جب ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے خلاف مشرق کی طرف سے کچھ لوگوں کو بھیجیں گے جو انہیں گن گن کر، ایک ایک کر کے مار دیں گے۔ اللہ کی قسم! یہ اگر ایک سال حکومت کے مالک ہوں گے تو ہم دو سال اور اگر یہ دو سال حکومت کریں گے تو ہم چار سال۔

۵۱۲- مزید فرمایا کہ یہ لوگ (بنوامیہ) امر حکومت کے درمیانی حصہ کو پکڑے رہیں گے، جب تک ان کا آپس میں اختلاف نہ ہو۔ جب آپس میں اختلاف ہوگا تو حکومت ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی، پھر قیامت تک ان کے ہاتھ میں دوبارہ نہ آئے گی۔

۵۱۳- حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ یہ لوگ امر حکومت کے درمیانی حصہ کو پکڑے رہیں گے یہاں تک کہ چار چیزوں میں سے کوئی ایک ان میں پیدا ہو جائے: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف ڈال دیں؛ مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے بردار لوگ آئیں جو ان کا خون مباح سمجھیں، یا یہ لوگ نفسِ زکیہ کو مکہ مکرمہ میں شہید کر دیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سے دست بردار ہو جائیں یا پھر یہ لوگ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیجیں جسے راستہ میں ہی دھنسا دیا جائے۔

۵۱۴- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا حکومت بنی امیہ میں رہے گی جب تک ان میں باہم دو نیزے نہ لڑیں۔ جب دو نیزے باہم لڑیں گے تو قیامت تک کے لیے حکومت ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

۵۱۵- تبیع بن کعب سے روایت ہے کہ بنوامیہ کی حکومت سو سال رہے گی۔ ان میں ساٹھ سے کچھ زیادہ بنو مروان کی رہے گی۔ ان کی حکومت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ یہ لوگ خود ہی حکومت کو کمزور کریں گے۔ پھر اسے مضبوط کرنا چاہیں گے لیکن نہ کر سکیں گے۔ جب جب کسی گوشہ کو مستحکم کریں گے تو دوسرا کنارہ گر جائے گا۔ یہ لوگ حکومت شروع بھی کریں گے حرف میم سے اور ختم بھی کریں گے میم پر۔ ان کی حکومت نہ جائے گی یہاں تک کہ ان کا ایک خلیفہ معزول اور قتل کر دیا جائے اور اس کے بچے بھی قتل کر دیے جائیں۔ نیز جزیرہ عرب کا تیز رفتار گدھا (مروان) بھی مار دیا جائے۔ اس کے بعد ان کی حکومت ختم ہوگی، اسی کے ہاتھوں شہروں کی بربادی اور ویرانی ہوگی۔

۵۱۶- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا لوگوں کا امیر و نگراں ایک نوجوان خلیفہ ہوگا جس کے ہاتھ پر بیعت ہوگی، اس کے لڑکے نہ ہوں گے۔ اسے دمشق میں دھوکے سے قتل کر دیا جائے گا

www.RaddeShakeeliyat.com

، پھر اس کے بعد لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔

۵۱۷- حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ جب ملک شام میں ایک خلیفہ کو قتل کر دیا جائے گا تو پھر وہاں ہمیشہ خونِ ناحق بہا جائے گا اور ایسا امام و خلیفہ ہو گا جس کی حرمت جائز نہ ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے (یعنی قیامت قائم ہو جائے)۔

۵۱۸- مہاجر سکاسک کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قریش کے لوگ اپنی ہی اولاد کو قتل کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عداوت مستحکم کر دیں گے، یہاں تک اپنی ذات کے اعتبار سے نہ کوئی عظمت والا بچے گا اور نہ کوئی امیر و حاکم مگر وہ قتل کر دیا جائے گا اور مصیبت جزیرۂ عرب میں نازل ہو جائے گی۔ (جمع الجوامع ۲۳۲۲/۲)

۵۱۹- حضرت علیؓ نے فرمایا سنو! میرے نزدیک تمہارے تعلق سے سب سے زیادہ خوف ناک فتنہ، بنوامیہ کا فتنہ ہے سنو! یہ نہایت تاریک اور اندھا فتنہ ہے۔

۵۲۰- حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا ملک شام اور عراق کے درمیان، بنوامیہ میں کا جواں سال خلیفہ قتل کر دیا جائے تو پھر بیعت و طاعت کی توہین کی جاتی رہے گی اور روئے زمین پر خونِ ناحق بہایا جاتا رہے گا۔ (۱)

۵۲۱- یزید بن ابو حبیب سے روایت ہے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ جب بھینگا انسان خلیفہ ہو گا پھر تم مصر سے نکل کر ملک شام جا سکو تو ضرور چلے جانا۔ یہ بات ہشام بن عبدالملک کی خلافت سے پہلے کہی جاتی تھی۔

☆ سفیان کلبی سے روایت ہے کہ جب آلِ مروان بن حکم میں سے ولید نامی شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا تو بنوامیہ کی خلافت ختم ہو جائے گی۔ جب ولید بن عبدالملک خلیفہ منتخب ہوا تو یزید بن ابو حبیب نے سفیان کلبی سے کہا آپ نے جو بات کہی تھی وہ کہاں گئی؟ فرمایا ان میں سے ایک دوسرا شخص خلیفہ ہو گا، اس کا نام ولید بن یزید ہو گا، وہ مراد ہے۔

☆ سفیان کلبی سے ہی روایت ہے کہ بنوامیہ کی خلافت اس وقت ختم ہو گی جب ان میں کے ایک جواں سال لڑکے کو خلیفہ بنایا جائے گا، پھر اسے اور اس کی ماں کو قتل کر دیا جائے تب بنوامیہ کی حکومت ختم ہو گی۔

۵۲۲- تبیع سے روایت ہے کہ حکومت بنی امیہ میں رہے گی یہاں تک کہ ایک ہی شخص کے

(۱) جواں سال خلیفہ سے ولید بن عبدالملک اموی مراد ہیں۔

نطفہ سے چار بادشاہ ہوں: سلیمان بن عبدالملک، ہشام، یزید اور ولید بن عبدالملک۔

۵۲۳- ابن موہب سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا، اس وقت مروان بن حکم کسی ضرورت سے حضرت معاویہ کے پاس اندر کمرے میں آیا اور واپس چلا گیا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جب حکم کے بیٹے چار سو ننانوے کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ان کی ہلاکت کھجور چبانے سے بھی زیادہ جلدی ہو گی؟ اس پر حضرت ابن عباس نے کہا بیشک فرمایا تھا۔ (دلائل بیہقی، ۵۰۸/۶)

۵۲۴- کثیر بن مرّہ حضرمی نے کہا کہ بنی امیہ کی حکومت جانے کے بعد، مجھے ان دو جوتوں کے برابر بھی دنیا میں رہنا پسند نہیں ہے۔

۵۲۵- ابوامیہ کلبی سے روایت ہے کہ ان سے یزید بن عبدالملک کے زمانہ خلافت میں ایک بڑے بوڑھے شخص نے بیان کیا جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا کہ ہشام بن عبدالملک کی وفات کے بعد بنوامیہ میں سے ایک نوجوان خلیفہ ہو گا جو لوگوں کو اس قدر عطیات اور وظائف دے گا جتنا اس سے پہلے کسی نے کبھی نہ دیا ہو گا۔ پھر اسی کے اہل خاندان میں سے ایک گم نام قسم کا آدمی آئے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ پھر اس کے ذریعہ خون بہایا جائے گا، صلہ رحمی ختم ہو جائے گی، مال و دولت بکھر اور لٹ جائے گی۔ اس کے بعد یہاں سے یعنی جزیرہ کی طرف سے "مُرین" نامی شخص آئے گا جو حکومت بزورِ طاقت لے لے گا۔ مرین کے بعد سیاہ جھنڈے آئیں گے جو سیلاب کی مانند تمہارے پاس سے گزریں گے۔ (تباہ کرتے ہوئے)

۵۲۶- امام زہری سے روایت ہے کہ ہشام بن عبدالملک تو اپنی موت مرے گا، اس کے بعد اسی کے خاندان میں سے ایک نوجوان خلیفہ قتل کیا جائے گا۔ پھر جزیرہ کی طرف سے ایک شخص آئے گا، اس وقت سلیمان بن عبدالملک جزیرہ ہی میں ہو گا، اسے بھی قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد سیاہ جھنڈے آئیں گے۔

۵۲۷- حضرت علیؓ نے فرمایا بنوامیہ کی گرفت و آفت بڑی سخت رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جماعتوں کو موسمِ خزاں کے پتوں کی مانند بے شمار تعداد میں بھیجیں گے جو ہر طرف سے آئیں گے نہ وہ کسی امیر و حاکم سے مشورہ کریں گے نہ مامور سے۔ جب ایسا ہو گا تو بنوامیہ کی حکومت چلی جائے گی۔

۵۲۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک فتنہ ہو گا جو بہت خون ریز ہو گا، صلہ رحمی ختم ہو جائے گی اور مال و دولت بکھر جائے گی۔ اس کے بعد مشرقی افواج آئیں گی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۲۹-انہی سے روایت ہے کہ اس کی موت کے بعد ایک شخص اتنی مدت تک امیر ہوگا جس میں عورت بچہ جنے اور اس کا دودھ چھڑائے، پھر دوسرا امیر ہوگا جو کچھ دن بھی نہ رہے گا، اس کے بعد علاقہ ''تیماء'' کی طرف سے ایک شخص آئے گا جس کی موت کا وقت آچکا ہوگا، وہ قتل کردیا جائے گا اور اس کی اولاد کی حکومت پچاس سال رہے گی۔

۵۳۰-تبیع سے روایت ہے کہ بنوامیہ میں سے آخری خلیفہ کی حکومت پورے دو سال بھی نہ رہے گی۔

۵۳۱-ابن عیاش سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے ثقہ مشائخ نے بیان کیا کہ یشوع راہب اور کعب احبار ایک جگہ اکٹھا ہوئے۔ یشوع حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے بڑا راہب اور کتابوں کا عالم تھا۔ یشوع اور کعب احبار میں سوال و جواب ہوا۔ یشوع نے کعب سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس نبی کے بعد کتنے بادشاہ ہوں گے؟ کعب احبار نے کہا توریت میں بارہ امیر و بادشاہ کا ذکر ملتا ہے: ان میں سے پہلا امیر صدیق، دوسرا فاروق، تیسرا امین، چوتھا بادشاہوں کا سربراہ، پانچواں افواج کثیرہ کا مالک، چھٹا ظالم و جابر اور ساتواں جماعتوں کا امیر ہے۔ یہ آخری بادشاہ و امیر ہوگا، یہ اپنی موت مرے گا۔ جہاں تک فتنوں کی بات ہے تو وہ تب رونما ہوں گے جب درہم و دینار کو ختم کرنے والے کا بیٹا قتل کیا جائے گا (عمر بن عبدالعزیز غالباً) اس وقت بلا و آفت مسلط کردی جائے گی اور خوش حالی اٹھالی جائے گی۔ اس وقت آنکھ میں نشان والے کے خانوادہ میں سے بادشاہ وحاکم ہوں گے۔ دو ایسے جن کے نام سے کوئی تحریر بھی نہ پڑھی جائے گی، تیسرا بادشاہ اپنے بستر پر مردہ ملے گا۔ اس کی مدت تھوڑی ہوگی اور چوتھا بادشاہ ''جوف'' کے علاقے سے آئے گا، اسی کے ہاتھوں مصیبت آئے گی اور شہر و آبادیاں ویران ہوں گی۔ وہ حمص کا محاصرہ کرتے ہوئے ایک سو بیس روز ٹھہرے گا۔ پھر اس کے علاقے کی طرف سے دہشت ناک خبر آئے گی لہٰذا وہ ''حمص'' سے روانہ ہوجائے گا تو علاقۂ جوف پر بڑی بلا نازل ہوگی۔ نیز ان کے درمیان بھی آفت آئے گی، پھر ان کی حکومت ختم ہوجائے گی۔ پھر دوسرے خاندان کا ایک شخص آکر ان پر غلبہ حاصل کرلے گا۔

☆ابوعامر طائی سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم نے حمص کا چار ماہ تک یا اس سے کچھ کم و بیش عرصہ تک محاصرہ کیے رکھا تھا، اس وقت میں حمص ہی میں تھا۔ یہاں تک کہ اہل حمص بھوک اور پیاس سے پریشان ہوگئے اور اندرونِ شہر کے لوگ سخت پریشان ہوئے اور صلح کا ارادہ کرلیا۔

☆ابوعامر کا بیان ہے کہ مروان کے حکم پر کچھ لوگ شہر کے باہر زمین کھودتے۔ جب یہ لوگ فصیل شہر کے نیچے کھودنا شروع کرتے تو اہل حمص میں سے کچھ لوگ اس کے بالکل مقابل اندر کی

طرف سے کھودنا شروع کرتے، تاکہ سرنگ کے اندر ان کی مڈبھیڑ ہو۔ حمص شہر کے اندر نبطی قوم کا ایک شخص رہتا تھا۔ جب مروان کے آدمی باہر سے کھدائی شروع کرتے تو یہ نبطی شہر کے لوگوں سے کہتا کہ ان کے مدمقابل اندر سے کھدائی کریں، تاکہ سرنگ کے اندر مڈبھیڑ ہو یا ان کی کھودی ہوئی سرنگ انہی کے اوپر گرجائے اور وہ سب کے سب ہلاک ہوجائیں۔ جب بھی مروان اپنے آدمیوں کو کھدائی کا حکم دیتا، شہر کے اندر سے لوگ اسی کے سامنے کھدائی کرنے لگتے۔ مروان کو بتایا گیا کہ شہر میں ایک نبطی شخص موجود ہے، چناں چہ مروان کے کہنے پر باہر سے جب بھی کھودا جاتا ہے تو نبطی شہر والوں سے کہتا ہے کہ اس کے سامنے اندر سے کھودیں، تاکہ سرنگ کے اندر ہی ہم اور وہ بھڑیں۔

☆ابوعامر طائی کا بیان ہے کہ ایک شب چپکے سے مروان اس نبطی کے پاس گیا اور اسے مال کا لالچ دیا جو مروان اسے پہنچادے گا، لیکن نبطی نے شہر چھوڑ کر اس کے پاس جانے سے انکار کردیا۔ جب مروان اس نبطی سے ناامید ہوگیا تو حکم دیا کہ ہر طرف سے شہر میں جانے والے پانی کا راستہ بند کردو۔ جب حمص والوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فصیل شہر پر ایک سیاہ فام کو برہنہ بدن مروان کے لشکر کے عین مقابل کھڑا کردیا جس نے زور سے چلا کر کہا مروان! اگر تمہیں پیاس ہو تو ہم تمہیں پانی پلادیں، اگر تم بھوکے ہو تو کھانا کھلادیں اور اگر تمہاری کوئی اور ضرورت ہو تو ہم وہ بھی پوری کردیں گے۔ اب تم اپنے لشکر کی حفاظت کرو کہ وہ تمہارے اوپر چھوڑے جانے والے پانی میں ڈوب نہ جائیں۔ اس کے بعد شہر میں منادی کرادی گئی کہ نہر ''حریس'' کا پانی شہر کے باہر جانے دو جو شہر کے چاروں طرف پھیل جائے۔ چناں چہ لوگوں نے بڑے بڑے کنوؤں سے نہر میں پانی ڈالا جس سے مروان کے لشکر کی طرف زبردست پانی کا ریلا چلا۔ جب پانی مروان کے لشکر تک پہنچا تو سب گھبرا گئے۔ مروان پوچھنے لگا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمص والوں نے شہر کے اندر سے آپ کے اوپر پانی چھوڑا ہے۔ اس پر مروان کہنے لگا میں نے تو سمجھا تھا کہ انہیں سخت پیاس لگے گی، لیکن ان کے پاس تو اتنا زیادہ پانی ہے جس سے ہمارے لشکر کے ڈوبنے کا اندیشہ ہے، اس لیے یہاں سے کوچ کرو، چناں چہ لشکر کوچ کرگیا۔

★★★

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۸- بنو عباس کا خروج

۵۳۲- امام زہری کا بیان ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ''خراسان'' سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ جب یہ خراسان کی پہاڑی گھاٹی سے نیچے اتریں گے تو انہیں کوئی واپس نہ لوٹا سکے گا سوائے اہلِ مغرب پر مشتمل عجمیوں کے جھنڈوں کے۔

۵۳۳- رجاء بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن ابو زینب بیت المقدس گئے تو میں نے عرض کیا شاید آپ کو مغرب سے ڈر ہے؟ کہنے لگے نہیں، ان کا فتنہ تو ان سے آگے نہ بڑھے گا جب تک سیاہ جھنڈے نہ نکلیں۔ جب سیاہ جھنڈے نکلیں گے تب اہل مغرب کے شر سے ڈرنا۔

۵۳۴- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا ابو الحسن! ہماری حکومت کب ہوگی؟ فرمایا جب خراسان کے نوجوانوں کو دیکھو۔ تم وہاں کے گنہ گاروں کو اور ہم وہاں کے نیکوں کو پالیں۔

۵۳۵- محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حمایت میں خراسان سے سیاہ جھنڈا نکلے گا۔

۵۳۶- امام زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا پر بے وقوف ابن بے وقوف کا غلبہ و قبضہ ہوگا۔ معمر کہتے ہیں کہ یہ ابو مسلم خراسانی ہے۔

۵۳۷- اَبان بن ولید بن عقبہ بن ابو معیط سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، اس وقت میں بھی وہیں موجود تھا، حضرت معاویہ نے انہیں خوب خوب نوازا، اس کے بعد فرمایا ابن عباس! کیا تمہاری بھی حکومت ہوگی؟ حضرت ابن عباس نے کہا امیر المؤمنین! مجھے اس سوال سے معاف رکھیے۔ لیکن حضرت معاویہ نے کہا نہیں تمہیں بتانا پڑے گا۔ کہا ہاں آخری زمانے میں ہماری (بنو عباس کی) حکومت ہوگی۔ حضرت معاویہ نے پوچھا تمہارے حامی کون لوگ ہوں گے؟ کہا خراسان کے لوگ نیز کہا کہ بنو امیہ کو بنو ہاشم سے کچھ نقصان ہوگا اور بنو ہاشم کو بنو امیہ سے۔ اس کے بعد آلِ ابو سفیان میں کا ایک شخص نکلے گا۔

۵۳۸- سلمہ بن مجنون سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے گھر پر تھا تو ابن عباس نے کہا دروازہ بند کر دو۔ اس کے بعد فرمایا کیا یہاں ہمارے علاوہ بھی کوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں۔ سلمہ بن مجنون کہتے ہیں کہ میں ایک کنارے پر تھا۔ حضرت ابن عباس نے کہا جب تم لوگ مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کو آتے دیکھنا تو ان اہل فارس کا

اکرام و اعزاز کرنا، کیوں کہ ہماری حکومت انہی میں مضمر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ابن عباس! کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سنا دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب سیاہ جھنڈے نکلیں گے تو ان میں کا پہلا جھنڈا فتنہ ہوگا، دوسرا گمراہی اور تیسرا کفر۔ (تاریخ بغداد، ۱۲۰/۳)

۵۳۹- مکحول شامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا بنو عباس سے کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے میری امت کو تقسیم کر دیا اور انہیں سیاہ کپڑے پہنا دیے، اللہ تعالیٰ انہیں آگ کے کپڑے پہنائے۔ (طبرانی، ۹۶/۲)

۵۴۰- ابو بکر بن حزم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ کمینہ بن کمینہ انسان کی نہ ہو جائے۔

۵۴۱- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت کمینہ بن کمینہ نہ ہو جائے۔ (سنن ترمذی، ۲۲۰۹، مسند احمد، ۳۸۹/۵)

۵۴۲- سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنو عباس کی حمایت میں سیاہ جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔ پھر جب تک اللہ کی مرضی ہوگی یہ ٹھہریں گے، اس کے بعد مشرق کی طرف سے ہی ابو سفیان کی نسل کے ایک آدمی (سفیانی) اور اس کے ساتھیوں کے خلاف چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔

۵۴۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے ایک سو پچیس کے بعد۔ ان کے لیے بربادی ہے بڑے بازوؤں والے کی خوں ریزی سے۔ وہ بازو کیا ہیں؟ اور ہلاکت ہے ان بازوؤں کے لیے۔ ایسی ہوائیں ہوں گی جن کا چلنا رک کر ہوگا، کچھ ہوائیں خوب تیز چلیں گی اور کچھ ایسی ہوائیں جو دیر سے چلیں گی۔ سنو! تباہی ہے ان کے لیے تیزی سے ہونے والی موت سے، بھیانک بھوک مری سے اور بدترین قتل سے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے گناہوں کے باعث بلاء و آفت مسلط کر دیں گے، ان کے سینے کفر سے لبریز ہوں گے، ان کی پردہ دری و رسوائی ہوگی اور ان کی خوشی اللہ تعالیٰ رنج و غم سے بدل دیں گے۔ سنو! ان کے گناہوں کے باعث ان کی میخیں اکھڑ جائیں گی، طنابیں کٹ جائیں گی، ہوائیں مکدر اور خراب ہو جائیں گی اور ان کے مرتد ہونے والے حیران و ششدر رہ جائیں گے۔ سنو! تباہی ہے قریش کے لیے ان کے زندیق آدمی سے جو ایسی چیزیں ایجاد کرے گا جس سے قریش کا دین مکدر اور گدلا ہو جائے گا، قریش کی پردے کی دیواریں منہدم کر دے گا اور ان پر اپنی فوجوں کو چڑھائی کا حکم دے گا۔ اس کے بعد نوحہ کرنے

www.RaddeShakeeliyat.com

والی اور رونے والی عورتیں اٹھیں گی، کوئی اپنی دنیا پر ماتم کرے گی، کوئی اپنی گردن کی تذلیل پر، کوئی باندی بنائے جانے پر، کوئی اپنی شرمگاہ حلال کیے جانے پر، کوئی اپنے پیٹ کے اندر بچوں کے قتل کیے جانے پر، کوئی اپنی اولاد کی بھوک مری پر، کوئی عزت کے بعد ذلت پر، کوئی اپنے مردوں اور شوہروں پر، کوئی فوج کے خوف سے اور کوئی اپنی قبر کے شوق میں روئے گی۔

۵۴۴- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے ایک سو پچیس سال کے بعد اس شر سے جو نزدیک آگئی ہے، یعنی بازوں سے اور یہ بازو کیا ہیں؟ ہلاکت ہے ان بازوؤں کے لیے۔ ایسی ہوا سے جو ٹھہر جائے گی، ایسی ہوا سے جو بہت تیز چلے گی، ایسی ہوا سے جو دیر سے چلے گی، ان کے لیے تباہی ہے۔ بدترین قتل ہے، تیزی سے ہونے والی اموات اور بھیانک بھوک مری کی وجہ سے۔ ان پر مصیبت بھرپور ڈال دی جائے گی تو ان کے دل کفر اختیار کر لیں گے، خوشی رنج میں بدل جائے گی، پردے چاق کر دیے جائیں گے۔ سنو! ان کے گناہوں کے سبب ان کے مرتدین غالب ہوں گے، ان کی میخیں اکھڑ جائیں گے اور طنابیں کاٹ دی جائیں گی۔ ہلاکت ہے عربوں کے لیے ان کے زندیق آدمی سے۔ جو نئی چیزیں دین میں نکالے گا، قریش کے دین کو گدلا کر دے گا، لہٰذا اس کے سبب ان کی ہیبت و عظمت ختم ہو جائے گی، پردے کی دیواریں منہدم کر کے اپنی فوج چڑھا دے گا۔ اس وقت نوحہ کرنے والیاں اور رونے والیاں کھڑی ہوں گی، کوئی دنیا کے لیے روئے گی، کوئی اپنے دین کی خاطر، کوئی عزت کے بعد اپنی ذلت پر، کوئی اپنے بچوں کی بھوک مری پر، کوئی اپنے پیٹ میں بچوں کے مارے جانے پر، کوئی باندی بنائے جانے پر، کوئی اپنی شرم گاہ حلال کیے جانے پر، کوئی خون بہائے جانے پر، کوئی فوج کی وجہ سے اور کوئی قبر کے شوق میں۔

۵۴۵- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرا بنو عباس سے کیا مطلب؟ ان لوگوں نے میری امت کو منتشر کر دیا، ان کے خون بہائے اور انہیں سیاہ کپڑے پہنائے، اللہ انہیں آگ کے کپڑے پہنائے۔

۵۴۶- ابو امیہ کلبی سے روایت ہے کہ یزید بن عبدالملک کے زمانۂ امارت میں ہم سے ایک ایسے بڑے بوڑھے نے بیان کیا جس کو جاہلیت کا زمانہ ملا تھا اور اس کی بھویں آنکھوں پر گر گئی تھیں، ہم اس کے پاس اپنے زمانے کے بارے میں معلوم کرنے گئے تھے۔ چناں چہ اس نے ہمیں بنو امیہ کے بارے میں بتایا، یہاں تک کہ مروان کے نکلنے کا بھی ذکر کیا۔ کہنے لگا پھر جزیرہ سے نکلنے والے "مرین" کے بعد سیاہ جھنڈے نکلیں گے جو تمہارے اوپر سیلاب کی طرح آئیں گے یہاں

تک کہ وہ لوگ دن کے تیسرے پہر دمشق میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اہل دمشق سے رحمت اٹھالی جائے گی۔ بعد میں پھر رحمت واپس آجائے گی اور ان سے تلوار اٹھالی جائے گی، پھر یہ لوگ یہاں سے روانہ ہو کر مغرب پہنچ جائیں گے۔

۵۴۷- کعب احبار سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے آنے والے شامی فتنہ کے بعد، بادشاہوں کی ہلاکت اور عربوں کی ذلت ہوگی تا آں کہ اہلِ مغرب نکل آئیں۔

۵۴۸- محمد بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی تباہی و بربادی ہوگی دو گروہوں کی وجہ سے: بنو امیہ اور بنو عباس سے اور گمراہی کے جھنڈے سے۔

۵۴۹- انہی سے روایت ہے کہ دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ بنو عباس کی حمایت میں مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلیں۔

۵۵۰- امام زہری سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے۔ ان کی قیادت ایسے لوگ کریں گے جن کا ڈیل ڈول خراسانی بھاری بھرکم اونٹ جیسا ہوگا، بدن اور سر پر بال بہت ہوں گے، ان کے خاندان گاؤں سے ہوں گے اور نام کنیتوں والے ہوں گے۔ یہ لوگ دمشق کو فتح کریں گے اور اہل دمشق سے رحمت تین پہروں کے لیے اٹھالی جائے گی۔

۵۵۱- حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ بڑے بڑے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ دمشق میں داخل ہوں گے اور وہاں بڑی قتل و غارت گری مچائیں گے۔ ان کا نعرہ ہوگا مار ڈالو، مار ڈالو۔

۵۵۲- ابو جعفر سے روایت ہے کہ جب ایک سو انتیس سال پورے ہوں گے، بنو امیہ کی تلواریں آپس میں ٹکرائیں گی اور جزیرہ کا گدھا انسان ملک شام پر قابض ہو جائے گا تب ایک سو انتیس سال پر سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور مینڈھا صفت شخص ایسی قوم کے ساتھ نکلے گا جن کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، ان کے دل لوہے کی پلیٹوں جیسے نہایت سخت ہوں گے، بال کندھوں تک ہوں گے، انہیں اپنے دشمن پر کوئی رحم نہ آئے گا، ان کے نام کنیت ہوں گے اور قبیلے گاؤں دیہات کے، ان کے بدن پر سیاہ رات کی مانند کالے کپڑے ہوں گے، وہ ان لوگوں کو آل بنو عباس کی حمایت میں لے کر آئے گا، یہی بنو عباس کی سلطنت ہوگی۔ یہ لوگ اس زمانے کے بڑے اور معزز لوگوں کو قتل کر دیں گے یہاں تک وہ بھاگ کر جنگل میں چلے جائیں گے۔ پھر ان کی حکومت قائم رہے گی یہاں تک کہ دم دار ستارہ طلوع ہوگا، پھر ان میں آپس کے اندر اختلافات و تنازعات جنم لیں گے۔

۵۵۳- محدث ابو قبیل نے بنو امیہ کا برائی سے تذکرہ کرنے کے بعد کہا کہ پھر سیاہ جھنڈوں

www.RaddeShakeeliyat.com

والے تمہارے حاکم وامیر ہوں گے جن کی مدتِ حکومت لمبی ہوگی۔ یہاں تک کہ ان میں سے دو لڑکوں کے ہاتھ پر بیعت امارت کی جائے گی۔ جب یہ دونوں بڑے ہوں گے تو ان میں باہم اختلاف ہوگا۔ جب یہ جھنڈے بلند ہوں گے تو وہی ان لوگوں کی حکومت کے خاتمہ کا سبب ہوں گے۔ پھر جب مصر میں امیر المؤمنین عبداللہ کی طرف سے تحریر پڑھی جائے گی تو بہت جلد دوسری تحریر امیر المؤمنین عبداللہ عبدالرحمٰن کے نام سے پڑھی جائے گی۔ یہ مغرب کا بادشاہ ہوگا اور سب سے بدترین بادشاہ ہوگا۔ یہ لوگ مصر اور شام کو اجاڑ کر رکھ دیں گے۔ جب ملک شام میں ان کی حکومت جم جائے گی تو سیاہ جھنڈوں والے، تینوں جھنڈوں کے سپہ سالاران اور وہاں جو بھی لوگ ہوں گے وہ اہل مغرب کے خلاف متحد ہو جائیں گے اور ایک ساتھ مل کر ان سے جنگ کریں گے۔ اس میں غلبہ تینوں جھنڈے والوں کا ہوگا اور قوم ''بربر'' کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ پھر یہ لوگ سیاہ جھنڈے والوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ ان کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا، اس وقت حضرت حذیفہ بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ اس نے پوچھا ابن عباس۔ ''حم عسق'' (شوریٰ ۱،۲۔) سے کیا مراد ہے؟ حضرت ابن عباس کچھ دیر تک سر جھکائے رہے اور اس سے بے رخی برتی۔ اس نے کئی مرتبہ یہی سوال دہرایا مگر انہوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد حضرت حذیفہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابن عباس کو جواب دینا کیوں ناگوار ہو رہا ہے؟ یہ آیت دراصل انہی کے خانوادے کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کو عبدالالٰہ یا عبداللہ کہا جائے گا۔ یہ مشرق کے ایک دریا پر اترے گا، اس پر دو شہر بسائے گئے ہوں گے، وہ ان دونوں کے بیچ سے ایک نہر نکالے گا اور ان شہروں میں ہر ظالم اور سرکش کو جمع کرے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱/۴۰)

☆ ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جب دریائے فرات کے ساحل پر شہر آباد ہو جائے تو تمہارے اوپر چھوٹے بڑے، نیز دور اور نزدیک کے دستے حملہ کریں گے اور تم لوگ اپنے دین سے ایسے ہی الگ ہو جاؤ گے جیسے عورت اپنی شرم گاہ سے (زنا کے وقت الگ ہو جاتی ہے) یہاں تک کہ تم نہ رکو گے اپنے اوپر نازل ہونے والی ذلت سے اور جب ان دونوں دریاؤں کے بیچ سرزمین عراق سے الگ تھلگ ایک خطہ میں کوئی شہر بسایا جائے گا تو تمہارے اوپر بدترین مصیبت نازل ہوگی۔

۵۵۴- حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے صاحب زادے: یوسف کا گزر مروان بن حکم کے گھر کے پاس سے ہوا تو کہا کہ امت محمدیہ کے لیے اس گھر والوں کی طرف سے ہلاکت و بربادی

ہے یہاں تک کہ خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلیں۔

۵۵۵- کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حمایت میں سیاہ جھنڈے نکلیں گے یہاں تک یہ لوگ ملک شام میں آ کر ٹھہریں گے۔ ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ ہر ظالم و سرکش یا کہا ان کے دشمن کو قتل کرا دیں گے۔ ایک گندمی رنگ شخص ان کے میدان میں پینتالیس روز تک لشکر کے ساتھ خیمہ زن رہے گا، اس کے بعد وہ وہاں ستر ہزار فوج کے ساتھ داخل ہوگا۔ ان کا نعرہ ہوگا ''مار ڈالو، مار ڈالو'' اس کے بعد جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر ان کی حکومت سات میں نو باقی رہے گی۔ اس کے تہتر سال بعد ان کی حکومت چلی جائے گی۔

۵۵۶- عبداللہ بن ابواشعث لیثی سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حمایت میں دو جھنڈے نکلیں گے: ان میں سے ایک کا آغاز فتح و غلبہ ہوگا اور انجام گناہ، یہ لوگ ان کی نصرت نہ کریں گے اللہ ان کی نصرت نہ کرے۔ دوسرے جھنڈے کا آغاز گناہ ہوگا اور انجام کفر، یہ لوگ ان کی نصرت نہ کریں گے اللہ ان کی نصرت نہ کرے۔

۵۵۷- سعید بن زرعہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ نوف بکالی اپنے تلامذہ سے کہہ رہے تھے کہ میں سابقہ کتب میں پاتا ہوں کہ اس سال دمشق میں داخل ہوں گے نمدہ، زین اور کمبل والے جانور۔ پھر دمشق کے مقتولین بچھڑوں پر نکالے جائیں گے اور ان کی عورتوں کا پیٹ چیرا جائے گا۔ اس پر کعب احبار نے کہا کہ ایسا کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو مشرق کی طرف سے آئیں گے، ان کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے۔ ان جھنڈوں پر لکھا ہوگا کہ ہم نے تمہاری بیعت اور عہد وفا کیا، پھر اسے وہ توڑ دیں گے اور آ کر حمص اور ''دیر مسحل'' میں قیام کریں گے۔ ان سے مقابلے کے لیے ایک دستہ جائے گا جسے وہ لوگ نیست و نابود کر دیں گے۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر دمشق آئیں گے جسے بزور طاقت فتح کریں گے۔ ان کا نعرہ ہوگا ''مار ڈالو، مار ڈالو'' اہل دمشق سے تین پہروں تک کے لیے رحمت اٹھا لی جائے گی۔

۵۵۸- حضرت علیؓ نے فرمایا جب تم لوگ سیاہ جھنڈوں کو دیکھنا تو زمین سے چمٹ جانا، نہ ہاتھ ہلانا اور نہ پیر۔ اس کے بعد کمزور لوگ نکلیں گے جن کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ ان کے دل لوہے کی پلیٹوں جیسے ہوں گے، یہ لوگ سلطنت کے مالک بن جائیں گے، یہ کسی عہد اور پہچان کو پورا نہ کریں گے۔ حق کی دعوت دیں گے، حالانکہ وہ خود اہل حق نہ ہوں گے۔ ان کے نام کنیت ہوں گے اور ان کا تعلق گاؤں دیہات سے ہوگا۔ ان کے بال عورتوں کی مانند لمبے لمبے ہوں گے۔ پھر ان میں باہم اختلاف ہوگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکومت کرنے کا حق جس کو چاہیں گے، دیں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۵۹-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جزیرہ سے نکلے گا جو لوگوں کو روند ڈالے گا اور بڑی خوں ریزی کرے گا۔ پھر خراسان سے ایک شخص بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا موسوم بہ عبداللہ کے قتل کے بعد، نکلے گا۔ یہ تقریباً چالیس سال حکومت کرے گا۔ پھر یہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے خاندان کے دو آدمیوں میں جن کا نام ایک ہی ہوگا، اختلاف ہوگا اور ''عقرقوفا'' میں زبردست جنگ ہوگی تو یہ دونوں خلیفہ سے قرب و تعلق ظاہر کریں گے۔ پھر بنو اصفر (رومیوں) کی حکومت کی علامت ظاہر ہوگی یعنی دم دار ستارہ نظر آئے گا۔ پھر یہ ڈوب جائے گا تو دوبارہ امر حکومت ان کے ہاتھ میں نہ جائے گا۔

۵۶۰-حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم سنو کہ مشرق سے نہایت عیار اور چالاک لوگ آ رہے ہیں جن کا لباس دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہو تو سمجھو کہ قیامت سایہ فگن ہو چکی ہے۔ (جمع الجوامع/۲۰۰۸)

۵۶۱-حضرت کعب سے مروی ہے کہ کالے جھنڈوں کے نکلنے سے اہل شام میں زیادہ خوش بخت اہل حمص ہوں گے اور زیادہ بد بخت اہل دمشق۔

۵۶۲-صالح بن ابو صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ ان کی مزاج پرسی کے لیے آئے، وہ اس وقت بدہضمی کے مرض میں مبتلا تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ کا تذکرہ کیا اور بہت سخت سست زبان استعمال کی۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا کہ یہ چیز آپ پر گراں نہ گزرنی چاہئے کیوں کہ اللہ کی قسم!! اگر دنیا صرف ایک دن کے لیے ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دیتے کہ بنو ہاشم کی خلافت و امارت قائم ہو جائے۔ (جمع الجوامع/۲۰۰۸)

۵۶۳-راشد بن داؤد صنعانی سے روایت ہے کہ بنو امیہ کی بربادی کے بعد ایسا شخص آئے گا جو جنگلی لوگوں کو ساتھ لائے گا، اس کے پاس زمین کے چاروں کونوں سے لوگ اکٹھا ہو جائیں گے انہی سے اللہ تعالیٰ اس امت کو عذاب میں مبتلا کریں گے۔

۵۶۴-سعید بن مرثد ابو العالیہ سے روایت ہے کہ میں ابن اثال کے محل کے پاس شرحبیل بن ذی حمایت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں بنو عباد سے تعلق رکھنے والے ایک بہت بوڑھے صاحب گزرے جن کی بھویں آنکھوں پر گر گئی تھیں اور وہ لاٹھی کے سہارے چل رہے تھے۔ شرحبیل نے آواز دی بڑے میاں یہاں آئیے! چنانچہ وہ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ شرحبیل نے کہا کہ آپ کی

عقل تو بہت تجربہ کار ہے؟ کہنے لگے میں نے اس شہر میں اہل فارس کو الگ الگ حلقہ بنا کر بیٹھے اور یہ باتیں کرتے ہوئے سنا ہے کہ فارس کے علاقے پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے بحر و بر کے خزانے کھول دیں گے۔ یہ مسلمان اپنے حلیہ مثلاً لمبے بالوں اور لمبے نیزوں سے پہچانے جائیں گے، یہ لنگی پہنیں گے۔ ان کا آخری بادشاہ قتل کیا جائے گا اور حکومت اس سے چھین لی جائے گی۔ ان کے دسترخوانوں پر مال و دولت اور کھانے پینے کی چیزوں کو انڈیلا جائے گا، پھر بھی وہ ان سے سیر نہ ہوں گے۔

۵۶۵-حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اہل مشرق میں سے ایک شخص نکلے گا جو آل محمد ﷺ کی طرف بلائے گا، حالانکہ وہ خود ان سے بہت دور ہوگا۔ وہ سیاہ جھنڈے نصب کرے گا۔ ان کی ابتداء نصرت و فتح ہے اور انجام کفر، عربوں میں سے نیچے درجے کے لوگ، موالی و ممالیک میں سے کمینہ صفت، بھگوڑے غلام اور دنیا بھر کے مرتد، اس کی اتباع کریں گے۔ ان کی پہچان سیاہی ہوگی اور دین شرک و کفر۔ ان میں سے زیادہ تر غیر مختون ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت حذیفہ نے حضرت ابن عمرؓ سے فرمایا ابو عبدالرحمٰن! آپ اس کا زمانہ نہیں پائیں گے (اس لیے زیادہ پریشان نہ ہوں) اس پر حضرت ابن عمر نے کہا لیکن میں اپنے بعد والوں سے اسے بیان تو کر دوں گا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس کا نام ہے ''حالقہ'' یہ دین کو بالکل مونڈ کر رکھ دے گا۔ اس میں اصیل عرب، ممالیک و موالی میں سے نیک حضرات، خزانوں اور مال کے مالک نیز علماء و فقہاء ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ فتنہ جب فرو ہوگا تو یہ لوگ اقل قلیل تعداد میں رہ جائیں گے۔

۵۶۶-حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ بنو امیہ اپنی حکومت کا پھل کھاتے رہیں گے یہاں تک کہ مشرق سے سیاہ جھنڈے نکلیں جو ان کا خون مباح کر دیں گے۔

۵۶۷-حسن بصری اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ خراسان کی طرف سے ایک سیاہ جھنڈا نکلے گا تو یہ لوگ ہی غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کی ہلاکت اسی جگہ پر ہوگی جہاں سے یہ نکلے تھے یعنی خراسان سے۔

۵۶۸-حضرت علیؓ نے فرمایا ان کی ہلاکت وہیں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتداء ہوئی تھی۔

۵۶۹-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی واپس نہ کر پائے گا یہاں تک یہ ایلیاء یعنی بیت المقدس میں نصب ہوں گے۔

۵۷۰-کعب احبار سے روایت ہے کہ عنقریب عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی،

www.RaddeShakeeliyat.com

شام کو بال کی مانند چیر دیا جائے گا اور مصر کو مینگنی کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت اللہ کا حکم (قیامت) نازل ہوگا۔

۱۹- بنو عباس کی مدتِ حکومت ختم ہونے کی اولین علامت

۵۷۱- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ بنو عباس کی تباہی ان کے باہمی اختلاف کے وقت ہوگی۔ چناں چہ ان کی سلطنت ختم ہونے کی اولین علامت ان کا باہمی اختلاف ہوگا۔

۵۷۲- حضرت ابو قبیل سے روایت ہے کہ لوگ خیر و عافیت اور خوش حالی میں رہیں گے جب تک بنو عباس کی حکومت ختم نہ ہوگی۔ جب ان کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا تو پھر لوگ ہمیشہ مبتلائے فتنہ رہیں گے حضرت مہدی کے خروج تک۔ (الحاوی سیوطی، ۸۳/۲)

۵۷۳- ابو امیہ کلبی سے روایت ہے کہ ہم سے ایک عمر دراز شخص نے بیان کیا جس نے زمانۂ جاہلیت بھی پایا تھا اور بھنویں آنکھوں پر گر گئی تھیں کہ سیاہ جھنڈے والوں کی گرفت ان کے نکلنے کے بعد سے سخت رہے گی یہاں تک کہ باہم اختلاف ہو جائے۔

۵۷۴- ابو قبیل سے روایت ہے کہ ان کا معاملہ غالب رہے گا یہاں تک کہ ان میں سے دو نوجوان لڑکوں کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔ جب یہ دونوں بڑے ہوں گے تو باہم اختلاف کریں گے جو کہ لمبا ہو جائے گا۔ تا آں کہ ملک شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔ جب یہ بلند ہوں گے تو یہی ان کی حکومت کے خاتمہ کا سبب ہوں گے۔

۵۷۵- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عنقریب تمہارے حاکم و امیر نہایت برے لوگ ہوں گے۔ جب یہ تین الگ الگ جھنڈوں میں منقسم ہو جائیں تو سمجھ لینا کہ ان کی بربادی ہے۔

۵۷۶- ابو امیہ کلبی سے روایت ہے کہ ہم سے بڑے بوڑھے شیخ نے بیان کیا جنہیں جاہلیت کا زمانہ بھی ملا تھا اور بھنویں آنکھوں پر آگئی تھیں کہ سیاہ جھنڈے والوں کی گرفت مضبوط رہے گی یہاں تک کہ وہ باہم اختلاف کرنے لگیں۔ چناں چہ یہ لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک گروہ بنو فاطمہ کی طرف بلائے گا، دوسرا بنو عباس کی طرف، جب کہ تیسرا اپنے لیے۔ ابو امیہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ اپنے لیے سے کون مراد ہے؟ کہا معلوم نہیں۔

۵۷۷- محمد بن حنفیہ نے فرمایا کہ خراسان سے نکلنے والے سیاہ جھنڈوں کے نیزوں کے پھل میں ہی فتح و نصرت ہوگی تا آں کہ باہم اختلاف ہو جائے۔ جب باہم اختلاف پیدا ہوگا تو ملک شام سے تین جھنڈے نکلیں گے۔

۵۷۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ آلِ عباس باہم اختلاف کریں گے تو یہی ان کی حکومت ختم ہونے کا آغاز ہوگا۔

۵۷۹- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بنو عباس کا ساتواں حاکم لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا تو لوگ اس کی دعوت قبول نہ کریں گے۔ اس سے اہل خاندان کہیں گے کہ تم ہمیں ہمارے گھروں سے نکال دینا چاہتے ہو؟ اس پر وہ کہے گا اچھا تو میں آپ لوگوں کی بابت حضرت عمرؓ کی سیرت پر عمل کروں گا۔ اہل خانہ اس پر بھی تیار نہ ہوں گے اور اسے بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا اور اس کے اہل خاندان میں سے ہی ایک دشمن قتل کر دے گا۔ جب وہ قتل ہو جائے گا تو ان میں باہم شدید اختلاف رونما ہوگا۔ حضرت ابن مسعود نے کہا کہ حضورِ اکرم ﷺ نے طویل ترین سلسلۂ اختلاف کا ذکر کر کے فرمایا ایسا سفیانی کے خروج تک رہے گا۔ (البدایہ والنہایہ، ۲۵۸/۶)

۵۸۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والے باہم اختلاف کریں اس وقت "حرستا" (۱) نامی ایک بستی کو جو "ارم" میں ہوگی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ وہیں سے شام کی طرف سے تینوں جھنڈے نکلیں گے۔

۵۸۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب بنو عباس میں سے دو آدمی جو دونوں سر برآوردہ اور حاکم ہوں گے، انہیں معزول کر دیا جائے گا تو بنو عباس میں پہلا اختلاف رونما ہوگا۔ اس کے بعد دوسرا اختلاف پیدا ہوگا جس میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سفیانی کا خروج بھی ان کے دوسرے اختلاف کے وقت ہوگا۔

۵۸۲- محدث ابو جَلَد سے روایت ہے کہ بنو ہاشم میں سے دو افراد باپ اور بیٹے ستر سال حکومت کریں گے۔

۵۸۳- کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت نو ماہ کم ایک ہزار سال رہے گی۔ اس کے بعد ان کے لیے ہلاکت ہے اور اس ہلاکت کے بعد بالکل تباہی۔

۵۸۴- حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت میں لوگ خیر سے ناامید ہو جائیں گے، پھر ان کا معاملہ منتشر ہو جائے گا۔ اس وقت اگر بچھو کا بل ملے گا تو لوگ اس میں گھس جائیں گے، کیوں کہ لوگ ایک طویل شر میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد بنو عباس کی حکومت ختم ہو گی اور حضرت مہدی کی حکومت قائم ہوگی۔ (الحاوی، ۸۳/۲)

(۱) دمشق کے مضافات میں ایک بستی کا نام ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۸۵-حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے پانچواں شخص جب وفات پائے گا تو ہر طرف افراتفری مچے گی۔ جب ساتواں شخص وفات پائے گا تب بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہاں تک کہ حضرت مہدی کی حکومت قائم ہو جائے۔ (ایضاً، وکنز العمال ۳۱۴۰۰)

دوسری سند سے منقول روایت میں پانچویں کو ساتواں حاکم بتایا گیا ہے۔

۵۸۶-ابو حسان بن نوبہ سے روایت ہے کہ بنو عباس میں سے تین ایسے امیر ہوں گے جن سب کے ناموں کا پہلا حرف ''عین'' ہوگا۔

۵۸۷-ابو وھب کلاعی سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت غالب رہے گی ہر مخالف پر یہاں تک کہ ان کے خلاف اہلِ مغرب فوج کشی کریں۔

۵۸۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ جب ''حرستا'' نامی بستی میں ''خسف'' یعنی موت اور ہلاکت واقع ہوگی اور بنو عباس کے ہر دو خلفاء کو معزول کر دیا جائے گا اور آلِ عباس میں اتنا شدید اختلاف ہو جائے کہ بارہ جھنڈے الگ الگ بن جائیں تو اس وقت ان کے دار الخلافہ میں ان پر فتنے غالب آجائیں گے، یہیں ان کے مخالفین جمع ہوں گے۔ اسی وقت ان کا آخری جھنڈا آجائے گا اور دریائے جیحون پار کرے گا جہاں سب اکٹھے ہوں گے۔ اس وقت ان کی سلطنت کا سقوط ہوگا اور ملک شام پر قومِ بربر کا غلبہ ہو جائے گا۔

۵۸۹-امام زہری سے روایت ہے کہ ان کی حکومت کا خاتمہ وہاں ہوگا جہاں سے ان کے باہمی اختلاف کا آغاز ہوگا۔

۵۹۰-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت کے خاتمہ کی علامت ان میں کے تین ایسے بادشاہوں کا ہونا ہے جن کے نام سو فیصد انبیائے کرام کے ناموں کے مطابق ہوں گے۔ پھر بنو عباس ان تینوں کے بعد جن کی مدتِ حکومت چالیس سال ہوگی، ختم ہو جائیں گے۔ جب تم ان کے اندر باہمی اختلاف دیکھنا اور بنو ہاشم میں سے ایک جماعت دونوں دریاؤں کے بیچ اکٹھی ہوگی، بنو عباس میں سے ایک شخص کی حکومت مغرب کی طرف بھی ہو جائے، سیاہ اور زرد جھنڈے وادی شام کے بیچ میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں، حاکم مصر کو قتل کر دیا جائے اور مصر کا خراج روک دیا جائے تو یہ ان کی حکومت کے خاتمہ کی علامت ہوگی۔

۵۹۱-شعبی اصحی سے روایت ہے کہ بنو عباس میں سے پانچ افراد بادشاہ ہوں گے جو سب کے سب ظالم ہوں گے۔ ان کی وجہ سے زمین کی بربادی ہوگی، ان میں سے پانچواں حاکم اس طرح

مرے گا کہ اس پر شیر جیسا کوئی حملہ آور ہوگا جو اسے اپنے منہ سے کھائے گا اور ہاتھوں سے چیر پھاڑ ڈالے گا۔ اس وقت زمین پر ہو رہی خوں ریزی کے سبب، آسمان تک اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے۔ یہ شخص دو یا تین صبح تک حکومت کرے گا۔ اس کے بعد اونٹ والوں میں سے کوئی حاکم ہوگا۔ پھر آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ یہ زمین اللہ کی ہے، بندے بھی اللہ کے ہیں اور اللہ کا مال اس کے بندوں کے درمیان برابر سرابر تقسیم ہونا چاہئے۔ اس ولایت میں وہ دس سالوں تک حکومت کرے گا۔

۲۰-بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد، ترکوں کے خروج پر ان کی حکومت کے خاتمہ کی اولین علامت

۵۹۲-ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بتایا جس نے خلیفہ ولید بن یزید کی طرف سے قسطنطین کے پاس جانے والے قاصد سے سنا کہ ولید نے کہا کہ تمہارے درمیان جنگیں اور لڑائیاں رہیں گی یہاں تک کہ تمہارے پاس سیاہ جھنڈے آجائیں۔ اس کے بعد تمہارے اوپر ترک حملہ کریں گے جن سے تمہاری جنگ ہوگی۔ اس کے بعد ابھی تمہارے گھوڑوں کی زین خشک بھی نہ ہوگی کہ اہلِ مغرب حملہ کر دیں گے۔

۵۹۳-انہی سے روایت ہے کہ آرمیا سے آکر ملک شام جانے والے لوگوں نے بتایا کہ ان کی وہاں ابو مسلم خراسانی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اس سے کہا کہ ہم لوگ عبد اللہ بن علی کو پسند نہیں کرتے اور ہم تو اسے معزول کرنا چاہتے ہیں، اس نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ سیاہ جھنڈوں والے اپنے مخالفین پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ ترک بابِ آرمینیا سے داخل ہوں۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ ان کے باہمی اختلاف کے بعد ان کی حکومت کے خاتمہ کی یہ پہلی علامت ہوگی۔

۵۹۴-کعب احبار سے روایت ہے کہ گویا میں مقامِ ''اغلہ'' اور ''بارق'' (۱) کے درمیان ترکوں کے ترکش کی آواز سن رہا ہوں۔

۵۹۵-حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ کان کٹے ہوئے گھوڑوں پر سوار عنقریب شام اور جزیرۂ عرب کے ٹیلوں پر حملہ آور ہوں گے۔

۵۹۶-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جب دمشق کے مضافات میں واقع ایک بستی کو زمین میں دھنسا دیا جائے اور مسجد دمشق کے مغربی سمت کا ایک حصہ منہدم ہو جائے، اس وقت ترک

(۱) بارق اور اغلہ: عراق میں دو چشموں کے نام ہیں۔

www.RaddeShakeeliyat.com

اور رومی مل کر ایک ساتھ جنگ کریں گے اور شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔ پھر ان سے سفیانی جنگ کرتے ہوئے انہیں ''قرقیسیا'' تک دھکیل دے گا۔

☆ ابوحکیم سے روایت ہے کہ میں اپنی ایک لڑکی کے ساتھ نکلا۔ اس وقت میں ملک شام میں سکونت پذیر تھا تو ہم سے بتایا گیا کہ جو لوگ کان کٹے ہوئے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں وہ عنقریب ملک شام اور جزیرہ کے ٹیلوں پر حملہ کریں گے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنالیں گے۔ ان کی بے بسی کا یہ عالم ہوگا کہ ایک مرد اپنی بیوی کے پازیب کی سفیدی دیکھتے ہوئے بھی اس کا دفاع نہ کرسکے گا اور نہ ہی اسے بچا سکے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ ترک جزیرۂ عرب آئیں گے یہاں تک کہ ان کے گھوڑے دریائے فرات سے پانی پئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کردیں گے جس سے وہ ہلاک ہوجائیں گے اور صرف ایک آدمی زندہ بچے گا۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ ترک ''آمد'' میں قیام کریں گے، دریائے دجلہ وفرات کا پانی پئیں گے اور پورے جزیرۂ عرب میں فساد پھیلاتے پھریں گے، لیکن اس وقت جزیرہ کے مسلمان ان کے تعلق سے کچھ نہ کرسکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اوپر برفانی ہوا بھیجیں گے جو نہایت تیز سرد اور برف پر مشتمل ہوگی تو وہ لوگ بالکل ہی خاموش ہوجائیں (یعنی ہلاک ہوجائیں) گے۔ جب مسلمان واپس ہوں گے تو کہیں گے کہ انہیں اللہ نے ہلاک کردیا، تمہارے دشمن سے تمہاری حفاظت کی اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکا، سب کے سب ہلاک ہوگئے۔

۵۹۷-مکحول شامی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ترک دو بار نکلیں گے: ایک مرتبہ جب نکلیں گے تو آذربائیجان کو تباہ وبرباد کردیں گے اور دوسری بار ان کے گھوڑے دریائے فرات سے پانی پئیں گے اس کے بعد ترکوں کا کچھ نہ رہے گا۔ (جامع المسانید،۲/۱۸۷)

۵۹۸-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ سفیانی ترکوں سے جنگ کرے گا، پھر ان کا خاتمہ حضرت مہدی کے ہاتھوں ہوگا۔ ترکوں کے خلاف حضرت مہدی کی طرف سے بھیجی جانے والی یہ اولین فوج ہوگی۔ (الحاوی سیوطی،۲/۸۳)

۵۹۹-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ملاحم ومعرکوں میں سے صرف ایک باقی رہ گیا ہے۔ ان میں سے اولین جزیرۂ عرب میں ترکوں کی جنگ ہے۔

۶۰۰-مکحول شامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ترک دو بار نکلیں گے: ایک مرتبہ

وہ آذربائیجان کو اجاڑ دیں گے اور دوسری مرتبہ میں دریائے فرات کے موڑ سے پانی پئیں گے۔

☆ عبدالرحمٰن بن یزید اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ ترکوں کے گھوڑوں پر موت مسلط کردیں گے، تب یہ لوگ پیدل چلیں گے، اسی وقت اللہ کی قضا وقدر کے تحت ان کو بری طرح سے ذبح کیا جائے گا، پھر ترکوں کے لیے کچھ نہ رہے گا۔

۶۰۱-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب تم ترکوں کے پہلے دستہ کو جزیرۂ عرب میں دیکھو تو ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ شکست کھا جائیں یا اللہ تعالیٰ انہیں موت دے کر ان سے تمہاری حفاظت کرے، کیوں کہ یہ لوگ حرم کی توہین کریں گے۔ یہی اہلِ مغرب کے نکلنے اور ان کی حکومت کے خاتمہ کی علامت ہوگی۔

۶۰۲-مکحول سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترک دو بار نکلیں گے، ایک بار جزیرہ میں اس وقت وہ حسین وجمیل عورتوں کو جمع کرلیں گے پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر غالب کردیگا پھر قضاء وقدر کے تحت ان کو بری طرح ذبح کیا جائے گا۔

۶۰۳-حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا تمہارے نبی کے اہل بیت کے لیے کچھ امارتیں اور حکومتیں ہوں گی۔ تب تم زمین سے چمٹ جانا، بالکل بغاوت نہ کرنا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کمزور شخص کی خلافت کے زمانے میں ترک سیلاب کی مانند آئیں گے، اس خلیفہ کو اس کی بیعت کے دو سال بعد ہی معزول کردیا جائے گا۔ ترک رومیوں کے ساتھ اتحاد کرلیں گے، مسجد دمشق کے مغربی سمت میں زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ پیش آئے گا، تین افراد شام میں نکلیں گے اور ان کے بادشاہ کی ہلاکت وہیں سے ہوگی جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی۔ ترک جزیرۂ عرب پر غالب آجائیں گے اور اہلِ روم فلسطین پر۔ ایک عبداللہ نامی شخص دوسرے عبداللہ نامی شخص کا پیچھا کرے گا جن کی فوجیں مقام قرقیسیاء، میں ایک دوسرے سے جنگ کریں گی۔

۶۰۴-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ترک اور بحر کیپین کے رہنے والے تنگ آنکھوں والے، جزیرۂ عرب اور آذربائیجان پر غالب آجائیں گے، جب کہ رومی ''عمق'' اور اس کے مضافات پر۔ اس وقت اہل قنسرین میں سے قبیلۂ قیس کا ایک شخص رومیوں سے جنگ کرے گا، جب کہ عراق میں سفیانی اہلِ مشرق سے برسرپیکار ہوگا۔ ہر ایک حصہ دشمن سے جنگ میں مصروف ہوگا۔ جب سفیانی ان سے چالیس روز تک جنگ کرچکے گا اور اسے کوئی کمک نہ پہنچے گی تو وہ رومیوں سے اس بات پر صلح کرلے گا کہ فریقین میں سے کوئی کسی کو کچھ ادا نہ کرے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۶۰۵- ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی اور منصور یمانی ابقع پر غالب ہو جائیں گے تو ترک اور اہلِ روم نکلیں گے، ان پر بھی سفیانی غالب رہے گا۔

۲۱- بنو عباس کی حکومت کے خاتمہ کی بابت

آسمان کی علامتوں کا بیان

۶۰۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو عباس کی سلطنت کے خاتمہ کی علامت ہے آسمان کی فضا میں سرخی کا غالب ہونا۔ ایسا دس سے پندرہ رمضان کے درمیان ہوگا، جب کہ بیس سے چوبیس رمضان تک زبردست بارش ہوگی اور مشرق کی طرف سے ایک تارہ طلوع ہوگا جس کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، پھر وہ ڈوب جائے گا۔

انہی سے روایت ہے کہ مشرق میں شدید قحط سالی ہوگی، مغرب میں موسلا دھار بارش، جوف کے علاقے میں خوں ریزی اور مقامِ قبلہ میں بڑے پیمانے پر موت۔

۶۰۷- ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب عباسی خلیفہ خراسان پہنچے گا تو مشرق سے ہونٹوں والی سینگ نکلے گی، یہ سینگ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کے وقت نکلی تھی جب انہیں پانی میں غرق کیا گیا تھا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں طلوع ہوئی جب انہیں لوگوں نے آگ میں ڈالا تھا، نیز جب فرعون اور اس کے آدمیوں کو غرق کیا گیا تھا اور جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا گیا تھا۔ جب تم ایسا دیکھنا تو فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرنا۔ یہ سینگ سورج اور چاند کے بے نور ہونے کے بعد ظاہر ہوگی۔ اس کے تھوڑے ہی دن بعد مصر پر ''ابقع'' نامی شخص غالب ہوگا۔

۶۰۸- امام زہری سے روایت ہے کہ سفیانی کے خروج کے وقت تمہیں آسمان پر ایک علامت دکھائی دے گی۔

۶۰۹- حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا یہ علامت ماہِ صفر میں ظاہر ہوگی اور ایک دُم دار ستارہ طلوع ہوگا۔

☆ مکحول شامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۳۰ رمضان یا ۲۸ رمضان کو آسمان پر ایک علامت دکھائی دے گی، ماہِ شوال میں بلا و آفت نازل ہوگی، ذی قعدہ میں فنا ہوگا، ذی الحجہ میں حجاج کو لوٹے جانے کے حادثات ہوں گے اور محرم تو کیا ہے محرم؟

☆ عبدالوھاب بن بخت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہِ رمضان میں روشن ستون کی مانند، آسمان پر ایک نشانی ظاہر ہوگی، شوال میں بلا و آفت، ذی قعدہ میں فنا و تباہی، ذی الحجہ میں حجاج لوٹے جائیں گے اور محرم تو کیا ہے محرم؟

۶۱۰- سفیان کلبی سے روایت ہے کہ سات میں بلاء و آفت نازل ہوگی، آٹھ میں تباہی ہوگی اور نو میں قحط سالی۔

۶۱۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ماہِ رمضان میں ایک نشانی ظاہر ہوگی۔ پھر شوال میں ایک جماعت نکلے گی، ذی قعدہ میں عام تباہی ہوگی، ذی الحجہ میں حجاج کا سامان لوٹ لیا جائے گا۔ پھر ماہِ محرم میں خواتین کی آبرو ریزی کی جائے گی، ماہِ صفر میں ایک زور کی آواز سنائی دے گی، ماہ ربیع الاول و ربیع الثانی میں قبائل ایک دوسرے سے جنگ کریں گے، رجب اور جمادی الاولیٰ کے درمیان انتہائی حیرت انگیز چیزیں رونما ہوں گی۔ اس کے بعد کجاوے سمیت اونٹنی شان دار محل سے بھی بہتر ہوگی جو ایک لاکھ تک مہنگی ہو جائے گی۔ (مستدرک حاکم ۴/۵۱۷)

۶۱۲- سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ماہِ رمضان میں زور کی آواز سنائی دے گی، ماہِ شوال میں آفت و بلا نازل ہوگی، ذی قعدہ میں ہر قبیلہ اپنے قبیلہ کا مکمل طرف دار بن جائے گا، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم تو کیا ہے محرم؟

۶۱۳- شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان میں ایک زوردار آواز سنائی دے گی، شوال میں مصیبت نازل ہوگی، ذی قعدہ میں قبائل کی جنگ ہوگی، ذی الحجہ میں حجاج کو لوٹایا جائے گا اور ماہ محرم میں آسمان سے ایک منادی ندا دے گا سنو! خلقِ خدا میں اللہ کا چنیدہ بندہ فلاں آدمی ہے، تم اس کی اطاعت کرو۔ (سنن ابوعمرو دانی، ۵/۵۱۹)

۶۱۴- عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ماہِ رمضان میں آواز سنائی دے گی، شوال میں بڑی مصیبت نازل ہوگی، ذی قعدہ میں قبائل جنگ کریں گے اور اسی سال حجاج لُوٹے جائیں گے اور منیٰ میں اتنا سخت معرکہ ہوگا کہ بڑی تعداد میں لوگ مارے جائیں گے اور جمرۂ عقبہ کے پاس بڑا خون بہے گا۔ (مستدرک حاکم ۴/۵۰۳)

۶۱۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ لوگ ایک ساتھ حج کریں گے، ایک ہی ساتھ وقوفِ عرفہ کریں گے، لیکن ان کا کوئی امام نہ ہوگا۔ اسی حالت میں جب وہ منیٰ کے اندر ہوں گے کہ کتے جیسی کوئی چیز ان کو آ پکڑے گی، لہٰذا قبائل ایک دوسرے کو للکاریں گے اور اتنی شدید جنگ ہوگی کہ جمرۂ عقبہ خون میں ڈوب جائے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۶۱۶- خالد بن معدان سے روایت ہے کہ عنقریب آگ کا ستون نشانی کے طور پر ظاہر ہوگا جو مشرق سے نکلے گا، اسے تمام زمین والے دیکھیں گے۔ پس جو شخص اس کو پائے تو اپنے اہلِ خانہ کے لیے ایک سال کی خوراک تیار کر لے۔ (ایضاً و سنن ابو عمرو دانی، ۵/ ۵۶۰)

☆ کثیر بن مرہ حضرمی سے روایت ہے کہ ماہِ رمضان کے واقعہ کی نشانی یہ ہے کہ آسمان میں ایک علامت ظاہر ہوگی، اس کے بعد لوگوں میں سخت اختلاف رونما ہوگا، لہٰذا تم سے جتنا ہو سکے غلہ جمع کر لینا۔

☆ امام زہری سے روایت ہے کہ آل ابوسفیان سے تعلق رکھنے والے شخص کی دوسری ولایت وامارت اور دوسرے خروج کے وقت آسمان میں ایک علامت دکھائی دے گی۔

۶۱۷- کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ میں ستر سال سے ماہِ رمضان کے واقعہ کی نشانی کا انتظار کر رہا ہوں۔

۶۱۸- انہی سے یہی روایت دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

۶۱۹- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب ماہِ رمضان میں زوردار چیخ کی آواز ہوگی تو ماہِ شوال میں مصیبت نازل ہوگی، ماہِ ذی قعدہ میں تمام قبائل الگ الگ ہو کر متحارب ہوں گے، ذی الحجہ میں بڑی خوں ریزی ہوگی، جب کہ ماہِ محرم تو کیا ہے محرم؟ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی دور ہو، دور ہو اس میں لوگ ادھر ادھر بہت مارے جائیں گے۔ حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! صیحہ اور چیخ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں بھیانک زلزلہ آئے گا جس سے ہر سونے والا بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا آدمی بیٹھ جائے گا، پردہ نشیں خواتین پردوں سے باہر آ جائیں گی اور اس سال بہت زلزلے ہوں گے۔ لہٰذا جب تم لوگ جمعہ کے روز نماز فجر پڑھ لو تو اپنے کانوں میں ڈاٹ لگا لینا۔ جب تمہیں چیخ کی آواز کا احساس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اور یہ کلمہ کہنا ''سبحان القدوس'' ''سبحان القدوس'' ''ربنا القدوس'' جو ایسا کرے گا وہ بچ جائے گا اور جو ایسا نہ کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (اللآلی سیوطی، ۲/ ۲۰۷)

۶۲۰- ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے ماہِ رمضان کے کچھ دن گزرنے کے بعد اہلِ دمشق پر آنے والا زلزلہ دیکھا ہے کہ ۱۳۷ھ ماہِ رمضان میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے، لیکن جس ''واھیہ'' کا تذکرہ کیا جاتا ہے ہم نے اسے نہیں دیکھا۔ واھیہ زمین میں دھنسایا جانا ہے جو ''حرستا'' نامی بستی میں واقع ہوگا۔ نیز میں نے محرم ۱۴۵ھ میں صبح صادق کے ساتھ مشرق سے

طلوع ہونے والا ایک دم دار ستارہ دیکھا ہے جو ہمیں محرم کے آخر تک صبح صادق کے وقت نظر آتا رہا۔ پھر ہم نے اسے غروبِ آفتاب کے بعد شفق میں دیکھا۔ اس کے بعد مقامِ جوف اور مقامِ غرب کے درمیان دو یا تین ماہ تک دیکھا، پھر وہ دو یا تین سال نظر نہ آیا۔ اس کے بعد ایک ہلکا ستارہ بالکل کھلی ہوئی آنکھوں دیکھا جس کا شعلہ ایک گز کے بقدر اونچا تھا، قطب ستارہ کے نزدیک جو اپنے دائرہ کی گردش کے ساتھ گھومتا تھا۔ یہ جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ اور ماہِ رجب کے کچھ دنوں تک رہا، اس کے بعد چھپ گیا۔ پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جو زیادہ روشن نہ تھا۔ یہ جو قبلۂ شام کی دائیں طرف نمودار ہوا، اس کی روشنی قبلہ کی طرف جوف اور آرمینا تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا تذکرہ میں نے ایک عمر دراز عالم سے کہا جو ہمارے یہاں ''سکاسک'' میں قیام پذیر تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ موعود ستارہ نہیں ہے۔

☆ ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور کے آخری سالوں کے اندر میں نے ایک ستارہ دیکھا، پھر وہ مڑا یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے مل گئے جیسے طوق ہو، یہ رات کے ایک پہر کو ہوا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا اور زمین والوں کے لیے ایسے ہی روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند۔

☆ ولید بن مسلم نے کہا کہ جو سرخی یا ستارے ہم نے دیکھے وہ علاماتِ قیامت والے نہیں تھے۔ یہ تو وہ ستارہ ہوگا جو ماہِ صفر، ربیع الاول و ربیع الثانی یا رجب میں افق پر ادلتا بدلتا رہے گا۔ اس وقت ''خاقان'' ترکوں کو لے کر روانہ ہوگا جس کے ساتھ رومی ہوں گے جھنڈے اور صلیب لیے ہوئے۔

☆ شریک سے روایت ہے کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ماہِ رمضان میں دو بار سورج گرہن ہوگا۔ (الحاوی سیوطی، ۲/ ۸۲)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے خروج سے پہلے مشرق سے ایک دم دار ستارہ طلوع ہوگا۔

۶۲۱- انہی سے روایت ہے کہ بنو عباس کی ہلاکت اس وقت ہوگی جب مقامِ جوف میں ایک ستارہ طلوع ہوگا، زلزلہ آئے گا اور زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ ہوگا۔ یہ سب کچھ ماہِ رمضان میں ہوگا۔ سرخی پانچ سے بیس رمضان تک ظاہر ہوگی، زلزلہ پندرہ سے بیس تک آئے گا، زمین میں دھنسایا جانا بیس سے چوبیس تک ہوگا اور ایک ستارہ نظر آئے گا جو اتنا ہی روشن ہوگا جتنا چاند ہوتا ہے، پھر وہ سانپ کی طرح مڑ جائے گا یہاں تک کہ اس کے دونوں سرے باہم مل سے

www.RaddeShakeeliyat.com

جائیں گے۔ دونوں زلزلے رات میں آئیں گے اور جس ستارے سے انگارہ شیاطین کو مارا جاتا ہے وہ آسمان سے ٹوٹ کر گر جائے گا، اس کی بڑی زور کی آواز ہوگی، یہ مشرق میں گرے گا اور اس کی وجہ سے لوگوں کو سخت مصیبت لاحق ہوگی۔

۶۲۲ – طاؤس سے روایت ہے کہ تین زلزلے آئیں گے: ایک سنگین زلزلہ یمن میں، دوسرا اس سے زیادہ سنگین شام میں اور تیسرا مشرق میں، یہ بالکل تباہ کر دینے والا ہوگا۔ یمن و شام میں تو زلزلہ آچکا، لیکن ابھی مشرق والا نہیں آیا۔

۶۲۳ – حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رمضان میں اتنا سخت زلزلہ آئے گا کہ سونے والا جاگ اٹھے گا اور پردہ نشین خواتین پردوں سے باہر آجائیں گی۔ شوال میں بلا و مصیبت نازل ہوگی، ذی قعدہ میں ہر ایک قبیلہ دوسرے کی طرف جنگ کے ارادے سے جائے گا، ذی الحجہ میں بدترین خوں ریزی ہوگی اور محرم میں کیا کہے محرم؟ یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ ایسا ان لوگوں (بنو عباس) کی حکومت کے خاتمہ کے وقت ہوگا۔

۶۲۴ – حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ اس میں تمایز، تمائل اور معامع ظاہر ہوں۔ حضرت حذیفہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! تمایز کیا ہے؟ فرمایا عصبیت جسے لوگ میرے بعد اسلام میں شروع کریں گے۔ میں نے عرض کیا تمایل کیا ہے؟ فرمایا ہر قبیلہ دوسرے پر ٹوٹ پڑے گا اور اس کی حرمت کو حلال سمجھے گا۔ میں نے عرض کیا معامع کیا ہے؟ فرمایا ایک شہر دوسرے شہر کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ ان کی گردنیں جنگ میں گتھم گتھا ہو جائیں گی۔

۶۲۵ – کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ رمضان میں پیش آمدہ حادثہ کی علامت ظاہر ہوگی۔ شوال میں فتنہ و فساد برپا ہوگا، ذی قعدہ میں مصیبت نازل ہوگی اور ذی الحجہ میں بدترین جنگ ہوگی۔ اس کی علامت ہے آسمان میں روشنی کا ستون ظاہر ہونا۔

۶۲۶ – ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ دوسرے سفیانی کے زمانے میں، جو کہ بدشکل ہوگا ملک شام میں اتنا خوفناک زلزلہ آئے گا کہ ہر قوم یہ سمجھے گی اس کے آس پاس کی ہر چیز برباد ہوگئی ہے۔

۶۲۷ – خالد بن معدان سے روایت ہے کہ جب تم آسمان میں ماہِ رمضان کے اندر مشرق کی طرف سے آگ کا ستون دیکھو تو جس قدر ہو سکے کھانے پینے کی چیزیں رکھ لینا، کیوں کہ وہ قحط اور بھوک مری کا سال ہوگا۔

۶۲۸ – عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ آسمان پر علامت ظاہر ہوگی اور لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو زیادہ سے زیادہ اشیائے خورد و نوش کا ذخیرہ کر لینا۔

☆ مہاجر نبال نے کہا یہ علامت رمضان میں ظاہر ہوگی تو لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے، شوال میں باہم لڑائی ہوگی، ذی قعدہ لوگوں کو بالکل بٹھا دے گا اور ذی الحجہ میں خوں ریزی ہوگی۔

۶۲۹ – شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ رمضان میں علامت ظاہر ہوگی، شوال میں مصیبت نازل ہوگی، ذی قعدہ میں ہلاکت و بربادی، ذی الحجہ میں قتل عام ہوگا اور اسی سال حاجیوں پر بھی حملے ہوں گے۔

۶۳۰ – کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ علامت رمضان میں ظاہر ہوگی، فتنہ و فساد شوال میں، بلا و آفت ذی قعدہ میں، عام تباہی ذی الحجہ میں اور خاتمہ محرم میں ہوگا اور میں ستر سال سے رمضان کی علامت کا انتظار کر رہا ہوں۔

۶۳۱ – خالد بن یزید بن معاویہ سے روایت ہے کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ جھگڑالو، معاند، تنگ دل اور خود پسند ہے تو سمجھو کہ اس کا نقصان بھرپور ہو گیا۔

۲۲ – فتنۂ شام کا آغاز

۶۳۲ – جُبیر بن نُفیر سے روایت ہے انہوں نے شہنشاہِ روم ہرقل کے حوالے سے بیان کیا کہ اس نے کہا ہماری اور اہلِ عرب کی مثال اس شخص کی ہے جس کا ایک گھر ہو، جسے اس نے کسی قوم کو رہائش کے لیے دیا اور کہا کہ جب تک تم لوگ ٹھیک سے رہو گے اور گھر بھی ٹھیک رکھو گے تب تک اس میں رہو، لیکن اگر تم نے اسے خراب کر دیا تو وہ تمہیں گھر سے نکال دے گا۔ چناں چہ ایک عرصہ تک انہوں نے وہ گھر ٹھیک سے آباد رکھا۔ پھر ایک روز مالکِ مکان ان کے پاس گیا تو دیکھا کہ گھر خراب کر رکھا ہے لہٰذا انہیں نکال کر دوسروں کو لے کر آیا اور انہیں بھی گھر میں اسی شرط پر رکھا۔ یہ گھر تو ملک شام ہے، گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہیں جس نے اپنا یہ گھر بنی اسرائیل کو رہنے کے لیے دیا تھا۔ وہ لوگ ایک مدت تک اس گھر میں رہنے کے لائق رہے، پھر انہوں نے اسے بدل دیا اور بگاڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا دیکھ کر انہیں نکال دیا اور ہمیں ایک عرصہ تک اس میں آباد رکھا۔ پھر ہمیں دیکھا تو پایا کہ ہم نے بھی بدل ڈالا اور بگاڑ دیا ہے لہٰذا ہمیں بھی نکال دیا اور اے جماعتِ عرب! تمہیں اس میں بسایا۔ اگر تم درست اور ٹھیک رہے تو اس گھر میں رہنے کے لائق رہو گے اور اگر تم

www.RaddeShakeeliyat.com

نے بھی بدلا اور بگاڑا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس گھر سے نکال دیں گے جیسے تم سے پہلے والوں کو نکال دیا ہے۔

۶۳۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ ملک شام میں تین فتنے ہوں گے: ایک فتنہ خوں ریزی کا ہوگا، دوسرے میں قطع رحمی ہوگی اور بڑی لوٹ مار۔ اس کے بعد مغرب کا فتنہ آئے گا جو کہ اندھا ہوگا۔

۶۳۴- معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اہلِ شام ہلاک ہو جائیں تو میری امت میں کوئی خیر نہ رہے گی۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱/۲۶۵، مسند طیالسی، ۱۰۷۶، مسند احمد، ۳/۴۳۶)

۶۳۵- ابن فاتک اسدی سے روایت ہے کہ اہل شام زمین پر اللہ کے درّے اور کوڑے ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتے ہیں انتقام لیتے ہیں۔ شام کے منافقین کے لیے حرام ہے کہ اہل ایمان پر غالب آئیں اور بغیر رنج وغم مریں۔

۶۳۶-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہر فتنہ ہلکا اور آسان ہے یہاں تک کہ شام کا فتنہ ہو۔ جب شام میں فتنہ ہوگا تو بڑا مہلک اور انتہائی تاریک ہوگا۔

۶۳۷-کعب احبار سے روایت ہے کہ فتنہ امت کے لیے آسان رہے گا جب تک شام سے شروع نہ ہو۔

☆ حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ لوگو! تم فتنوں کو کچھ خوف ناک نہ سمجھو یہاں تک کہ شام کی طرف سے آئے جو کہ اندھا فتنہ ہوگا۔

۶۳۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ مغرب سے آنے والا فتنہ اندھا ہوگا۔

۶۳۹-صفوان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے روز ایک شخص نے کہا اے اللہ! اہل شام پر آپ کی لعنت ہو تو حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا نہیں، تم اہل شام کو مطلق برا بھلا مت کہو، وہ تو بہت بڑی تعداد میں ہیں اور ان میں ابدال بھی ہیں۔

۶۴۰-کعب احبار سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بمنزلہ پرندے کے پیدا کیا ہے۔ چناں چہ مشرق ومغرب کو دو بازو بنایا، ملک شام کو سر بنایا، اس سر کا بھی سر حمص کو بنایا جس میں چونچ ہوتی ہے۔ جب پرندہ چونچ گھماتا ہے (یعنی چونچ چلاتا ہے) تو لوگ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ دمشق کو مانند سینہ بنایا جس میں دل ہوتا ہے۔ جب دل حرکت کرتا ہے تو سارا بدن حرکت کرنے لگتا ہے۔ سر کے دو حصے بنائے: ایک مشرقی بازو کا جو کہ دمشق میں ہے اور دوسرا مغربی بازو کا

جو کہ حمص میں ہے اور یہ پہلے سے زیادہ بھاری ہے۔ پھر سر دونوں بازوؤں کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کا ایک ایک بال صاف کر دیتا ہے۔

۶۴۱-سلیمان بن حاطب حمیری سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو وہیں گھومتا رہے گا جیسے پانی مشکیزہ میں گردش کرتا ہے۔ جب یہ فرو ہوگا تو تم لوگ سخت بھوک سے پریشان ہو گے۔ اس وقت روٹی کی بو مشک سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوگی۔

۶۴۲-تبیع بن عامر سے روایت ہے کہ جب تم ملک شام میں سفید محلات دیکھو جن کا سرا آسمان کو چھو رہا ہو اور وہاں ایسے درخت لگائے جائیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں نہ لگائے گئے ہوں تو مصیبت نازل ہوگی۔

۶۴۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ زمین کا سر شام ہے، اس کے دونوں بازو مصر اور عراق ہیں جب کہ دم حجاز ہے۔ اسی دم کے اوپر شقرہ حملہ کرے گا۔

۶۴۴-انہی سے روایت ہے کہ لوگ ایک مدت تک راحت سے رہیں گے یہاں تک کہ سر (یعنی ملک شام) ویران وبرباد ہو جائے تو سارے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ ان سے عرض کیا گیا سر کی ویرانی کیا ہے؟ کہا ملک شام کی ویرانی وبربادی۔

۶۴۵-انہی سے روایت ہے کہ زمین کے دوسرے حصے ملک شام سے چالیس سال پہلے ویران ہوں گے۔

۶۴۶-نوف بکالی سے روایت ہے کہ بصرہ اور مصر زمین کے بازو ہیں۔ جب یہ دونوں ویران ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔

۶۴۷-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی مثال ایک پرندے کی ہے۔ بصرہ اور مصر دو بازو ہیں۔ جب یہ دونوں تباہ ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔

۶۴۸-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک فتنہ ہوگا جس میں وہاں کے تمام نیک اور معزز لوگ ختم ہو جائیں گے۔ پھر احمقوں اور نیچ قسم کے لوگوں کی کثرت ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے سرداروں کی پرستش کرنے لگیں گے جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔

۶۴۹-سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک فتنہ برپا ہوگا۔ جب بھی ایک سمت سے کچھ فرو ہوگا تو دوسری طرف سے کھل جائے گا۔ یہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے ندا آئے گی کہ تمہارا امیر فلاں آدمی ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

٦٥٠- حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قوموں کو پیدا کیا: پانچ سو کو سمندر میں اور پانچ سو کو خشکی میں۔ ان میں سب سے پہلے جو قوم ہلاک ہوگی وہ ٹڈیوں کی ہے۔ جب ٹڈی ہلاک ہو جائیں گی تو یہ سلسلہ چل پڑے گا جیسے دھاگا کاٹ دیے جانے پر لڑی گرتی رہتی ہے۔ (کامل ابن عدی، ۳۵۱/۵، تاریخ بغداد، ۲۱۸/۱۱)

٦٥١- کعب احبار نے بیان کیا کہ جب فلسطین کا فتنہ بھڑکے گا تو یہ شام میں ایسے ہی گردش کرے گا جیسے مشکیزہ میں پانی گردش کرتا ہے۔ پھر جب یہ ختم ہوگا تو تمہاری تعداد بہت تھوڑی رہ جائے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ چوتھا فتنہ اندھا اور تاریک ہوگا اور سمندر کی طرح موجیں مارے گا۔ عرب و عجم میں سے کوئی گھر نہ بچے گا جو ذلت ورسوائی اور خوف و دہشت سے بھر نہ جائے۔ یہ ملک شام میں گھومتا پھرے گا، پورے عراق پر چھا جائے گا اور جزیرۂ عرب کے ہاتھ اور پاؤں سب کو گھیر لے گا۔ اس فتنہ میں لوگ بری طرح پس جائیں گے اور اتنی سخت پریشانی و بلا ہوگی کہ بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھ لیا جائے گا اور کوئی بھی نکیر کرتے ہوئے اونھ بھی نہ کرے گا۔ اسے ایک طرف سے بند کریں گے تو دوسری طرف سے کھل جائے گا۔ اس میں صبح کو ایک شخص مؤمن رہے گا لیکن شام کو کفر اختیار کرلے گا۔ اس سے وہی بچ پائے گا جو ڈوبنے والے کی طرف دعاء کرے۔ یہ فتنہ بارہ سال تک رہے گا، پھر جب یہ دور ہوگا تو دریائے فرات خشک ہو جائے گا اور اس میں سے سونے کا پہاڑ نکلے گا جس پر لوگوں میں بڑی جنگ ہوگی، یہاں تک کہ ہر نو میں سے سات افراد مار دیے جائیں گے۔

٦٥٢- ابن سیرین کی بابت منقول ہے کہ جب وہ بیٹھتے تو پوچھتے کیا خراسان کی طرف سے کوئی چیز آئی ہے؟ کیا شام کی طرف سے کوئی چیز آئی ہے؟

☆ انہی سے روایت ہے کہ بہر حال علاء بن زیاد کی لڑکیاں تو ان کو ملک شام سے کون نکالے گا کیوں کہ ہم یہ بات کہا کرتے تھے کہ ملک شام میں ایک فتنہ رونما ہوگا۔

۲۳- پرلے درجے کے لوگوں اور کمزوروں کا غلبہ واقتدار

٦٥٣- بکر بن سوادہ سے روایت ہے کہ بنو خثعم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا تم لوگوں نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں، فرمایا تمہیں بتانا ہوگا تو کہنے

لگے ہم نے ایسا گدھا دیکھا ہے جس کے پیر بڑے اونچے تھے۔ فرمایا تم نے اس سے کیا سمجھا؟ کہنے لگے ہم نے یہ سمجھا کہ گرے پڑے اور بے حیثیت لوگ بلند ہوں گے اور باحیثیت و معزز لوگ بے حیثیت ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جیسا تم نے سمجھا وہی مراد ہے۔

٦٥٤- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ملک شام میں ایک فتنہ ہوگا جس میں وہاں کے صرف احمق اور بے حیثیت لوگ رہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے سرداروں کی پرستش کرنے لگیں گے جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔

٦٥٥- کعب احبار سے روایت ہے کہ میری خواہش ہے کہ روئے زمین کا ہر موتی تارکول بن جائے۔ مزید کہا کہ لوگ ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ بھیڑ بکریاں اپنائیں، ان کا دودھ نکالیں اور ان میں باہم مقابلہ کریں۔ جب وہ بہت زیادہ ہو جائیں گی تو ان کو لے کر شہروں، اجتماعی آبادیوں اور مسجدوں سے نکل کر بادیہ میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ کسی نبی کو مبعوث کیا، نہ ہی کسی کو خلیفہ وبادشاہ بنایا مگر متمدن آبادیوں میں۔ یہ لوگ بھی نہ چاہتے تھے کہ انہیں خانہ بدوشوں اور بدؤوں میں رکھا جائے۔ جب اللہ تعالیٰ جماعتوں اور مسجدوں سے ان کی بے اعتنائی دیکھیں گے تو انہی کے غلام وباندی زادوں میں سے ایک قوم کو ان پر مسلط کردیں گے جو ان سے عربی زبان میں گفتگو کریں گے اور انہیں تلوار سے قتل کریں گے یہاں تک کہ وہ پھر سے مسجدوں اور اجتماعی آبادیوں میں واپس آجائیں گے۔ اس لیے تم لوگ عجمیوں کو زیادہ قیدی نہ بناؤ۔ اگر تمہارے قبضے میں موجود قیدیوں پر مجھے اختیار دے دیا جائے تو میں ہر دس میں سے نو کو قتل کردوں اور بچے ہوئے دسویں شخص کو وادیٔ شجر (درختوں کی وادی) وادیٔ عوج (پر پیچ وادی) اور وادیٔ عرعر (دشوار گزار وادی) میں بھیج دوں۔ اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ رہ گئے تو تمہارے لیے جینا اجیرن کردیں گے۔

٦٥٦- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب بادیہ کے رہنے والے تمہارے مال وجائداد میں تمہارے ساتھ شریک بنیں گے اور تم انکار نہ کرسکو گے۔ وہ کہیں گے کہ بہت دنوں تک تم لوگ عیش وعشرت میں رہے اور ہم پریشانی اور مصیبت میں۔

☆ یحییٰ بن جابر کا بیان ہے کہ تم لوگ خیر و عافیت سے رہو گے جب تک بدو اور بادیہ والے تم سے بے نیاز رہیں گے اور جب تک تمہیں بار برداری کے لیے پیٹھ (سواری) ملتی رہے گی۔

☆ حضرت ابوزاہریہؓ سے روایت ہے کہ ذمیوں میں سے اہل مشرق سے زیادہ تمہارے لیے

www.RaddeShakeeliyat.com

پریشان کن، ان فتنوں میں کوئی نہ ہوگا، یہ بدمزاج اور بہت نہانے والے ہوں گے۔ ان کی ایک عورت کسی مسلمان عورت کے پیٹ میں اپنے ناخن سے زخم لگائے گی اور کہے گی "جزیانا" ہمارا جزیہ دے، یہ بطورِ گالی کہے گی۔

☆ قیس بن عاصم ثقفی حضرت سعید بن میسّب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تم یہاں سے نکل کر اپنی قوم کے پاس چلے جاتے اور وہیں فخر و مباہات کرتے تو اس نے کہا معاذ اللہ! کہ میں ایک سو پچیس نمازیں چھوڑ کر محض پانچ نمازوں کو ادا کروں۔ اس کے بعد سعید بن میسّب نے کہا کہ میں نے کعب احبار سے سنا کاش یہ دودھ تارکول بن جائے۔ ان سے کہا گیا کیوں؟ کہا قریش نے گھاٹیوں میں اونٹ کے دم کی اتباع کر لی ہے اور ان کے پیچھے رہ رہے ہیں۔ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے بہت بعید ہو جاتا ہے۔

۶۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ خیر و عافیت سے رہو گے جب تک تمہارے بدّو تمہارے شہر والوں سے بے نیاز رہیں گے۔ لیکن جب وہ تمہارے پاس آ جائیں گے تو تم ان کو روک نہ سکو گے، کیوں کہ وہ سیلاب کی مانند آئیں گے اور کہیں گے کتنے زمانے تک ہم بھوکے رہے اور تم شکم سیر، ہم مصیبت میں رہے، تم آسائش میں، اس لیے آج ہم تمہارے برابر رہیں گے۔

۶۵۸- حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ بھلائی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اہل عجم کو مسلط کر دیں گے جو تلوار سے تمہاری گردنیں ماریں گے، تمہارا مال کھائیں گے اور شیر بن جائیں گے بھاگیں گے بھی نہیں۔

۶۵۹- محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ ہر ایک چیز کا زمانہ لوٹے گا۔ یہاں تک کہ احمقوں کی بھی حکومت ہوشیاروں پر ہوگی۔

۶۶۰- انہی سے روایت ہے کہ ہر چیز کا زمانہ لوٹے گا۔ یہاں تک کہ احمقوں کی بھی حکومت ہوگی اور انہیں عقل مندوں پر اقتدار و غلبہ حاصل ہوگا۔

۶۶۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ہر ایک کی حکومت ہو کر رہے گی۔ چناں چہ باحیثیت لوگوں کی ناداروں پر حکومت ہے، پھر آخری زمانے میں ان ناداروں اور نچلے درجے کے لوگوں کی حکومت ہوگی اور باحیثیت لوگوں سے زمانہ منہ پھیر کر ان کے حق میں ہو جائے

گا۔ جب ایسا ہو تو دجال اور قیامت کا انتظار کرو۔ "والساعة أدهىٰ وأمر" قمر/۴۶- قیامت بہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ تلخ و کڑوی ہے۔

۶۶۲- حضرت ابن عباسؓ نے آیت "ننقصها من أطرافها" رعد/۴۱، الانبیاء:۴۴- ہم زمین کو اس کے تمام گوشوں سے کم کرتے رہتے ہیں- کے بارے میں فرمایا کہ اس سے نیک بندوں کا دنیا سے چلا جانا مراد ہے (مستدرک حاکم، ۲/۳۵۰، سنن دانی، ۴/۲۶۰، تفسیر طبری، ۷/۴۴۶)

۶۶۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ نیک لوگ بے حیثیت کر دیے جائیں گے، بدکاروں کو ترقی دی جائے گی اور ہر قوم کا سردار اس میں کے منافق لوگ ہوں گے۔ (سنن دانی، ۴/۴۰۳)

۶۶۴- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کے امور کا ذمے دار (حاکم) ایسا شخص ہو جائے جس کی روزِ قیامت جو کے برابر بھی کوئی حیثیت نہ ہو (انتہائی برا آدمی)۔

۶۶۵- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب زمانہ تمہیں چھلنی کی طرح چھانے گا اور صرف انسانوں کا تلچھٹ رہ جائے گا۔ جب ایسا زمانہ آئے تو جو تم کو مانوس اور بھلی چیز لگے اسے اختیار کرنا اور جو نامانوس اور بری لگے اسے چھوڑ دینا۔ اپنے خواص (علماء) کو دیکھنا اور عوام کے معاملے کو نظر انداز کر دینا۔ (ابو داود/۴۳۴۲، ابن ماجہ/۳۹۵۷، مسند احمد، ۲/۲۲۱، مسند حاکم، ۴/۴۳۵)

۶۶۶- عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ ہم لوگ یہ بات سنا کرتے تھے کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ایسا زمانہ آئے گا جس میں بیس یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کو دیکھو گے، مگر ان میں ایک بھی ایسا نہ ہوگا جس سے اللہ کے لیے ڈرا جائے۔

۶۶۷- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت کی بابت دودھ اور شراب کا سب سے زیادہ ڈر ہے۔ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! کیوں کر؟ فرمایا لوگ دودھ سے اتنی محبت کریں گے کہ جماعتوں اور مسجدوں سے دور چلے جائیں گے اور جماعت ضائع کر دیں گے۔ (جامع المسانید ابن کثیر، ۲/۵۶۸)

۶۶۸- کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ لوگوں پر حکومت وہ شخص کرے گا جو اس کا اہل نہ ہوگا۔ کمترین آدمی کو اوپر اٹھایا جائے گا اور بلند حیثیت کو گرایا جائے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۶۶۹-کعب احبار سے روایت ہے کہ جب تم دیکھو کہ عرب قریش کی بابت سست پڑ گئے ہیں، پھر موالی کو دیکھو کہ ان کی نظر میں عربوں کی کوئی حیثیت نہ رہ جائے اور زمین کے نئے مسلمانوں کو دیکھو کہ موالی و ممالیک کو اہمیت نہ دیں تو علاماتِ قیامت چھا جائیں گی۔ کُریب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ابو اسحاق (کعب احبار کی کنیت) حضرت حذیفہؓ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ایسا تب ہوگا جب قلم اور تکیے منع کر دیے جائیں گے۔

۲۴-فتنوں سے حفاظت کی جگہ

۶۷۰-حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جب تم یہ دیکھو کہ ملک شام کی حکومت ابو سفیان کی نسل کے کسی شخص کے ہاتھ میں آگئی ہے تو مکہ مکرمہ چلے جانا۔

۶۷۱-حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب آلِ ابوسفیان کے اس حاکم کا معاملہ غالب ہوگا تو اس فتنہ سے وہی نجات پاسکے گا جو محصوری پر صبر کرے گا۔

۶۷۲-سعید بن مہاجر وصابی سے روایت ہے کہ جب مغرب کا فتنہ رونما ہو تو تم اپنے جوتوں کا رخ یمن کی طرف کر دینا، کیوں کہ اس کے علاوہ زمین کا کوئی حصہ تمہاری حفاظت نہ کر سکے گا۔

۶۷۳-حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مغرب کا ایک فتنہ اور مشرق کا ایک فتنہ دونوں مل جائیں تو تم لوگ ملک شام کے نشیبی حصہ میں چلے جانا، کیوں کہ اس وقت زمین کا اندرون (قبر) اس کے بیرون سے بہتر ہوگا۔ (کنز العمال ۳۱۰۳۲/۱۱)

۶۷۴-کعب احبار سے روایت ہے کہ اس وقت زمین کا پیٹ اس کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔

۶۷۵-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس فتنہ سے وہی محفوظ رہے گا جو گم نام ہو۔ اگر وہ سامنے آجائے تو کوئی پہچانے نہ اور اگر گھر میں بیٹھا رہے تو تلاش نہ کیا جائے یا پھر وہ شخص محفوظ رہے گا جو ڈوبنے والے کی طرح دعا کرے۔

۶۷۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ جب وہ زمانہ آئے تو تم اپنے لیے یکسوئی کے ساتھ کوئی جگہ ڈھونڈ لینا جیسے چیونٹی سردی کے لیے تدبیر کرتی ہے۔ وہ جگہ گم نام ہو، مشہور نہ ہو۔ اس شخص (سفیانی) اور دوسروں سے حفاظت کی جگہ مدینہ منورہ اور اس کے آس پاس کے حجاز کا خطہ ہے۔ جب کہ ساحل دوسرے حصوں کی بہ نسبت زیادہ محفوظ رہے گا۔

۶۷۷-نجیب بن سری سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام "جبل خلیل" سے گزرے تو اپنے اہل و اتباع کے لیے تین دعائیں مانگیں: اے اللہ! جو بھی شخص خوف میں یہاں آئے اسے امن دیجیے، یہاں رہنے والوں پر درندوں کو قابو نہ دیجیے اور جب ساری زمین قحط میں مبتلا ہو تو یہ قحط سے محفوظ رہے۔

۶۷۸-وضین بن عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبل خلیل ایک مقدس پہاڑ ہے۔ بنو اسرائیل میں جب بھی فتنہ رونما ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام کے پاس وحی بھیجی کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے بھاگ کر جبل خلیل پر چلے جائیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۲۴۰/۱)

۶۷۹-عمیر بن ھانئ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ میرے ایک بھائی نے جبل خلیل پر اپنا گھر تعمیر کیا ہے اور مجھے اس پر رشک آتا ہے۔ عرض کیا گیا کیوں؟ کہا اس لیے کہ جب دریائے نیل کا پانی روک دیا جائے گا یا جب اتنا زیادہ پانی ہو جائے گا کہ سارا مصر ڈوب جائے تو اہلِ مصر اسی پہاڑ پر قیام کریں گے اور اس وقت آپس میں اس پہاڑ کو رہائش کے لیے رسیوں سے ناپ کر تقسیم کریں گے۔

۶۸۰-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اس فتنہ سے وہی محفوظ رہے گا جو محصوری پر صبر کرے گا، جب کہ سفیانی کے فتنہ سے جائے حفاظت بحکم الٰہی صرف تین شہر ہوں گے! اہل عجم کے لیے سرحدوں کے کنارہ پر واقع شہر انطاکیہ، تورس (۱) نامی شہر اور سمیساط (۲) نامی شہر۔ جب کہ رومیوں سے حفاظت کی جگہ "معتق" نامی پہاڑ ہوگا۔

۶۸۱-کعب احبار سے روایت ہے کہ اہل حمص اس فوج میں سے ہیں جس کا ایک شہید ستر کی شفاعت کرے گا۔ اہل دمشق جنت میں سبز کپڑوں سے پہچانے جائیں گے، اہل اردن اس فوج میں سے ہیں جو روزِ قیامت اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے، جب کہ اہل فلسطین پر اللہ تعالیٰ روزانہ دو مرتبہ نظر کرم ڈالیں گے۔

۶۸۲-حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلی تباہی مصر اور عراق میں ہوگی۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کوہِ سلع تک پہنچ جائے تو ابوذر! تم شام چلے جانا۔ میں نے عرض کیا اگر شام کے لوگ مجھے وہاں سے نکال دیں؟ فرمایا وہ تمہیں جہاں لے کر جائیں وہیں چلے جانا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۲۵۹/۷)

۶۸۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ اہلِ حمص میں سے ایک شہید ستر ہزار کی شفاعت

(۱) تورس: شام کے شہر "حلب" کے مضافات میں ایک شہر کا نام ہے (۲) سمیساط: ترکی کا ایک شہر ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کرے گا، اہل دمشق کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت سبز کپڑے پہنائیں گے، اہل اردن کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے اور اہل فلسطین پر روزانہ تین مرتبہ نظر کرم ڈالیں گے۔

○○○

چوتھا حصہ

۲۵- اسلام کا اصل گھر ملک شام ہے

۶۸۴- کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کا اصل گھر ملک شام ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں اپنے منتخب بندوں کو لے جائے گا۔ شام کی طرف مستحق رحمت بندہ ہی مائل ہوگا اور مبتلائے فتنہ ہی اس سے اعراض کرے گا۔ زمانے کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہاں ایک چشمہ ہے اور رہے گا، ہلکی اور تیز بارش والا۔ اگر اہل شام کے پاس کچھ اور مال ودولت نہ ہو تو روٹی اور پانی سے تو وہ مجبور نہ رہیں گے۔ (معجم طبرانی، ۷/۵۳، تاریخ ابن عساکر، ۱/۱۰۴)

۶۸۵- شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے کعب احبار سے حمص اور دمشق کی بابت معلوم کیا تو کعب نے کہا کہ دمشق رومیوں سے اہل اسلام کی حفاظت گاہ ہے اور اس میں ایک بیل کے رہنے کی جگہ حمص کے کسی بڑے سے بڑے گھر سے بھی افضل ہے۔ جس کو دجال سے نجات کی خواہش ہو، اس کے لیے دریائے ''ابوفطرس'' پناہ گاہ ہے۔ اگر آپ کی مراد خلفاء وامراء کی قیام گاہ ہے تو وہ دمشق ہے اور اگر جہاد ومشقت مطلوب ہے تو حمص میں رہیے۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱/۱۱۰)

۶۸۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ تمہارے اوپر فتنہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند چھا جائے گا، مشرق ومغرب کے بیچ ایک بھی مسلمان گھر ایسا نہ رہے گا جس میں یہ داخل نہ ہو جائے۔ عرض کیا گیا کہ اس سے کوئی شخص کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے؟ کہا اس سے وہی بچ پائے گا جو لبنان اور سمندر کے بیچ کے حصہ میں مقیم ہوگا، وہ تمام لوگوں کی بہ نسبت فتنہ سے زیادہ محفوظ رہے گا۔ پھر جب ایک سو بائیس سال ہوں گے تو میرا یہ گھر بھی جل جائے گا، چناں چہ ان کا گھر جل گیا۔

۶۸۷- ضمرہ بن حبیب سے روایت ہے کہ اس تباہ کن فتنہ سے ساحل اور حجاز کے باشندے

سب سے زیادہ محفوظ رہیں گے۔

۶۸۸- کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو! اسلام کا اصل گھر شام ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ شام اپنے منتخب بندوں کو لے جائیں گے، اس کی طرف خوشی سے اللہ کی رحمت کا مستحق ہی مائل ہوگا، جب کہ اس سے بے رخی وہی کرے گا جو فتنہ میں مبتلا ہوگا۔ نیز فرمایا شام میں زمانہ کے پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کا ایک چشمہ ہے جو زمانے کے آخری دن تک رہے گا، یہ ہلکی اور تیز بارش پر مشتمل ہے۔ اگر اہل شام مال ودولت سے محروم ہوئے تو کم از کم روٹی اور پانی سے تو مجبور نہ ہوں گے۔ (الاحضار سیوطی، ۲/۱۴۳)

☆ ابو زاہریہ کا بیان ہے کہ کتاب اللہ میں یہ ہے کہ زمین ملک شام سے چالیس سال پہلے برباد ہوگی۔ لہٰذا ملک شام کے علاوہ نہ کہیں گرج ہوگی نہ بجلی چمکے گی۔ یہاں تک کہ اسے حشر کے لیے ایسے ہی پھیلا دیا جائے گا جیسے رحم مادر بچے کے لیے پھیل جاتی ہے۔

۶۸۹- کعب احبار سے روایت ہے کہ اللہ کے نزدیک بیت المقدس کا سب سے عزیز حصہ کوہِ ''نابلس'' ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب وہ اسے آپس میں رسیوں سے ناپ کر تقسیم کریں گے۔

۶۹۰- حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب درہم ودینار ہی کام آئیں گے۔

۶۹۱- عبدالرحمٰن بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے صحابۂ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا فتنوں سے حفاظت کی جگہ ایک شہر ہے جس کا نام دمشق ہے۔ ایسا علاقہ ہے جس کو ''غوطہ'' کہا جاتا ہے۔

۶۹۲- حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فتنوں کے زمانے میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہوگا جو گم نام اور بے داغ ہو۔ اگر سامنے آئے تو پہچانا نہ جائے اور اگر غائب ہو جائے تو اسے ڈھونڈا نہ جائے۔ جب کہ سب سے بدنصیب وہ ہوگا جو بلند آواز مشہور خطیب ہو اور تیز رفتار سوار۔ ان فتنوں کے شر سے وہی بچے گا جو سمندر میں ڈوبنے والے کی طرح اخلاص والحاح کے ساتھ دعا کرے۔

۶۹۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب

www.RaddeShakeeliyat.com

ایسا زمانہ آئے تو تم اس چیز پر عمل کرنا جس کو تم جانتے ہو گے اور اس کو چھوڑ دینا جس کو نہ جانتے ہو۔ اپنے خواص کی طرف توجہ دینا، عوام کا معاملہ چھوڑ دینا۔

۶۹۴- زہیر اَیلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ان کے پاس سے تیزی کے ساتھ گزرے۔ اس وقت ان کی آنکھ میں کچھ تکلیف ہو چکی تھی۔ انہوں نے پوچھا ''ارم'' کہاں ہے؟ زہیر کہتے ہیں میں نے کہا آپ کی طرف مغرب کی سمت میں بارہ میل کے فاصلہ پر۔ فرمایا میرے اور مقام ''سراۃ'' کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا اتنا میل ہے۔ فرمایا تمہیں ''صور'' اور ''قرین'' (۱) کی بابت بھی کچھ معلوم ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں وہاں ایک عالم ہیں، فرمایا کیا ان دونوں کو خریدنے کی کوئی شکل ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کیوں؟ میں نے کہا اس لیے کہ دونوں ایک ایسے شخص کے پاس ہیں جس کا اپنی قوم کے علاقے میں کوئی گھر نہیں ہے، لہٰذا اس نے ان دونوں کو اپنے ایک رشتہ دار سے حاصل کر لیا ہے اور یہ دونوں اس کی قوم کے بالکل سامنے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ نہیں رہنا چاہتا۔ فرمایا وہ کون ہے؟ میں نے کہا روح بن زنباع۔ زہیر کا بیان ہے کہ اس پر حضرت ابن عباس خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے عرض کیا آپ نے پوچھا تو میں نے ساری باتیں بتا دیں، مگر آپ نے یہ سب کچھ کیوں پوچھا؟ فرمایا میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ''ارم'' کے اردگرد آخری زمانے میں ستاروں کی طرح خیمے نصب ہوں گے۔ اس وقت مسلمانوں کے سب سے بہتر مکانات اور سب سے زیادہ ان کے لیے آسان صور اور قرین ہوں گے۔

۶۹۵- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ انسان کا سب سے اچھا مال اس کی بھیڑ بکری ہو جسے وہ لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے یا بارش کے مقامات پر چلا جائے تاکہ فتنوں سے اپنا دین بچا سکے۔

۶۹۶- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آدمی کا سب سے بہترین مال اس وقت اس کا گھوڑا اور ہتھیار ہوگا، جہاں بھی جائے ان کو لے کر جائے۔

۶۹۷- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت کی بابت شراب سے زیادہ دودھ کے تعلق سے اندیشہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! وہ کیوں کر؟ فرمایا لوگ دودھ کی محبت میں جماعت سے دور چلے جائیں اور اسے ضائع کر دیں گے۔

(۱) وادیٔ قرن کے آخری سرے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

۶۹۸- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہترین مال بھیڑ بکری ہو جسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر اور بارش کے مقامات پر چلا جائے تاکہ اپنے دین کو بچا سکے۔

۶۹۹- عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے فتنہ کے زمانے میں مصر کے اندر ایک شخص زمین کرید رہا تھا کہ ایک دوسرا شخص اس کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا ابوالدنیا! تم اپنے آپ سے کیا بات کر رہے ہو؟ کہنے لگا بات نہیں کر رہا بلکہ لوگوں پر نازل ہونے والی اس مصیبت کی بابت سوچ رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا اس سوچنے کے سبب اللہ نے تمہیں اس سے نجات دے دی ہے۔ نیز کہا ایسا کون ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو تو اللہ نے اسے عطا نہ کیا ہو، یا اس پر بھروسہ کیا ہو تو اس نے اس کی حفاظت نہ کی ہو؟۔

۷۰۰- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اس وقت سب سے بہترین مال اچھا گھوڑا اور اچھا ہتھیار ہوگا جہاں بھی آدمی جائے ان کے ساتھ جائے۔

۷۰۱- مسلم خولانی سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جس کو فتنہ پالے تو اسے چاہئے کہ گم نام رہے۔

۷۰۲- ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں میں سب سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے رہے تاکہ وہ دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے (کوئی کسی پر حملہ کرنے کی نہ سوچے) یا پھر وہ آدمی جو یکسو رہ کر اللہ کا حق ادا کرے۔ ابن خثیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے زمانے میں سب سے بہترین آدمی وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنی تلوار کے مالِ غنیمت سے کھائے اور وہ آدمی جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے اور اپنی بکریوں کے ریوڑ میں سے کھائے۔

۷۰۳- عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عنقریب کچھ امور ہوں گے۔ جو شخص اس وقت نہ رہ کر بھی ان کو پسند کرے وہ اس وقت رہنے والے کی طرح مانا جائے گا اور جو ان سے نفرت کرے حالانکہ موجود ہو تو وہ غیر موجود مانا جائے گا۔

۷۰۴- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص معصیت کے وقت موجود رہتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، لیکن دل میں اسے برا سمجھتا ہے تو وہ اس کی مانند مانا جائے گا جو معصیت کے وقت رہا ہی نہ ہو اور جو شخص معصیت کے وقت نہ رہے، لیکن اسے اچھا سمجھے تو وہ رہنے والے کی طرح مانا جائے گا (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۸۴)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی نے فرمایا کہ جب تم کسی منکر اور برائی کو دیکھو اور اس کے خلاف

www.RaddeShakeeliyat.com

کچھ نہ کرسکو تو تمہیں صرف اتنا کافی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم رہے کہ تم دل سے اس کو برا سمجھتے ہو۔

۷۰۵- حضرت علیؓ سے عرض کیا گیا کہ گم نام آدمی سے کون مراد ہے؟ فرمایا وہ آدمی جو فتنہ کے وقت بالکل خاموش رہے اور اس کی طرف سے کوئی بھی چیز سامنے نہ آئے۔

☆ عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے کہ مجھ سے عوف نے اہل کوفہ میں سے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کیا جس کے نام کے بارے میں غالباً کہا کہ اس کا نام "مسافر" ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس زمانے میں ہر وہ مؤمن فتنوں سے محفوظ رہے گا جو گم نام ہوگا۔

۲۶- قوم بربر اور اہلِ مغرب کے خروج کی اولین علامت

۷۰۶- علاء بن سلیمان سے روایت ہے کہ محدث ابو قبیل نے کہا جب تم سنو یا کہا کہ جب اس منبر پر یعنی مصر کے منبر پر کوئی شخص آکر امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا خطبہ پڑھے تو تم جلد ہی امیر المؤمنین عبداللہ عبدالرحمٰن کا نام سنو گے۔

۷۰۷- عبدالسلام بن مسلم نے ابو قبیل سے سنا کہ جب مصر کے منبر پر امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے تو جلد ہی دوسرے عبداللہ عبدالرحمٰن امیر المؤمنین کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ یہ مغرب کا حکمراں ہوگا اور سب سے برا حکمراں ہوگا۔

۷۰۸- حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے اہل مصر کے کچھ لوگوں سے فرمایا جب تمہارے پاس اہلِ مشرق کی طرف سے کوئی تحریر آئے اور اس میں امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے تو تم لوگ ایک دوسری تحریر کا انتظار کرنا جو شاہِ مغرب کی طرف سے آئے گی جس کی وجہ سے امیر المؤمنین عبداللہ عبدالرحمٰن کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم لوگ اور وہ لوگ "پل" کے پاس جنگ کرو گے اور وہ تمہیں مصر اور شام کی ایک ایک بستی سے نکال باہر کریں گے۔ اور ایک عربی عورت محض پچیس درہم میں جامع دمشق کی سیڑھیوں پر فروخت ہوگی۔

۷۰۹- عتبہ بن تمیم تنوخی سے روایت ہے کہ سلطنت بنو عباس کی رہے گی یہاں تک کہ تمہارے پاس ایک تحریر آئے اور مصر میں امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ جب ایسا ہوگا تو ان کی سلطنت کے زوال اور ان کی مدت کے خاتمہ کی ابتداء ہوگی۔

۷۱۰- اسماعیل بن علاء بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب دن کے ابتدائی

حصہ میں امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا، بنو عباس کے لیے خطبہ پڑھا جائے تو تم لوگ دوسرے خط کا انتظار کرنا جس کے تحت اسی دن کے آخر میں امیر المؤمنین عبداللہ عبدالرحمٰن کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا۔

۷۱۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو عباس میں سے جب عبداللہ نامی شخص خلیفہ ہو، یہ ان میں سے دوسرا خلیفہ ہوگا جس کے نام میں حرف "عین" ہوگا، اسی حرف کے نام سے انہوں نے اپنی حکومت کی ابتداء بھی کی ہوگی اور اسی حرف کے نام پر خاتمہ بھی کریں گے تو وہ خلیفہ فناء و خاتمہ کی تلوار کی چابی ثابت ہوگا۔ چناں چہ جب شام کے اندر امیر المؤمنین عبداللہ عبداللہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا تو جلد ہی دوسرا خط تمہیں ملے گا جو مصر کے منبر پر امیر المؤمنین عبداللہ عبدالرحمٰن کی طرف سے پڑھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو اہلِ مشرق اور اہلِ مغرب ملک شام پر قبضہ کے لیے ایسے ہی دوڑیں گے جیسے ریس کے دو گھوڑے۔ ان دونوں کا یہ خیال ہوگا کہ حکومت مکمل اس کی ہوگی جس کا شام پر قبضہ ہوگا۔ چناں چہ ہر ایک یہ کہے گا کہ جس نے ملک شام پر قبضہ کر لیا وہی سلطنت پر بھی قابض ہوگا۔

۷۱۲- جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ہلاکت ہے عبداللہ کے لیے عبداللہ سے اور ہلاکت ہے عبداللہ کے لیے عبدالرحمٰن سے۔

۷۱۳- امام زہری سے روایت ہے کہ جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہوں اور وہ اس پل کے پاس جمع ہو جائیں تو تم لوگ انتظار کرنا یہاں تک کہ اہل مشرق اور اہل مغرب لشکر لے کر امنڈ پڑیں اور اس پل پر سات روز تک جنگ کریں۔ ان کے درمیان اتنی خون ریزی ہوگی جتنی دوسرے تمام فتنوں اور جنگوں میں ہوئی ہوگی۔ پھر شکست اہل مشرق کو ہوگی یہاں تک کہ وہ انھیں "رملہ" میں ٹھہرنے اور قیام کرنے پر مجبور کر دیں گے۔

۷۱۴- حبیب بن ابو صالح سے روایت ہے کہ ضرور بالضرور عبدالرحمٰن نامی ایک شخص اہل مغرب کو لے کر نکلے گا اور حمص پہنچ کر وہاں کے منبر پر چڑھ جائے گا (حمص پر قابض ہو جائے گا)۔

۷۱۵- ابو حسان بن توبہ سے روایت ہے کہ بنو عباس میں سے لازماً تین ایسے لوگ خلیفہ ہوں گے جن کے ناموں کا پہلا جزو حرف "عین" ہوگا۔

✡✡✡

www.RaddeShakeeliyat.com

۲۷-قوم بربر اور اہلِ مغرب کے نکلنے کے وقت لوگوں کو پیش آنے والے حالات

۷۱۶-ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن یزید کی جانب سے ''قسطنطین'' کے پاس بھیجے جانے والے قاصد سے سننے والے شخص نے بیان کیا کہ ولید کہہ رہا تھا کہ جب ترک سیاہ جھنڈے والوں کے خلاف نکلیں تو تم لوگ ان سے جنگ کرنا، کیوں کہ ابھی ان کے گھوڑوں کی زین سوکھی نہ ہوگی کہ اہل مغرب نکلیں گے۔

۷۱۷-حضرت عصمہ بن قیس سُلمیؓ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اہل مشرق کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے، ان سے جب عرض کیا گیا کہ پھر مغرب کا فتنہ؟ فرمایا وہ تو زیادہ بڑا اور زیادہ تباہ کن ہوگا۔ (معجم طبرانی، ۱۷/۱۸۷)

۷۱۸-انہی کی بابت منقول ہے کہ وہ نماز میں اہل مغرب کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ (تاریخ امام بخاری، ۷/۶۳، معجم طبرانی، ۱۷/۱۸۱، سنن ابوعمرو دانی، ۴/۲۸۵، استیعاب ابن عبدالبر ۳/۱۳۸ برحاشیہ اصابہ)

۷۱۹-سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ اہل مغرب کی حکومت لازماً قائم ہوگی، لیکن یہ کفر کی حکومت ہوگی۔

۷۲۰-محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ اہلِ مغرب حاکم بنیں گے، لیکن یہ سب سے برے حاکم ہوں گے۔

۷۲۱-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آسمان کی چھت کے نیچے قوم بربر سے بری کوئی قوم نہیں ہے اور یہ کہ راہِ خدا میں کوڑے کا حلقہ (دستہ) صدقہ کرنا، میرے نزدیک ایک سو بربر غلام باندیوں کو آزاد کرنے سے زیادہ عزیز ہے۔

۷۲۲-محدث ابو قبیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس قاصد سے فرمایا کہ صدقہ میں سے قوم بربر کو کچھ مت دینا، چاہے تم اسے کتوں کو کھلادو۔

۷۲۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ مغرب کا فتنہ ہی اندھا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کے بھڑکانے والے ننگے بدن اور نہایت سنگ دل لوگ ہوں گے۔ یہ اللہ کے کسی دین کا پاس ولحاظ نہ کریں گے اور زمین ایسے ہی روند ڈالیں گے جیسے بیل کھلیان کو روند ڈالتا ہے؛ لہٰذا تم اللہ کی پناہ مانگو اس بات سے کہ یہ فتنہ تم کو پالے۔

۷۲۴-محدث تبیع سے روایت ہے کہ مغرب کا بادشاہ عبدالرحمٰن بن ہند ہوگا، اس کی ڈاڑھی بہت لمبی ہوگی۔ اس کے مقدمۃ الجیش کا امیر ایک شخص ہوگا جس کا نام شیطان کا نام ہوگا۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو اس جھنڈے کے نیچے جنگ کرے، کہ اس کا انجام جہنم ہے۔

۷۲۵-مسلمہ بن عبدالملک نے بیان کیا کہ اہلِ مغرب سولہ ماہ تک ''حمص'' پر حکومت کریں گے۔ ان کے غلام صقر بن رستم کا بیان ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلمہ نے سولہ سالوں کو انگلیوں کی گرہ سے بتایا۔

☆سعید بن مہاجر وصابی سے روایت ہے کہ جب مغرب کا فتنہ رونما ہو تو تم (صقر بن رستم) اپنے جوتے کا رخ یمن کی طرف کر لینا، کیوں کہ اس فتنہ سے یمن کے علاوہ کوئی دوسرا خطہ نہ بچ پائے گا۔

۷۲۶-حضرت عصمہ بن قیسؓ کی بابت منقول ہے کہ وہ نماز میں مشرق اور مغرب کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

۷۲۷-حضرت ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مشرق کی طرف سے آنے والے اور اس کے بعد مغرب کی طرف سے آنے والے فتنہ سے آگاہ کرتا ہوں۔ (کنز العمال، ۳۱۰۳۲)

۷۲۸-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اللہ نے شر اور برائی کو ستر حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان میں سے انہتر حصے قوم بربر میں رکھے اور صرف ایک حصہ باقی تمام انسانوں میں رکھا۔

۷۲۹-دثر بن عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے بعض مشائخ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم بربر کی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں۔ ان میں ایک نبی مبعوث کیے گئے تھے، مگر انہوں نے انہیں شہید کر دیا، پھر عورتوں نے ان کو دفن کیا۔ (ایضاً ،، ۳۸۲۸۴)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ قوم بربر کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کے پاس مجھ سے پہلے ایک نبی آئے تھے، مگر انہوں نے ان کو شہید کر دیا، ذبح کر کے ان کا گوشت پکایا، گوشت کھایا اور شوربہ پی لیا۔

۷۳۰-صفوان سے روایت ہے کہ فتح حمص میں شریک ایک شخص کے حوالے سے مجھ سے بعض مشائخ نے بیان کیا کہ حمص میں موجود رومی، قوم بربر کے لوگوں سے بہت ڈرتے تھے اور کہتے تھے ''ہلاکت ہے قیقیس کے لیے قوم بربر سے''۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆صفوان سے مزید روایت ہے کہ وہ لوگ حمص کو ''تمرہ'' کھجور نام دیتے اور کہتے تھے اے تمرہ! تیری ہلاکت وتباہی قوم بربر سے ہوگی۔

۲۸-مصروشام کے اندرقوم بربر کا فتنہ وفساد، جنگ وجدال، ان سے جنگ کرنے والے، ان کے نکلنے کا آخری مقام اوران کی بدکرداری

۷۳۱-محدث ابوقبیل نے بیان کیا کہ بادشاہِ مغرب، بنومروان اور قبیلۂ قضاعہ کے لوگ ملک شام کے نشیبی علاقے میں، سیاہ جھنڈوں پر متحد ہوجائیں گے۔

۷۳۲-حضرت حذیفہؓ نے اہل مصر سے فرمایا جب تمہارے پاس مغرب سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن آئے گا تو تم لوگ اس سے پل کے پاس جنگ کروگے جس میں تمہارے میں سے ستر ہزار لوگ مارے جائیں گے اور وہ تمہیں مصراور شام کی ایک ایک بستی سے نکال باہر کرے گا۔اس وقت عربی خاتون جامع دمشق کی سیڑھی پر پچیس درہم میں فروخت ہوگی۔ پھر وہ لوگ ''حمص'' میں داخل ہوں گے جہاں اٹھارہ ماہ رکیں گے اور وہاں کا مال باہم تقسیم کریں گے۔ نیز وہاں کے مردوں اور عورتوں کوقتل کریں گے۔ پھران کے خلاف ایک شخص خروج کرے گا جو آسمان کے سایہ تلے سب سے برا آدمی ہوگا جوانہیں قتل کرے گا اور شکست دے کر مصر کے علاقے تک واپس کردے گا۔

۷۳۳-مسلم بن عبدالملک سے روایت ہے کہ اہل مغرب سولہ ماہ تک حمص پر قابض رہیں گے۔

☆صقر بن رستم کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مہاجر وصابی سے سنا کہ جب مغرب کا فتنہ ظاہر ہو توتم اپنے جوتوں کا رخ یمن کی طرف کردینا؛ کیوں کہ اس سے یمن کے علاوہ کوئی علاقہ بچا نہ سکے گا۔

۷۳۴-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب اہلِ مغرب مصر میں داخل ہوں گے تو وہاں ٹھہر کر اتنی تعداد میں وہاں کے لوگوں کوقتل اور اتنی تعداد میں قیدی بنائیں گے۔اس وقت نوحہ کرنے والیاں ایسی ہوں گی کہ کوئی اپنی شرم گاہ کے حلال کیے جانے پر روئے گی، کوئی عزت وعظمت کے بعد ذلت وبے حیثیتی پر ماتم کرے گی، کوئی اپنی اولاد کے مارے جانے پر روئے گی، کوئی اپنے شوہروں کے قتل پرنوحہ کرے گی اور کوئی قبر کے شوق میں آنسو بہائے گی۔

۷۳۵-ابووھب کلاعی سے روایت ہے کہ جب اہل مغرب نکلیں گے اوران کا معاملہ سنگین ہو

جائے گا توان کے خلاف عرب بغاوت کردیں گے۔ چناں چہ سارے عرب چار جھنڈوں کے تحت، ملک شام میں اکٹھے ہوں گے: ایک جھنڈا قریش اوران کے حلیفوں کا ہوگا، دوسرا قبیلۂ قیس اوراس کے حلیفوں کا، تیسرا یمن اوراس کے اتحادیوں کا اور چوتھا قبیلۂ قضاعہ اوراس کے حامیوں کا۔ دوسرے عرب قریش سے کہیں گے کہ آپ حضرات آگے بڑھیے اوراپنے ملک کے لیے جنگ کیجئے یا پھر چھوڑ کر الگ ہوجایئے۔ چناں چہ قریش کے لوگ آگے بڑھ کر جنگ کریں گے، مگر اہل مغرب کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ پھر قبیلۂ قیس کے لوگ آگے آکر جنگ کریں گے، یہ بھی کچھ نہ کرپائیں گے۔ اس کے بعد اہل یمن بڑھیں گے اور جنگ کریں گے، لیکن ان سے بھی کچھ نہ ہوپائے گا۔اس کے بعد ابووھب نے خالد بن ظہیر کلبی کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا کہ تمہارا اور تمہاری قوم کا جھنڈا اس وقت چتکبرا اور داغ دار ہوگا، یہی لوگ اس وقت اہلِ مغرب پر غالب آئیں گے۔

☆ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ قبیلۂ قضاعہ کے لوگ اس وقت اہلِ مغرب پر غالب آئیں گے، لیکن ان میں سے کچھ لوگ شاہِ مغرب کی اتباع کرلیں گے۔ پھر دیگر قبائل آئیں گے اور اہل مشرق سے جنگ کریں گے۔

۷۳۶-امام زہری سے روایت ہے کہ سیاہ اور زرد جھنڈے والوں کی مڈبھیڑ اس پل کے پاس ہوگی، چناں چہ یہ لوگ لڑتے لڑتے فلسطین تک آجائیں گے۔ اس وقت اہلِ مشرق کے خلاف سفیانی نکلے گا۔ جب اہلِ مغرب اردن میں فروکش ہوں گے توان کا بادشاہ مرجائے گا، پھر یہ لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے: ایک گروہ جہاں سے آیا تھا وہیں لوٹ جائے گا، دوسرا گروہ حج کے لیے چلا جائے گا اور تیسرا گروہ وہیں رکا رہے گا جس سے سفیانی جنگ کرے گا اور شکست دے گا، پھر یہ لوگ اس کی اطاعت میں داخل ہوجائیں گے۔

۷۳۷-حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اہل مغرب کے ہراول دستہ کے لوگ دمشق کی مسجد میں داخل ہوں گے۔ ابھی وہ مسجد کی حیرت انگیز چیزوں کو دیکھ رہے ہوں گے کہ زمین ہلے گی جس سے مسجد کا مغربی حصہ منہدم ہوجائے گا اور ''حرستا'' نامی بستی زمین میں دھنس جائے گی۔ اس وقت سفیانی نکلے گا اور انہیں قتل کرتا ہوا ان کو مصر میں پہنچادے گا۔ وہاں سے لوٹ کر اہل مشرق سے جنگ کرے گا اور انہیں عراق واپس کردے گا۔

۷۳۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ بربر نکل کر مصر میں قیام کریں گے تو دو جنگیں ہوں گی: ایک مصر میں، دوسری فلسطین میں۔ اسی حالت میں وہ حمص آجائیں گے تو حمص کے لیے ہلاکت

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوان سے۔ یہاں چالیس رات تک انہیں شدید برف باری کا سامنا ہوگا جس سے یوں لگے گا کہ وہ سب ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حمص فتح کر کے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہاں سے مغربی دیوار سے پل تک کے درمیانی حصہ سے نکلیں گے اور بازار کے بیچ میں پہنچ جائیں گے۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر بحیرۂ فامیہ یا اس سے ایک فرسخ پہلے قیام کریں گے۔ حمص کے لوگ ان کے خلاف حملہ کر دیں گے اور ان کو قتل کر دیں گے۔ اہل حمص کا سپہ سالار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں کا ایک شخص ہوگا۔ یہ لوگ ''ام العرب'' نامی ایک بستی میں قومِ بربر کو قتل کریں گے، پھر ایک باغی نکلے گا اور مردوں کو قتل، بچوں کو قیدی بنائے گا، عورتوں کا پیٹ چیر دے گا اور اہل حمص کو دو مرتبہ شکست دے گا، پھر وہ مر جائے گا۔ اس وقت قریش کی ایک عورت کو ذبح کیا جائے گا اور دیگر خواتین کے ساتھ بنو ہاشم کی عورتوں کا پیٹ بھی چاک کیا جائے گا۔

۷۳۹- امام زہری سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والوں کے درمیان باہم اختلاف رونما ہوگا تو زرد جھنڈے ان کے پاس آئیں گے۔ یہ دونوں مصر کے پل کے پاس اکٹھے ہوں گے جہاں اہل مشرق اور اہل مغرب سات روز تک جنگ کریں گے۔ اس کے بعد اہل مشرق کو شکست ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ لوگ ''رملہ'' میں ٹھہریں گے۔ یہاں اہل مغرب اور اہل شام کے درمیان کچھ تنازع پیدا ہوگا جس پر اہل مغرب ناراض ہو کر کہیں گے کہ ہم تو تمہاری مدد کرنے کے لیے آئے تھے۔ چناں چہ اہل مغرب کو جو کرنا ہوگا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور اہلِ مشرق کو آزاد چھوڑ دیں گے تو وہ اہلِ شام کی قلت کے سبب تمہیں خوب لوٹیں گے، پھر آلِ ابو سفیان کا ایک شخص نکلے گا جس کے ساتھ ہو کر اہل شام، اہل مشرق سے جنگ کریں گے۔

۷۴۰- صفوان نے اپنے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ قوم بربر کے حوالے سے اہل حمص شام میں سب سے بدنصیب ہوں گے۔

۷۴۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ زرد جھنڈوں کے حوالے سے اہل دمشق تمام اہل شام میں سب سے زیادہ خوش نصیب اور محفوظ ہوں گے، نیزان کے لشکر بھی۔ جب کہ اہل حمص اور ان کا لشکر سب سے زیادہ بدنصیب ہوں گے۔ یہ لوگ پورے شام کو ایسے ہی لبریز کر دیں گے جیسے مشکیزہ کو پانی۔

۷۴۲- انہی سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کہ بربر دوسرے معرکہ میں حمص کو تباہ کر دیں گے۔ اس دوسرے حملہ میں وہ اہل حمص کے دروازوں کی میخیں تک اکھاڑ ڈالیں گے۔ ان کا ایک معرکہ فلسطین میں ہوگا، پھر یہ حمص سے روانہ ہو کر بحیرۂ

فامیہ یا اس سے ایک فرسخ پہلے قیام کریں گے۔ یہاں باغیوں میں سے ایک شخص ان کے خلاف بغاوت کرے گا اور انہیں قتل کر دے گا۔

۷۴۳- مزید روایت ہے کہ جب اہل مغرب مصر پر غالب و قابض ہو جائیں تو زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونی حصہ سے اہل شام کے لیے بہتر ہوگا (یعنی ان کے لیے موت زندگی سے بہتر ہوگی) ہلاکت ہو دو فوجوں کے لیے: فلسطین اور اردن کے لشکر کے لیے اور قوم بربر سے حمص کے لیے جو تلواروں سے قتل کرتے ہوئے بابِ ''عطر'' تک آجائیں گے۔ اس وقت اہل مغرب کا امیر و حاکم قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا۔

۷۴۴- حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا ہیکہ جب زرد جھنڈے مصر پہنچ جائیں تو تم سے جس قدر ممکن ہو دور دراز علاقے میں بھاگ جانا۔ جب یہ معلوم ہو کہ وہ لوگ شام یعنی شام کے علاقہ ''سرہ'' میں فروکش ہو گئے ہیں تو اگر تم کسی سیڑھی سے آسمان پر چڑھ سکو یا زمین کے اندر سرنگ میں داخل ہو جاؤ تو ایسا ضرور کرنا۔

۷۴۵- انہی سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا تھا جب تمہیں زرد جھنڈے نظر آئیں تو اس وقت زمین کا اندرونی حصہ زمین کے بیرونی حصہ سے بہتر ہوگا۔

۷۴۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ قوم بربر کے لوگ سیاہ کشتیوں سے اتریں گے، پھر اپنی تلوار لے کر قتل کرتے ہوئے حمص میں داخل ہو جائیں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ان کا نعرہ ہوگا ''حمص''، ''حمص''۔

۷۴۷- انہی سے روایت ہے کہ جب بربر حمص سے نکل کر بحیرۂ فامیہ چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پیروں میں ایک بیماری لگا دیں گے اور ان کے چوپایوں پر بھی ایک بیماری مسلط کر دیں گے جس سے کوئی بھی چوپایہ زندہ نہ بچے گا۔ پھر انہیں بے جان اور نشیبی علاقے میں جلاوطن کر دیں گے چناں چہ وہ لوگ ''کوہِ اسود'' کے مشرقی حصوں کی طرف بچنے کے لیے بھاگیں گے۔ مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور بری طرح ان کا قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک مسلمان بربر کے ستر یا اس سے کچھ کم افراد کو قتل کرے گا، لہٰذا ان میں سے صرف تھوڑے ہی لوگ بچیں گے۔

۷۴۸- انہی سے روایت ہے کہ جب تم دیکھو کہ زرد جھنڈے اسکندریہ میں اترے ہیں، پھر وہ شام کے مقام ''سرہ'' میں اتریں تو اس وقت دمشق کی ''حرستا'' نامی ایک بستی کو زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۷۴۹- انہی سے روایت ہے کہ اہل مصر کو "جُون" کو باہم رسیوں سے بانٹیں گے۔ کیوں کہ دریائے نیل خشک ہو جائے گا یا اس میں پانی اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ مصر والوں کو ڈوب جانے کا اندیشہ ہوگا۔

۷۵۰- عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا۔ اس وقت حجاج بن یوسف مکہ مکرمہ میں داخل ہو چکا تھا تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے اور مغرب کی طرف سے زرد جھنڈے آئیں اور دونوں ملک شام کی "ناف" یعنی دمشق میں مدمقابل ہوں تو اس وقت آفت ہے، اس وقت مصیبت ہے۔

☆ عطاء بن یزید لیثی نے اپنی سوتیلی ماں سے روایت کی ہے کہ ان کے والد بھی یہی روایت بیان کرتے تھے۔

۷۵۱- نجیب بن سری سے روایت ہے کہ اہلِ مغرب دو مرتبہ نکلیں گے: ایک بار جب نکلیں گے تو "فسطاط" کے پل تک پہنچ جائیں گے، جہاں اپنے گھوڑے باندھیں گے۔ دوسری مرتبہ شام کی طرف نکلیں گے۔

۷۵۲- حضرت عمر بن خطابؓ نے مصر کے ایک آدمی سے فرمایا اہلِ اندلس ضرور تمہارے یہاں آئیں گے اور تم سے مقام "وسیم" میں جنگ کریں گے۔

۷۵۳- حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ جب اہل مغرب نکلیں گے تو رومی مغرب پر ان کے پیچھے حکومت کریں گے۔ اس وقت اسکندریہ، مصر اور شام کے ساحلی علاقے تباہ اور ویران ہو جائیں گے۔

۷۵۴- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب ایک فتنہ مشرق سے اور ایک مغرب سے آئے، پھر وہ شام کے قلب میں مدمقابل ہوں تو زمین کا پیٹ اس کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بابت منقول ہے کہ انہوں نے اپنے مکان پر چڑھ کر شہر کوفہ پر نظر ڈالی اور فرمایا یہاں سب سے بڑی تباہی اور ویرانی مغرب سے آنے والے لوگوں سے ہوگی جو ہر طرف سے اسے گھیر لیں گے۔

۷۵۵- نجیب بن سری سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن نامی خلیفہ اہل مغرب کو لے کر نکلے گا۔ اس وقت رومی اسکندریہ پر قابض ہو چکے ہوں گے۔ رومی یہیں رہیں گے، چناں چہ اہل مغرب ان سے جنگ کریں گے، ان کو شکست دیں گے اور وہاں سے بے دخل کر دیں گے۔

۷۵۶- صفوان بن امیہ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہ جو رومی حمص میں موجود تھے، انہیں حمص کی بابت قومِ بربر سے بڑا ڈر لگتا تھا اور کہتے تھے اے تمرہ! (حمص) تیری بربادی ہوگی بربر سے۔

۷۵۷- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب سیاہ اور زرد جھنڈے شام کی ناف (درمیان) میں ایک دوسرے سے بھڑیں تو زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونی حصہ سے بہتر ہوگا۔

☆ صفوان سے روایت ہے کہ بربر حمص کے دروازوں کو اکھاڑ لے جائیں گے۔

۷۵۸- امام زہری سے روایت ہے کہ جب اہل مشرق اور زرد جھنڈوں والے اہل مغرب اکٹھے ہوں، پھر ان میں پل کے پاس سات روز تک جنگ ہوگی تو اس کے بعد اہل مشرق "رملہ" پہنچیں گے۔

۷۵۹- حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب بنو فہر میں سے ایک شخص نکل کر قومِ بربر کو جمع کرے گا تو ابوسفیان کی نسل میں سے ایک شخص (سفیانی) نکلے گا۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام کو اس کے خروج کا علم ہوگا تو لوگ تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک گروہ واپس ہو جائے گا، دوسرا اس کے ساتھ ثابت قدم رہے گا اور تیسرا احجاز چلا جائے گا۔ چناں چہ ملک شام کی وادی میں ان کی مڈبھیڑ ہوگی تو سفیانی قوم بربر کو شکست دے دے گا، اس کے بعد اہل شام سے جنگ کرے گا۔

۷۶۰- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جب شام کے قلب میں زرد اور سیاہ جھنڈے ایک دوسرے سے ٹکرائیں تو باشندگانِ شام کے لیے ہلاکت ہوگی شکست خوردہ لشکر سے، پھر ان کی بربادی ہوگی شکست دینے والے لشکر کی طرف سے اور ان کی بربادی ہوگی ملعون بدشکل کی طرف سے۔

۷۶۱- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ بربر آ کر فلسطین اور اردن کے درمیان ٹھہریں گے۔ ان کی طرف مشرق اور شام کے لشکر روانہ ہو کر "جابیہ"(۱) میں ٹھہریں گے۔ صخر(۲) کی نسل میں سے ایک شخص (سفیانی) دو چند لشکر کے ساتھ نکلے گا اور اس کی "بیسان" کی گھاٹی پر مغرب کی افواج سے مڈبھیڑ ہوگی تو انہیں وہاں سے پیچھے ہٹا دے گا۔ اگلے روز پھر مقابلہ ہوگا، یہ پھر انہیں وہاں سے پیچھے دھکیل دے گا لہٰذا وہ گھاٹی کے عقب میں چلے جائیں گے۔ تیسرے روز بھی مڈبھیڑ ہوگی تو انہیں "عینِ رتج" (رتج کا چشمہ) تک پیچھے دھکیل دے گا جہاں ان کا سردار مر جائے گا تو یہ لوگ تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک گروہ جہاں سے آیا تھا وہیں کو واپس لوٹ جائے گا، دوسرا احجاز چلا جائے گا اور تیسرا اس صخری شخص کے ساتھ مل جائے گا۔ یہ صخری ان کے باقی ماندہ لشکر

(۱) ملک شام کا ایک شہر ہے۔ (۲) اس سے حضرت ابوسفیان مراد ہیں۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کی طرف روانہ ہوگا اور ''افیق'' گھاٹی پر آئے گا جہاں ان کی مڈ بھیڑ ہوگی تو صحری ان پر غالب آجائے گا پھر وہ مشرق اور شام کی افواج کی طرف رخ موڑے گا اور ان سے جنگ کرے گا تو ان سے مقام جابیہ اور ''خربہ'' کے درمیان جنگ ہوگی، یہاں تک کہ گھوڑے خون میں ہی دوڑیں گے۔ اہل شام اپنے سپہ سالار کو قتل کر کے اسی صحری کے ہم نوا بن جائیں گے۔ پھر وہ دمشق میں داخل ہو کر وہاں ٹھہرے گا۔ اسی دوران مشرق سے سیاہ جھنڈے نکل کر کوفہ میں ٹھہریں گے۔ حاکم کوفہ روپوش ہو جائے گا اور اس کی جگہ کسی کو معلوم نہ ہوگی، وہ لشکر کے انتظار میں رہے گا، پھر وادئ کوفہ کے قلب میں روپوش ایک شخص نکلے گا اور اس لشکر کا سپہ سالار بن جائے گا۔ اس کے نکلنے کی اصل وجہ اس کے اہل خانہ کے ساتھ صحری کے برتاؤ سے ناراضگی ہوگی۔ چناں چہ وہ مشرقی افواج کے ساتھ شام کی طرف نکلے گا۔ جب صحری کو اس لشکر کی روانگی کا علم ہوگا تو وہ اہلِ مغرب پر مشتمل فوج اس کی طرف روانہ کرے گا۔ ان دونوں کی مڈ بھیڑ کوہِ ''دھمی'' (۱) کے پاس ہوگی۔ اس جنگ میں خلقِ کثیر ماری جائے گی۔ مشرقی حاکم پیٹھ پھیر کر واپس ہوگا۔ صحری اس کا پیچھا کرے گا اور دونوں دریاؤں کے سنگم پر اسے پالے گا۔ یہاں پھر دونوں افواج میں جنگ ہوگی۔ دونوں کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا اور مشرقی افواج کے ہر دس میں سے سات آدمی مار دیے جائیں گے۔ اس کے بعد یہ صحری کوفہ میں داخل ہوگا اور اہل کوفہ کو انتہائی ذلیل کرے گا۔ پھر اہلِ مغرب کا ایک دستہ کوفہ کے سامنے موجود مشرق کی افواج کی طرف بھیجے گا، چناں چہ یہ لشکر انہیں گرفتار کر کے لائے گا۔ ابھی صحری اسی حال میں ہوگا کہ اسے مکہ مکرمہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر ملے گی۔ چناں چہ وہ ان کے مقابلے کے لیے کوفہ سے ایک لشکر بھیجے گا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

☆ ارطاۃ بن منذر کا بیان ہے کہ اہلِ مغرب اور اہلِ مشرق کے درمیان فسطاط کے پل پر سات روز تک جنگ ہوگی۔ پھر یہ دونوں مقام ''عریش'' میں مدمقابل ہوں گے جہاں اہل مشرق کو شکست ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ لوگ اردن چلے جائیں گے۔ اس کے بعد ان پر سفیانی حملہ کرے گا۔ جو رومی حمص میں تھے، وہ حمص کی بابت قوم بربر سے ڈرتے تھے اور کہتے تھے اے تمرہ! (حمص) تیری بربادی قومِ بربر سے ہوگی۔

۷۶۲- نجیب بن سری سے روایت ہے کہ خلیفہ عبدالرحمٰن اہل مغرب (اہل اندلس) کو لے کر نکلے گا، جب کہ رومی اسکندریہ پر قابض ہو چکے ہوں گے۔ رومی وہیں ہوں گے کہ وہ ان سے جنگ

(۱) ملک شام کے شہر ''طب'' کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے

کرے گا اور شکست دے کر وہاں سے بے دخل کر دے گا۔

۷۶۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی بابت روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ملک کو ستر حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے انہتر حصے قوم بربر میں رکھے گئے اور ایک حصہ باقی تمام انسانوں میں۔

۷۶۴- عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بعض شیوخ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قومِ بربر کی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں۔ ان میں ایک نبی مبعوث ہوئے تھے، مگر ان لوگوں نے ان کو قتل کر دیا پھر ان کی عورتوں نے ہی انہیں دفن کیا۔

۷۶۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میرے ساتھ قوم بربر کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کے پاس مجھ سے پہلے ایک نبی آئے تھے، لیکن انہوں نے ان کو ذبح کر دیا، ان کا گوشت پکایا، اسے کھایا اور شوربہ پیا۔

۷۶۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب سیاہ اور زرد جھنڈے ملک شام کے وسط میں جنگ کریں تو زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونی حصہ سے بہتر ہوگا۔

☆ صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ بربر حمص کے دروازے تک اکھاڑ لے جائیں گے، چہ جائے کہ دوسری چیزیں؟ (یعنی دوسری قیمتی اور آسان چیزیں تو ضرور لے جائیں گے)

۲۹- سفیانی کا حلیہ اور اس کا نام و نسب

۷۶۷- ابو امیہ کلبی نے ایک ایسے عمر دراز شخص سے روایت کی جس نے زمانۂ جاہلیت بھی پایا تھا، انہوں نے کہا کہ سفیانی کا خروج ملک شام کے مغرب میں واقع ''اندرا'' نامی بستی میں ہوا۔

۷۶۸- ابو جعفر سے روایت ہے کہ سفیانی کی حکومت کی مدت ایک عورت کے حمل کے بقدر ہوگی۔

۷۶۹- محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے (شعیب بن صالح اور امام مہدی کے خروج) اور ان کی طرف امام مہدی کو حکومت کے حوالے کیے جانے کے درمیان بہتر ماہ ہوں گے۔

۷۷۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ستارہ کی ابتداء ہوگی اور ایلیاء (بیت المقدس) میں ایک آنکھ کا بھینگا آدمی سرگرم ہوگا، پھر اس کے بعد زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ ہوگا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۷۷۱-ابوجعفر سے روایت ہے کہ وہ آدمی دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا۔

۷۷۲-سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سفیانی کی حکومت ساڑھے تین سال رہے گی۔

۷۷۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ عورت کے حمل کی مدت کے بقدر (نو ماہ) حکومت کرے گا۔ اس کا نام عبداللہ بن یزید ہوگا، اسی کو ازھر بن کلبیہ یا زھری بن کلبیہ بھی کہا جائے گا، اس کی شکل وصورت بدنما ہوگی اور وہ آلِ ابوسفیان میں سے ہوگا۔

۷۷۴-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ ازھر بن کلبیہ کوفہ میں داخل ہوگا تو اسے ایک پھوڑا نکل آئے گا جس کے سبب وہ وہاں سے نکلے گا اور راستہ میں ہی مر جائے گا۔ پھر انہی میں سے ایک دوسرا شخص طائف اور مکہ یا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام "شبب وطباق" سے حجاز میں ایک درخت کے پاس سے نکلے گا۔ وہ بدصورت ہوگا، سر چپٹا ہوگا، پنڈلیاں باریک ہوں گی۔ اسی کے زمانے میں شدید زلزلہ آئے گا۔

۷۷۵-ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جس سفیانی کی راستہ میں موت ہوگی، جو سب سے پہلے سیاہ جھنڈے والوں سے، پھر شام کے مقام "سرہ" میں زرد جھنڈے والوں سے جنگ کرے گا، وہ شہر "بیسان" کے مشرق میں "مندرون" نامی جگہ سے نکلے گا۔ سرخ اونٹ پر سوار ہوگا، اس کے سر پر تاج ہوگا، وہ اس جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا، اس کے بعد ہلاک ہو جائے گا۔ وہ جزیہ وصول کرے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے گا۔

۷۷۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ اس کی حکومت نو یا سات ماہ رہے گی۔

☆ دینار بن دینار سے روایت ہے کہ اس کی حکومت ایک حمل کی مدت کے برابر ہوگی۔

۷۷۷-محمد بن جعفر بن علی سے روایت ہے کہ سفیانی خالد بن یزید بن ابوسفیان کی نسل میں سے ہوگا۔ اس کا سر بھاری ہوگا، چہرے پر چیچک کے نشانات ہوں گے اور اس کی آنکھ میں سفید داغ ہوگا۔ وہ شہر دمشق کے ایک مضافاتی وادی "وادیٔ یابس" سے سات افراد کے ساتھ نکلے گا، ان میں سے ایک شخص کے سر پر جھنڈا بندھا ہوگا۔ لوگ اس کے جھنڈے سے ہی فتح سمجھ جائیں گے۔ یہ لوگ اس کے آگے آگے تیس میل کے فاصلہ پر چلیں گے۔ جو شخص بھی سفیانی پر حملہ کرنا چاہے گا، اس کا جھنڈا دیکھتے ہی شکست کھا جائے گا۔

۷۷۸-محدث ابوبکر نے کئی ایک شیوخ سے روایت کی ہے کہ سفیانی "وادیٔ یابس" سے نکلے

گا۔ حاکم دمشق اس سے جنگ کرنے کے ارادے سے جائے گا، لیکن جب اس کے جھنڈے پر نظر پڑے گی تو وہ شکست کھا جائے گا۔

☆ عبدالقدوس کا بیان ہے کہ اس وقت حاکمِ دمشق بنو عباس میں سے ہوگا۔

۷۷۹-ضمرہ بن حبیب سے روایت ہے کہ سفیانی سفید رنگ کا ہوگا، بال گھنگھریالے ہوں گے۔ جو شخص اس کا دیا ہوا کچھ بھی مال قبول کرے گا وہ روزِ قیامت اس کے پیٹ میں گرم پتھر بن جائے گا۔

۷۸۰-حارث بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان کی نسل میں سے ایک شخص وادیٔ یابس سے سرخ جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا۔ اس کی کلائیاں اور پنڈلیاں باریک ہوں گی، گردن لمبی ہوگی، رنگ بالکل زرد ہوگا اور اس کی پیشانی پر عبادت کا نشان ہوگا (سفیانی بڑا عبادت گزار ہوگا)

۷۸۱-جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ہلاکت ہے عبدالرحمٰن کے لیے عبداللہ سے اور عبداللہ کے لیے عبدالرحمٰن سے۔

۷۸۲-حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امر حکومت عدل وانصاف کے ساتھ قائم رہے گا، یہاں تک کہ اسے بنو امیہ میں کا ایک شخص سب سے پہلے خراب کرے گا۔ (البدایہ والنہایہ، ۱۰/۷)

۷۸۳-محمد بن علی سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آلِ سفیان میں سے ایک آدمی اسلام کے اندر ایسا شگاف ڈالے گا جسے کوئی بھی چیز بند نہ کر سکے گی۔

۷۸۴-عزرہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے کھڑے ہو کر سوال کیا، اس وقت وہ شام میں خطبہ دے رہے تھے کہ فتنے پیدا ہو چکے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا جب تک حضرت عمر بن خطابؓ زندہ ہیں، تب تک نہیں۔ ایسا تب ہوگا جب لوگ میرے قریب آئیں گے۔ (یہ حدیث صفحہ ۲۵ پر حدیث نمبر ۶۲ کے تحت مفصل گذر چکی ہے اس کو دیکھ لیا جائے)

۷۸۵-کعب احبار سے روایت ہے کہ سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔

۳۰-سفیانی کے نکلنے کی ابتداء

۷۸۶-ابوقبیل سے روایت ہے کہ بنو ہاشم میں سے ایک شخص امیر وخلیفہ ہوگا تو وہ بنو امیہ کو قتل کرے گا، چناں چہ ان میں سے صرف معمولی ہی لوگ زندہ بچیں گے، ان کے علاوہ کسی کو قتل نہ

www.RaddeShakeeliyat.com

کرے گا۔ اس کے بعد بنو امیہ میں سے ایک شخص نکلے گا تو اپنے ہر ایک آدمی کے بدلے بنو ہاشم میں سے دو کو قتل کرے گا۔ یہاں تک کہ ان کی صرف عورتیں زندہ بچیں گی، اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا خروج ہوگا۔

۷۸۷- خالد بن معدان سے روایت ہے کہ سفیانی نکلے گا تو اس کے ہاتھ میں تین ڈنڈیاں ہوں گی، ان سے جس کو بھی مارے گا وہ مر جائے گا۔

۷۸۸- ابو بکر بن ابو مریم نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہ سفیانی کو خواب میں یوں کہا جائے گا کہ تم اٹھو اور نکلو۔ وہ اٹھے گا تو کسی کو نہ پائے گا۔ پھر دوسری مرتبہ یہی خواب میں کہا جائے گا۔ تیسری دفعہ اس سے کہا جائے گا اٹھ اور نکل کر دیکھ کہ تیرے گھر کے دروازے پر کون ہے؟ چنانچہ تیسری مرتبہ وہ اتر کر دروازے پر آئے گا تو اسے سات یا نو افراد ملیں گے جن کے ساتھ ایک جھنڈا ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ ہم تیرے ساتھی اور رفیق ہیں۔ چنانچہ ان کے ساتھ نکلے گا تو وادی یابس کی بستیوں کے بھی کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پھر حاکم دمشق اس سے جنگ کرنے کے لیے نکلے گا، لیکن جیسے ہی اس کے جھنڈے پر نگاہ پڑے گی، شکست تسلیم کرلے گا۔ اس وقت حاکم دمشق بنو عباس میں سے ہوگا۔

۷۸۹- حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ انصاف کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ اسے سب سے پہلے بنو امیہ میں سے ایک شخص خراب کرے گا۔

۷۹۰- ابو قبیل سے روایت ہے کہ سفیانی سب سے برا بادشاہ ہوگا، وہ علماء اور اہل فضل وکمال کو قتل کردے گا۔ ان سے اپنے معاملہ میں مدد مانگے گا، جو انکار کرے گا اسے قتل کردے گا۔

۷۹۱- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایلیاء میں ایک شخص نکلے گا جس کی آنکھ بھینگی ہوگی۔ اس وقت بڑی قتل وغارت گری ہوگی، عورتوں کی بہت آبرو ریزی کی جائے گی اور وہی مدینہ منورہ کی طرف لشکر روانہ کرے گا۔

۷۹۲- حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابو سفیان کی نسل میں سے ایک شخص سات افراد کے ساتھ نکلے گا۔ ان میں سے ایک کے سر پر جھنڈا بندھا ہوگا۔ لوگ اس کے جھنڈے سے ہی فتح وغلبہ سمجھ جائیں گے۔ یہ شخص سفیانی کے آگے آگے بیس میل کے فاصلہ پر چلے گا۔ جو بھی اس جھنڈے کو دیکھے گا، وہ شکست کھا جائے گا۔

۷۹۳- ابو سحبان وائل نے خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں کہا کہ تم سفیانی کو نہیں

دیکھو گے یہاں تک کہ اہل مغرب تمہارے پاس آجائیں۔ اگر تم نے اسے دیکھا کہ نکل گیا اور دمشق کے منبر پر چڑھ گیا ہے تو کچھ زیادہ وقت نہ ہوگا کہ تم اہلِ مغرب کو دیکھ لو گے۔

۷۹۴- تبیع سے روایت ہے کہ جب صحراء کی طرف سے شام میں زلزلہ آئے تو نہ صحراء رہے گا نہ سفیانی۔

لیث بن سعد کا بیان ہے کہ طبریہ(۱) میں زلزلہ آیا تو اس کی وجہ سے فسطاط(۲) میں میری نیند اڑ گئی اور دروازے کے پٹ کھسک گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ زلزلہ تو طبریہ میں آیا ہے۔

۷۹۵- یزید بن ابو حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفیانی کا خروج انتالیس کے بعد ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اگر سفیانی کا خروج سینتیس میں ہوا تو اس کی سلطنت اٹھائیس ماہ رہے گی اور اگر انتالیس میں ہوا تو نو ماہ رہے گی۔

۷۹۶- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ دوسرے سفیانی کے زمانے میں ایسا زلزلہ آئے گا کہ ہر قوم یہ سمجھے گی کہ اس کے آس پاس کے علاقے تباہ ہوگئے ہیں۔

۱۳۱- تینوں جھنڈوں کا بیان

۷۹۷- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جب ترک اور رومی اکٹھے ہو جائیں، دمشق کی ایک بستی کو زمین میں دھنسا دیا جائے اور جامع دمشق کے مغربی حصہ کا ایک ٹکڑا منہدم ہو جائے تو شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے: ایک بھورا، دوسرا چتکبرا اور تیسرا سفیانی کا۔ دمشق میں ایک شخص محصور ہو جائے گا چنانچہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ پھر آل ابو سفیان میں سے دو آدمی نکلیں گے، دوسرا فتح یاب ہوگا۔ جب مصر سے چتکبرا جھنڈا آئے گا تو سفیانی اپنے لشکر کے ساتھ ان پر غالب آجائے گا اور ترکوں، نیز رومیوں کو اتنی بڑی تعداد میں "قرقیساء" کے مقام پر قتل کرے گا کہ زمین کے درندے ان کے گوشت سے شکم سیر ہو جائیں گے۔

☆☆☆

(۱) شام اور فلسطین کے درمیان ایک مشہور شہر ہے۔ (۲) مصر قدیم کا ایک شہر ہے جسے حضرت عمرو بن عاصؓ نے اپنے خیمے کی جگہ تعمیر کرایا تھا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

٣٢-مصر وشام وغیرہ میں منقسم ہونے والے جھنڈے، سفیانی اور اس کا ان پر غلبہ

٧٩٨-ابوامیہ کلبی نے ایک ایسے عمر دراز شخص سے نقل کیا ہے جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں آنکھوں پر گر گئی تھیں۔ اس نے کہا کہ جب سیاہ جھنڈے والوں میں باہم نزاع پیدا ہوگا تو وہ تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک گروہ بنو فاطمہ کی حکومت کی دعوت دے گا، دوسرا بنو عباس کے لیے دعوت دے گا اور تیسرا خود اپنے لیے۔

٧٩٩-محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ جب ان میں باہم اختلاف رونما ہوگا تو ملک شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے: ایک ابقع (چتکبرے رنگ والے) کا جھنڈا، دوسرا اصہب (بھورے رنگ والے) کا جھنڈا اور تیسرا سفیانی کا۔

٨٠٠-ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب ان میں اختلاف رونما ہوگا اور ہونٹوں والا سینگ نمودار ہوگا تو کچھ ہی دنوں بعد ابقع مصر پر غالب وقابض ہو جائے گا اور لوگوں کو اس قدر قتل کرے گا کہ قتل کرتے ہوئے "ارم" تک پہنچ جائے گا۔ پھر اس کے خلاف وہ بدصورت شخص نکلے گا چنانچہ دونوں کے درمیان زبردست جنگ ہوگی۔ اس کے بعد مردود سفیانی ان دونوں پر ہی غالب آجائے گا۔ اس سے پہلے کوفہ میں بارہ مشہور ومعروف جھنڈے بلند ہوئے ہوں گے۔ سفیانی کوفہ میں حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ایک شخص کو قتل کرے گا جو اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی دعوت دے رہا ہوگا۔ اس کے بعد سفیانی اپنا لشکر منتشر کر دے گا۔

٨٠١-حضرت ذی قرباتؓ سے روایت ہے کہ پھر لوگ چار افراد کے درمیان منقسم ہو جائیں گے: ان میں سے دو شام میں ہوں گے، ایک حَکَم کی نسل میں سے ہوگا، نیلا بھورے رنگ کا۔ دوسرا مصر کا ہوگا پستہ قامت اور نہایت ظالم۔ تیسرا سفیانی اور چوتھا مکہ مکرمہ میں پناہ گزین، یہ چار ہوئے۔

☆محمد بن علی سے روایت ہے کہ شام میں چار آدمی قتل کیے جائیں گے، یہ سب کے سب خلیفہ کی اولاد ہوں گے: ان میں سے ایک بنو مروان میں سے ہوگا، دوسرا آلِ ابوسفیان سے۔ ولید نے کہا کہ پھر سفیانی مروان کے حامیوں پر غالب آجائے گا اور ان کو قتل کر دے گا۔ پھر بنو مروان کا پیچھا کرے گا اور انہیں قتل کرے گا۔ اس کے بعد بنو عباس اور اہل مشرق کا رخ کرے گا یہاں تک

کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

☆ابوجعفر سے روایت ہے کہ سفیانی دمشق میں بنو مروان میں سے ایک بادشاہ سے جنگ کرے گا اور اس پر غالب آ کر قتل کر دے گا۔ اس کے بعد تین ماہ تک بنو مروان کو قتل کرتا پھرے گا۔ پھر اہل مشرق کی طرف رخ کرے گا اور کوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

☆ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ وہ کوفہ سے ایک بیماری لگنے کے سبب نکلے گا اور مقام "آرک" اور مقام "تدمر" کے بیچ مر جائے گا یہ بیماری ایک پھوڑا ہوگا۔

٨٠٢-کعب احبار سے روایت ہے کہ سفاح کے ارد گرد اس زمانے کے تمام ظالم وجابر اکٹھے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ اس جگہ پر ہوں گے جہاں سے اس کا دشمن نظر آ رہا ہوگا اور یہ سمجھیں گے کہ وہ ان کے ملک پر حملہ کرنے ہی والا ہے اتنے میں ان کے ظالم بادشاہ کا سردار آئے گا جس کا اس سے پہلے علم نہ رہا ہوگا۔ یہ میانہ قد، گھنگھریالے بال والا ہوگا، آنکھیں دھنسی ہوئی ہوں گی بھنویں لمبی ہوں گی اور رنگ زرد گورا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب یہ منصور سفاح پر اس سال کے آخر میں نظر ڈالے گا جس میں اس زمانے کے تمام ظالم اس کے گرد یکجا ہوئے ہوں گے تو منصور مر جائے گا اور وہ سب کئی ایک شہروں میں منتشر ہو چکے ہوں گے۔ جب یہ خبر انہیں ملے گی تو جہاں ہوں گے وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ پھر عبداللہ نامی ایک شخص کی پیروی کریں گے۔ سفیانی واپس ہو کر اہلِ مغرب کی ایک جماعت کے ساتھ، اپنی بیعت کی دعوت دے گا۔ چنانچہ اس پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ متفق ہو جائیں گے جتنی بڑی تعداد میں کبھی کسی کے لیے متفق نہ ہوئے ہوں گے، جیسا کہ علم الٰہی میں مقدر ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سفیانی کوفہ سے ایک لشکر روانہ کرے گا۔ اگر یہ لشکر بصرہ سے روانہ ہوگا تو ان میں سے بیشتر جل کر اور ڈوب کر ہلاک ہو جائیں گے اور اس وقت کوفہ میں زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ پیش آئے گا اور اگر یہ روانگی مغرب کی سمت سے ہوگی تو ملحمۂ صغریٰ برپا ہوگا۔ اس وقت ایک عبداللہ کی ہلاکت دوسرے عبداللہ کے ہاتھ سے ہوگی جو حمص سے اٹھے گا اور اس کی بغاوت کی آگ دمشق میں بھڑکے گی۔ فلسطین میں ایک شخص نکلے گا جو اپنے ہر مخالف پر غالب آجائے گا۔ اسی کے ہاتھوں اہل مشرق کی ہلاکت ہوگی۔ اس کی حکومت عورت کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی۔ اس کی حمایت میں لشکر کوفہ اور بصرہ کے لیے نکلیں گے جہاں وہ قریش کے کچھ گھروں کو پائیں گے اور اسی روز ان کو ختم کر دیا جائے گا۔

٨٠٣-حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والوں میں اختلاف ہوگا۔ اس کے

www.RaddeShakeeliyat.com

بعد شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے: اصہب کا، ابقع کا اور سفیانی کا۔ سفیانی شام سے نکلے گا اور ابقع مصر سے۔ لیکن سفیانی ان سب پر غالب آجائے گا۔

۸۰۴- حضرت ذی قربات سے روایت ہے کہ ان لوگوں میں اختلاف ماہِ صفر میں ہوگا اور یہ لوگ چار افراد میں بٹ جائیں گے: ایک شخص مکہ مکرمہ میں پناہ گزین ہوگا، دو شام میں ہوں گے: ان میں سے ایک سفیانی ہوگا، دوسرا الحکم کی اولاد میں سے، نیلا بھورا ہوگا اور چوتھا اہلِ مصر میں سے ہوگا ظالم و جابر، یہ کل چار ہوئے۔

☆ امام ابوزرعہ رازی سے ابن زریر نے روایت کی ہے کہ یہ لوگ چار افراد پر منقسم ہو جائیں گے: ایک ظالم ہوگا جو اپنے لیے بیعت خلافت لے گا اور لوگوں کو ایک ایک سو دینار دے گا۔ دو آدمی شام میں ہوں گے، یہ دونوں اتنا دیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اتنا نہ دیا ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو بھی دمشق پر قابض ہو جائے گا پورا شام اسی کا ہوگا۔

۸۰۵- حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ پھر تین آدمی نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک حکومت و بادشاہت کا طلب گار ہوگا: ایک چتکبرے رنگ کا آدمی، دوسرا بھورے کا ہوگا اور تیسرا آل ابو سفیان میں سے ہوگا جو قبیلۂ بنو کلب کو لے کر نکلے گا اور دمشق میں لوگوں کا محاصرہ کر لے گا۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے: اصہب (بھورے رنگ والے) کا جھنڈا، ابقع (چتکبرے رنگ والے) کا جھنڈا اور سفیانی کا۔ سفیانی شام سے ہی نکلے گا، ابقع مصر سے تو سفیانی ان پر غالب آجائے گا۔

۸۰۶- حضرت ذی قربات سے روایت ہے کہ ان لوگوں میں اختلاف ماہِ صفر میں پیدا ہوگا، اور وہ چار لوگوں پر منقسم ہو جائیں گے: ان میں ایک مکہ مکرمہ میں پناہ گزیں ہوگا، دو آدمی ملک شام میں ہوں گے: ایک سفیانی اور دوسرا الحکم کی ذریت میں سے ہوگا نیلے بھورے رنگ کا اور چوتھا اہل مصر میں سے ہوگا اور بڑا ظالم ہوگا تو یہ کل چار ہوئے۔ قبیلۂ کندہ کا ایک شخص ناراض ہو کر شام والوں کے پاس جائے گا اور لشکر لے کر مصر آئے گا۔ اس ظالم کو قتل کرے گا اور مصر کو مینگنی کی مانند ریزہ ریزہ کر دے گا۔ پھر اس شخص کی طرف لشکر روانہ کرے گا جو مکہ مکرمہ میں پناہ گزیں ہوں گے۔

۸۰۷- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب سفیانی مصر میں داخل ہوگا تو وہاں چار مہینے ٹھہرے گا اور اہل مصر کو قتل کرے گا نیز انہیں قیدی بنائے گا۔ اس وقت رونے والی عورتیں روئیں گی کچھ اپنی شرم گاہوں کو حلال کیے جانے پر، کچھ اپنی اولاد کے مارے جانے پر، کچھ عزت کے بعد

ذلت پر اور کچھ قبر میں جانے کے شوق میں۔

۸۰۸- ابو وھب کلاعی سے روایت ہے کہ قوم بربر کی بابت لوگ اور اہل عرب چار جھنڈوں میں بٹ جائیں گے۔ ان چاروں میں غلبہ قبیلۂ قضاعہ کو حاصل ہوگا اس وقت ان کا امیر آل ابو سفیان میں سے ایک آدمی ہوگا۔

ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ پھر وہ سفیانی آئے گا اور بنو ہاشم سے جنگ کرے گا۔ اس سے ان تین جھنڈے والوں میں سے جو بھی جنگ کرے گا، یہ اس پر غالب آجائے گا۔ وہ بنو ہاشم کو نکال کر عراق بھیج دے گا کہ وہ پہلے ہی کوفہ پہنچے گا۔ پھر کوفہ سے واپسی پر شام کے قریب ہلاک ہو جائے گا۔ وہ اس سے پہلے آل ابوسفیان میں سے ہی ایک دوسرے آدمی کو خلیفہ منتخب کر دے گا۔ اس کو بھی غلبہ حاصل ہوگا اور دوسرے لوگوں پر غالب آجائے گا۔ یہی سفیانی کہلائے گا۔

۸۰۹- ابو جعفر سے روایت ہے کہ جب چتکبرے رنگ والا آدمی بھاری بھرکم جسم و جثہ والے لوگوں کے ساتھ نکلے گا تو ان میں شدید جنگ ہوگی جس میں دھنسی ہوئی آنکھوں والا ملعون سفیانی غالب آجائے گا۔ پھر وہ دوسرے جھنڈے والوں سے جنگ کرے گا اور ان سب پر بھی غالب آجائے گا۔ پھر اس کی طرف "صنعاء" سے اپنی افواج کے ساتھ منصور یمنی نکلے گا۔ اسے شدید غصہ ہوگا چناں چہ وہ لوگوں کو زمانہ جاہلیت کی طرح بے دردی سے قتل کرے گا۔ اس کی مڈبھیڑ دھنسی ہوئی آنکھ والے سفیانی سے ہوگی۔ ان دونوں کے جھنڈے زرد رنگ کے ہوں گے اور کپڑے رنگین۔ ان میں زبردست جنگ ہوگی جس میں سفیانی اس یمنی پر غالب آجائے گا۔ اس کے بعد رومی نکل کر شام آئیں گے۔ پھر وہ سفیانی نمودار ہوگا اور قبیلۂ کندہ کا وہ شخص بھی خوب صورت جھنڈے کے ساتھ نکلے گا۔ جب مقام "تل سما" پہنچے گا تو سامنے کی طرف رخ کرے گا اور عراق کی طرف چلا جائے گا۔ اس سے پہلے کوفہ میں بارہ مشہور جھنڈے بلند ہوئے ہوں گے، سب کسی نہ کسی کی طرف منسوب ہوں گے۔ کوفہ میں حضرت حسن یا حضرت حسین کی اولاد میں سے ایک شخص مارا جائے گا جو اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی دعوت دے رہا ہوگا۔ نیز موالی و ممالیک میں سے ایک شخص نکلے گا۔ جب اس کا معاملہ بالکل کھل جائے گا اور وہ بے پناہ قتل کرے گا تو سفیانی اسے قتل کر دے گا۔

۸۱۰- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب ماہِ رمضان میں دو زلزلے آئیں گے تو ایک ہی خاندان کے تین آدمی اپنے لیے حکومت کے دعوے دار ہوں گے: ایک حکومت ظلم و جبر سے حاصل کرنا چاہے گا، دوسرا عبادت، سکون اور وقار سے، جب کہ تیسرا قتل کے ذریعہ، اس کا نام عبداللہ

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوگا۔ چناں چہ دریائے فرات کے کنارے پر فوجوں کا زبردست اجتماع ہوگا، یہ سب مال کی خاطر جنگ کریں گے، چناں چہ نو میں کے سات آدمی مارے جائیں گے۔

۸۱۱- امام زہری سے روایت ہے کہ جب سیاہ اور زرد جھنڈوں کے درمیان اس پل کے پاس جنگ ہوگی تو اس میں ہلاکت اہل مشرق کی ہوگی، لہٰذا یہ لوگ شکست کھا کر فلسطین آجائیں گے۔ پھر اہل مشرق کے خلاف سفیانی فوج کشی کرے گا۔ جب اہل مغرب ''اردن'' میں فروکش ہوں گے تو ان کا حاکم وامیر مرجائے گا، لہٰذا یہ لوگ تین حصوں میں بٹ جائیں گے: ایک حصہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس لوٹ جائے گا، دوسرا حج کرنے کے لیے چلا جائے گا اور تیسرا وہیں رہے گا تو سفیانی ان سے جنگ کرے گا اور انہیں شکست دے دے گا، پھر یہ لوگ سفیانی کی اطاعت میں داخل ہوجائیں گے۔

۸۱۲- حضرت ابو زمعہ، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ مصر سے وہی لوگ نکلیں گے جو بعد میں قتل کردیے جائیں گے۔

۸۱۳- خارجہ بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ جب سفیانی فوج کشی کرے گا تو اس وقت کوئی متفقہ امام وامیر نہ ہوگا؟ فرمایا نہیں، بلکہ مصر کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں گے۔ (باہم انتشار ہوگا)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ مصر کو مینگنی کی مانند ضرور ریزہ ریزہ کردیا جائے گا۔

۸۱۴- حضرت ذی قربات سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن اسود سے فرمایا جب تم مصر کا حاکم بنوامیہ میں سے ایک لنگڑے شخص کو دیکھنا تو ''فسطاط'' سے نکل کر ایک ''برید'' کی دوری پر چلے جانا، کیوں کہ اسے اسی کے اہل خانہ میں سے ایک شخص قتل کرے گا۔ اس کے بعد اہل شام اس کی طرف لشکر بھیجیں گے جس سے مقام ''عریش'' پر بنوکندہ کے ایک آدمی کی ملاقات ہوگی تو وہ ان کی مکمل اطاعت کرے گا اور کہے گا کہ اس معاملے کے لیے تو میں ہی کافی ہوں۔ چناں چہ وہ لشکر لے کر روانہ ہوگا اور اس شخص نیز اس کے تمام پیروکاروں کو قتل کردے گا۔ یہاں تک کہ اہل مصر کو قیدی بنالے گا اور انہیں ''مازن'' کے بازار میں فروخت کرے گا۔

☆☆☆

۳۳- سرزمین شام اور اس سے باہر عراق میں بنوعباس اہل مشرق، سفیانی اور بنومروان میں برپا ہونے والی جنگ

۸۱۵- حضرت ثوبانؓ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا- اس وقت آپ نے بنوعباس اور ان کی سلطنت کا تذکرہ فرمایا پھر حضرت ام حبیبہؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا- ان کی ہلاکت اسی قبیلے کے ایک شخص کے ہاتھوں ہوگی۔

۸۱۶- ولید بن مسلم نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قبیلۂ قضاعہ غالب آجائے اور مغرب پر فتح یاب ہوجائے تو ان کا حاکم بنوعباس کے پاس آئے گا اور ان کا بھانجہ اپنے لشکریوں کے ساتھ کوفہ میں داخل ہوکر اسے ویرانہ بنادے گا اس کے بعد وہیں اسے پھوڑا نکلے گا، چناں چہ وہاں سے شام کے ارادہ سے نکلے گا، مگر وہ عراق اور شام کے درمیان ہلاک ہوجائے گا۔ اس کے بعد وہ لوگ اس کے اہل خانہ میں سے ایک شخص کو اپنا بادشاہ منتخب کریں گے اور وہ لوگوں کے ساتھ بڑے مظالم کرے گا اور اس کی حکومت غالب آجائے گی اور وہ سفیانی ہوگا پھر عرب اس کے خلاف سرزمین شام میں متحد ہوجائیں گے، چناں چہ ان کے درمیان جنگ ہوگی، تا آں کہ یہ جنگ مدینہ منورہ تک منتقل ہوجائے گی جہاں بقیع غرقد میں شدید جنگ ہوگی۔

۸۱۷- ولید نے ایک شیخ سے اور وہ امام زہری سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا وہ کوفہ سے پھوڑے کی وجہ سے بھاگ کھڑا ہوگا، مگر وہ مرجائے گا۔ پھر اس کے بعد انہی میں کا ایک شخص حاکم ہوگا اس کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا اور اس کا نام آٹھ حرفوں پر مشتمل ہوگا، اس کے شانے سپاٹ، کلائیاں اور پنڈلیاں پتلی، سر چوڑا اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اس کے سارے لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔

۸۱۸- حضرت کعب سے رایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اس کے معاملہ کی آگ ''حمص'' میں بھڑکے گی اور اس کو ''دمشق'' میں جلائے گا، اس کا عزم وارادہ بنوعباس کی بربادی ہوگی۔

۸۱۹- امام زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اہلِ شام سفیانی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چناں چہ وہ اہل مشرق سے جنگ کرے گا اور فلسطین میں ان کو شکست دے دے گا۔ یہاں تک

www.RaddeShakeeliyat.com

کہ وہ لوگ ''مرج الصفر'' (۱) میں فروکش ہوں گے، پھر ان کی مڈ بھیڑ ہوگی، اس میں بھی اہل مشرق کو شکست ہوگی یہاں تک کہ یہ لوگ ''مرج الشیہ'' میں قیام کریں گے۔ اس سے پھر ان کی جنگ ہوگی، اس میں بھی اہلِ مشرق شکست سے دوچار ہوں گے۔ یہاں تک یہ لوگ ''حمص'' (۲) آجائیں گے۔ ایک بار پھر جنگ ہوگی، اس میں بھی اہل مشرق کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ مدینۂ خربہ یعنی ''قرقیساء'' تک پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ ہوگی، اس میں بھی اہلِ مشرق ہار جائیں گے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ ''عقرقوف'' (۳) اس کے بعد پھر جنگ ہوگی اور پھر اہلِ مشرق ہار جائیں گے اور سفیانی تمام مال پر قبضہ کرلے گا۔ اس کے بعد سفیانی کو حلق میں پھوڑا نکلے گا، پھر وہ صبح صبح ''کوفہ'' میں داخل ہوگا اور وہاں سے اپنے لشکر کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوگا۔ جیسے ہی ملک شام میں داخل ہوگا اس کی موت آجائے گی اور اہل شام بغاوت کرکے ابن کلبیہ یعنی عبداللہ بن یزید بن کلبیہ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔ اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی اور چہرہ بدشکل ہوگا اہلِ مشرق کو سفیانی کی موت کی اطلاع ہوجائے گی تو وہ کہیں گے کہ اہلِ شام کی سلطنت ختم ہوگئی، چناں چہ یہ لوگ بغاوت کردیں گے۔ اس کی اطلاع ابن کلبیہ کو ہوگی تو وہ اپنے تمام لشکر کے ساتھ ان پر حملہ کرے گا، ان کی جنگ مقامِ ''راویہ'' میں ہوگی۔ اس میں بھی اہلِ مشرق کو شکست ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ لوگ کوفہ میں داخل ہوجائیں گے۔ ابنِ کلبیہ تمام جنگ جو مردوں کو قتل کردے گا، عورتوں اور بچوں کو قید کرلے گا اور کوفہ کو تہس نہس کردے گا۔ پھر وہیں سے حجاز کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔

۸۲۰- عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن منذر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا یہ ملعون کھردرے چہرے والا ''بیسان'' کے مشرق میں واقع ''منذرون'' کے پاس سے ایک سرخ اونٹ پر نکلے گا، اس کے سر پر تاج ہوگا۔ وہ جماعت (اہل مشرق) کو دوبار شکست دے گا، پھر ہلاک ہوجائے گا۔ وہ آزاد مردوں کو قتل کرڈالے گا، بچوں کو قیدی بنالے گا اور عورتوں کے پیٹ چیر ڈالے گا۔

۸۲۱- حضرت کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سفیانی لوٹے گا تو اپنی طرف اہلِ مغرب کی ایک جماعت کو بلائے گا، چناں چہ سب لوگ اس کے گرد جمع ہوجائیں گے حالاں کہ وہ اس سے پہلے کسی کے گرد جمع نہ ہوئے تھے، کیوں کہ اللہ تعالی کے علم میں پہلے ہی یہ بات مقدر ہو چکی ہے۔ پھر وہ ''کوفۂ انبار'' سے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ دونوں لشکر ''قرقیساء'' میں ایک دوسرے سے

(۱) یہ دمشق کے جنوب میں واقع ہے۔ (۲) حمص نہیں بلکہ حمص کے قریب پہنچ جائیں گے۔ (۳) عقرقوف: بغداد کے نزدیک ایک بستی ہے۔

بھڑیں گے، ان دونوں کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا اور دونوں سے ہی فتح وغلبہ اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ یہ سب کے سب ختم ہوجائیں گے۔ اگر لشکر بھیجنا مغرب کی طرف سے ہوگا تو یہ واقعہ صغری - چھوٹی جنگ - میں ہوگا۔ ہلاکت ہو اس وقت عبداللہ سے عبداللہ کے لیے، جو حمص میں بغاوت کرے گا، یہ مخلوق میں سب سے برا ہوگا، اس کے ہاتھوں اہل مشرق کی بربادی ہوگی۔

۸۲۲- محمد بن حمیر بعض مشائخ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اہل شام اور اہل عراق کی مڈ بھیڑ مقام حمص میں ہوگی جس میں اہل عراق کو شکست ہوگی، اہل شام ان کو قتل کردیں گے یہاں تک کہ ان کے شہروں تک پہنچ جائیں گے۔

۸۲۳- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا عبداللہ دوسرے عبداللہ کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ دونوں کی فوجوں میں مقام ''قرقیساء'' میں دریا کے پاس جنگ ہوگی۔

۸۲۴- خالد بن معدان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا سفیانی اہلِ مشرق کو دو مرتبہ شکست دے گا، پھر وہ خود ہلاک ہوجائے گا۔

۸۲۵- حضرت کعب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سفیانی جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا، آزاد لوگوں کو قتل کردے گا اور بنو ہاشم کی عورتوں کے پیٹ چاک کرڈالے گا، پھر وہ مرجائے گا۔ اس کے بعد اسی عورت کے خاندان میں سے ایک شخص چند سالوں بعد بغاوت کرے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا، مگر اس نے کبھی اللہ کی عبادت نہ کی ہوگی، وہ سب سے برا انسان ہوگا۔ بدشکل، ملعون ہوگا۔ جو شخص اس کی اتباع کرے اور اس کی طرف دعوت دے گا اس پر آسمان اور زمین والے لعنت بھیجیں گے، وہ دل اور جگر کھانے والوں کی اولاد ہوگا، دمشق پہنچ کر اس کے منبر پر بیٹھ جائے گا۔ اس کا معاملہ حمص میں بھڑکے گا اور دمشق میں روشن ہوگا۔ ایسا اس وقت ہوگا جب بنو عباس میں سے دو اشخاص کو معزول کردیا جائے گا، وہ دونوں ہی حاکم و سربراہ ہوں گے۔ دوسرے کے اختلاف کے وقت سفیانی کا خروج ہوگا، یہ نوعمر ہوگا بال گھنگھریالے اور سفید ہوں گے، جسم لمبا ہوگا اس کی بیچ کی انگلی لنج ہوگی، اس کے اور اہلِ مشرق کے درمیان ملک شام میں کئی جنگیں ہوں گی۔ وہ بنو عباس کی عورتوں کو قیدی بنا کر انھیں دمشق لے جائے گا۔

۸۲۶- حضرت ارطاۃؒ سے روایت ہے کہ سفیانی اپنی نافرمانی کرنے والے ہر شخص کو قتل کر دے گا، ان کے جسم آروں سے چروادے گا اور چھ ماہ تک ہانڈیوں میں انھیں پکوائے گا، وہ مشرق و مغرب اور شمال وجنوب کے لوگوں سے جنگ کرے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۳۴-رقّہ میں اہل شام اور بنو عباس کے ایک بادشاہ کے درمیان ہونے والی جنگ اور سفیانی کا معاملہ

۸۲۷-وضین بن عطاء کا بیان ہے کہ چوتھے فتنے کا آغاز رقہ سے ہوگا۔

۸۲۸-ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک محدث نے بیان کیا کہ بنو عباس کے اختلاف کا آغاز ایک جھنڈے سے ہوگا جو خراسان سے نکلے گا۔ بنو عباس اور اس خراسانی لشکر کے درمیان ''منابتِ زعفران''۔ زعفران کی پیداوار کا علاقہ۔ میں شدید جنگ ہوگی جس میں تمام قبائل میں سے لوگ مارے جائیں گے۔ جب لوگوں کو منابتِ زعفران کی جنگ کا علم ہوگا اس وقت سفیانی دریاؤں کے بیچ واقع ''مدینۂ طاہرہ'' میں ہوگا اور وہاں جمع کردہ تمام مال و دولت لے کر نکل جائے گا اور بتوں کے شہر یعنی ''حران'' میں قیام پذیر ہوگا۔ وہیں اسے اطلاع ملے گی کہ مغرب میں ایک حاکم نے بغاوت کردی ہے، چناں چہ اس کی طرف فوج بھیجے گا جس سے وہ حاکم شکست کھا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے تمام لشکریوں کے ساتھ شام میں قیام کرے گا۔ اسی وقت آسمان سے ایک ندا آئے گی، کہ ہلاکت ہو بدبودار چشمہ والے شہر ''حمص'' کے لیے تو ہر شوہر والی عورت اپنے شوہر کی موت اور ہر اولاد والی ماں اپنی اولاد پر صبر کرے گی۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر دریاؤں کے درمیان نزول کرے گا جہاں ایک بڑے ظالم کو قتل کرے گا اور مال تقسیم کردے گا۔ اس کے بعد بتوں کے شہر ''حران'' کی طرف کوچ کرے گا، وہاں کے حاکم کا پیٹ چاک کردے گا اور اس کی فوجوں کو منتشر کردے گا، مشرق کی طرف فوج بھیجے گا اور ان سے بہ جبر و اکراہ بیعت لے گا۔ وہاں آٹھ ماہ تک قیام کرے گا۔ پھر ''خابور'' کے لیے روانہ ہوگا، وہاں ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد ''مربضِ ثور'' کی طرف روانہ ہوگا اور اسے جلتا ہوا چھوڑ دے گا۔ حاکمِ مشرق اس سے بچ کر ''جوف'' کے پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ پھر اسی کے افراد خانہ میں سے ایک شخص اسے قتل کردے گا۔ اس کے بعد حاکمِ مشرق آئے گا اور حران نیز ''رہا'' کے درمیان فروکش ہوگا۔ اس کے بعد ''بیت الراس'' (۱) سے بے ریش نوجوان نکلیں گے۔

☆ولید کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو عبدہ مشجعی نے بہ روایت ابو امیہ کلبی بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا

(۱) بیت الراس دو بستیوں کا نام ہے: ایک بیت المقدس فلسطین میں، دوسری حلب، ملک شام کے مضافات میں واقع ہے۔ (۲) اقحوانہ: وادیٔ اردن میں ایک جگہ ہے۔

اسی اثناء میں کہ سیاہ جھنڈے والے آپس میں جنگ کر رہے ہوں گے سات میں کا ساتواں شخص نکلے گا اور گاؤں والوں کے پاس اپنی حمایت و نصرت کے لیے قاصد بھیجے گا، مگر وہ لوگ انکار کردیں گے۔ طبریہ کے عباسی گورنر کو اس کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ ایک بڑا لشکر اس کی طرف روانہ کرے گا۔ جب ان فوجیوں کا اس سے آمنا سامنا ہوگا تو سب کے سب اس کی طرف مائل ہو جائیں گے، صرف سپہ سالار اس کی طرف مائل نہ ہوگا، بلکہ گورنر طبریہ کے پاس واپس جا کر اسے ساری صورت حال بتائے گا۔ وہ خروج کرنے والا اور اس کے ساتھی ٹیلے کی طرف، بیری کی جانب متوجہ ہوں گے، وہ اس کے نیچے قیام کرے گا۔ یہاں تک کہ گاؤں والے اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ ان سب کو لے کر روانہ ہوگا۔ مقام ''اقحوانہ'' (۱) کے پاس گورنرِ طبریہ کا ان سے آمنا سامنا ہوگا اور بحیرۂ طبریہ کے پاس ان میں اتنی خون ریز جنگ ہوگی کہ ان کے خون سے بحیرہ کا پچھلا حصہ تک سرخ ہو جائے گا۔ گورنرِ طبریہ ان کو شکست دے دے گا۔ اس کے بعد مقام ''جابیہ'' میں یہ لوگ دوبارہ ایک بڑا لشکر جمع کریں گے تو ہلاکت ہے ان میں سے اس کے لیے جو جابیہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہو اور مبارک ہو جو اس کے پیچھے ہو۔ وہ پھر ان سب کو شکست دے دے گا۔ یہ لوگ پھر دمشق میں اتنا ہی بڑا لشکر جمع کریں گے جتنا بڑا لشکر لے کر وہ دمشق میں داخل ہوا تھا۔ وہاں اتنی سخت جنگ ہوگی کہ گھوڑے اپنی ٹانگ کے بال والے حصہ تک خون میں دوڑیں گے، یہاں بھی وہ انہیں شکست دے گا۔

۸۲۹-حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مشرق سے ایک شخص نکلے گا، اس سے ان کا بادشاہ بھاگ کھڑا ہوگا۔ مگر وہ شخص رقہ اور حران کے درمیان قتل کردیا جائے گا۔ اسے قبیلہ قریش کا ایک شخص قتل کرے گا۔ آلِ ابو سفیان میں سے ایک شخص مغرب سے نکلے گا جو شاہِ کوفہ کو حران میں قتل کرے گا۔

۸۳۰-حضرت ثوبانؓ مولی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس کی بیعت سے لوگ قاصر ہوں گے، پھر اس کا نائب دشمن میں سے ہوگا۔ وہ مجبوراً خود ہی نائب کی طرف روانہ ہوگا اور اپنے دشمن پر غالب آ جائے گا۔ عراق کے لوگ اسے عراق واپس لے جانا چاہیں گے، مگر وہ انکار کردے گا اور کہے گا یہ جہاد کی زمین ہے تو لوگ اسے معزول کر کے دوسرے شخص کو اپنا امیر بنالیں گے۔ پھر یہ لوگ اس کی طرف روانہ ہوں گے، یہاں تک کہ اسے

(۱) اقحوانہ: وادیٔ اردن میں ایک جگہ ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

مقام ''حمص'' میں جبل خناصرہ کے پاس پالیں گے۔ وہ اہلِ شام کی طرف قاصد بھیجے گا تو اہلِ شام اس کے لیے بیک دل متحد ہو جائیں گے۔ لہٰذا وہ اہلِ شام سے مل کر ان کے ساتھ شدید جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی شخص اپنے اونٹ پر کھڑا ہوگا تو فریقین کے بچے ہوئے لوگوں کو شمار کر لے گا، اس کے بعد اہلِ عراق کو شکست ہو جائے گی۔ اہلِ شام ان کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ انہیں کوفہ کے اندر داخل کر دیں گے اور ان میں سے ہر اس شخص کو قتل کر دیں گے جو ہتھیار اٹھا سکتا ہوگا اور جن پر بھی استرا چل سکے گا سب کو قتل کر دیں گے۔ شیخ ابو اسماء رجبی سے عرض کیا گیا کہ حضرت ثوبانؓ نے کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ فرمایا پھر کس سے؟

☆ ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو عبداللہ نے ولید بن ہشام کی روایت سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا اس وقت تم لوگ شدید لڑائی کرو گے۔ اسی اثناء میں سفیانی بغاوت کرے گا اور دونوں ہی جماعتوں کو شکست دے دے گا۔ تا آں کہ اللہ تعالیٰ سفیانی اور اس کے لشکر کو کوفہ کے اندر داخل کر دیں گے۔ دن کا ابتدائی حصہ تو اس کے حق میں ہوگا، مگر آخری حصہ اس کے خلاف۔

(کنز العمال، حدیث: ۳۱۴۹۶)

۸۳۱- محدث ابو النضر کا بیان ہے کہ ایک صحابیِ رسول ﷺ نے مجھ سے بیان کیا کہ عراق میں ایک ایسا بادشاہ فروکش ہوگا جس کی بیعت پر اہلِ شام کو مجبور کیا جائے گا۔ پھر جو کچھ ہوگا اس کے بعد اسے معلوم ہوگا کہ اس کا دشمن اس کی طرف کوچ کر چکا ہے؛ لہٰذا اسے بھی کوچ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ چناں چہ اس ارادے سے شام کے لیے روانہ ہوگا۔ اس سے مقابلہ ہوگا، اسے شکست دے کر قتل کر دے گا۔ اس کے بعد اپنے حامی اہلِ عراق سے کہے گا کہ یہی (شام) میرا ملک ہے، یہی میرا وطن اور میرا علاقہ بھی۔ اس لیے آپ لوگ اپنے ملک واپس چلے جائیں کیوں کہ اب مجھے آپ لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چناں چہ اہلِ عراق اپنے ملک واپس چلے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے اسے بادشاہ بنایا، ہم نے ہی اس کی حمایت کی اور اس کی خاطر لوگوں کو قتل کیا، اب اس نے ہمارا ملک چھوڑ کر دوسرا ملک منتخب کر لیا ہے، اس لیے آؤ اس کے خلاف فوج جمع کر کے اس سے جنگ کریں، چناں چہ وہ لوگ اس کی طرف چل پڑیں گے۔ اس روز ان کی تعداد جیسا کہ میرا خیال ہے تین لاکھ ہوگی۔ یہاں تک کہ اس سے مقام ''حمص'' میں مڈبھیڑ ہوگی اور ان کے درمیان اتنی خوفناک جنگ ہوگی کہ ویسی جنگ عربوں میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ان کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا اور نصرت اٹھالی جائے گی۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد اتنی کم رہ جائے

گی کہ اگر کوئی شخص دونوں فوجوں کے باقی ماندہ افراد کو شمار کرنا چاہے تو بہ آسانی شمار کر سکے گا۔

۸۳۲- حضرت کعب کا بیان ہے کہ جب بنو عباس میں آخری اختلاف رونما ہوگا جو کہ جگر خوروں کے بیٹے سفیانی کے خروج کے بعد ہوگا تو اس اختلاف میں فنا اور تباہی ہوگی، اس وقت تم لوگ معرکۂ ثنیہ، معرکۂ تدمر- یہ سلمیہ کے مغرب میں ایک بستی ہے- اور حمص کے شدید معرکہ کا انتظار کرو گے۔ اس میں بنو عباس اور اہلِ مشرق مغلوب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کی عورتیں قیدی بنالی جائیں گی اور وہ لوگ ''کوفہ'' میں داخل ہو جائیں گے۔

۸۳۳- یعقوب بن اسحاق سے روایت ہے جو کہ فتن کے بہت بڑے عالم تھے، انھوں نے کہا کہ رقہ میں خاندان بنو عباس کا ایک شخص فروکش ہوگا جہاں وہ دو سال قیام کرے گا، اس کے بعد رومیوں پر حملہ کرے گا۔ مگر مسلمانوں پر اس کی مصیبت رومیوں سے بھی بڑھ کر ہوگی، پھر وہ رقہ واپس آ جائے گا، اس وقت مشرق سے ناگوار بات پیش آئے گی (یعنی بغاوت کی خبر) چناں چہ وہ مشرق کی طرف چلا جائے گا جہاں سے پھر نہ لوٹ سکے گا۔ اس کے بعد اپنے بیٹے کو حاکم نامزد کر دے گا اس وقت سفیانی کا خروج ہوگا اور بنو عباس کی سلطنت ختم ہو جائے گی۔

۸۳۴- نجیب بن سری نے بیان کیا کہ مشرق کے علاقہ کا ایک خلیفہ ہوگا جو بھاگ کر جزیرہ آ جائے گا۔ پھر اہلِ شام سے مدد طلب کرے گا، چناں چہ اہلِ شام اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، پھر وہ اہلِ مشرق سے جنگ کرے گا۔ ان کی مڈبھیڑ ''حمص'' نامی پہاڑ پر ہوگی، اس میں بہت ساری مخلوق کام آ جائے گی۔

۸۳۵- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا سفیانی عراقی افواج کا سپہ سالار قبیلہ بنو حارثہ کے ایک شخص کو نامزد کرے گا، اس کی دو چوٹیاں ہوں گی اس کا نام نمر بن عباد یا قمر بن عباد ہو گا، اس کے مقدمۃ الجیش پر اسی کی قوم کے ایک شخص کو متعین کرے گا پستہ قد، گنجا سر اور مونڈھے چوڑے ہوں گے، اہلِ مشرق میں سے جو لوگ ملکِ شام میں رہ گئے تھے وہ اس سے جنگ کریں گے، اس جگہ جس کو ثنیہ کہا جاتا ہے۔ اہل حمص بھی اس جنگ میں اہلِ مشرق کے ساتھ ہوں گے۔ حمص میں اس وقت ایک بڑا لشکر ہوگا۔ سفیانی کا لشکر ان سے دمشق کے آس پاس کے علاقوں میں جنگ کرے گا اور ان سب کو شکست دے دے گا۔ پھر لشکر حمص اور دمشق سے سفیانی کے ساتھ روانہ ہو گا اور اس کی جنگ اہلِ مشرق سے حمص کے مشرق میں واقع ''الیدین'' نامی جگہ پر ہوگی۔ اس جنگ میں ستر ہزار سے زیادہ لوگ مارے جائیں گے، ان میں تین چوتھائی اہلِ مشرق ہوں گے، اس کے بعد ہلاکت ان کی ہوگی اور مشرق کی طرف بھیجا گیا لشکر وہاں سے چل کر کوفہ میں داخل ہو جائے

www.RaddeShakeeliyat.com

گا جہاں بے انتہا خوں ریزی ہوگی، بے شمار عورتوں کے پیٹ چاک کر دیے جائیں گے، بہت سے بچے قتل کر دیے جائیں گے، بے حد حساب دولت لوٹی جائے گی اور کتنے ہی خون کو حلال کر دیا جائے گا۔ کوفہ کو تہس نہس کر دینے کے بعد سفیانی اس لشکر کو لکھے گا کہ اب حجاز چلے جاؤ۔

۸۳۶- محدث سلمان بن سمیر الہانی نے بیان کیا کہ کوفہ میں ضرور بالضرور ایک خلیفہ فروکش ہوگا جو اہلِ شام کو شکست دے گا۔ اس کے بعد اسے ملک شام اور اس کے باشندوں سے دل چسپی ہو جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ آپ ملکِ شام ہی میں قیام کریں۔ کیوں کہ یہ ارضِ مقدس ہے، انبیاء کی سرزمین ہے، خلفاء کا مسکن ہے، یہیں عشر و خراج کے اموال لائے جاتے تھے اور یہیں سے لشکر مختلف جگہوں پر روانہ کیے جاتے تھے چناں چہ وہ ان کی بات مان لے گا۔ اس سے اہل مشرق ناراض ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے اس کے ساتھ جنگ کی، ہم نے اپنی جان، مال اور خون کی بازی لگائی پھر بھی اس نے ہمارے اوپر اہلِ شام کو ترجیح دی لہٰذا وہ اسے معزول کر دیں گے۔ اس وقت اہلِ شام کوفہ کے لیے روانہ ہوں گے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

۸۳۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اولادِ عباس میں سے ساتواں خلیفہ لوگوں کو عدل و انصاف کی دعوت دے گا مگر وہ لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے۔ وہ ان سے کہے گا کہ میں تمہارے تعلق سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت پر چلتے ہوئے برابر سرابر مال غنیمت کی تقسیم کروں گا۔ اس پر اس کے اہل خاندان اس سے کہیں گے کیا تم ہمیں ہماری معیشتوں سے نکال باہر کرنا چاہتے ہو؟ اور اس کی بات نہیں مانیں گے۔ اس پر وہ اپنے اہلِ خاندان میں سے کئی ایک کو قتل کر دے گا جس کی وجہ سے ان کے اندر آپسی اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ اس وقت بنو فہر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے گا اور قوم بربر کے بڑے بڑے افراد کو جمع کرے گا یہاں تک کہ مصر کا تخت و تاج لے لے گا۔ اس کے بعد ابوسفیان کی نسل سے ایک شخص نکلے گا۔ جب اس کے خروج کی خبر اس فہری کو ہوگی تو وہ لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ الی آخر الحدیث۔

۸۳۸- حضرت علیؓ نے فرمایا سفیانی شام پر غلبہ پا جائے گا، پھر ان کے درمیان ''قرقیسیاءٗ'' کے مقام پر اتنی شدید جنگ ہوگی کہ ان کی لاشوں سے آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے چھک جائیں گے۔ اس کے بعد پیچھے سے ان کے لیے کچھ کشادگی اور آسانی ہوگی تو ان میں سے ایک جماعت چلے گی یہاں تک کہ خراسان کے علاقے میں داخل ہو جائے گی اور سفیانی کے گھوڑ سوار دستے اہلِ خراسان کی تلاش میں روانہ ہوں گے۔ یہ لوگ کوفہ میں موجود آلِ محمد کے تمام حامیوں کو

قتل کر دیں گے اس کے بعد اہلِ خراسان حضرت مہدی کی تلاش میں نکلیں گے۔

۸۳۹- حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا پھر عبداللہ دوسرے عبداللہ کا تعاقب کرے گا، چناں چہ دونوں کی فوجیں مقام ''قرقیسیاءٗ'' کے پاس دریا پر بھڑیں گی جہاں شدید ترین جنگ ہوگی اور بادشاہ مغرب روانہ ہوگا تو مردوں کو قتل کر دے گا اور عورتوں کو قیدی بنا لے گا۔ اس کے بعد قبیلۂ قیس میں لوٹ جائے گا یہاں تک کہ مقام جزیرہ میں سفیانی کے پاس فروکش ہو گا، یمانی کا تعاقب کرے گا تو ''اریحاءٗ'' میں قبیلہ قیس کو قتل کرے گا، انھوں نے جو کچھ جمع کیا ہوگا سارے پر سفیانی قبضہ کر لے گا۔ پھر کوفہ کی طرف روانہ ہوگا جہاں تمام حامیانِ آلِ محمد کو قتل کر ڈالے گا۔ اس کے بعد سفیانی ملک شام پر تین جھنڈوں کے ساتھ غلبہ پائے گا، اس کے بعد ان کے درمیان ''قرقیسیاءٗ'' کے بعد ایک اور سنگین جنگ ہوگی۔ اس کے بعد پیچھے سے ان کے لیے کشادگی پیدا ہوگی اور ان میں سے ایک جماعت چل کر ارضِ خراسان میں داخل ہو جائے گی۔ سفیانی کے گھوڑ سوار دستے رات اور سیلاب کی مانند آئیں گے اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے تباہ و برباد کر ڈالیں گے تا آں کہ وہ لوگ کوفہ میں داخل ہو جائیں گے جہاں حامیانِ آلِ محمد کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے بعد ہر طرف اہلِ خراسان کو تلاش کریں گے۔ جب کہ اہلِ خراسان حضرت مہدی کو ڈھونڈیں گے، چناں چہ ان کے لیے دعا بھی کریں گے اور ان کی حمایت و مدد بھی کریں گے۔

۸۴۰- سلمان بن سمیر الہانی کا بیان ہے کہ کوفہ میں ایک خلیفہ فروکش ہوگا اور اہلِ شام کو شکست دے کر روند ڈالے گا۔ پھر اسے ان میں دل چسپی پیدا ہو جائے ہوگی، اس سے کہا جائے گا کہ تم ملکِ شام ہی میں رہو، کیوں کہ یہ ارضِ مقدس ہے، انبیاء و رسل کی سرزمین ہے اور خلفاء کی رہائش گاہ بھی۔ خراج کے اموال یہیں لائے جاتے تھے اور یہیں سے لشکر بھیجے جاتے تھے، چناں چہ وہ ان کی بات مان لے گا۔ اس پر اہلِ مشرق اس سے شدید ناراض ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے اس کے ساتھ اپنے خون، اپنی جان اور اپنے مال کی بازی لگا دی اور اس نے دوسروں کو ہمارے اوپر ترجیح دی؟ چناں چہ اس کے خلاف ہو جائیں گے۔ پھر اہلِ شام کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے تو اس روز کوفہ تہس نہس ہو جائے گا۔

✡✡✡

www.RaddeShakeeliyat.com

۳۵-سفیانی کے لشکر کے عراق پہنچنے کے بعد بغداد اور زوراء کی ویرانی و بربادی

۸۴۱-محدث ابو جعفر کا بیان ہے کہ جب ابقع، منصور، کندی اور ترکوں نیز رومیوں پر سفیانی کا غلبہ ہو جائے گا تو وہ نکل کر عراق جائے گا، پھر ہونٹ دار سینگ نمودار ہو گی، اس وقت عبداللہ کی ہلاکت ہے۔ مخلوع کو معزول کر دیا جائے گا اور اسے ناواقفیت کی بناء پر شہرِ زوراء کے کچھ لوگوں کی طرف منسوب کر دیا جائے گا تو اخوض ایک شہر پر بہ زور طاقت غلبہ پالے گا تو وہاں سنگین قتل کرے گا اور آلِ عباسؓ کے چھ مینڈھوں کو مار ڈالے گا اور اچھی طرح ذبح کرے گا، اس کے بعد کوفہ کے لیے نکلے گا۔(۱)

۸۴۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب سفیانی دریائے فرات عبور کر کے ''عاقر قوفا'' نامی مقام پر پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان محو کر دیں گے۔ وہ وہاں سے دریائے دجیل (دجلہ) تک ایسے ستر ہزار لوگوں کو قتل کرے گا جو زریں تلواریں حمائل کیے ہوئے ہوں گے، جب کہ دوسرے لوگوں کی تعداد تو ان سے بھی زیادہ ہو گی۔ یہ لوگ بیت الذہب (گولڈن ہاؤس) پر قبضہ کر لیں گے اور جنگ کرنے والوں نیز مردوں کو قتل کر دیں گے اور یہ سوچ کر عورتوں کے پیٹ چاک کر دیں گے کہ شاید ان کے پیٹ میں لڑکا ہو۔ قبیلۂ قریش سے تعلق رکھنے والی عورتیں دریائے دجلہ کے ساحل پر بیٹھی کشتی لے کر چلنے والوں سے مدد طلب کریں گی کہ انھیں کشتیوں میں سوار کر لیں اور انھیں ان کے آدمیوں تک پہنچا دیں، مگر وہ لوگ بنو ہاشم سے بغض کے باعث ان کو سوار نہیں کریں گے۔ سنو تم بنو ہاشم سے بغض مت رکھو، کیوں کہ انہی میں سے نبی رحمت ہیں اور انہی میں سے حضرت جعفر ہیں جو جنت میں اڑ رہے ہیں۔ جب رات سایہ فگن ہو جائے گی تو یہ عورتیں ان فاسقوں کے خوف سے انتہائی نشیبی جگہ میں پناہ لے لیں گی۔ اس کے بعد ان لوگوں کے پاس نصرت آئے گی تا آں کہ یہ لوگ سفیانی کے پاس قید ان سب عورتوں اور بچوں کو چھڑا لیں گے جنہیں اس نے بغداد اور کوفہ سے گرفتار کیا ہو گا۔

۸۴۳-حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ان کے اہلِ بیت میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالالٰہ یا عبداللہ ہو گا دیارِ مشرق کے ایک

(۱) اس کا مضمون پہلے بھی روایات: ۵، ۶ اور ۸۱۲ پر گذر چکا ہے۔

دریا پر اترے گا۔ اس دریا پر دو شہر آباد ہوں گے، دریا ان دونوں کے بیچ میں بہہ رہا ہو گا۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت کے خاتمہ اور ان کی مدت ختم ہو جانے کا فیصلہ کریں گے تو ان میں ایک شہر پر رات کو آگ بھیج دیں گے جس سے وہ بالکل سیاہ ہو جائے گا اور اس طرح جل جائے گا جیسے یہاں شہر رہا ہی نہ ہو۔ بادشاہ کی بیوی صبح کو حیرت کرے گی کہ وہ کس طرح بچ نکلی، ابھی اس روز کی سفیدی باقی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس شہر میں ہر سرکش ظالم کو جمع کر دیں گے، پھر انہیں شہر سمیت زمین میں دھنسا دیں گے۔ یہی اس ارشادِ ربانی کا مطلب ہے ''حم عسق'' شوریٰ:۱۔ حم اللہ کا فیصلہ اور اس کی قضا ہے، عین عذاب ہے اور سق کا مطلب ہے کہ عن قریب ان دونوں شہروں پر پتھروں کی بارش ہو گی۔

۸۴۴-محدث شہر بن حوشب نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ دو جماعتیں چکّی کے پتھروں پر بیٹھی آٹا پیس رہی ہوں گی کہ اسی حالت پر ان میں سے ایک کو زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا اور دوسری جماعت دیکھتی رہے گی۔ اسی طرح دو محلے پڑوس میں ہوں گے، ان کے بیچ میں ایک دریا بہہ رہا ہو گا، وہ دونوں اس سے پانی پئیں گے اور ایک دوسرے سے روشنی حاصل کریں گے، ایک روز اس حال میں صبح کریں گے کہ ایک کو زمین میں دھنسایا جا رہا ہو گا اور دوسرا محلّہ دیکھ رہا ہو گا۔

۸۴۵-حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ ان سے ''حم عسق'' کے بارے میں معلوم کیا گیا۔ اس مجلس میں حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس اور چند دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی موجود تھے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا عین سے عذاب، سین سے قحط سالی اور قاف سے ایک قوم مراد ہے جن پہ آخری زمانے میں پتھر برسائے جائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا ان کا تعلق کن لوگوں سے ہو گا؟ فرمایا اولادِ عباس سے۔ یہ اس شہر میں ہو گا جس کا نام ''زوراء'' ہے۔ اس شہر میں زبردست قتلِ عام ہو گا، انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا یہ ہمارے اندر نہیں ہو گا، بلکہ قاف سے پتھر برسانا اور زمین میں دھنسانا مراد ہے جو آخری زمانے میں ہو گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہؓ سے فرمایا آپ نے تفسیر درست کی اور ابن عباس نے معنیٰ درست بتایا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ کو بخار ہو گیا حضرت حذیفہؓ سے سنی ہوئی بات کے سبب، تو خود حضرت عمرؓ نیز چند دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔

۸۴۶-معروف تابعی ابان بن ولید بن عقبہ بن ابو معیط نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے سنا

www.RaddeShakeeliyat.com

کہ انھوں نے فرمایا سفیانی نکلے گا اور جنگ کرے گا، یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کر دے گا اور بچوں کو ہانڈیوں میں کھولائے گا۔

۸۴۷-کعب احبار سے روایت ہے کہ سفیانی آل عباس کی خواتین کو قیدی بنا کر دمشق کے دیہاتوں میں لے آئے گا۔

۸۴۸-ارطاۃ بن منذر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا جب دریائے فرات پر شہر تعمیر ہو جائے تو وہی تباہی و بربادی ہے اور جب دمشق سے چھ میل کے فاصلہ پر شہر تعمیر ہو جائے تو تم لوگ جنگوں کے لیے چوکنا ہو جانا۔

۳۶-سفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخلہ

۸۴۹-عبدالرحمٰن بن جبیر حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کوفہ اجڑنے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ مصر اجڑ جائے۔

اسی حدیث کی بابت حکم، صفوان سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان نے بیان کیا کہ مجھ سے اس شیخ نے بیان کیا جنھوں نے حضرت کعبؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ کوفہ بالکل ویران ہو جائے گا، اس کے بعد ملحمہ عظیمہ واقع ہوگا۔

۸۵۰-ارطاۃ بن منذر نے بیان کیا کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہو کر تین روز تک وہاں کے لوگوں کو قیدی بنائے گا اور اس کے باشندوں میں سے ساٹھ ہزار افراد کو قتل کر دے گا۔اس کے بعد اٹھارہ روز قیام کر کے وہاں کی دولت تقسیم کرے گا۔اس کا کوفہ میں داخلہ مقام ''قرقیسیاء'' میں ترکوں اور رومیوں سے جنگ کرنے کے بعد ہوگا۔پھر ان کے پیچھے ان کے خلاف پھوٹ ہو جائے گی تو ان میں سے ایک گروہ خراسان لوٹ جائے گا۔لہٰذا سفیانی کے گھوڑ سوار دستے متوجہ ہوں گے اور قلعوں کو منہدم کر کے کوفہ میں داخل ہو جائیں گے اور اہلِ خراسان کو تلاش کریں گے۔خراسان میں کچھ لوگ حضرت مہدی کی طرف دعوت دیں گے، اس کے بعد سفیانی مدینہ منورہ کی طرف فوج بھیجے گا جو آل محمد میں سے کچھ لوگوں کو پکڑ کر کوفہ لے آئے گا۔پھر حضرت مہدی اور منصور کوفہ سے بھاگ نکلیں گے تو سفیانی ان کی تلاش میں آدمی بھیجے گا۔جب حضرت مہدی اور منصور مکہ مکرمہ پہنچ جائیں گے اور سفیانی کا لشکر مقام ''بیداء'' میں فروکش ہوگا تو وہیں اسے دھنسا دیا جائے گا۔اس کے بعد حضرت مہدی نکلیں گے اور مدینہ منورہ سے گزریں گے اور بنو ہاشم میں سے جو لوگ وہاں ہوں

گے ان کو بازیاب کرائیں گے۔اسی اثناء میں سیاہ جھنڈے والے آ کر دریا کے پاس فروکش ہوں گے۔کوفہ میں موجود سفیانی کے ساتھیوں کو ان کے فروکش ہونے کی اطلاع ملے گی تو وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے۔پھر حضرت مہدی کوفہ میں داخل ہوں گے اور وہاں سے بھی بنو ہاشم کے لوگوں کو بازیاب کرائیں گے۔سوادِ کوفہ سے ایک قوم نکلے گی جن کو ''عصب'' کہا جائے گا، ان کے پاس صرف تھوڑے سے ہتھیار ہوں گے، ان میں بصرہ کے بھی کچھ لوگ ہوں گے۔یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو پکڑ لیں گے اور ان کے پاس کوفہ کے جو بھی قیدی ہوں گے ان کو چھڑا لیں گے۔پھر یہ سیاہ جھنڈے والے حضرت مہدی کے پاس بیعت کے لیے پیغام بھیجیں گے۔(الحاوی،۲/۶۷)

۳۷-بنو عباس کے جھنڈوں کے بعد امام مہدی کے لیے سیاہ جھنڈوں کا آنا، ان کے اور سفیانی نیز عباسی کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی جنگ

۸۵۱-حضرت محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا بنو عباس کی حمایت میں ایک سیاہ جھنڈا نکلے گا، پھر خراسان سے دوسرا سیاہ جھنڈا نکلے گا (یعنی سیاہ جھنڈا بردار فوج نکلے گی) ان کی ٹوپیاں کالی ہوں گی اور کپڑے سفید۔ان کے مقدمۃ الجیش کا سردار قبیلہ تمیم سے تعلق رکھنے والا شعیب بن صالح بن شعیب نامی ایک شخص ہوگا۔یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دے کر بیت المقدس میں قیام کریں گے۔امام مہدی کی حکومت کے لیے زمین ہموار کریں گے اور ان کے پاس ملکِ شام سے تین سو افراد بھیجیں گے۔شعیب بن صالح کے خروج اور امام مہدی کو حکومت سپرد کرنے کے درمیان بہتر مہینوں کا عرصہ ہوگا۔(سنن ابوعمرو دانی،۵/۳۷۵)

۸۵۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اس درمیان کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں خاندان بنو ہاشم کے کچھ نوجوان آئے تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا بات پیش آئی کہ ہم آپ کے چہرے پر ناگواری کا اثر دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہم اہلِ بیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو منتخب کیا ہے اور میرے خاندان کے ان لوگوں کو میرے بعد بڑی ابتلاء، جلاوطنی اور دربدری کا سامنا کرنا پڑے گا۔یہاں تک کہ ادھر سے یعنی مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈوں والے آئیں گے۔وہ لوگ

www.RaddeShakeeliyat.com

حق مانگیں گے، مگر انھیں حق نہیں دیا جائے گا ایسا دو یا تین بار ہوگا، چناں چہ وہ لوگ جنگ کریں گے اور فتح یاب ہوں گے۔ پھر انہیں ان کی مانگ پوری کی جائے گی مگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ یہاں تک اسے (حکومت) میرے اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دے دیں گے، پھر وہ لوگ اس کے عدل وانصاف سے اکتا جائیں گے جیسے کہ پہلے ظلم سے اکتا گئے ہوں گے۔ تم میں سے جس کو وہ وقت ملے تو ان کے پاس ضرور آنا خواہ برف کے اوپر سرین کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے؛ اس لیے کہ وہ شخص مہدی ہوگا۔ (ابوعمرو دانی، ۵/۵۴۶، ابن ابی عاصم فی السنۃ ۲/۶۳۳، ابن ماجہ حدیث ۴۰۸۲، مسند بزار، ۱/۲۴۶، مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۲۵۷ رتجم طبرانی، ۱۰/۸۵ اور مستدرک حاکم، ۴/۴۶۴)

۸۵۳-حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کو نکلتے ہوئے دیکھو تو ان کے پاس جانا، چاہے برف کے اوپر گھسٹ کر جانا پڑے، اس لیے کہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔ (اس کی تخریج امام احمد ابن حنبل، حاکم، ابونعیم اور ابوعمرو دانی نے، ۵/۵۴۸ پر کی ہے)

۸۵۴-حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا ''رے'' میں ایک شخص نکلے گا میانہ قد، گندمی رنگ، بنو تمیم کا آزاد کردہ غلام ہوگا، اس کا نام شعیب بن صالح ہوگا، یہ چار ہزار آدمیوں کے ساتھ ہوگا جن کے کپڑے سفید اور جھنڈے سیاہ ہوں گے، یہ امام مہدی کے مقدمۃ الجیش کا سردار ہوگا، اس سے جو بھی جنگ کرے گا شکست کھائے گا۔ (الحاوی للسیوطی، ۲/۶۸ بہ حوالہ نعیم فی الفتن)

۸۵۵-حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نو جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا یعنی مکہ مکرمہ میں۔

۸۵۶-حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا مہدی کا علم بردار شعیب بن صالح ہوگا۔ محدث ابن لھیعہ نے ربیعہ بن سیف سے اور انہوں نے تبیع بن عامر سے روایت کیا کہ خراسان سے کمزور لوگوں کے ساتھ سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ یہ متحد ہوں گے، اللہ تعالیٰ اپنی نصرت سے ان کی مدد کریں گے، اس کے فوراً بعد اہلِ مغرب نکلیں گے۔

۸۵۷-ابوجعفر سے روایت ہے کہ بنو ہاشم میں سے ایک نوجوان خراسان سے نکلے گا، اس کی دائیں ہتھیلی پر تل ہوگا اور سیاہ جھنڈے ساتھ ہوں گے، اس کے آگے آگے شعیب بن صالح ہوگا۔ یہ نوجوان سفیانی کے ساتھیوں سے جنگ کرے گا اور انھیں شکست دے دے گا۔ (الحاوی، ۲/۶۸ بہ حوالہ المصنف)

۸۵۸-سفیان کلبی سے روایت ہے کہ امام مہدی کا علم بردار ایک نوعمر لڑکا ہوگا۔ اس کی ڈاڑھی ہلکی پھلکی ہوگی، رنگ زرد ہوگا، ولید کے طریق میں ''اصفر'' کا لفظ نہیں ہے۔ اگر وہ پہاڑوں سے جنگ کرے تو انھیں بھی ہلا کر رکھ دے گا یہاں تک کہ وہ ''ایلیاء'' میں فروکش ہو جائے گا۔ (الحاوی، ۲/۶۸ بہ حوالہ المصنف)

۸۵۹-حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ایک شخص ملک شام کا مالک ہوگا اور دوسرا مصر کا۔ پھر ان میں جنگ ہوگی اور اہلِ شام مصر کے کئی ایک قبائل کو قیدی بنالیں گے اور ایک شخص حاکمِ شام کی جانب، مشرق سے چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا، وہی امام مہدی کی اطاعت کرے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

ابوقبیل کے طریق میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ بارہ سال تک افریقہ کا حاکم رہے گا۔ اس کے بعد فتنہ برپا ہوگا، پھر گندمی رنگ شخص مالک ہو جائے گا جو اسے عدل وانصاف سے لبریز کر دے گا۔ اس کے بعد وہ امام مہدی کی طرف جائے گا اور ان کی اطاعت قبول کر کے ان کی طرف سے جنگ کرے گا۔ (الحاوی، ۲/۶۸ بہ حوالہ المصنف)

۸۶۰-حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس ابتلاء کا ذکر فرمایا جس کا سامنا آپ کے اہلِ بیت کو ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق سے ایک سیاہ جھنڈا بھیجیں گے۔ جو شخص اس کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریں گے اور جو اس کا ساتھ چھوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے اکیلا چھوڑ دیں گے۔ یہاں تک کہ لوگ ایک شخص کے پاس آئیں گے جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا اور اپنا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ اس کی نصرت اور تائید کریں گے۔ (حوالہ بالا)

۸۶۱-عبدالرحمٰن بن غاز بن ربیعہ جرشی کہتے ہیں کہ میں نے صحابیِ رسول حضرت عمروؓ بن مرہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ خراسان سے ضرور بالضرور سیاہ جھنڈا نکلے گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے گھوڑے زیتون کے اس درخت سے باندھیں گے جو ''لہیا'' اور ''حرستا'' کے گھروں کے درمیان ہوگی۔ ہم نے عرض کیا ان دونوں کے درمیان تو زیتون کا کوئی درخت نہیں ہے؟ فرمایا ان کے درمیان زیتون کا درخت لگایا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے پاس جھنڈے کے لشکری اتریں گے اور اس سے اپنے گھوڑے باندھیں گے۔ راوی عبداللہ بن آدم کا کہنا ہے کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سلمانؒ سے بیان کی تو انھوں نے کہا اس درخت سے دوسرے سیاہ جھنڈے والے اپنے گھوڑے باندھیں گے جو پہلے جھنڈے والوں کے خلاف خروج کریں گے۔ جب وہ اس درخت کے پاس فروکش ہوں گے تو اس میں سے ایک باغی ان کے خلاف خروج کرے گا۔ مگر اسے پہلے جھنڈے والوں میں سے ہر شخص چھپا ہوا ملے گا تو انھیں شکست دے دے گا۔

۸۶۲-حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرق سے بنو عباس کی حمایت میں سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور وہ لوگ جتنا وقت اللہ کی مشیت ہوگی ٹھہریں

www.RaddeShakeeliyat.com

گے، اس کے بعد مشرق کی طرف سے ہی چند چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ یہ لوگ ابوسفیان کی نسل کے ایک شخص اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کریں گے اور امام مہدی کی اطاعت قبول کریں گے۔ (الحاوی، ۶۹/۲ بہ حوالہ المصنف)

۸۶۳- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ چند سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور سفیانی سے جنگ کریں گے، ان سیاہ جھنڈے والوں میں بنو ہاشم کا ایک جوان ہوگا جس کی بائیں ہتھیلی پر تل ہوگا۔ اس کے مقدمۃ الجیش کا امیر بنو تمیم کا ایک شخص مسمیٰ شعیب بن صالح ہوگا۔ یہ نوجوان سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ (الحاوی، ۶۹/۲ بہ حوالہ المصنف۔ اسی جیسی روایت: ۸۵۷ پر گزر چکی ہے)

۸۶۴- حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جب سفیانی کوفہ پہنچے گا تو آل محمد ﷺ کے حامیوں کو قتل کردے گا۔ اس وقت امام مہدی نکلیں گے جن کا علم بردار شعیب بن صالح نامی شخص ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۸۶۵- ابوجعفر سے روایت ہے کہ خراسان سے نکلنے والے سیاہ جھنڈے کوفہ میں فروکش ہوں گے۔ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ لوگ ان کے پاس بیعت کی درخواست بھیجیں گے۔ (حوالہ مذکورہ)

۸۶۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب بنو عباس کی چکی گردش میں آجائے، سیاہ جھنڈے والے اپنے گھوڑے شام کے زیتون کے درختوں سے باندھ دیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے اصہب کو ہلاک کردیں اور ان کے ہاتھوں عام اہل بیت کو ہلاک کرادیں، تا آں کہ بنو امیہ میں سے کوئی نہ بچے سوائے اس کے جو بھاگ جائے یا چھپ جائے اور بنو جعفر اور عباس دونوں شاخیں گر جائیں اور جگر خوروں کا بیٹا دمشق کے منبر پر بیٹھ جائے اور بربر قوم نکل کر ملک شام کے قلب میں پہنچ جائے تو یہ امام مہدی کے ظہور کی علامت ہوگی۔ (حوالۂ بالا)

۸۶۷- محدث ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصریؒ کے پاس تھا تو انہوں نے ہم سے حمص کا تذکرہ کیا اور فرمایا اہل حمص پہلے "مسودہ" کے ساتھ سب سے زیادہ خوش نصیب ہوں گے اور دوسرے "مسودہ" کے ساتھ سب سے بدنصیب۔ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ابوسعید! دوسرا مسودہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ابوطہوی مشرق کی طرف سے اسّی ہزار افراد کو لے کر نکلے گا، ان سب کے دل ایمان سے ایسے ہی لبریز ہوں گے جیسے انار دانوں سے۔ پہلے سیاہ جھنڈے والوں کی تباہی ان کے ہاتھوں ہوگی۔

۳۸- سفیانی کے معاملے کی بربادی کی ابتداء، خراسان سے ہاشمی شخص کا سیاہ جھنڈوں کے ساتھ خروج اور سفیانی کے گھوڑسوار دستوں کے مشرق پہنچنے تک کے درمیان پیش آنے والے واقعات وحالات

۸۶۸- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سفیانی کے گھوڑسوار دستے کوفہ پہنچ جائیں گے تو وہ اہلِ خراسان کو ڈھونڈنے کے لیے لشکر بھیجے گا۔ ادھر اہلِ خراسان امام مہدی کی تلاش میں نکلیں گے۔ چناں چہ سفیانی کی مڈبھیڑ ہاشمی شخص سے ہوجائے گی جو سیاہ جھنڈوں کے ساتھ ہوگا، اس کے مقدمۃ الجیش پر شعیب بن صالح ہوگا۔ اس کے اور سفیانی کے لوگوں کا آمنا سامنا "اصطخر" (۱) کے گیٹ پر ہوگا اور ان میں شدید جنگ ہوگی۔ سیاہ جھنڈوں والے غالب آجائیں گے اور سفیانی کے گھوڑے بھاگ کھڑے ہوں گے۔ اس وقت لوگ امام مہدی کے ظہور کی خواہش کریں گے اور ان کو تلاش کریں گے۔ (الحاوی، ۶۹/۲ بحوالہ المصنف)

۸۶۹- محدث ابوجعفر نے بیان کیا کہ سفیانی کوفہ اور بغداد میں داخل ہونے کے بعد اپنی فوجیں ہر طرف روانہ کرے گا۔ دریا کے اس پار اس کی فوج کے ایک سردار کو اہلِ خراسان کی اطلاع ملے گی اور اہلِ مشرق ان پر پل پڑیں گے اور قتل کریں گے اور ان کا حدی خواں بھی چلا جائے گا۔ جب سفیانی کو اس صورت حال کی اطلاع ملے گی تو وہ "اصطخر" کی طرف ایک بڑا لشکر روانہ کرے گے جس کا سپہ سالار بنو امیہ کا ایک شخص ہوگا تو ان کی ایک جنگ "قومس" (۲) میں، ایک "دولات الرمی" (۳) میں اور ایک "زرنج" (۴) کی سرحد پر ہوگی۔ اسی وقت سفیانی باشندگان کوفہ وبغداد کے قتل کا حکم دے گا اور اسی وقت سیاہ جھنڈے خراسان سے آئیں گے۔ ان لوگوں میں بنو ہاشم کا ایک نوجوان بھی ہوگا جس کی دائیں ہتھیلی پر تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بھی آسان کردیں گے اور راستہ کو بھی۔ پھر اس کی جنگ ہوگی خراسان کی سرحد پر۔ ادھر ہاشمی شخص "رے" کے راستہ پر روانہ ہوگا اور بنو تمیم کے موالی میں سے ایک شخص موسوم بہ شعیب بن صالح "اصطخر" کی جانب اس اموی سے جنگ

(۱) فارس کا ایک شہر ہے۔ (۲) قومس: طبرستان کا ایک بڑا صوبہ ہے۔ (۳) دولات: طبران کے مضافات میں ہے۔ (۴) زرنج: سجستان کا ایک قصبہ ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کے لیے روانہ ہوگا۔ چناں چہ اس کی امام مہدی اور ہاشمی سے ''اصطخر'' کے باب بیضاء پر مڈبھیڑ ہوگی اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ ان لوگوں کا سپہ سالار بنوعدی کا ایک شخص ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے حامیوں اور فوجوں کو غلبہ عطا کریں گے۔ پھر ''رے'' کی دو جنگوں کے بعد ''مدائن'' میں ایک جنگ ہوگی۔ ''عاقرقوفا'' میں ایسی تباہ کن جنگ ہوگی جس کے بارے میں ہر بچ جانے والا بتاتا پھرے گا۔ اس کے بعد ''بابل'' میں ایک سخت جنگ ہوگی اور ایک جنگ ''نصیبین'' کے علاقے میں۔ پھر دھنسی ہوئی آنکھ والے (سفیانی) کے خلاف سوادِ کوفہ کے کچھ لوگ خروج کریں گے، ان میں سے اکثر کوفہ اور بصرہ کے ہوں گے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ سفیانی کے قبضہ میں سے ہر اس قیدی کو چھڑالیں گے جسے اس نے کوفہ اور بغداد سے گرفتار کیا ہوگا۔

○○○

پانچواں حصہ

۳۹- سفیانی اور سیاہ جھنڈے والوں کی مڈبھیڑ، ان میں خوف ناک جنگ، لوگوں کا امام مہدی کی تمنا کرنا

۸۷۰- حضرت علیؓ نے فرمایا سفیان اور سیاہ جھنڈے والوں کی مڈبھیڑ ہوگی، ان میں بنوہاشم کا ایک نوجوان بھی ہوگا جس کی بائیں ہتھیلی پر تل کا نشان ہوگا، اس کے مقدمۃ الجیش پر قبیلۂ بنوتمیم کا شعیب بن صالح نامی ایک شخص تعینات ہوگا، یہ مڈبھیڑ ''اصطخر'' کے دروازے پر ہوگی تو ان میں شدید جنگ ہوگی۔ اس میں سیاہ جھنڈے غالب آجائیں گے اور سفیانی کے گھوڑے بھاگ جائیں گے۔ اس وقت لوگ امام مہدی کی تمنا کریں گے اور ان کو تلاش کریں گے۔ (یہ روایت: حدیث نمبر ۸۶۸، پر گزر چکی ہے)

۸۷۱- شریح بن عبید، راشد بن سعد، ضمرہ بن حبیب اور ان کے شیوخ نے کہا کہ سفیانی اپنے گھوڑے اور لشکر روانہ کرے گا، چناں چہ وہ خراسان اور فارس کے اکثر علاقوں تک پہنچ جائیں گے، پھر اہلِ مشرق ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان سے جنگ کریں گے۔ ان کے درمیان ایک سے زیادہ جگہوں پر جنگیں ہوں گی۔ جب ان کے لیے ان سے جنگ کرنے کا سلسلہ دراز ہو جائے گا تو یہ لوگ (اہلِ مشرق) بنوہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے، اس وقت وہ مشرق کے آخری حصہ میں ہوگا۔ چناں چہ وہ اہلِ خراسان کے ساتھ نکلے گا، اس کے مقدمۃ الجیش پر بنوتمیم کے موالی میں سے ایک شخص ہوگا، اس کا رنگ گندمی اور ڈاڑھی ہلکی پھلکی ہوگی۔ یہ اس کی طرف پانچ ہزار افراد کو لے کر نکلے گا، جب اسے اس نوجوان کے نکلنے کی اطلاع ہوگی تو اس سے بیعت کرلے گا اور یہ نوجوان اسے اپنے مقدمۃ الجیش کا امیر بنا دے گا۔ اگر اس نوجوان کے سامنے مضبوط پہاڑ آجائیں تو یہ انہیں بھی گرادے گا۔ اس کا اور سفیانی کی گھوڑ سوار فوج کا آمنا سامنا ہوگا، یہ انہیں شکست دے کر ان میں سے بڑی تعداد کو قتل کردے گا۔ اس کے بعد پھر غلبہ سفیانی کا ہوجائے گا اور وہ ہاشمی نوجوان بھاگ کھڑا ہوگا۔ شعیب بن صالح خفیہ طور پر بیت المقدس کے لیے نکلے گا اور امام مہدی کے قیام کے لیے زمین ہموار کرے گا جب اسے ان کے ظہور کا علم ہوگا۔ (الحاوی، ۷۰/۲، بحوالہ المصنف)

www.RaddeShakeeliyat.com

۸۷۲-ولید نے بیان کیا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ ہاشمی نوجوان امام مہدی کا باپ شریک بھائی ہوگا، جب کہ بعض دوسرے محدثین نے بیان کیا کہ ان کا چچازاد بھائی ہوگا۔ ولید نے مزید کہا کہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی موت نہ ہوگی، بلکہ شکست کے بعد مکہ مکرمہ کے لیے نکل جائے گا اور جب امام مہدی نکلیں گے تو ان کے ساتھ یہ بھی نکلے گا۔ (الحاوی، ۲ر۷۰، بحوالہ المصنف)

۸۷۳-محدث تبیع نے بیان کیا کہ سفیانی ''مروروز'' کی طرف اپنی فوجیں، اس کے آگے کے حصہ پر قبضہ کرنے کے لیے روانہ کرے گا۔ (الحاوی، ۲ر۷۰، بحوالہ المصنف)

امام زہریؒ سے روایت ہے کہ سفیانی کوفہ سے ایک لشکر ''مرو'' کی طرف اور دوسرا حجاز کی طرف روانہ کرے گا۔

۸۷۴-حضرت علیؓ نے فرمایا امام مہدی سے پہلے ان ہی کے اہلِ خاندان میں سے ایک شخص مشرق میں نکلے گا جو آٹھ مہینے تک اپنے کندھے پر تلوار لٹکائے ہوئے لوگوں کا قتل کرتا اور مثلہ کرتا پھرے گا۔ وہ بیت المقدس کا رخ کرے گا، مگر وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہو جائے گی۔

۸۷۵-محدث ابوجعفر نے بیان کیا کہ خراسان کی طرف سے نکلنے والے سیاہ جھنڈے کوفہ میں قیام کریں گے۔ جب مکہ مکرمہ میں امام مہدی ظاہر ہوں گے تو ان کا سردار بیعت کے لیے ان کے پاس آدمی بھیجے گا۔

۴۰-سفیانی کی جانب سے مدینہ منورہ پر لشکر کشی اور قتل وغارت گری

۸۷۶-حضرت علیؓ نے فرمایا سفیانی کی طرف سے اس کی گھوڑ سوار فوج کا سپہ سالار جب کوفہ میں داخل ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجادے گا، تب سفیانی اسے لکھے گا اور اسے مدینہ جانے کا حکم دے گا، چناں چہ وہ مدینہ چلا جائے گا اور قتلِ عام کرے گا، قریش اور انصار میں سے چار سو مردوں کو قتل کردے گا، عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں کو مار ڈالے گا۔ قریش کے دو بھائیوں یعنی بھائی اور اس کی بہن کو قتل کرے گا۔ بھائی کا نام محمد ہوگا اور بہن کا فاطمہ اور ان کی لاشیں مسجد نبوی کے دروازے پر لٹکا دے گا۔

۸۷۷-حضرت علیؓ نے فرمایا سفیانی مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر بھیجے گا تو وہ لوگ آلِ محمد ﷺ میں سے جس کو پکڑ سکیں گے پکڑیں گے اور بنو ہاشم کے مردوں اور عورتوں کو قتل کردیں گے۔ اس وقت امام مہدی اور سفید کپڑوں والا مدینہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکل جائیں گے۔ سفیانی

انہیں ڈھونڈنے کے لیے آدمی بھیجے گا، مگر وہ دونوں حرم الٰہی کی امان میں پہنچ چکے ہوں گے۔

۸۷۸-حضرت علیؓ نے فرمایا جب مدینہ والوں کو سفیانی کے لشکر کی اطلاع ملے گی تو ان میں سے کچھ لوگ مدینہ سے مکہ کے لیے بھاگ نکلیں گے۔ ان میں قریش کے تین آدمی بھی ہوں گے جن پر خاص نظر ہوگی۔

۸۷۹-حضرت کعب نے فرمایا اس وقت مدینہ منورہ میں قتل وغارت کی کھلی چھوٹ دے دی جائے گی اور حضرت نفس ذکیہ کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔

۸۸۰-حضرت حَنَش بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں بنو ہاشم میں سے ایک خلیفہ ہوگا۔ اہلِ مدینہ میں سے کچھ لوگ مکہ مکرمہ کے لیے نکلیں گے۔ جب وہ مکہ مکرمہ پہنچیں گے تو ان کے پاس حاکمِ مکہ قاصد بھیج کر پوچھے گا تم یہاں کیوں آئے ہو، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہاں تمہیں کچھ راحت مل جائے گی؟ اس سے بنو ہاشم میں سے ایک شخص سخت لب ولہجہ میں بات چیت کرے گا جس سے حاکم مکہ ناراض ہو کر اسے قتل کردے گا۔ اگلے روز بنو ہاشم ہی میں سے ایک دوسرا آدمی اس کے پاس آئے گا، اس نے اپنے کپڑوں میں تلوار چھپا رکھی ہوگی اور حاکم مکہ سے کہے گا تم نے میرے ساتھی کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا اس نے مجھے ناراض کر دیا تھا۔ اس پر وہ کہے گا مسلمانو! گواہ رہو کہ اس نے اس ہاشمی کو محض اس وجہ سے قتل کیا تھا کہ اس نے اسے غصہ دلایا تھا، یہ کہتے ہی اپنی تلوار نکال کر اس سے حاکم مکہ کی گردن مار دے گا۔ پھر بنو ہاشم طائف کی طرف چلے جائیں گے، مکہ کے لوگ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا اور یہ خبر خلیفہ کو پہنچ گئی تو وہ ہمیں برباد کردے گا۔ چناں چہ اہلِ مکہ ان بنو ہاشم کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ جب یہ پہنچیں گے تو ان سے بنو ہاشم کہیں گے ہمارے اور اپنے خون کی بابت اللہ سے ڈرو۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ حاکمِ مکہ نے ہمارے ساتھی کو ناحق اور ظلماً قتل کیا ہے، لیکن اہلِ مکہ واپس نہ ہوں گے اور ان سے جنگ کریں گے، بنو ہاشم اہلِ مکہ کو شکست دے کر مکہ پر قبضہ کرلیں گے۔ حاکمِ مدینہ کو ان حالات کی خبر ملے گی تو اہلِ مدینہ سوچیں گے کہ اگر ہم نے ان لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا تو خلیفہ کی طرف سے ہمیں سخت ابتلاء کا سامنا کرنا پڑے گا، چناں چہ حاکم مدینہ ان کی طرف فوج روانہ کرے گا، مگر وہ لوگ اس لشکر کو بھی شکست دے دیں گے۔ جب خلیفہ کو علم ہوگا تو وہ بھی فوج بھیجے گا تو وہی لوگ انہیں ہلاک وبرباد کردیں گے۔

۸۸۱-حضرت یوسف بن ذی قربات نے کہا کہ ملک شام میں ایک خلیفہ ہوگا جو مدینہ منورہ پر

www.RaddeShakeeliyat.com

حملہ کرے گا۔ جب اہلِ مدینہ کو لشکر کے مدینہ کے لیے نکلنے کی اطلاع ہوگی تو ان میں سے سات افراد نکل کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے اور وہاں چھپ جائیں گے۔ حاکمِ مدینہ حاکمِ مکہ کو لکھے گا اور ان افراد کے نام تحریر کرے گا کہ جب فلاں فلاں آدمی تمہارے یہاں آئیں تو انہیں قتل کر دینا۔ یہ لوگ حاکم مکہ کے پاس آئیں گے اور اس سے جوار اور پناہ کی درخواست کریں گے۔ وہ ان سے کہے گا آپ لوگ یہاں سے بہ حفاظت کہیں نکل جائیے، چناں چہ وہ لوگ مکہ سے نکل کر طائف کے ایک پہاڑ پر قیام کریں گے اور لوگوں کے پاس پیغام بھیجیں گے، چناں چہ کچھ لوگ ان کے ساتھ جا ملیں گے۔ جب ایسا ہوگا تو اہلِ مکہ ان لوگوں پر حملہ کریں گے، مگر یہ لوگ اہلِ مکہ کو شکست دے دیں گے، مکہ کے اندر داخل ہو جائیں گے اور حاکمِ مکہ کو قتل کر دیں گے اور وہیں رکے رہیں گے۔ جب اُس لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو خلیفہ تیاری کر کے نکل جائے گا۔

۸۸۲۔ امام زہریؒ نے کہا کہ جب یہ لشکر مدینہ منورہ آئے گا تو وہاں تین دن تک اہلِ مدینہ کو قتل کریں گے۔

۸۸۳۔ محدث ابو جعفر نے بیان کیا کہ اہلِ مدینہ کو جب لشکر کے روانہ ہونے کا علم ہوگا تو حضور ﷺ کے اہلِ بیت سے تعلق رکھنے والے لوگ مدینہ سے بھاگ کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ طاقت ور آدمی کمزور کو اٹھا کے لے جائے گا۔ لشکر والے حضور ﷺ کے خانوادے کے ایک آدمی کو پکڑ لیں گے اور اسے ''احجار زیت'' کے پاس (۱) ذبح کر ڈالیں گے۔

۸۸۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا مدینہ منورہ کی جنگ کی علامت یہ ہے کہ حاکمِ مدینہ، مصر چلا جائے۔

۸۸۵۔ محدث ابو قبیل نے بیان کیا کہ سفیانی مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا اور لشکر کو مدینہ میں موجود بنو ہاشم کے تمام افراد کو قتل کرنے کا حکم دے گا، حتی کہ حاملہ عورتوں کے قتل کا بھی۔ ایسا مشرق کی سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلنے والے ہاشمی شخص کی حرج سے کرے گا۔ وہ کہے گا یہ ساری بلاء کیا ہے؟ اور میرے ساتھیوں کا قتل کیا ہے؟ سنو کس نے ان کو قتل کیا؟ پھر سفیانی تمام اہلِ مدینہ کے قتل کا حکم دے گا۔ چناں چہ سفیانی کی فوجیں قتلِ عام کریں گی یہاں تک کہ اہلِ مدینہ میں سے کوئی پہچانا نہیں جائے گا۔ اہلِ مدینہ منتشر ہو کر بادیہ، پہاڑوں اور مکہ مکرمہ بھاگ جائیں گے یہاں تک کہ ان کی عورتیں بھی۔ سفیانی کی فوجیں کئی روز تک اہلِ مدینہ کا قتلِ عام کریں گی، اس کے بعد بند کر دیں گی۔ لیکن جو آدمی

(۱) احجار زیت: مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے)

بھی نظر آئے گا وہ ڈرا ہوا رہے گا۔ یہاں تک کہ امام مہدی مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے اور ہر نیک آدمی مکہ میں ان کے پاس اکٹھا ہو جائے گا۔ (الحاوی، ۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا مدینہ منورہ میں ایک ایسی خوں ریز جنگ ہوگی جس میں ''احجار زیت'' خون میں ڈوب جائے گا۔ حرہ کا واقعہ اس کے سامنے کوڑہ لگنے کی مانند معلوم ہوگا۔ پھر یہ لشکر مدینہ منورہ سے دو برید (۱) کے بہ قدر ہٹ جائے گا۔ اس کے بعد امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ (الحاوی، ۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۴۱۔ امام مہدی کی طرف روانہ کردہ سفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنسایا جانا

۸۸۷۔ محدث ابو فراسؒ نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام مہدی کے خروج کی علامت مقامِ ''بیداء'' میں ایک لشکر کو دھنسایا جانا ہے۔ جب ایسا ہو تو یہ ان کے ظہور کی علامت ہے۔

۸۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا حاکمِ مدینہ مکہ مکرمہ میں موجود بنو ہاشم کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا، مگر یہ لوگ اس لشکر کو شکست دے دیں گے۔ یہ بات ملک شام میں خلیفہ سنے گا تو وہ ان کی طرف ایک بڑا لشکر روانہ کرے گا جس میں چھ سو عریف و نقیب ہوں گے، جب یہ لوگ مقامِ ''بیداء'' میں پہنچیں گے اور وہاں چاندنی رات میں فروکش ہوں گے تو ایک چرواہا انہیں دیکھ کر بڑا تعجب کرے گا اور کہے گا ہائے! اہلِ مکہ کو کس مصیبت نے آلیا، پھر اپنی بھیڑ بکریوں میں چلا جائے گا۔ جب دوبارہ اس جگہ آئے گا تو وہاں کوئی بھی نظر نہ آئے گا، کیوں کہ ان سب کو زمین میں دھنسایا جا چکا ہوگا۔ وہ چرواہا کہے گا سبحان اللہ ایک ہی گھنٹے میں یہ لوگ یہاں سے کوچ کر گئے؟ جب ان کے ٹھہرنے کی جگہ تک آئے گا تو ایک شخص کو دیکھے گا کہ کچھ حصہ زمین کے اندر جا چکا ہے اور کچھ ابھی زمین کے اوپر ہی ہے، لہٰذا نکالنے کی کوشش کرے گا، مگر نکال نہ پائے گا تب وہ سمجھے گا کہ ان سب کو دھنسا دیا گیا ہے۔ وہ جا کر حاکمِ مکہ کو خوش خبری دے گا تو وہ کہے گا الحمد للہ! یہی وہ علامت ہے جس کی تمہیں خبر دی جا رہی تھی، پھر یہ لوگ شام کی طرف روانہ ہوں گے۔

۸۸۹۔ مجاہدؒ نے حضرت تبیعؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک پناہ کا طالب مکہ مکرمہ

(۱) ایک برید تقریباً بارہ میل کے برابر ہوتا ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

میں پناہ لے گا، مگر اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کچھ مدت تک لوگ یوں ہی رہیں گے، پھر ایک دوسرا شخص پناہ لے گا۔ اگر تمہیں وہ ملے تو اس سے جنگ نہ کرنا، کہ وہ دھنسایا جانے والا لشکر ہوگا۔

۸۹۰- ام المؤمنین حضرت حفصہؓ نے فرمایا میں نے رسولِ اکرمؐ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک لشکر جانب مغرب کی طرف سے اس گھر (بیت اللہ) کے ارادے سے آئے گا۔ لیکن جب یہ لوگ مقامِ "بیداء" پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر پیچھے والے ان کو دیکھنے کے لیے آئیں گے تو وہ بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیے جائیں گے۔ جو شخص ان میں سے مجبور ہوگا اور بہ جبر و اکراہ شامل ہوا ہوگا اس کا بھی یہی حشر ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک انسان کا اس کی نیت کے مطابق حشر کریں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، سنن نسائی، ۲۰۷/۵، سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۶۳ اور مسند احمد بن حنبل، ۲۸۶/۶، بروایت حضرت عبداللہ بن صفوانؓ)

۸۹۱- محمد بن علیؒ نے بیان کیا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص پناہ لے گا جس کی طرف ستر ہزار لشکری بھیجے جائیں گے جن کا سپہ سالار قبیلہ بنو کلب کا ایک شخص ہوگا۔ جب یہ لوگ گھاٹی تک پہنچیں گے تو ان کا پہلا آدمی گھاٹی میں سے نکلا نہ ہوگا اور آخری آدمی داخل ہو جائے گا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام آواز دیں گے بیداء! بیداء! بیداء! یہ آواز سارا مشرق اور مغرب سنے گا، وہ کہیں گے ان سب کو پکڑ لو، کیوں کہ ان میں کوئی خیر نہیں ہے۔ لیکن ان کی ہلاکت کی اطلاع پہاڑ پر بکریاں چرانے والے ایک شخص کو ہی صرف ہوگی۔ جب یہ لوگ دھنسیں گے تو وہ انہیں دیکھ رہا ہوگا۔ وہ اہلِ مکہ کو ان کی بابت بتائے گا تو وہ پناہ لینے والا شخص یہ سنتے ہی مکہ سے نکل جائے گا۔

۸۹۲- حضرت یوسفؒ بن ذی قربات نے کہا کہ جب مصر میں موجود سفیانی کو معلوم ہوگا تو وہ مکہ مکرمہ میں موجود پناہ گزیں شخص کی طرف لشکر روانہ کرے گا۔ یہ لوگ مدینہ منورہ کو واقعہ حرہ سے بھی زیادہ ویرانہ بنا دیں گے۔ جب مقامِ "بیداء" پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۸۹۳- حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ ﷺ نے ارشاد فرمایا ملک شام سے مکہ مکرمہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب یہ لوگ مقامِ بیداء پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ (دیکھیے روایت ۸۹۰)

۸۹۴- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیجا جائے گا تو انہیں "جماوین" کے درمیان زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (۱) اور حضرت نفس زکیہ شہید کر دیے جائیں گے۔

(۱) یہ مکہ کی طرف، مدینہ سے باہر دائیں طرف دو پہاڑی سلسلوں کا نام ہے۔

۸۹۵- محدث ابو جعفرؒ نے بیان کیا کہ ان کو دھنسایا جائے گا تو ان میں سے بنو کلب کے صرف دو آدمی بچیں گے: ایک کا نام وبَرَ ہوگا اور دوسرے کا وَبر، لیکن ان دونوں کے چہرے ان کی گدی کی طرف پھیر دیے جائیں گے۔

۸۹۶- حضرت علیؓ نے فرمایا مکہ مکرمہ نکل جانے والوں کی تلاش میں جب ایک لشکر مقامِ "بیداء" میں قیام کرے گا تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور کوئی آواز دے گا۔ یہی اس ارشادِ باری تعالیٰ میں ہے "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ" (سبا/۵۱) اور اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں (تو آپ کو حیرت ہو) جب کہ کفار گھبرائے پھریں گے (پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی) اور پاس کے پاس ہی پکڑ لیے جائیں گے یعنی ان کے پیروں کے نیچے سے۔ اس لشکر کا ایک آدمی اپنی اونٹنی کو تلاش کرنے نکلے گا، پھر جب وہ واپس ہوگا تو نہ ان میں سے کسی کو پائے گا اور نہ ان کا احساس ہی کرے گا۔ وہی شخص لوگوں کو ان کی خبر بتائے گا۔

۸۹۷- حضرت کعبؒ احبار نے فرمایا مدینہ منورہ کی طرف بارہ ہزار افراد پر مشتمل لشکر بھیجا جائے گا، مگر انہیں مقام "بیداء" میں دھنسا دیا جائے گا۔

۸۹۸- امام زہریؒ نے بیان کیا کہ اہلِ کوفہ کی طرف سے دو لشکر روانہ کیے جائیں گے: ایک "مرو" کی طرف اور دوسرا حجاز کی طرف۔ حجاز کے لیے روانہ کردہ لشکر کے ایک تہائی حصہ کو دھنسا دیا جائے گا، جب کہ ایک تہائی حصہ کی صورت مسخ کر دی جائے گی اور ان کے چہرے ان کے مونڈھوں کے درمیان پھیر دیے جائیں گے۔ یہ لوگ اپنی دبر ایسے دیکھیں گے جیسے قبل دیکھتے تھے۔ یہ ایڑیوں کے بل الٹی طرف چلیں گے، جیسا کہ پہلے پیر کے اگلے حصوں سے چلتے تھے۔ ایک تہائی لشکر باقی بچے گا، یہ لوگ مکہ مکرمہ روانہ ہوں گے۔

۸۹۹- محدث ابو جعفرؒ نے بیان کیا کہ جب سفیانی کو حضرت نفس زکیہ کے قتل کی اطلاع ملے گی جس نے خود ہی اس کے لیے لکھا تھا تو عام مسلمان رسول اللہ ﷺ کے حرم سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے حرم، مکہ مکرمہ بھاگ جائیں گے۔ جب سفیانی کو اس کا علم ہوگا تو مدینہ منورہ ایک فوج روانہ کرے گا جن کا امیر بنو کلب کا ایک شخص ہوگا۔ جب یہ لوگ مقامِ "بیداء" پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا، البتہ ان کا امیر بچ جائے گا۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ وہ امیر بنو مذحج میں سے ہوگا، جب کہ بعض کے نزدیک بنو کلب میں سے ہوگا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۹۰۰-محدث ابو جعفرؒ کا بیان ہے کہ ان لشکریوں میں سے بنو کلب کے صرف دو آدمی بچیں گے: ایک کا نام وَبر اور دوسرے کا وَبیر ہوگا۔ ان کے چہرے گدی کی طرف پھیر دیے جائیں گے۔

(الحاوی،۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۹۰۱-محدث ابو قبیل کا بیان ہے کہ ان میں سے کوئی نہ بچے گا سوائے ایک خوش خبری دینے والے اور ایک ڈرانے والے کے۔ خوش خبری دینے والا تو مکہ مکرمہ میں امام مہدی کے پاس جا کر انہیں لشکر والوں کا حشر بتائے گا اور اس کا چہرہ خود اس کی صداقت کا گواہ ہوگا، کیوں کہ چہرہ گدی کی طرف کر دیا گیا ہوگا۔ چناں چہ امام مہدی اور ان کے ساتھی اس کا چہرہ دیکھ کر اس کی تصدیق کریں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ سارا لشکر دھنسا دیا گیا ہے۔ دوسرے کا چہرہ بھی گدی کی طرف کر دیا گیا ہوگا، وہ سفیانی کے پاس آ کر اس کے ساتھیوں پر نازل ہونے والا عذاب بتائے گا، وہ بھی اس کی تصدیق کرے گا اور یقین کرلے گا کہ اس کی بات بالکل سچ ہے، کیوں کہ وہ اس میں اس کی علامت دیکھے گا۔ یہ دونوں بنو کلب سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔

۹۰۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیداء کو حکم دیں گے اے بیداء! تو ان لوگوں کو ہلاک کردے، چناں چہ ان سب کو بیداء کی زمین نگل جائے گی، صرف قبیلۂ بَجیلہ کا ایک شخص بچے گا، اس کا چہرہ گدی کی طرف کر دیا جائے گا، وہ لوگوں کو لشکر والوں کا حال بتائے گا۔

۹۰۳-ارطاۃ بن منذر نے بیان کیا کہ ان میں سے صرف ایک شخص بچے گا، اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ گدی کی طرف پھیر دیں گے تو وہ اس طرح چلے گا جیسے سامنے کو سیدھا ہو کر چلتا تھا۔

۴۲-ظہورِ مہدی کی علامتوں سے متعلق دوسرا باب

۹۰۴-حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا جب مقامِ "بیداء" میں ایک لشکر کو دھنسایا جائے گا تو وہی ظہورِ مہدی کی علامت ہوگی۔ (مستدرک حاکم،۲/۶۲)

۹۰۵-حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے صاحب زادے حضرت علیؒ نے بیان کیا کہ امام مہدی نہیں نکلیں گے تا آں کہ طلوعِ شمس کی علامت پائی جائے۔ (مستدرک حاکم، الحاوی،۲/۵۲)

۹۰۶-حضرت کعبؒ نے بیان فرمایا ظہور مہدی کی علامت مغرب کی سمت سے آنے والے جھنڈے ہوں گے جن کا امیر قبیلۂ کندہ کا ایک شخص ہوگا۔ (الحاوی،۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۹۰۷-حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا سفیانی اور امام مہدی ایک دوسرے سے مسابقت اور مقابلہ

کریں گے، چناں چہ سفیانی اپنے قریبی لشکر پر غالب آئے گا اور امام مہدی اپنے قریبی لشکر پر غلبہ پائیں گے۔ (الحاوی،۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

محدث ابو جعفر نے بیان کیا کہ امام مہدی دو سو سال میں ظاہر ہوں گے۔

۹۰۸-امام زہریؒ نے بیان کیا کہ دوسرے سفیانی کی امارت و حکومت میں آسمان پر ایک علامت نظر آئے گی۔

۹۰۹-محدث ابو صادق نے بیان کیا کہ امام مہدی نہ نکلیں گے یہاں تک کہ سفیانی دمشق کے منبروں پر کھڑا ہو جائے۔ (حوالہ بالا،۲/۷۵)

۹۱۰-محدث ابو جعفر نے بیان کیا کہ سفیانی نہ نکلے گا یہاں تک کہ ظلمت بڑھ جائے۔

۹۱۱-محدث مطر الورّاق نے بیان کیا کہ امام مہدی نہ نکلیں گے یہاں تک کہ کھلے عام اللہ کا انکار کیا جانے لگے۔ (ایضاً،۲/۷۳)

۹۱۲-امام ابن سیرین نے فرمایا خروج مہدی نہ ہوگا یہاں تک کہ ہر نو افراد میں سے سات کو قتل کر دیا جائے۔ (ایضاً)

۹۱۳-حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ مہدی کا ظہور نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک تہائی کو قتل کر دیا جائے، ایک تہائی طبعی موت سے مرجائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائیں۔ (سنن ابو عمرو دانی،۳/۵۵۱)

۹۱۴-حضرت علیؒ بن عبداللہ بن عباس نے بیان کیا کہ مہدی کا خروج نہ ہوگا یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے کے چہرے پر تھوکے۔ (الحاوی،۲/۶۸، بحوالہ المصنف)

۹۱۵-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا ظہورِ مہدی کی علامت ہے ایک لشکر کا مقامِ بیداء میں زمین کے اندر دھنسا دیا جانا۔ (یہ روایت: ۸۸۷ پر گزر چکی ہے)

۹۱۶-محدث ابو قبیل نے بیان کیا کہ لوگ امام مہدی پر ۲۰۴ھ میں متفق ہوں گے۔ (الحاوی، ۲/۶۸ بحوالہ المصنف)

محدث ابن لہیعہؒ کہتے ہیں کہ یہ عجم کے حساب سے ہے، نہ کہ عرب کے حساب سے۔

۹۱۷-حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا امام مہدی کی علامت یہ ہے کہ جب تم پر ترک ٹوٹ پڑیں، تمہارا وہ خلیفہ انتقال کر جائے جو اموالِ زکوٰۃ و خراج جمع کیا کرتا تھا اور اس کے بعد ایک کمزور آدمی خلیفہ بن جائے۔ اسے بیعت کے دو سال بعد ہی معزول کر دیا جائے اور جامع دمشق کے مغربی حصہ میں زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ رونما ہوگا۔ تین گروہ نکلیں گے: ایک شام سے، دوسرا اہلِ مغرب کا مصر کی طرف اور یہی سفیانی کی حکومت کی علامت ہوگی۔ (ایضاً)

www.RaddeShakeeliyat.com

۹۱۸-ابومحمد نے اہلِ مغرب میں سے ایک شخص کے حوالے سے بیان کیا کہ امام مہدی نہ نکلیں گے یہاں تک کہ ایک شخص نہایت حسین وجمیل باندی لے کر نکلے اور اعلان کرے کہ اسے کون اس کے وزن برابر غلہ کے بدلہ خرید رہا ہے۔ اس کے بعد امام مہدی کا خروج ہوگا۔

۹۱۹-حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے کہا کہ فتنے رونما ہوں گے۔ پھر میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کی امارت پر لوگ متفق ہوں گے جس کا اللہ کے یہاں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اسے مار دیا جائے گا یا وہ خود ہی مر جائے گا، اس کے بعد امام مہدی کا خروج ہوگا۔ (ایضا، ۲/۷۵)

۹۲۰-محدث ابن شوذب نے اپنے کسی ساتھی کے حوالہ سے کہا کہ امام مہدی نہ نکلیں گے یہاں تک کہ نہ کوئی راجہ وسردار رہ جائے گا اور نہ اس کا بیٹا۔ (ایضا)

۹۲۱-محدث ابوقبیل نے بیان کیا کہ بنو ہاشم میں سے ایک شخص حکومت کا مالک ہوگا تو وہ بنو امیہ کو قتل کرے گا، ان کے سوا کسی کو قتل نہ کرے گا، یہاں تک کہ بہت معمولی لوگ ان میں سے زندہ بچ پائیں گے۔ پھر بنو امیہ میں سے ایک شخص نکلے گا جو ہر ایک شخص کے بدلے بنو ہاشم کے دو مردوں کو قتل کرے گا، یہاں تک کہ صرف عورتیں رہ جائیں گی۔ اس کے بعد امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ (ایضا)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا دریائے فرات میں سونے اور چاندی کا ایک ایک پہاڑ نکل آئے گا، اس پر قبضہ کے لیے ہر نو افراد میں سے سات قتل کر دیے جائیں گے۔ جب تمہیں یہ ملے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔ (۱)

۹۲۲-حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا چوتھا فتنہ بارہ سال تک رہے گا، پھر جب چھٹنا ہوگا چھٹے گا۔ اس وقت دریائے فرات میں سونے کا پہاڑ نکل چکا ہوگا جس پر قبضہ کے لیے ہر نو میں سے سات افراد مار دیے جائیں گے۔

۹۲۳-حضرت کعب نے کہا کہ شام کے مضافات میں یا اس کے بعد دریائے فرات کے کنارے پر ایک بڑا اجتماع ہوگا، یہ لوگ مال کی خاطر جنگ کریں گے، چناں چہ ہر نو میں سے سات افراد مارے جائیں گے۔ ایسا ماہِ رمضان میں زلزلے کے بعد ہوگا، نیز تین جھنڈوں کے الگ الگ ہو جانے کے بعد۔ ہر جھنڈے والے اپنے لیے بادشاہ تلاش کریں گے۔ ان میں ایک شخص موسوم بہ عبداللہ بھی ہوگا۔

۹۲۴-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چوتھا فتنہ اٹھارہ سال رہے گا۔ پھر جب دور ہونا ہوگا دور ہو جائے گا۔ اس وقت دریائے فرات میں سونے کا پہاڑ نکل چکا

(۱) اس روایت کی تخریج صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں ایک جیسے الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے

ہوگا جس پر امت اوندھے منہ گرے گی، چناں چہ اس پر قبضہ کے لیے ہر نو میں سے سات افراد مارے جائیں گے۔ (جامع المسانید لابن کثیر، ۲/۶۷۹)

۴۳-خروجِ مہدی کی دوسری علامت

۹۲۵-حضرت سعید بن مسیّبؒ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا۔ اس کا پہلا حصہ بچوں کا کھلونا ہوگا، جب بھی ایک طرف رکے گا تو دوسری طرف سے بڑھ جائے گا۔ چناں چہ یہ فتنہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی ندا دے گا سنو! امیر فلاں آدمی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت سعید بن مسیّب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو موڑا گویا کہ ان میں کپکپی پیدا ہو گئی ہو، پھر فرمایا وہی امیر ہے برحق۔ یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (الحاوی، ۲/۷۵، بحوالہ المصنف)

۹۲۶-محدث ابوجعفر نے بیان کیا کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے گا سنو! حق آلِ محمد ﷺ میں ہے جب کہ زمین سے ایک منادی آواز دے گا سنو! حق آلِ عیسیٰ (علیہ السلام) میں ہے یا کہے گا کہ آلِ عباس میں ہے۔ (ابوعبداللہ نعیم کو ان دونوں میں شک ہے) لیکن نیچے والی آواز شیطان کی طرف سے ہوگی، تاکہ لوگوں کو التباس واشتباہ میں ڈال دے۔ (ایضا)

۹۲۷-امام زہریؒ نے بیان کیا کہ آلِ ابوسفیان میں سے سفیانی ثانی کو موسمِ حج کا امیر بنایا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھی بھیجا جائے گا۔ جب یہ لوگ حج کے دنوں میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک ندا دینے والے کو سنیں گے کہ سنو! بے شک امیر فلاں شخص ہے، جب کہ زمین سے ایک منادی آواز دے گا کہ یہ جھوٹ کہہ رہا ہے، آسمان سے ندا دینے والا پھر کہے گا کہ اس نے سچ کہا ہے، یہ سلسلہ دراز ہو جائے گا، لہٰذا لوگوں کو واضح نہ ہو سکے گا کہ وہ کس کی اتباع کریں۔ یاد رہے کہ پہلی مرتبہ آسمان سے سچی بات ہی کہی جائے گی، جب تم اسے سنو تو یقین کر لو کہ اللہ کی بات ہی اونچی رہے گی اور شیطان کی بات نیچی۔

۹۲۸-حضرت عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے جو کہ قدیم الاسلام تھیں اور کہا کہ میں نے والدہ سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنے کی بابت کہا کہ اس فتنے میں لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ کہنے لگیں بیٹا! نہیں! بلکہ ایک اور فتنہ رونما ہوگا جس میں لوگ ہلاک ہوں گے، ان کا معاملہ درست نہ ہوگا (یعنی امارت وحکومت) یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ فلاں شخص کو لازم پکڑ لو اور اسے امیر بنا لو۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۹۲۹-حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا ملک شام میں ایک فتنہ رونما ہوگا جس کا پہلا حصہ بچوں کا کھلونا ہوگا، پھر کسی چیز پر لوگوں کا معاملہ درست نہ ہوگا اور نہ ان کی کوئی متحد جماعت ہوگی۔ یہاں تک کہ آسمان سے کوئی ندا دے گا کہ فلاں آدمی کو لازم پکڑلو۔ اس نداء کے ساتھ اس آدمی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہتھیلی بھی ظاہر ہوگی۔

۹۳۰-ان سے یہی روایت دوسری سند سے بھی منقول ہے، مگر اس میں ذرا سی تبدیلی ہے کہ آسمان سے نداء دینے والا کہے گا کہ تمہارا امیر فلاں آدمی ہے۔

۹۳۱-حضرت شہر بن حوشبؒ نے کہا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہِ محرم میں آسمان سے ایک نداء دینے والا پکارے گا سنو! اللہ کی مخلوق میں سے اس کا منتخب کردہ بندہ فلاں ہے، لہٰذا تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو شور وشغب اور جنگ کے سال میں۔ (یہ روایت اوپر ۶۱۳ کے تحت گزر چکی ہے)۔

۹۳۲-حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا جب نفسِ زکیہ اور ان کے بھائی قتل کر دیے جائیں گے، مکہ مکرمہ میں ایک پوری بستی قتل کر دی جائے گی تب آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے، وہی امام مہدی ہوں گے جو زمین کو حق وانصاف سے لبریز کر دیں گے۔ (ایضاً ״)

۹۳۳-حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا انتشار واختلاف رونما ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے ایک ہتھیلی نمودار ہوگی اور ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔ (ایضاً ״)

۹۳۴-حضرت علیؓ نے فرمایا زمین میں لشکر کے دھنسائے جانے کے بعد آسمان سے ایک منادی دن کے اولِ حصہ میں آواز دے گا کہ حق آلِ محمد میں ہے، جب کہ دن کے آخری حصہ میں ایک منادی آواز دے گا کہ حق آلِ عیسیٰ میں ہے۔ یہ دوسری آواز شیطان کی طرف سے ہوگی۔

۹۳۵-امام زہریؒ نے بیان کیا کہ جب سفیانی اور امام مہدی جنگ کے لیے آمنے سامنے ہوں گے تو آسمان سے ایک آواز آئے گی سنو! اللہ کے ولی اور دوست فلاں (مہدی) کے ساتھی ہیں۔ (ایضاً ״)

امام زہریؒ نے مزید بیان کیا کہ حضرت اسماء بنتِ عمیسؓ نے فرمایا اس دن کی علامت یہ ہے کہ آسمان سے ایک ہتھیلی لٹکے گی جسے لوگ دیکھیں گے۔

۹۳۶-محدث ارطاۃ نے بیان کیا کہ جب لوگ منیٰ اور عرفات میں ہوں گے اس وقت قبائل کی جنگوں کے بعد ایک منادی نداء دے گا سنو! تمہارا امیر فلاں ہے۔ اس کے معاً بعد ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ کہا۔ ساتھ ہی آواز آئے گی سنو! اس نے سچ کہا تو لوگوں میں شدید جنگ ہوگی، ان کا ہتھیار کمبل ہوگا اور یہ اصحابِ براذع (کمبل والے) کہلائیں گے۔ اس وقت تمہیں

آسمان سے نشان دار ہتھیلی نظر آئے گی اور جنگ شدید تر ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ حامیانِ حق میں سے صرف شرکاءِ غزوۂ بدر کی تعداد کے برابر ہی لوگ زندہ رہ جائیں گے۔ پھر یہ لوگ جا کر اپنے امیر کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

۴۴-لوگوں کا مکہ مکرمہ میں اجتماع اور وہاں ان کی بیعت، اس سال مکہ میں ہونے والی جنگ، جنگ کے بعد لوگوں کا امام مہدی کو تلاش کرنا اور ان پر اتفاق

۹۳۷-عمرو بن شعیب کے داداؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قعدہ میں تمام قبائل اپنے آپ میں سمٹ آئیں گے (ہر شخص اپنے قبیلہ کا اندھا طرف دار بن جائے گا) اس سال حجاج کا مال لوٹا جائے گا۔ منیٰ میں شدید جنگ ہوگی جس میں بہت سے لوگ مارے جائیں گے اتنی سخت خوں ریزی ہوگی کہ جمرۂ عقبہ کے اوپر سے خون بہے گا۔ یہاں تک کہ ان کا امیر بھاگ جائے گا، امیر کو رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان لایا جائے گا اور اس کے علی الرغم اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ ان سے کہا جائے گا اگر آپ نے انکار کیا تو ہم آپ کی گردن مار دیں گے۔ چناں چہ امیر کے ہاتھ پر شرکائے بدر کی تعداد کے بقدر لوگ بیعت کریں گے۔ اس امیر سے آسمان کے رہنے والے بھی خوش ہوں گے اور زمین کے رہنے والے بھی۔ (مستدرک حاکم بروایتِ عمرو بن شعیب)

دوسری سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا لوگ ایک ساتھ حج کریں گے اور ایک ہی ساتھ بغیر کسی امام وامیر کے وقوفِ عرفہ بھی کریں گے۔ جب لوگ منیٰ میں مقیم ہوں گے تو کتوں کی طرح لڑائی ان کو آ پکڑے گی، چناں چہ قبائل ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اور اتنی سخت لڑائی ہوگی کہ جمرۂ عقبہ خون میں بہہ جائے گا۔ لوگ گھبرا کر اپنے میں سے نیک شخص کے پاس آئیں گے اور اس سے کہیں گے آئیے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ رجلِ صالح کہے گا تمہاری ہلاکت ہو! تم نے کتنی مرتبہ عہد شکنی کی اور کتنی خون ریزی مچائی؟ مگر لوگ زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔ اگر تمہیں بھی ایسا شخص ملے تو تم بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لینا، کیوں کہ وہ امام مہدی ہوں گے زمین میں بھی اور آسمان میں بھی۔

۹۳۸-حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ماہِ ذی قعدہ میں قبائل اپنی طرف سمٹ آئیں گے،

www.RaddeShakeeliyat.com

ذی الحجہ میں حجاج کو لوٹایا جائے گا، جہاں تک محرم کا مہینہ ہے تو کیا ہی محرم ہے؟

شہر بن حوشبؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہ ذی قعدہ میں قبائل اپنی طرف سمٹ آئیں گے، ذی الحجہ میں حجاج کو لوٹایا جائے گا اور محرم میں آسمان سے ایک منادی آواز دے گا۔

۹۳۹- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مایوسی کے بعد مہدی کو مبعوث کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ کوئی مہدی وہدی نہیں ہے۔ مہدی کے انصار و اعوان شام کے لوگ ہوں گے جن کی تعداد تین سو پندرہ ہوگی اصحابِ بدر کے مطابق۔ یہ لوگ امام مہدی کی طرف ملکِ شام سے چلیں گے اور انہیں کوہِ صفا کے پاس مکہ مکرمہ کے اندر ایک گھر سے برآمد کرلیں گے۔ پھر ان کے ہاتھ پر زبردستی بیعت کریں گے اور وہ انہیں مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز مسافر کی طرح قصر پڑھائیں گے۔ اس کے بعد منبر پر چڑھیں گے۔ (الحاوی، ۲/۶۷، بحوالہ المصنف)

۹۴۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا امامِ مہدی کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے، اس طرح کہ نہ مہدی کسی سوتے ہوئے کو جگائیں گے اور نہ ایک قطرہ خون بہائیں گے۔ (ایضاً ،،)

۹۴۱- امام زہریؒ نے بیان کیا کہ اس سال دو منادی آواز دیں گے: ایک آسمان سے نداء دے گا کہ سنو! امیر فلاں شخص ہے۔ دوسرا زمین سے نداء دے گا کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر نچلی والی آواز کے حامی لڑ پڑیں گے یہاں تک کہ درخت کی جڑیں خون میں رنگ جائیں گی۔ یہی وہ دن ہے جس کی بابت حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا اس دن ایک لشکر ہوگا جس کو "جیش البراذع"- کمبلوں والا لشکر- کہا جائے گا۔ یہ لوگ زمین پھاڑ پھاڑ کر اسے ڈھال بنالیں گے۔

مزید کہا کہ اس آسمانی آواز کے حامیوں میں سے صرف تین سو دس اور کچھ لوگ بچیں گے شرکائے بدر کی تعداد کے بقدر، ان کی نصرت کی جائے گی۔ یہ لوگ اپنے امیر کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو ان کو اس حال میں پائیں گے کہ اپنی پشت خانۂ کعبہ سے چپکائے ہوئے ہوں گے اور ان کے شانے کا گوشت کانپ رہا ہوگا۔ وہ اللہ کی پناہ مانگیں گے اس شر سے جس کی یہ لوگ دعوت دے رہے ہوں گے، مگر یہ لوگ انہیں بیعت لینے پر مجبور کردیں گے۔ جب کہ زمینی آواز کے حامی شام لوٹ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے ایسے لوگوں سے جنگ کی کہ ان جیسے لوگ ہم نے کبھی نہیں دیکھے، حالانکہ وہ لوگ تو تھوڑے ہی تھے۔

۹۴۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا سنو! یقیناً ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ حالانکہ لوگ ایک ساتھ حج کررہے ہوں گے، ایک ساتھ وقوفِ عرفہ کریں گے اور ایک ہی ساتھ قربانی کریں

گے، پھر کتوں کی طرح لڑائی بھڑک اٹھے گی تو ان میں ایسی سخت لڑائی بجے گی کہ جمرۂ عقبہ خون میں بہہ جائے گا اور بے قصور آدمی سوچے گا کہ اس کی بے گناہی اس کو بچانے والی نہیں اور یکسو انسان سوچے گا کہ اس کی یکسوئی اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اس کے بعد لوگ ایک نوجوان کو مجبور کردیں گے جو اپنی پشت رکنِ یمانی سے ٹیک لگائے ہوگا اور اس کے شانے کا گوشت خوف کے مارے کانپ رہا ہوگا۔ اس کو زمین میں مہدی کہا جاتا ہے اور وہی آسمان میں بھی مہدی ہے۔ لہٰذا جو اسے پائے اس کے ہاتھ پر بیعت کرلے۔

۹۴۳- حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، جہاں لوگ اپنے درمیان انہیں باہر لاکر ان کے ہاتھ پر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے، جب کہ ان کو یہ ناگوار ہوگا۔ (الحاوی، ۲/۶۷، بحوالہ المصنف)

۹۴۴- محدث ابوالجلد نے بیان کیا کہ امام مہدی کے پاس امارت وحکومت آئے گی جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہوں گے، نہایت بابرکت بن کر۔

۹۴۵- حضرت علیؓ نے فرمایا جب سیاہ جھنڈوں والے جن کا سپہ سالار شعیب بن صالح ہوگا، سفیانی کے گھوڑ سوار لشکر کو، شکست دے دیں گے تب لوگ امام مہدی کی تمنا کریں گے اور ان کو تلاش کریں گے۔ مہدی مکہ مکرمہ سے نکلیں گے، ان کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا جھنڈا ہوگا، پھر دو رکعت نماز پڑھیں گے۔ اس وقت لوگ آفت و مصیبت کا سلسلہ دراز ہوجانے کے سبب، ظہورِ مہدی سے مایوس ہوچکے ہوں گے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوکر لوٹیں گے تو کہیں گے لوگو! حضور اکرم ﷺ کی امت پر اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر بالخصوص، مصیبت نے ڈیرہ ڈال دیا ہے، ہمارے اوپر ظلم کیا گیا اور زیادتی وسرکشی کی گئی۔ (ایضاً ،،)

۹۴۶- حضرت علیؓ نے فرمایا سفیانی کے لشکر کے خوف سے قریش کے تین افراد مکہ مکرمہ نکل بھاگیں گے جن پر کڑی نظر ہوگی۔ جب انہیں لشکر کے زمین میں دھنسائے جانے کی خبر معلوم ہوگی تو ان میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔

۹۴۷- امام زہریؒ نے بیان کیا کہ امام مہدی کو ان کے علی الرغم مکہ مکرمہ کے اندر سے نکال کر لایا جائے گا، یہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے، پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ (ایضاً، ۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۹۴۸- محدث ابوجعفر سے روایت ہے کہ پھر امامِ مہدی نمازِ عشاء کے وقت مکہ مکرمہ میں ظاہر

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوں گے، ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا، کرتا، تلوار، کچھ دوسری نشانیاں نور اور بیان ہوگا۔ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے خطاب کریں گے اور کہیں گے لوگو! میں آپ کو اللہ کی اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ اس نے حجت پوری کردی، حضرات انبیاء کو مبعوث کیا، کتاب اتاری، تمہیں حکم دیا کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، جسے قرآن نے زندہ کیا ہے تم بھی اسے زندہ کرو اور جسے قرآن نے مردہ کردیا ہے تم بھی اسے مردہ رکھو، ہدایت کے حامی اور تقویٰ کے معاون بنو۔ اس لیے کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت قریب آگیا ہے اور اس نے رخصت ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ میں آپ کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف، اللہ کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے اور سنت کو زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ امام مہدی اصحابِ بدر کی تعداد کے بقدر یعنی تین سو تیرہ افراد کے درمیان ہوں گے۔ یہ لوگ موسمِ خزاں کے پتوں کی طرح منتشر رہے ہوں گے۔ رات کے نمازی اور دن کے غازی ہوں گے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے ہاتھوں سرزمینِ حجاز فتح کردیں گے اور وہ بنو ہاشم میں سے جتنے لوگ جیلوں میں بند ہوں گے، سب کو نکالیں گے۔ اسی اثناء سیاہ جھنڈے کوفہ میں فروکش ہوں گے اور ان کا امیر امام مہدی کے پاس بیعت کے لیے پیغام بھیجے گا۔ امام مہدی اپنی فوجیں تمام اطراف واکناف میں روانہ کریں گے ظلم اور ظالم کو ختم کردیں گے۔ تمام ممالک ان کی امارت کے زیرِ نگیں آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہی کے ہاتھوں قسطنطنیہ کو بھی فتح کرائیں گے۔ (الحاوی، ۲/۷۱، بحوالہ المصنف)

۹۴۹- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب تجارتیں ختم ہوجائیں، راستے بند ہوجائیں اور فتنوں کی کثرت ہوجائے تو مختلف اطراف سے بغیر کسی طے شدہ پروگرام کے، سات علماء نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس سے کچھ زیادہ لوگ بیعت ہوں گے، تا آں کہ یہ ساتوں مکہ مکرمہ میں جمع ہوں گے اور ایک دوسرے سے مل کر کہیں گے آپ کیوں آئے؟ تو سب کا جواب ہوگا ہم اس شخص کی تلاش میں نکلے ہیں جن کے ذریعے امید ہے کہ یہ فتنے رک جائیں گے اور جن کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ ہمیں ان کا نام، ان کے والد کا نام، ان کی والدہ کا نام اور ان کا حلیہ معلوم ہے۔ چناں چہ یہ ساتوں اس بات پر اتفاق کریں گے اور اس شخص کو مل کر تلاش کریں گے، چناں چہ وہ انہیں مکہ مکرمہ میں پاجائیں گے۔ یہ لوگ ان سے کہیں گے آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ صاحب کہیں گے نہیں، میں تو انصار میں کا ایک فرد ہوں، اس طرح وہ ان کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ پھر یہ لوگ ان صاحب کے اہلِ تعارف اور اہلِ تجربہ لوگوں سے ان کا حلیہ بتائیں گے

تو ان سے بتایا جائے گا کہ جس کو آپ کو تلاش کر رہے ہیں وہ تو وہی صاحب تھے، لیکن تب تک وہ مدینہ منورہ پہنچ چکے ہوں گے۔ یہ ساتوں علماء مدینہ منورہ میں انہیں تلاش کریں گے تو وہ مکہ مکرمہ چلے آئیں گے۔ یہ لوگ مکہ میں انہیں تلاش کریں گے اور پاجائیں گے، ان سے پوچھیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں، آپ کی والدہ فلاں آدمی کی صاحب زادی ہیں، آپ میں فلاں فلاں نشانیاں ہیں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاتھ سے نکل چکے ہیں، لیکن اب اپنا ہاتھ بڑھایئے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ مگر وہ صاحب کہیں گے میں آپ کا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں تو فلاں بن فلاں انصاری ہوں اور آپ لوگ میرے ساتھ چلئے میں آپ کی ان صاحب تک رہ نمائی کرتا ہوں۔ اس طرح وہ پھر ان کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ یہ علماء انہیں مدینہ منورہ میں تلاش کریں گے تو وہ ان سے بچ کر مکہ مکرمہ منتقل ہوجائیں گے۔ تیسری مرتبہ یہ لوگ انہیں مکہ مکرمہ میں رکنِ یمانی کے پاس پاجائیں گے اور کہیں گے اگر آپ نے بیعت لینے کے لیے اپنا ہاتھ اب بھی نہ بڑھایا تو ہمارا گناہ آپ کے اوپر ہوگا اور ہمارا خون آپ کی گردن پر۔ چناں چہ وہ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیٹھ جائیں گے، اپنا ہاتھ بڑھائیں گے اور یہ علماء ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دیں گے پھر وہ ایسے لوگوں کے ساتھ روانہ ہوں گے جو دن کے شیر اور شب کے راہب ہوں گے۔ (ایضاً رر)

۹۵۰- حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے پاس عراق کے قطب اور شام کے ابدال آئیں گے اور رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر اسلام اپنا جھنڈا اگاڑ دے گا۔ (مستدرک حاکم، ۴/۴۳۱، سنن ابوداؤد، حدیث ۴۲۸۶۔ (۱)

✡✡✡✡

(۱) کتاب الفتن کے تحقیق نگار کا ماننا ہے کہ ابدال، نجباء، اقطاب اور اوتاد والی روایت صحیح نہیں ہے لیکن بعض اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے تفصیل کے لیے دیکھیں علامہ زبیدیؒ کی شرح احیاء العلوم: کتاب ذم العجب والکبر، باب بیان اخلاق المتواضعین۔ (ع۔ ر۔ بستوی)

www.RaddeShakeeliyat.com

۴۵-امام مہدی کا بیعتِ امارت کے بعد مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور شام کے لیے روانگی، ان کے سفر میں ان کے اور سفیانی نیز اس کے ساتھیوں کے ساتھ پیش آنے والی صورت حال

۹۵۱-حضرت محمد بن علیؒ نے بیان کیا کہ مکہ میں پناہ گزیں شخص کو جب اس لشکر کے زمین میں دھنسائے جانے کا علم ہوگا تو وہ بارہ ہزار افراد کے ساتھ روانہ ہوں گے جن میں ابدال بھی ہوں گے، تا آں کہ یہ لوگ ''ایلیاء'' میں قیام کریں گے۔ جس نے وہ لشکر بھیجا تھا جب اسے ایلیاء میں یہ خبر ملے گی تو کہے گا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس شخص میں عبرت مقدر کی ہے۔ میں نے اس کی طرف لشکر بھیجا تھا مگر وہ سب کے سب زمین میں دھنس گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ عبرت اور بصیرت کی چیز ہے۔ چناں چہ سفیانی ان (امام مہدی) کی اطاعت قبول کر لے گا۔ پھر وہ نکلے گا اور بنو کلب کے پاس جائے گا، یہ لوگ اس کے ماموں ہوں گے۔ بنو کلب اسے اس اطاعت پر عار دلائیں گے اور کہیں گے اللہ نے تمہیں ایک کرتا پہنایا تھا (حکومت دی تھی) مگر تم نے اسے اتار دیا؟ سفیانی کہے گا آپ لوگوں کے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں ان سے بیعت فسخ کرنے کے لیے کہوں؟ وہ لوگ کہیں گے بالکل۔ اس پر امام مہدی کہیں گے میں تو ایسا کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ امام مہدی اس سے کہیں گے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں قتل کر دوں؟ وہ کہے گا، ہاں! چناں چہ وہ فرمائیں گے کہ اس شخص نے میری طاعت توڑ دی ہے، لہٰذا ان کے حکم پر اسے ایلیاء کے شاہی محل کی چوکھٹ پر ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد مہدی بنو کلب کی طرف روانہ ہوں گے تو ناکام ہے وہ شخص جو نامراد رہا جس روز کہ بنو کلب کو لوٹا جائے گا۔ (الحاوی، ۲/۲۷، بحوالہ المصنف)

☆محدث یوسف بن ذی قربات نے بیان کیا کہ وہ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ ایلیاء میں قیام کریں گے اور دوسرا شخص (سفیانی) ان کے خوف و دہشت کے سبب ان کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا۔ پھر اسے ندامت ہوگی، چناں چہ ان سے فسخ بیعت کے لیے کہے گا تو وہ فسخ کر دیں گے، پھر اس کے بھی قتل کیے جانے کا حکم دیں گے اور اس شخص کے قتل کا بھی جس نے سفیانی کو غداری کا حکم دیا ہوگا۔

۹۵۲-امام زہریؒ نے بیان کیا کہ دوسرا شخص، ان سے بیعت کے ساتھ ملے گا۔

۹۵۳-حضرت علیؓ نے فرمایا مہدی کم سے کم بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلیں گے اور زیادہ ہوں گے تو پندرہ ہزار کے ساتھ نکلیں گے، رعب و دہشت ان کے آگے آگے چلے گا، جو بھی دشمن ان کے سامنے آئے گا یہ لوگ بحکم الٰہی اسے شکست دے دیں گے۔ ان کا نعرہ ہوگا ''اُمت، اُمت'' -تمہاری موت ہو، تمہاری موت ہو- یہ لوگ اللہ کی بابت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کریں گے۔ ان کے مقابلے کے لیے ملک شام سے سات جھنڈے نکلیں گے تو یہ لوگ انہیں بھی شکست سے دوچار کریں گے اور ملک شام کے مالک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اپنی محبوب چیزوں اور اپنی نعمتوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔ ان کے بعد ہی دجال ہی نکلے گا۔ راوی ابن زُریر غافقی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ فاضہ اور بزازہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا معاملہ عام اور شائع و ذائع ہو جائے گا (یعنی حکومت کا عدل و انصاف اور نظام اتنا مستحکم ہوگا) کہ آدمی جو کچھ کہنا چاہے گا بلا کسی خوف کہے گا۔

۹۵۴-حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہلِ شام پر ایسے شخص کو بھیجیں گے جو ان کی جمعیت منتشر کر دے گا یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑی جنگ کریں تو وہ بھی غالب آ جائیں گی۔ اسی موقع پر میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص تین جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا۔ زیادہ اندازہ لگانے والا ان کی تعداد پندرہ ہزار بتائے گا اور کم اندازہ لگانے والا بارہ ہزار۔ ان کا نعرہ ہوگا ''اُمت، اُمت'' ان میں سے ہر جھنڈے کا امیر بادشاہت کا یا ایسے ماتحت کا طلب گار ہوگا جس کے پاس ملک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو قتل کر دیں گے اور مسلمانوں میں الفت و محبت اور امن و اطمینان بحال کر دیں گے۔

☆محمد بن علی کی روایت میں تین جھنڈوں کی بجائے نو سیاہ جھنڈوں کا ذکر ہے۔

۹۵۵-ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک محدث نے بیان کیا کہ امام مہدی، سفیانی اور بنو کلب کے درمیان جب سفیانی ان سے فسخِ بیعت کے لیے کہے گا، جنگ ہوگی۔ جس میں سفیانی کو قیدی بنا کر لایا جائے گا، امام مہدی کے حکم پر اسے بابِ رحمت (۱) کے پاس ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ان کی عورتیں اور اموالِ غنیمت دمشق کی سیڑھی پر بیچے جائیں گے۔ (الحاوی، ۲/۲۷، بحوالہ المصنف)

۹۵۶-حضرت علیؓ نے فرمایا جب آلِ ابوسفیان سے تعلق رکھنے والا شخص (سفیانی) امام مہدی کی طرف لشکر روانہ کرے گا، جسے مقامِ ''بیداء'' میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور اس کی اطلاع اہلِ شام کو ہوگی تو وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے، لہٰذا ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور

(۱) اس سے مسجد اقصیٰ کا بابِ رحمت مراد ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

ان کی اطاعت میں داخل ہو جاؤ، ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ چناں چہ وہ خلیفہ امام مہدی کے پاس بیعت کے لیے پیغام بھیجے گا۔ امام مہدی روانہ ہو کر بیت المقدس میں قیام کریں گے، ان کے پاس تمام خزانے منتقل کر دیے جائیں گے اور عرب وعجم، نیز اہلِ حرب اور رومی وغیرہ بغیر کسی جنگ کے ان کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے، یہاں تک کہ قسطنطنیہ اور اس کے آگے کے علاقوں میں مسجدیں تعمیر ہوں گی۔ امام مہدی سے پہلے انہی کے اہل بیت میں سے ایک شخص اہلِ مشرق کو لے کر نکلے گا۔ اپنے کندھے پر آٹھ ماہ تک تلوار لٹکائے ہوئے قتل اور مثلہ کرتا پھرے گا، اس کے بعد بیت المقدس کا رخ کرے گا، مگر وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس کی موت آ جائے گی۔ (الحاوی، ۲/۷۳، بحوالہ المصنف)

۹۵۷- حضرت کعب سے روایت ہے کہ میری خواہش ہے کہ بدوؤں کی لوٹ کو پا سکوں یعنی بنو کلب کے لوٹے جانے کا زمانہ، نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کی لوٹ کے روز نامراد رہے۔

۹۵۸- حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمارے میں سے ایک شخص کے ذریعے فتنوں کو دور کریں گے۔ یہ انہیں ہلاکت کا مزہ چکھائے گا، انہیں صرف تلوار دے گا اور اپنے کندھے پر آٹھ ماہ تک تلوار اٹھائے رکھے گا اور قتل کرتا پھرے گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے اللہ کی قسم! یہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے نہیں ہے۔ اگر یہ ان کی نسل میں سے ہوتا تو ہمارے ساتھ رحم کا معاملہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ اسے بنو عباس اور بنو امیہ کے پیچھے لگا دیں گے۔ (ایضاً رر)

۹۵۹- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جب سفیانی کے لشکر کو دھنسا دیا جائے گا تو امیر مکہ کہے گا کہ یہی وہ علامات ہیں جو تم سے بیان کی جاتی تھیں۔ پھر یہ لوگ ملک شام کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ اس کی اطلاع خلیفۂ دمشق کو ہوگی تو وہ ان کے پاس بیعت کی درخواست کرے گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت ہو جائے گا۔ اس کے بعد بنو کلب کے لوگ سفیانی کے پاس آ کر کہیں گے یہ تم نے کیا کیا؟ تم تو ہماری بیعت لینے کے لیے چلے تھے، مگر اسے اتار کر دوسرے کے لیے کر دیا؟ وہ کہے گا اب میں کیا کروں؟ مجھے لوگوں نے حوالے کر دیا۔ بنو کلب والے کہیں گے ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم اپنی بیعت فسخ کر دینے کے لیے کہو، چناں چہ وہ اس ہاشمی امیر کے پاس پیغام بھیج کر بیعت فسخ کرا لے گا۔ پھر سفیانی اور بنو کلب اس ہاشمی سے جنگ کریں گے، مگر وہ ان سے شکست کھا جائیں گے تو اس دن ایسا آدمی ہوگا جو اپنا برچھا بنو کلب کے ایک محلے میں گاڑ دے گا۔ پس نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کی لوٹ کے دن نامراد رہا۔

۹۶۰- حضرت علیؓ نے فرمایا وہ امیر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ اگر کم ہوئے اور پندرہ ہزار کے ساتھ اگر زیادہ ہوئے، روانہ ہوگا۔ ان کا نعرہ ہوگا ''اُمت، اُمت'' یہاں تک اس سے سفیانی کی ملاقات ہوگی تو وہ کہے گا میرے چچا زاد بھائی کو باہر میرے پاس لاؤ تا کہ میں اس سے بات چیت کروں، چناں چہ وہ باہر آئیں گے اور سفیانی ان سے بات کرے گا، امارت و حکومت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا۔ جب سفیانی واپس اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا تو بنو کلب اسے عار دلائیں گے، چناں چہ سفیانی فسخِ بیعت کے لیے واپس آئے گا اور امیر سے بیعت فسخ کر دے گا۔ پھر امیر کی سفیانی کے لشکر سے جن کے ساتھ سات جھنڈے ہوں گے، جنگ ہوگی، ان میں سے ہر جھنڈے کا سپہ سالار اپنے لیے امارت کا خواہاں ہوگا۔ مگر امیر یعنی مہدی ان سب کو شکست دے دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا حرماں نصیب ہے وہ شخص جو بنو کلب کی لوٹ سے محروم رہا۔

۹۶۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا محروم وہ شخص ہے جو بنو کلب کے اموالِ غنیمت سے محروم رہا۔ (مسند احمد بن حنبل، ۲/۳۵۶)

۹۶۲- امام زہریؒ نے فرمایا امام مہدی لشکر سفیانی کے دھنسائے جانے کے بعد، مکہ مکرمہ سے اصحابِ بدر کی تعداد: تین سو چودہ افراد کے ساتھ نکلیں گے، چناں چہ ان کی لشکرِ سفیانی کے سپہ سالار سے مڈبھیڑ ہوگی۔ اس روز امام مہدی کے ساتھیوں کی ڈھال کمبل ہوگا۔ اسی وجہ سے اس دن کو ''یوم البراذع'' - کمبلوں کا دن - کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس روز آسمان سے ایک آواز سنی جائے گی کہ سنو! اللہ کے ولی فلاں بندے یعنی مہدی کے ساتھ ہیں۔ ہلاکت ہو سفیانی کے ساتھیوں پر جو سفیانی کے ساتھ جنگ کریں یہاں تک ان میں سے صرف وہی زندہ بچے گا جو لشکر سے نکل جائے گا۔ پھر جا کر سفیانی امام مہدی سے بیعت کے ارادے سے ملے گا۔ امام مہدی کی طرف لوگ ہر سمت سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور زمین عدل وانصاف سے لبریز ہو جائے گی جیسا کہ پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

۹۶۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا امام مہدی کے ہاتھ پر سات علماء بیعت کریں گے جو مختلف اطراف سے بغیر کسی طے شدہ وعدے کے، مکہ مکرمہ کا رخ کریں گے۔ ان میں سے ہر شخص کے ہاتھ پر تین سو دس سے کچھ زیادہ افراد نے بیعت کر رکھی ہوگی۔ یہ سب علماء مکہ مکرمہ میں یکجا ہوں گے اور امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں مہدی کی

www.RaddeShakeeliyat.com

محبت ڈال دیں گے۔ امام مہدی ان سب لوگوں کو لے کر روانہ ہوں گے۔ جب کہ ان بیعت کرنے والوں کی طرف سفیانی کے گھوڑ سوار دستے، جن کا سپہ سالار جرم کا ایک شخص ہوگا، چل چکے ہوں گے۔ جب امام مہدی مکہ مکرمہ سے نکلیں گے تو اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جائیں گے اور صرف ایک تہبند اور ایک چادر پہن کر پیدل چلیں گے، یہاں تک کہ بنو جرم کے اس سپہ سالار کے پاس آئیں گے تو وہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ اس کی وجہ سے بنو کلب اس کو عار دلائیں گے، چناں چہ وہ فسخ بیعت کرانا چاہے گا اور امام مہدی بیعت فسخ کر دیں گے۔ پھر وہ اپنا لشکر ان سے جنگ کرنے کے لیے تیار کرے گا، مگر شکست کھا جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ امام مہدی کے ذریعہ رومیوں کو بھی شکست دیں گے اور ان کے ذریعے فتنوں کو ختم کریں گے، پھر امام مہدی ملکِ شام میں نزول کریں گے۔ (الحاوی، ۲/۴۷، بحوالہ المصنف)

۹۶۴- حضرت کعب نے بیان کیا کہ جب تم بیت المقدس کا خلیفہ دیکھو اور دوسرا خلیفہ اس کے آگے یعنی دمشق میں تو خلیفۂ دمشق کی اتباع مت کرنا، کیوں کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہوگا۔ (ایضاً ر ر)

۹۶۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے خلیفہ کو قتل کر دے گا۔

۹۶۶- محدث ابو بکر نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے اساتذہ نے بیان کیا کہ سفیانی ہی خلافت امام مہدی کے حوالے کرے گا۔

۹۶۷- محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو صحر کا شخص کوفہ میں داخل ہوگا۔ پھر جب اسے مکہ مکرمہ میں ظہورِ مہدی کی اطلاع ملے گی تو ان کی طرف کوفہ سے ایک لشکر روانہ کرے گا۔ مگر اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا تو ان میں سے صرف دو آدمی زندہ بچیں گے: ایک امام مہدی کو اس بات کی خوش خبری سنانے والا اور دوسرا بنو صحر کے اس آدمی کو ڈرانے والا۔ اس کے بعد امام مہدی مکہ مکرمہ سے اور وہ صحری کوفہ سے ملک شام کا رخ کریں گے جیسے کہ دونوں مقابلے کے دو گھوڑے ہوں۔ بنو صحر کا وہ آدمی امام مہدی سے پہلے شام پہنچ جائے گا اور ان کی طرف شام سے ایک دوسرا لشکر روانہ کرے گا۔ یہ لشکر سرزمینِ حجاز میں امام مہدی سے ملے گا اور ان کے ہاتھ پر ہدایت کی بیعت کرے گا اور امام مہدی کے ساتھ روانہ ہوگا یہاں تک کہ شام اور حجاز کے مابین واقع شام کی سرحد پر پہنچ جائے گا اور وہاں قیام کرے گا۔ امام مہدی سے کہا جائے گا آگے

بڑھیے، مگر حجاز کو ناگوار ہوگا اور کہیں گے کہ میرے چچازاد بھائی کو لکھو، اگر وہ اپنی اطاعت ختم کرے تو میں آپ کا امیر ہوں گا۔ جب یہ خط اس صحری کو ملے گا تو وہ امارت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا۔ امام مہدی ملکِ شام کی ایک انگلی کے بقدر بھی زمین کسی کے پاس نہ چھوڑیں گے، مگر اسے ذمیوں کو واپس کر دیں گے اور تمام مسلمانوں کو جہاد کی طرف لوٹا دیں گے۔ وہ اس سلسلے میں تین سال تک ٹھہریں گے۔ اس کے بعد بنو کلب کا ایک شخص کنانہ نامی نکلے گا، اس کی مدد اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ کوکب نامی شخص کرے گا۔ یہ لوگ بنو صحر کے اس آدمی کے پاس آ کر کہیں گے ہم نے تمہارے ہاتھ پر بیعت کی اور تمہاری حمایت کی، لیکن جب تم خلیفہ بن گئے تو ہمارے دشمن کے ہاتھ پر بیعت کر لی؟ تمہیں نکلنا ہوگا ہم جنگ کریں گے۔ وہ کہے گا کن لوگوں کے ساتھ نکلوں؟ تو اس سے کہا جائے گا قبیلۂ بنو عامر کی کوئی ایسی عورت باقی نہ رہے جس کی ماں تم سے بڑی ہو، مگر وہ تمہارے ساتھ شامل ہوگی اور کوئی کھر یا ناخن والا جانور تم سے پیچھے نہ رہے گا، چناں چہ وہ صحری روانہ ہوگا اور اس کے ساتھ تمام کا تمام قبیلۂ بنو عامر۔ یہاں تک کہ یہ لوگ مقام "بیان" میں رکیں گے۔ امام مہدی ان کی جانب ایک علم بردار دستہ روانہ کریں گے۔ امام مہدی کے زمانے میں سب سے بڑا جھنڈا ایک سو افراد پر مشتمل ہوگا۔ یہ لشکر "فاثورِ ابراہیم" نامی مقام پر رکے گا۔ چناں چہ بنو کلب کے گھوڑ سوار دستے، پیدل دستے، اونٹ اور بھیڑ سب صف بندی کر لیں گے۔ جب دونوں گھوڑ سوار دستوں میں لڑائی چھڑے گی تو بنو کلب پشت پھیر کر بھاگیں گے، اس صحری کو پکڑ لیا جائے گا اور وادی کے بیچ میں "زیت القنطرہ" کی سیڑھی کے کنارے پر، گرجا گھر کے پاس کی زمین پر پھیلی چٹان کے اوپر ذبح کر دیا جائے گا جیسے کہ بکری ذبح کی جاتی ہے۔ تو نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کی جنگ میں نامراد رہا۔ یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں آٹھ آٹھ درہم میں فروخت کی جائیں گی۔

۹۶۸- محدث ارطاۃ نے بیان کیا کہ امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اس کے بعد وہ مکہ مکرمہ تین سال میں واپس آئیں گے۔ پھر بنو کلب میں کا ایک شخص نکلے گا اور علاقہ "ارم" میں رہنے والے ہر آدمی کو طوعاً و کرہاً اس کے ساتھ نکلنا پڑے گا۔ چناں چہ وہ امام مہدی کی طرف بیت المقدس کے لیے بارہ ہزار آدمیوں میں روانہ ہوگا، مگر امام مہدی سفیانی کو پکڑ لیں گے اور اسے "بابِ جیرون" کے پاس قتل کر دیں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۴۶- امام مہدی کی سیرت، ان کا عدل وانصاف اوران کے زمانے کی شادابی

۹۶۹- کعب احبار نے فرمایا امام مہدی رومیوں سے جنگ کے لیے لشکر بھیجیں گے۔ انھیں دس آدمیوں کی سوجھ بوجھ دی جائے گی۔ وہ انطاکیہ کے ایک غار سے تابوتِ سکینہ برآمد کریں گے، جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ انجیل ہوگی۔ وہ اہل توریت کے درمیان توریت سے اور انجیل کے ماننے والوں کے درمیان انجیل سے فیصلہ کریں گے۔ (الحاوی، ۲/۷۵، بحوالہ المصنف)

۹۷۰- انہوں نے ہی فرمایا امام مہدی کو مہدی اس وجہ سے کہا گیا کہ انہیں ایک مخفی معاملہ کی ہدایت دی جائے گی اور وہ ایک علاقہ موسوم بہ انطاکیہ سے توریت اور انجیل برآمد کریں گے۔ (ایضاً ؍؍)

۹۷۱- جعفر بن سیار شامی نے بیان کیا کہ امام مہدی مظالم کو اس حد تک ختم اور واپس کرائیں گے کہ اگر کسی انسان کی ڈاڑھ کے نیچے کوئی چیز ہوگی تو اسے بھی نکال کر صاحبِ حق کو واپس کردیں گے۔ (ایضاً ۲/۸۳، بحوالہ المصنف)

۹۷۲- عبداللہ بن شریک نے بیان کیا کہ امام مہدی کے ساتھ رسولِ اکرم ﷺ کا جھنڈا ہوگا جس پر پہلے دوسروں کا قبضہ رہا ہوگا کاش! میں انہیں پاتا جب کہ جوان عمر ہوتا۔ (ایضاً ۲/۷۵)

۹۷۳- محدث نوف بکالی سے روایت ہے کہ امام مہدی کے جھنڈے پر "البیعة للہ" - اللہ کے لیے بیعت - کا جملہ تحریر ہوگا۔ (سنن ابوعمر ودانی، ۵/۵۸۳)

۹۷۴- امام ابن سیرینؒ سے عرض کیا گیا کہ امام مہدی افضل ہیں یا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما؟ فرمایا وہ ان دونوں سے افضل ہیں اور نبی کے برابر مرتبہ کے ہیں۔

۹۷۵- امام ابورؤبہؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی گویا مسکینوں کو مکھن کھلائیں گے۔

۹۷۶- مطر الورّاقؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی انطاکیہ سے توریت بالکل تروتازہ حالت میں برآمد کریں گے۔

۹۷۷- کعبؒ احبار سے روایت ہے کہ امام مہدی کے سپہ سالار تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں گے۔ ان کی مدد وحمایت اور بیعت کرنے والے کوفہ، بصرہ، یمن کے لوگ اور ملک شام کے اقطاب وابدال ہوں گے۔ ان کے مقدمۃ الجیش پر حضرت جبرئیل اور ساقہ پر حضرت میکائیل

ہوں گے۔ تمام مخلوق میں محبوب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فتنۂ عمیاء کو ختم کریں گے اور زمین پر اتنا امن وامان ہوجائے گا کہ ایک عورت دیگر پانچ عورتوں کے ساتھ حج کے لیے جائے گی کوئی بھی مرد ساتھ نہ ہوگا، امام مہدی اللہ کے سوا کسی بھی چیز سے نہ ڈریں گے۔ زمین انھیں اپنے خزانے دے دے گی اور آسمان اپنی برکتیں نازل کردے گا۔ (الحاوی، ۲/۶۰)

۹۷۸- حضرت طاؤسؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کی علامت یہ ہے کہ وہ گورنروں کے لیے سخت گیر، مال کے تعلق سے بہت فیاض اور غریبوں کے ساتھ بڑے رحم دل ہوں گے۔ (الحاوی، ۲/۷۵، بحوالہ المصنف)

۹۷۹- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک خلیفۂ مسلمین ہوں گے جو بے حد وحساب مال دیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن)

۹۸۰- محدث مطر الوراقؒ سے ابن شوذب نے روایت کیا کہ امام وراق کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ امام مہدی وہ کام کریں گے جو عمر بن عبدالعزیز نے بھی نہیں کیا۔ ہم نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ کہنے لگے امام مہدی کے پاس ایک شخص آکر سوال کرے گا تو وہ فرمائیں گے بیت المال میں جاؤ اور لے لو۔ جس پر وہ نادم ہوکر عرض کرے گا جو کچھ آپ نے عطا کیا ہے اسے واپس لے لیجیے، مگر امام مہدی انکار کردیں گے اور فرمائیں گے ہم دیتے ہیں، لیتے نہیں۔ (سنن ابوعمر ودانی، ۵/۵۸۵)

۹۸۱- کعب احبارؒ نے فرمایا میں مہدی کو حضرات انبیاء کرام کی صحف اور کتابوں میں لکھا ہوا پاتا ہوں، ان کے کام میں نہ کوئی عیب ہوگا اور نہ ہی کوئی ظلم۔ (ایضاً ۵/۵۸۶)

۹۸۲- انھی سے روایت ہے کہ امام مہدی کا مہدی نام اس وجہ سے ہے کہ انہیں توریت کے اسفار واجزاء کی رہ نمائی کی جائے گی جنہیں وہ ملک شام کے پہاڑوں سے برآمد کریں گے۔ ان کی طرف یہود کو بلائیں گے چناں چہ ان اجزاء پر ایک جماعت کثیرہ اسلام لے آئے گی۔ اس کے بعد کعب احبار نے تقریباً تیس ہزار افراد کا ذکر فرمایا۔ (ایضاً ؍؍ ۵/۵۸۶)

۹۸۳- امام ابن سیرین نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا جب ایسا ہو تو اپنے گھروں کے اندر بیٹھے رہو یہاں تک کہ تم سنو کہ لوگوں کا امیر ایسا شخص ہے جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بہتر ہے۔ عرض کیا گیا کہ ان دو حضرات سے بھی بہتر؟ فرمایا اسے بعض انبیاء پر بھی فضیلت حاصل ہوگی۔ (الحاوی، ۲/۷۷، بحوالہ المصنف)

۹۸۴- حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین کے خزانے نکالے

www.RaddeShakeeliyat.com

جائیں گے، مال تقسیم کر دیا جائے گا اور اسلام مضبوط اور عام ہو جائے گا۔

☆حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اس امیر (امام مہدی) سے آسمان اور زمین کے رہنے والے خوش ہوں گے۔ نہ آسمان ایک قطرہ روکے گا، ساری بارش برسا دے گا اور نہ زمین کوئی سبزہ چھوڑے گی مگر اسے اگا دے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے۔ (کاش وہ بھی زندہ ہوتے تو ان نعمتوں، آسائشوں اور خوش حالی سے فائدہ اٹھاتے) (مصنف عبد الرزاق، ۱۱/۳۷۱، ابو عمرو دانی)

۹۸۵-انہی سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی مال لپ بھر بھر کر دیں گے، اسے گنیں گے ہی نہیں، زمین کو عدل وانصاف سے لبریز کر دیں گے جیسے کہ پہلے ظلم وجور سے لبریز ہو چکی ہوگی۔

☆مزید روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا امتِ اسلامیہ مہدی کی طرف لوٹ آئے گی جیسے کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس لوٹ آتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے لبریز کر دیں گے جیسے کہ پہلے ظلم سے لبریز ہو چکی ہوگی، یہاں تک کہ لوگ اپنے اولین امرِ حکومت پر ہو جائیں گے (عہد نبوی کی طرح) اس کے لیے مہدی نہ کسی سونے والے کو جگائیں گے اور نہ کسی کا ایک قطرہ خون بہائیں گے (الحاوی، ۲/۷۷، بحوالہ المصنف)

۹۸۶-مزید روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ ظلم سے بھر چکی ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔ (سنن ابو داؤد، حدیث: ۴۲۸۵، مستدرک حاکم: ۴/۵۵۷، ابو عمرو دانی: ۵/۵۵۳)

۹۸۷-ابراہیم بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے امام طاؤسؒ سے عرض کیا کہ عمر بن عبد العزیز ہی امام مہدی ہیں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے مکمل طور پر عدل وانصاف قائم نہیں کیا۔ (ابو عمرو دانی، ۵/۵۱۴، حلیۃ الاولیا لأبی نعیم اور الحاوی، ۲/۸۰)

۹۸۸-محدث ولیدؒ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صاحب سے سنا جو کچھ لوگوں کا تذکرہ کر رہے تھے کہ مہدی تین ہیں: مہدی خیر یہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں، مہدی دَم یہ وہ صاحب ہیں جن کی وجہ سے (دَم) یعنی خوں ریزی بند ہوگی (امام مہدی) اور مہدی دین اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں جن کے نزول کے بعد ان کی قوم اسلام لائے گی۔ (الحاوی، ۲/۷۸، بحوالہ المصنف)

☆ولید نے مزید بیان کیا کہ مہدیٔ خیر سفیانی کے بعد نکلیں گے۔

۹۸۹-حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو حسنِ سلوک کرنے

والے کے احسان میں اضافہ ہو جائے گا اور بد سلوکی کرنے والے کی توبہ قبول کی جائے گی۔ وہ مال ودولت خرچ کریں گے، گورنروں پر سختی کریں گے اور غریبوں پر رحم وکرم کریں گے۔

۹۹۰-مزید بیان کیا کہ میری خواہش ہے کہ میری موت نہ آئے یہاں تک کہ امام مہدی کا زمانہ پالوں۔ محسن کے حسن سلوک میں اضافہ کر دیا جائے گا اور بدسلوکی کرنے والے کی توبہ قبول کی جائے گی۔

۹۹۱-محدث صباحؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کے زمانے میں کم سن بڑے ہونے کی اور بڑی عمر کا آدمی چھوٹا ہونے کی تمنا کرے گا۔ (الحاوی، ۲/۷۸، بحوالہ المصنف)

۹۹۲-حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت کو ایسی نعمت ملے گی جو پہلے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان خوب بارش برسائے گا، زمین میں جس چیز کی بھی کاشت کی جائے خوب پیداوار دے گی، اور مال ودولت کا انبار ہوگا، ایک شخص کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا مہدی! مجھے کچھ عطا کر دیجئے، وہ کہیں گے جتنا لینا ہو لے لو۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۳، مستدرک حاکم)

۹۹۳-ان سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے، مگر اس میں مال ودولت کا ذکر نہیں ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، ۳/۲۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ۵/۱۹۵)

۹۹۴-محدث سلیمانؒ بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امام مہدیؒ کے ہاتھوں بحیرۂ طبریہ سے تابوتِ سکینہ نکلے گا، اسے وہاں سے اٹھا کر بیت المقدس میں، ان کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ جب یہود اسے دیکھیں گے تو تھوڑے افراد کو چھوڑ کر سارے یہودی اسلام لے آئیں گے، اس کے بعد امام مہدی کا انتقال ہو جائے گا۔

☆محدث ابو محمد نے اہلِ مغرب میں سے ایک شیخ سے روایت کیا ہے کہ جب امام مہدی کا خروج ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں میں استغناء ڈال دیں گے، وہ اس کو اپنی پشت پر لیکر چلے گا یہاں تک کہ امام مہدی اعلان کریں گے ہے کوئی مال ودولت لینے والا؟ تو ان کے پاس صرف ایک آدمی آکر کہے گا میں ہوں۔ وہ کہیں گے ہاتھ پھیلاؤ، وہ ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے لپ بھر کر دیں گے، وہ اس کو لیکر چلے گا یہاں تک کہ جب آخری شخص کے پاس آئے گا تو وہ سوچے گا کہ میں ہی یہاں سب سے برا ہوں، چناں چہ واپس جا کر امام مہدی کو واپس کر کے کہے گا اسے آپ لے

www.RaddeShakeeliyat.com

لیجیے، کیوں کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۹۵-عمرو بن دینارؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا تو مالِ غنیمت تقسیم کیا جاچکا ہوگا۔ انہیں جتنا مال پہنچے گا، اس سے وہ لوگوں کی غم خواری کریں گے، اس کی بابت کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں گے اور حق پر عمل کریں گے تا آں کہ ان کا انتقال ہو جائے گا۔ پھر ان کے بعد دنیا میں انارکی اور فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔

۹۹۶-حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں مہدی کی اصلاح کردیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۵، مسند احمد، ۸۴/۱، حلیۃ الأولیاء، ۱۷۷/۳، ابو عمرو دانی، ۵۷۹/۵، اور تاریخ امام بخاری، ۳۱۷/۱۔ البتہ حلیۃ الأولیاء میں اتنا اضافہ ہے کہ آپؐ نے ایک دن میں فرمایا یا دو دن میں)

۹۹۷-حضرت طاؤسؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطابؓ بیت المقدس سے رخصت ہونے لگے تو فرمایا اللہ کی قسم! میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ بیت المقدس کے خزانوں کے مال اور ہتھیار چھوڑ دوں یا راہِ خدا میں تقسیم کردوں؟ تو ان سے حضرت علیؓ نے کہا امیر المؤمنین! آگے بڑھیے، اس لیے کہ آپ کو ان خزانوں کی ضرورت نہیں ہے، اس کا مالک تو قریش کا ایک نوجوان ہوگا جو اسے آخری زمانے میں راہِ خدا میں تقسیم کرے گا۔ (الحاوی، ۷۸/۲، بحوالہ المصنف)

۹۹۸-حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال و دولت لپ بھر بھر کے دے گا، اسے شمار نہیں کرے گا۔

۹۹۹-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کے خاتمہ کے وقت اور فتنوں کے ظہور کے وقت میرے اہلِ بیت میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر کر دے گا، اس کا نام ''سفاح'' ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبل، ۸۰/۳، لیکن اس میں اہلِ بیت کا ذکر نہیں ہے، نیز دلائل للبیہقی، ۵۱۴/۶، أخبار اصفہان لأبی نعیم، ۱۳۱/۲، مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۹۶/۱۵، ابو عمرو دانی، ۵۰۹/۵)

۱۰۰۰-محدث ابوامیہ کلبیؒ سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانے میں ایک بڑے عالم اور زمانۂ جاہلیت پانے والے بوڑھے عالم نے بیان کیا کہ خلافت بیت المقدس میں قائم ہوگی۔ یہ بیعت ہدیٰ ہوگی، جو شخص اس شخص کے ہاتھ پر خلافت کے لیے بیعت کرے گا، اس کے لیے ان کی عورتیں حلال ہوں گی۔ وہ کہے گا کہ وہ نہیں لے گا طلاق کے ذریعہ اور نہ آزادی کے ذریعہ۔

۱۰۰۱-کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ جب تم ایک خلیفہ بیت المقدس میں اور دوسرا اس کے

علاوہ یعنی دمشق میں دیکھو تو اس کے علاوہ کی اتباع کرنا، کیوں کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہوگا۔

☆حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے خلیفہ کو قتل کردے گا۔

۱۰۰۲-محدث ارطاۃؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی سب سے پہلا جھنڈا جو باندھیں گے، اسے ترکوں کی طرف روانہ کریں گے۔ یہ لشکر انہیں شکست دے کر ان کے پاس مال و دولت اور قیدی جو کچھ ہوگا سارا لے لے گا۔ پھر شام کی طرف روانہ ہوگا اور اسے فتح کرے گا اور اپنے ساتھ موجود ہر غلام کو آزاد کر کے ان کی قیمت ان کے آقاؤں کو دے دے گا۔ (الحاوی، ۷۸/۲، بحوالہ المصنف)

۴۷-امام مہدی کا حلیہ

۱۰۰۳-کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ امام مہدی اللہ کے سامنے ایسے ہی خاشع اور جھکے ہوئے رہیں گے جیسے گدھ اپنے پر جھکائے رہتا ہے۔ (القول المختصر للہیتمی ص: ۱۷، الحاوی، ۷۳/۲، بحوالہ المصنف)

۱۰۰۴-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا مہدی کی ناک باریک، اونچی اور پیشانی پر بال نہیں ہوں گے۔

۱۰۰۵-انہی سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا مہدی کی ناک باریک، اونچی اور پیشانی پر بال نہیں ہوں گے۔ (سنن ابوداؤد، حدیث ۴۲۸۵)

۱۰۰۶-انھوں نے دوسری سند سے حضور اکرم ﷺ سے یہی مضمون روایت کیا ہے۔

۱۰۰۷-کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ مہدی اکیاون یا باون سال کے ہوں گے۔

۱۰۰۸-عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی چالیس سال کے ہوں گے جیسے کہ بنی اسرائیل کے کوئی شخص ہوں۔ (الحاوی، ۶۶/۲)

۱۰۰۹-عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا حضرت مہدی جوان ہوں گے۔

۱۰۱۰-حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت مہدی کا حلیہ بتاتے ہوئے فرمایا ان کی زبان میں کچھ ثقل ہوگا، جب بات کرنے میں دشواری ہوگی تو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی پر ماریں گے۔ ان کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا۔ (الحاوی، ۷۳/۲، بحوالہ المصنف)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۰۱۱- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا زمانے کے خاتمہ اور فتنوں کے ظہور کے وقت ایک آدمی نکلے گا، وہ لپ بھر کر دے گا اس کو سفّاح کہا جائے گا۔

۱۰۱۲- محدث سفیانی کلبی سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے جھنڈے پر ایک جواں سال لڑکا متعین ہوگا۔ اس کی داڑھی ہلکی پھلکی اور رنگ زرد ہوگا۔ اگر اس کے مقابلے پر پہاڑ آ جائیں تو انہیں بھی توڑ دے گا۔ جب کہ ولید بن مسلم کی روایت میں ہے کہ پہاڑوں کو گرا دے گا، یہاں تک کہ وہ ایلیاء میں فروکش ہوگا۔

۱۰۱۳- صقر بن رستم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت مہدی کی ابرو لمبی اور پتلی ہوگی، چہرہ روشن ہوگا اور آنکھیں چوڑی اور بڑی ہوں گی۔ وہ حجاز سے آئیں گے، یہاں تک کہ دمشق کے منبر پر بیٹھ جائیں گے۔ اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال ہوگی۔ (الحاوی، ۲/۴۷، بحوالہ المصنف)

۱۰۱۴- حضرت علیؓ نے فرمایا مہدی کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی، وہ نبی پاک ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، ان کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا(۱)، ان کی ہجرت گاہ بیت المقدس ہوگا۔ ڈاڑھی گھنی، آنکھیں سرگیں، سامنے کے دانت روشن ہوں گے، ان کے چہرے پر تل ہوگا، ناک باریک و اونچی، پیشانی بالوں سے خالی اور ان کے مونڈھے پر نبی کی علامت ہوگی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا لے کر نکلیں گے۔ یہ جھنڈا روئیں دار، سیاہ رنگ، چوکور کمبل کا ہوگا۔ اس میں کا ایک گوشہ ایسا ہے جسے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سے نہیں کھولا گیا اور نہ خروج مہدی تک کھولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مہدی کی نصرت و مدد تین ہزار فرشتوں سے کریں گے۔ یہ فرشتے مخالفین کے چہروں اور پشت پر تلوار ماریں گے۔ جب مہدی مبعوث ہوں گے اس وقت وہ تیس اور چالیس کے درمیان ہوں گے۔ (الحاوی، ۲/۴۷، بحوالہ المصنف)

۱۰۱۵- حضرت علیؓ نے فرمایا مہدی جواں سال اور قریش میں سے ہوں گے، رنگ گندمی ہوگا اور جسم پُر گوشت کم ہوگا۔ (ایضاً)

۱۰۱۶- محدث ارطاۃؒ نے بیان کیا کہ حضرت مہدی ساٹھ سال کے ہوں گے۔

۴۸- حضرت مہدی کا اسم گرامی

۱۰۱۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مہدی کا نام

(۱) اصل کتاب میں بھی اسی طرح ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے، کیونکہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نام ہوں گے۔

میرے نام کے اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ نیز روایت ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ سنا کہ آپ ﷺ نے ان کے والد کے نام کا ذکر نہیں فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: ۴۲۸۲، ابوعمرو دانی، ۵/۱۰۵۷ اور معجم طبرانی، ۱۰/۱۳۵)

۱۰۱۸- کعب احبارؒ نے فرمایا مہدی کا نام محمد ہوگا۔ یعنی ایک نبی کا نام۔

۱۰۱۹- حضرت ابوثمامہ نے کہا کہ مجھے مہدی کا، ان کے والد کا اور ان کی والدہ کا نام معلوم ہے۔

۱۰۲۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہدی کا نام میرا نام ہوگا۔ (الحاوی، ۲/۴۷، بحوالہ المصنف)

۱۰۲۱- حضرت ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی کا نام میرا نام ہوگا اور ان کے باپ کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

۴۹- حضرت مہدی کا نسب

۱۰۲۲- قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّبؒ سے عرض کیا مہدی برحق ہیں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کس قبیلے سے ہوں گے؟ فرمایا قبیلۂ قریش سے۔ میں نے عرض کیا قریش کی کس شاخ سے؟ فرمایا بنو ہاشم میں سے۔ میں نے عرض کیا بنو ہاشم کے کس خاندان سے ہوں گے؟ فرمایا بنو عبدالمطلب میں سے۔ میں نے کہا بنو عبدالمطلب میں سے کس کی نسل سے؟ فرمایا حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوں گے۔ (سنن ابوعمرو دانی، ۵/۱۰۸۰)

۱۰۲۳- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ (مہدی) میرے خاندان میں سے ہوں گے یا فرمایا میرے اہلِ بیت میں سے ہوں گے۔

۱۰۲۴- حضرت علیؓ نے فرمایا وہ (مہدی) مجھ میں سے ایک شخص ہوں گے۔

۱۰۲۵- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہم میں سے ہی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ شخص بھی ہوگا اور ہم میں سے ہی گمراہ اور گمراہ کرنے والا بھی۔

۱۰۲۶- محدث ابوسعیدؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی ہم میں سے ایک نوجوان ہوں گے۔ اس پر ابومعبد نے کہا کہ آپ کے خاندان کے بڑے بوڑھے تو خلافت لینے سے عاجز رہے، پھر کیا نوجوان اس کی توقع کریں گے؟ فرمایا اللہ کی جو مشیت ہوتی ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ (ایضاً، ۵/۵۵۹)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۰۲۷- ابان بن ولیدؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو حضرت امیر معاویہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی کو ہمارے اہلِ بیت میں سے مبعوث کریں گے۔

۱۰۲۸- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا حضرت مہدی ہمارے میں سے ہوں گے اور خلافت حضرت عیسیٰ کے سپرد کردیں گے۔ (الحاوی، ۲/۷۴، بحوالہ المصنف)

۱۰۲۹- حضرت علیؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول! حضرت مہدی ہم ائمہ ہدایت میں سے ہوں گے یا دوسروں میں سے؟ فرمایا نہیں، بلکہ ہم میں سے ہوں گے۔ نیز فرمایا جس طرح دین کا آغاز ہم سے ہوا، اسی طرح اس کا خاتمہ بھی ہم سے ہی ہوگا۔ جس طرح لوگوں کو شرک کی گمراہی سے نکالا اور بچایا گیا تھا اسی طرح انہیں فتنہ کی گمراہی سے بھی نکالا جائے گا اور جس طرح شرک کی عداوت کے بعد اللہ نے ہمارے ذریعہ لوگوں کے دل اور دین کو متحد کیا تھا، اسی طرح فتنہ کی عداوت کے بعد بھی ہمارے ہی ذریعہ اللہ تعالیٰ دین پر ان کے دلوں کو متحد کریں گے۔ (معجم طبرانی اوسط، ۱/۱۵۷)

۱۰۳۰- حضرت ابوطفیل اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس طرح دین کی ابتداء ہم سے ہوئی ہے، اسی طرح اس کا اختتام بھی ہم سے ہوگا۔ ہمارے ہی ذریعے لوگوں کو شرک سے، دوسری روایت میں ہے کہ گمراہی سے بچایا جائے گا اور ہمارے ہی ذریعہ شرک کی عداوت کے بعد اور ایک روایت میں ہے کہ گمراہی اور فتنے کی عداوت کے بعد لوگوں کے قلوب کو متحد کیا جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط، ۱/۵۷)

۱۰۳۱- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ (مہدی) اہلِ بیت میں سے ایک شخص ہوں گے۔

۱۰۳۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ میرے خاندان کے ایک شخص ہوں گے اور جس طرح میں نے وحی کی بنیاد پر جنگ کی، اسی طرح وہ میری سنت کی بنیاد پر جنگ کریں گے۔

۱۰۳۳- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ میری امت کے ایک شخص ہوں گے۔

۱۰۳۴- ان ہی سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ میرے خاندان سے ہوں گے۔

۱۰۳۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا حسین بن علی کی اولاد میں سے ایک شخص

مشرق کی طرف سے نکلے گا، اگر پہاڑ بھی اس کے سامنے آجائیں تو انہیں گرادے گا اور ان میں راستے بنالے گا۔ (مستدرک حاکم، الحاوی، ۲/۶۶)

۱۰۳۶- حضرت محمد بن حنفیہ نے حضرت مہدی کے بارے میں کہا مہدی جب ہوں گے تو عبد شمس کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۰۳۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے محمد بن حنفیہ سے کہا جس مہدی کی تم لوگ بات کرتے ہو وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا جیسا کہ نیک انسان کہتا ہے کہ جب آدمی نیک ہو تو اسے مہدی کہا جائے گا۔ اس پر حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ برا کرے اس حماقت کا۔ گویا انہوں نے محمد بن حنفیہ کی بات کا انکار فرمایا۔ (الحاوی، ۲/۷۸، بحوالہ المصنف)

۱۰۳۸- محدث ابوقلابہ نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز ہی سچے مہدی ہیں۔

۱۰۳۹- حضرت حسن بصریؒ سے مہدی کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا میں جس کو مہدی سمجھتا ہوں وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۱۰۴۰- حضرت طاؤس نے فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی مہدی تھے، مگر وہ حقیقی مہدی نہ تھے۔ جب مہدی ظاہر ہوں گے تو نیکوکار کی نیکی میں اضافہ کردیا جائے گا اور بدکار کی پر توبہ قبول کی جائے گی۔

۱۰۴۱- محدث ابوقبیلؒ نے کہا کہ حضرت حسینؓ کی نسل میں سے ایک شخص پیدا ہوں گے، اگر مضبوط سے مضبوط پہاڑ بھی ان کے سامنے آجائیں تو ان کو بھی توڑ کر ان میں سے راستے بنالیں گے۔

۱۰۴۲- محدث ابوجعفرؒ نے کہا کہ مہدی بنو ہاشم میں سے اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا مہدی وہ ہوں گے جن پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور جن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ (الحاوی، ۲/۷۸، بحوالہ المصنف)

۱۰۴۳- حضرت علیؓ نے فرمایا وہ (مہدی) نبی پاک ﷺ کے خاندان میں سے ہوں گے۔

۱۰۴۴- کعب احبارؒ نے کہا کہ مہدی حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (ایضاً رر)

۱۰۴۵- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ مجھ سے ہوں گے۔

۱۰۴۶- حضرت محمد بن حنفیہؒ نے کہا کہ مہدی اس امت میں سے ہوں گے، وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت کریں گے۔

۱۰۴۷- حضرت حسن بصریؒ نے کہا کہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۰۴۸-حضرت حسن بصریؒ نے ہی کہا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا وہ (مہدی) آلِ محمد ﷺ میں سے ہوں گے۔

۱۰۴۹-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص ہیں۔

۱۰۵۰-کعب احبارؒ نے کہا کہ حضرت مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۰۵۱-حضرت علیؓ نے فرمایا نبی پاک ﷺ نے حضرت حسنؓ کو سید اور سردار کہا اور یہ کہ حضرت حسنؓ کی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ پہلے ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

۱۰۵۲-امام زہری نے کہا کہ حضرت مہدی، حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوں گے (ایضاً رر)

۱۰۵۳-کعب احبارؒ نے کہا کہ حضرت مہدی قریش میں سے ہی ہوں گے اور خلافت بھی قریش میں ہی ہوگی، مگر یہ کہ ان کی اصل اور نسب ''یمن'' کا ہوگا۔ (ایضاً رر)

۱۰۵۴-حضرت سالم مولیٰ ابن عمر نے کہا کہ محدث نجدہؒ نے حضرت ابن عباسؓ کو لکھا اور ان سے مہدی کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس خاندان کے اول فرد (نبی پاک ﷺ) کے ذریعہ ہدایت دی اور اس امت کو اس خاندان کے آخری شخص کے ذریعہ نجات بھی دیں گے، اس شخص کے دور میں سینگ اور بنا سینگ والی بھیڑیں جھگڑا نہ کریں گی۔ نیز لکھا کہ بنو عبد شمس میں سے دو مہدی ہوں گے، ان میں سے ایک عمر اشج ہیں۔

۱۰۵۵-حضرت علیؓ نے فرمایا حضرت مہدی ہم میں سے یعنی حضرت فاطمہ کی نسل سے ہوں گے۔ (ایضاً رر)

۱۰۵۶-انہوں نے ہی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے۔

(مسند احمد، ۱ر۸۴، سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۵)

۱۰۵۷-حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۱۰۵۸-محدث ارطاۃؒ نے فرمایا حضرت مہدی چالیس سال زندہ رہیں گے۔

۵۰-حضرت مہدی کی خلافت وحکومت کی مدت

۱۰۵۹-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مہدی خلافت

وحکومت ملنے کے بعد سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔

۱۰۶۰-انہی سے دوسرے طریق سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

☆حضرت قتادہؒ نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی حکومت میں سات سال زندہ رہیں گے۔

۱۰۶۱-مزید روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مہدی سات سال یا نو سال زندہ رہیں گے۔

۱۰۶۲-نبی پاک ﷺ نے فرمایا وہ (مہدی) سات سال زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو جائے گی، لیکن حضرت ابوسعید خدریؓ سے دوسری سند کے ساتھ یہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ سات سال، آٹھ سال یا نو سال زندہ رہیں گے۔

۱۰۶۳-انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ (مہدی) سات سال تک حکومت کریں گے۔

۱۰۶۴-انہی سے مزید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میری امت میں ہوں گے۔ اگر مدتِ حکومت کم رہی تو سات سال، ورنہ آٹھ یا نو سال رہے گی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۰۸۳، مستدرک حاکم، ۴ر۵۵۸، ابوعمرو دانی، ۵ر۵۵، سنن ترمذی، حدیث: ۲۲۳۲، مسند احمد بن حنبل، ۳ر۲۷ اور مصنف ابن ابی شیبۃ، ۱۵ر۱۹۵)

۱۰۶۵-امام ابوزرعہ رازی نے محدث صباح سے روایت کیا ہے کہ تمہارے بیچ میں حضرت مہدی تینتیس سال رہیں گے۔ نابالغ بچہ تمنا کرے گا کاش! میں بالغ ہو جاتا اور عمر دراز شخص تمنا کرے گا کاش! میں بچہ ہو جاتا۔

۱۰۶۶-محدث ضمرہ بن حبیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت مہدیؒ کی زندگی تیس سال ہوگی۔ (الحاوی، ۲ر۷۸، بحوالہ المصنف)

۱۰۶۷-صقر بن رستم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت مہدی کی حکومت سات سال، دو ماہ اور کچھ دن رہے گی۔ (ایضاً رر)

۱۰۶۸-امام ابن دینار سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کی زندگی چالیس سال ہے۔ محدث یزید بن سلمان اور امام ابن دینار میں سے ایک نے کبھی کہا چالیس سال اور کبھی چوبیس سال۔ (ایضاً، ۲ر۷۹، بحوالہ المصنف)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۰۶۹-امام زہریؒ نے کہا کہ حضرت مہدی چودہ سال زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہو جائے گی۔(ایضاً ؍؍)

۱۰۷۰-حضرت علیؓ نے فرمایا حضرت مہدی کے بعد لوگوں کا معاملہ تیس یا چالیس سال ہی باقی رہے گا۔(ایضاً ؍؍)

۵۱-حضرت مہدی کے بعد کے حالات

۱۰۷۱-عمرو بن دینارؒ نے بیان کیا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت مہدی کی وفات ہو جائے گی تو امر حکومت لوگوں کے درمیان انتشار کا شکار ہو جائے گا، ایک دوسرے کو قتل کریں گے، عجم غالب آجائیں گے، جنگیں مسلسل ہوں گی، نہ کوئی نظام رہ جائے گا اور نہ ہی اتحاد اور اجتماع یہاں تک کہ دجال کا خروج ہوگا۔

۱۰۷۲-کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ حضرت مہدیؒ کی وفات ہو جائے گی، ان کے بعد انہی کے اہل بیت میں سے ایک شخص امیر ہوگا جس میں کچھ خیر ہوگی، کچھ شر، مگر اس کا شر خیر سے بہت زیادہ ہوگا۔ لوگوں کو ناراض کر دے گا اور انہیں اتحاد کے بعد انتشار و اختلاف کی دعوت دے گا، اس کی زندگی کم ہوگی۔ اس کے اہل خاندان میں سے ہی ایک شخص اس پر حملہ کر کے قتل کر دے گا۔ اس کے بعد لوگوں میں سخت قسم کی لڑائی ہوگی۔ اس کے قاتل کی زندگی بھی تھوڑی ہی رہے گی، چناں چہ وہ بھی مرجائے گا۔ پھر حکومت کی باگ ڈور اہلِ مشرق میں سے قبیلۂ مُضر کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو لوگوں کو کافر بنائے گا اور انہیں دینِ اسلام سے برگشتہ کر دے گا۔ نیز دونوں دریاؤں کے درمیان، اہلِ یمن سے سخت جنگ کرے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے دیں گے۔ (الحاوی، ۲؍۷۹، بحوالہ المصنف)

۱۰۷۳-امام زہریؒ سے راویت ہے کہ حضرت مہدی کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ لوگوں کے پاس بنو مخزوم کا ایک شخص آئے گا، تو لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے وہ ایک زمانے تک رہے گا۔ پھر رزق روک دیا جائے گا تو اسے ایسا کوئی آدمی نہ ملے گا جو اس پر رشک کرے۔ اس کے بعد عطیات بھی روک دیے جائیں گے تو اسے ایسا کوئی نہ ملے گا جو اس پر حملہ کرے۔ وہ بیت المقدس میں فروکش ہوگا تو وہ اور اس کے ساتھی فربہ بچھڑوں کی

مانند ہوں گے، جب کہ ان کی عورتیں سونے کی جوتیاں اور ایسے کپڑے پہن کر چلیں گی جس سے جسم بالکل نہ ڈھکے گا۔ مگر اسے ایسا کوئی نہ ملے گا جو اس پر حملہ کرے۔ پھر وہ تمام قبائل یمن: قضاعہ، مذحج، ہمدان، حمیر، ازد اور غسان کو نکال کر باہر کرنے کا حکم دے گا۔ چناں چہ وہ لوگ فلسطین کی گھاٹیوں میں قیام کریں گے جہاں قبائل جدلیس، لخم اور جذام کے لوگ گروہ در گروہ ان پہاڑوں سے کھانے پینے کا سامان لے کر ان کے پاس لوٹیں گے؛ تاکہ ان قبائل یمن کے لیے کچھ سہارا اور امداد ہو جائے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے لیے سہارا بن گئے تھے۔

اتنے میں آسمان سے کوئی آواز دے گا جو نہ انسان ہوگا، نہ جنات کہ فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرلو اور ہجرت کے بعد الٹے پاؤں نہ لوٹو۔ لوگ ادھر ادھر دیکھیں گے، مگر وہ اس شخص کو نہ پہچانیں گے۔ یہی آواز تین مرتبہ دی جائے گی۔ اس کے بعد منصور کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔ منصور قبیلۂ بنو مخزوم کے اس حاکم کی طرف دس وفود بھیجے گا، وہ ان میں سے نو کو قتل کرا دے گا اور ایک کو چھوڑ دے گا۔ اس کے بعد پانچ وفود بھیجے گا، ان میں سے بھی چار کو قتل کر ڈالے گا اور ایک کو رہا کر دے گا۔ اس کے بعد منصور خود اس کے پاس جائے گا تو اللہ تعالیٰ منصور کو اس پر غلبہ عطا کریں گے۔ چناں چہ منصور اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر ڈالے گا، ان میں سے صرف بھاگا ہوا آدمی ہی بچے گا۔ وہ قریش کے ہر ایک شخص کو قتل کر دے گا۔ اس وقت قریش کا آدمی تلاش کیا جائے گا، مگر کوئی نہ ملے گا جیسے کہ آج قبیلۂ بنو جرہم کا کوئی آدمی تلاش کیا جائے تو نہیں ملتا۔ اسی طرح تمام اہل قریش قتل کر دیے جائیں گے اور پھر وہ نہیں ملیں گے۔

۱۰۷۴-کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ وہ اہلِ یمن سے دونوں دریاؤں کے درمیان شدید جنگ کرے گا، مگر اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے دیں گے۔ چناں چہ لوگ اہلِ مشرق اور اس کے ساتھ رہنے والے مقتولین کو دیکھ کر دہل اٹھیں گے، جن کی لاشیں دریا کے اوپر تیرتی ہوں گی تب ان کو اپنی شکست کا یقین ہوگا۔ پھر ان کا سوار آدمی یمن کی طرف روانہ ہوگا۔ جب وہ لوگ دونوں دریاؤں کے بیچ قیام پذیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس سوار کو اور اس کے ساتھ والوں کو غلبہ عطا کریں گے۔ اس کے بعد لوگوں کا معاملہ درست ہو جائے گا اور کچھ عرصہ تک وہ متحد رہیں گے، پھر یہ لوگ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ ملک شام میں فروکش ہوں گے اور ایک زمانے تک نیک حکومت کے سایہ میں رہیں گے۔ اس کے بعد قبیلۂ قیس کے لوگ ان پر حملہ کر دیں گے،

www.RaddeShakeeliyat.com

مگرانہیں اہلِ یمن قتل کر دیں گے یہاں تک کہ یہ سمجھا جائے گا کہ قبیلۂ قیس میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہا اور اہلِ یمن میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اپنے بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، زندہ رہ جانے والوں کی بابت اللہ سے ڈرو۔ چناں چہ قبیلۂ قیس کے باقی ماندہ لوگ چل کر دونوں دریاؤں کے بیچ فروکش ہوں گے اور ایک بڑی جماعت اکٹھی کر لیں گے۔ پھر اپنا حاکم قبیلۂ بنی مخزوم میں سے منتخب کریں گے۔ اس کے بعد حاکم یمن کی وفات ہو جائے گی جس سے قبیلۂ قیس کے لوگوں کو بڑی خوشی ہوگی۔ چناں چہ وہ مخزومی حاکم روانہ ہوگا، لیکن جب اس کے لشکر کا آخری شخص دریا پار کر لے گا تو اس کی موت ہو جائے گی جس کی وجہ سے اہلِ یمن اور قبیلۂ قیس کے لوگ علاحدہ ہو جائیں گے۔ اس وقت غلام اور موالی ناراض ہوں گے، انہی کی اس وقت اکثریت ہوگی، وہ آپس میں کہیں گے آؤ کسی دین دار شخص کو حاکم بنالیں۔ چناں چہ اہلِ یمن، اہلِ مضر اور موالی میں سے ایک ایک جماعت کو بیت المقدس بھیجیں گے جہاں یہ لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگیں گے۔ جب یہ جماعتیں واپس آئیں گی تو لوگ موالی میں سے ایک شخص کو حاکم منتخب کر چکے ہوں گے۔ پس ہلاکت ہو ملک شام کے لوگوں کی اور اس کی سرزمین کی اس کی امارت سے۔ چناں چہ وہ قبیلۂ مضر کی طرف ان سے جنگ کے ارادے سے روانہ ہوگا۔ اس کے بعد اہلِ مغرب میں سے ایک شخص روانہ ہوگا اس کا قد لمبا، بڑے ڈیل ڈول کا اور شانوں کے درمیان چوڑائی ہوگی، جو بھی اس کے سامنے آئے گا اسے قتل کر دے گا، یہاں تک کہ بیت المقدس میں داخل ہو جائے گا جہاں دابۃ الارض اسے مل جائے گا چناں چہ وہ مر جائے گا۔ اس کے بعد دنیا پہلے سے زیادہ بری ہو جائے گی۔ پھر قبیلۂ مضر کا ایک شخص امیر و حاکم بنے گا جو نیک لوگوں کو قتل کرے گا وہ مردود و ملعون اور بد بخت ہوگا۔ اس مضری کے بعد عمانی قحطانی شخص حاکم بنے گا جو اپنے بھائی حضرت مہدی کی سیرت پر کاربند ہوگا اور اس کے ہاتھوں رومیوں کا شہر فتح ہوگا۔ (الحاوی، ۲/۹۷، بحوالہ المصنف)

☆ ابو عبداللہ نعیمؒ نے کہا کہ یہ عمانی قحطانی صنعاء سے ایک مرحلہ پیچھے واقع ''یکلی'' نامی بستی سے نکلے گا۔ اس کے والد قبیلۂ قریش کے ہوں گے اور والدہ یمن کی رہنے والی ہوں گی۔

۱۰۷۵- حضرت عبدالرحمٰن بن قیس بن جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قحطانی مہدی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً ؍؍ ؍؍)

۱۰۷۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رات دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں کو ہنکائے گا بنو قحطان کا ایک شخص (ان پر حکومت کرے گا)

۱۰۷۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بنو قحطان میں سے ایک شخص پیدا ہو جو اپنے ڈنڈے سے لوگوں کو ہنکائے۔ (صحیح بخاری، ۶/۵۴۵، صحیح مسلم، کتاب الفتن، ص: ۶، مسند احمد، ۲/۴۱۷، اور سنن ابو عمرو دانی، ۵/۵۲۴)

۱۰۷۸- حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا اس کی ماں نہ رہے جو بنو مخزوم کے اس حاکم کی خلافت کا زمانہ پائے۔

۱۰۷۹- کعبؒ احبار سے روایت ہے کہ اسی یمنی کے ہاتھوں ''عکّا'' کا ملحمۂ صغریٰ برپا ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب خاندانِ ہرقل کا پانچواں شخص بادشاہ ہوگا۔

۱۰۸۰- انہی سے روایت ہے کہ پھر یمنی امیر کا غلبہ ہوگا۔ وہ بیت المقدس میں قریش کو قتل کرے گا اور اس کے ہاتھوں جنگیں اور خون ریزیاں ہوں گی۔

۱۰۸۱- حضرت عبداللہ بن عمرو عاصؓ نے فرمایا ظالم و جابر حکمرانوں کے بعد ایک جابر امیر ہوگا۔ پھر مہدی ہوں گے، پھر منصور ہوگا، پھر السلام ہوگا، پھر امیر ہوگا، پھر امیر العُصب - گروہوں کا امیر۔ لہٰذا جو شخص اس کے بعد مرنے پر قادر ہو، اسے مر جانا چاہیے۔ (الحاوی، ۲/۹۷، بحوالہ المصنف)

۱۰۸۲- انہوں نے ہی فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت! تم لوگ کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے منصور قریش میں سے ہے اور اس کا باپ بھی۔ اگر میں اس کے آخری جدّ امجد تک کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔ (ایضاً ؍؍)

۱۰۸۳- حضرت عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر صدفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھر چکی ہوگی، اس کے بعد بنو قحطان کا ایک شخص امیر ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا وہ اس سے کم نہیں ہے۔

۱۰۸۴- محدث ارطاةؒ نے بیان کیا کہ اسی یمنی خلیفہ کے ہاتھوں اور اسی کی حکومت میں ''رومیہ'' فتح ہوگا۔

۱۰۸۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت) قریش میں رہے گا جب تک دو آدمی بھی زندہ رہیں گے۔ (صحیح بخاری، ۶/۵۴۴، صحیح مسلم،

www.RaddeShakeeliyat.com

کتاب الامارۃ، ابوعمرو دانی ۲/۱۸۱)

۱۰۸۶- حضرت علیؓ نے فرمایا قریش کے بعد جاہلیت ہی رہ جائے گی۔

۱۰۸۷- حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر کسی کو قبیلۂ قریش کا کوئی شخص ملے گا تو اس کے ساتھ وہ سلوک کرے گا جو جنگلی گدھے کے ساتھ شکار کے وقت کیا جاتا ہے۔ اس قریشی کے سر پر عمامہ ہوگا تو اسے اتار کر اس کی گردن ماردی جائے گی۔

۱۰۸۸- حضرت علیؓ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ مجھے اس وقت قتل کردیا جائے جب اللہ تعالیٰ ایک شخص کے قتل کے وقت قریش کو ذلیل ورسوا کریں گے۔

۱۰۸۹- کعب احبارؒ نے بیان کیا کہ جب لوگوں میں بدامنی زیادہ ہوجائے گی تو سوچیں گے کہ یہ سارا قتل وقتال قریش کی بابت اور قریش کی خاطر ہے، لہٰذا قریش کو قتل کردیا جائے تاکہ ہم راحت سے رہیں، چناں چہ لوگ قریش کو قتل کرڈالیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی شخص زندہ نہ رہ جائے گا۔ نیز لوگ ایک دوسرے پر حملہ کریں گے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں کرتے تھے اور لوگوں کا بادشاہ موالی ومممالیک میں سے ایک شخص ہوجائے گا۔

۱۰۹۰- مزید بیان کیا کہ جب یمنی خلیفہ غالب آئے گا تو قریش کے لوگ بیت المقدس میں قتل کیے جائیں گے۔

۱۰۹۱- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا امرِ حکومت پہلے قبیلۂ حمیر میں تھا، پھر ان سے چھین کر اللہ تعالیٰ نے قریش میں کردیا اور دوبارہ پھر انہی میں لوٹے گا۔ (مسند احمد، ۴/۹۱، معجم طبرانی، ۴/۲۲۴، مجمع الزوائد، ۵/۱۹۳)

۱۰۹۲- ابوہشام ذماری نے کہا کہ ہم سے عمر بن عبدالرحمٰن ابوامیہ ذماری نے بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے دیکھا ہے کہ بنوظفار کی ایک قبر پر یہ تحریر لکھی ہوئی تھی: خوری وطربی کیل یسک رعل وحمادی ونیلک ومحرذی ثج بثور عاد یکونن بک هجیر تحمیر الأخیار، ثم للحبش الأشرار، ثم لفارس الأحرار ثم لقریش اتجار ثم حارمحار حخ وحار وکل مره ذن شعبتین زحره ومعدی زحره عمه مخوار. (اس کا ترجمہ روایت نمبر ۲۸۵ کے تحت گذر چکا ہے)

۱۰۹۳- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حاکمِ بیت المقدس کو اہلِ یمن قتل کردیں گے تو قریش پر توجہ دیں گے اور انہیں بھی قتل کرڈالیں گے، چناں چہ قریش میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے گا۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی کا جوتا ملے گا تو اہلِ یمن کہیں گے یہ ایک قریشی کا جوتا ہے۔

۱۰۹۴- انہی سے روایت ہے کہ بادشاہت پہلے قبیلۂ بنو جرہم میں تھی، مگر انہوں نے بادشاہت کے لیے باہم قتل وقتال کیا یہاں تک کہ وہ سب ختم ہوگئے۔ اسی طرح قریش کے لوگ بھی بادشاہت کے لیے آپس میں ضرور لڑیں گے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی قریشی شخص کو تلاش کیا جائے گا، لیکن وہ نہ مل سکے گا جیسے کہ آج بنو جرہم کا کوئی آدمی نہیں مل سکتا۔

۱۰۹۵- محدث ابوبکر ازدی سے روایت ہے کہ ایک بادشاہ بیت المقدس آئے گا تو اسے روند ڈالے گا یہاں تک کہ بادشاہت کا تاج پہن لے گا، وہی اہلِ یمن کو نکالے گا۔ گویا کہ میں اس وقت اس چٹان کو دیکھ رہا ہوں جس پر حاکم یمن بیٹھے گا۔ اہلِ یمن اس کے پاس ایک شخص کو قاصد بنا کر روانہ کریں گے، مگر وہ اسے قتل کردے گا۔ پھر دوسرے کو بھیجیں گے، وہ اسے بھی قتل کردے گا۔ جب وہ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنے میں سے ایک شخص کو سپہ سالار وامیر بنائیں گے، پھر اس کی قیادت میں روانہ ہوں گے، یہاں تک اس کے پاس پہنچ کر اسے قتل کردیں گے۔

۱۰۹۶- محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی بیت المقدس میں قیام کریں گے۔ پھر ان کے بعد انہی کے اہلِ خاندان میں سے خلفاء ہوں گے جن کی مدت لمبی ہوگی اور بڑے جابر وظالم ہوں گے۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے ظلم وستم کے باعث بنوعباس اور بنوامیہ کے خلفاء کے لیے دعائے رحمت کریں گے۔ راوی جراح کہتے ہیں کہ ان خلفاء کی مدت دو سال کے قریب ہوگی۔ (الحاوی ۲/۹۲، بحوالہ المصنف)

۱۰۹۷- محدث ابوقبیلؒ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے بعد ان کے اہل خاندان میں سے کوئی ایسا خلیفہ نہ ہوگا جو لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کرے، بلکہ ان کا ظلم وستم لوگوں پر اتنا دراز ہوجائے گا کہ لوگ بنوعباس کے لیے دعائے رحمت کریں گے اور کہیں گے کاش! ان کی جگہ وہی خلیفہ ہوتے۔ چناں چہ لوگ اسی حال میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے حاکم کے ساتھ قسطنطنیہ پر حملہ کریں گے۔ ان کا حاکم ایک نیک انسان ہوگا جو امارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کردے گا پھر لوگ نہایت خوش حال رہیں گے جب تک کہ بنوعباس کی حکومت ختم نہ ہوگی۔ جب ان کی حکومت ختم ہوجائے گی تو مسلسل فتنے اور قتل وقتال رہے گا یہاں تک کہ حضرت مہدی کا ظہور ہوجائے۔

۱۰۹۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک قبیلۂ قریش سے تعلق رکھنے والا خلیفہ بیت المقدس میں فروکش ہو جہاں وہ اپنی قوم قریش کے سارے لوگوں کو جمع کرلے گا، وہیں ان کا قیام رہے گا۔ یہ اپنے امرِ حکومت میں غلو کریں گے اور ملک میں عیش کریں گے، یہاں تک کہ گھروں کی چوکھٹ سونے اور چاندی کی بنائیں گے، ملک ان کے لیے خوب ترقی پر ہوگا، ساری قوم

www.RaddeShakeeliyat.com

ان کے تابع فرمان ہوں گی، ان کے لیے خراج خوب آئے گا اور جنگ بالکل ختم ہو جائے گی۔

۱۰۹۹- انہی سے روایت ہے کہ بنو ہاشم کا ایک شخص بیت المقدس میں نزول کرے گا، اس کے محافظ بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

۱۱۰۰- مزید روایت ہے کہ اس خلیفہ کے محافظ چھتیس ہزار ہوں گے، بیت المقدس کے ہر راستہ پر بارہ ہزار محافظ رہیں گے۔

☆ محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ حاکم بیت المقدس بڑا ظلم و جبر کرے گا، سختی کرے گا، اس کے آخری زمانے میں اس کے محافظ بڑھ جائیں گے، اس کے پاس نیز اس کے پاس رہنے والوں کے پاس مال اتنا زیادہ ہوگا کہ ان کا لاغر آدمی بھی باقی تمام مسلمانوں سے موٹا و توانا ہوگا۔ وہ معروف و مشہور سنتوں کو ختم کر دے گا اور نئی نئی بدعتیں ایجاد کرے گا۔ اس وقت بدکاری عام ہو جائے گی، شراب کھلم کھلا پی جائے گی۔ وہ علماء کو اتنا خوف زدہ کر دے گا کہ ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کسی شہر کا رخ کرے گا، مگر وہاں اسے ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جو اسے علم کی کوئی بات بتا سکے۔ اس کے زمانے میں اسلام اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے ابتداء میں اجنبی تھا۔ اس وقت دین پر کاربند شخص انگارہ ہاتھ میں لینے والے جیسا ہوگا۔ صورتِ حال یہ ہو جائے گی کہ وہ اپنی جواں سال لڑکی بھیجے گا جو بازار میں گھومے پھرے گی، اس کے پیر میں سونے کے موزے ہوں گے، نیز اس کے ساتھ پولیس والے ہوں گے۔ اس کے جسم پر ایسا لباس ہوگا جو نہ سامنے سے ستر کرے گا، نہ پیچھے سے۔ اگر کوئی شخص اس کے بارے میں ایک حرف بھی زبان سے نکالے گا تو اس کی گردن مار دی جائے گی۔

☆ ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ تمہاری مسجد کے اندر ایسی لڑکی گھمائی جائے گی جس کی اگلی شرم گاہ کے بال اس کے کپڑوں کے اوپر سے نظر آئیں گے۔ اس پر ایک شخص کہے گا اللہ کی قسم! یہ برا طریقہ ہے تو اس کو پیروں تلے روندا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے گا۔ کاش! میں ہی وہ شخص ہوتا۔

☆ انہوں نے مزید کہا کہ مجھ سے جراح نے حضرت ارطاۃ کے حوالے سے بیان کیا کہ اس کے زمانے میں زلزلے آئیں گے، صورتیں مسخ ہوں گی اور لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔ اے اہلِ یمن! اس کا ابتدائی زمانہ تمہارے لیے مفید ہوگا، لیکن آخری زمانہ تمہارے اوپر عذاب و مصیبت۔ وہ اہلِ یمن، اہلِ شام اور اہلِ حمراء کو نکالے جانے کا حکم دے گا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ دیہات کے اطراف میں پہنچ جائیں گے جہاں سے نکالے گئے تھے۔

۱۱۰۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ وادیٔ ایلیاء میں جمع ہوں گے تو قبیلۂ نزار کے لوگ نزار کو اور بنو قحطان کے لوگ قحطان کو جنگ کے لیے بلائیں گے۔ ان کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا، نصرت اٹھالی جائے گی اور لوہے کو (تلوار کو) ایک دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا۔ (ابو عمرو دانی، ۴/۴۹۸)

۱۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اگر تم اسے پاؤ تو اہلِ یمن کے ساتھ رہنا، کہ انہی کا غلبہ ہوگا۔

۱۱۰۳- حضرت ابو طفیلؓ نے فرمایا میں نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو حضرت عمرو بن صلیع سے فرماتے ہوئے سنا، جب حضرت عمرو بن صلیع نے ان سے کہا مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجئے کہ قبیلۂ قیس کے لوگ اللہ کے دین کے ساتھ شر کا ہی ارادہ رکھیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے لشکر کے ساتھ مسلط ہو جائیں گے، چناں چہ اس لشکر کو کسی ٹیلے کے اندر بھی کسی چیز سے روکا نہ جائے گا۔ اس کے بعد حضرت عمرو بن صلیع سے فرمایا اے محارب کے بھائی! جب تم دیکھنا کہ قبیلۂ قیس شام کا حاکم بن گیا ہے تو تم اپنا بچاؤ کرنا۔

۱۱۰۴- کعب احبار سے رایت ہے کہ جب جنگ بالکلیہ ختم ہو جائے گی تو قبیلۂ مضر کے لوگ بیت المقدس کے قریشی خلیفہ سے کہیں گے اللہ نے آپ کو وہ ملک عطا کیا ہے جو کسی کو نہیں دیا، مگر اسے آپ نے اپنے خاندان والوں کے لیے محدود کر دیا ہے۔ چناں چہ وہ اعلان کرے گا یمن والے یمن چلے جائیں اور جو عجم میں سے ہوں وہ انطاکیہ چلے جائیں۔ نیز یہ اعلان کرے گا کہ ہم نے تمہیں تین دن کی مہلت دی ہے اگر کسی نے اس مدت میں ایسا نہ کیا تو اس کا خون ہمارے لیے مباح ہو جائے گا۔ چناں چہ یمن کے لوگ ''زیزاء''(۱) اور عجم انطاکیہ چلے جائیں گے۔ پھر اسی اثناء میں کہ اہل یمن زیزاء میں ہوں گے اچانک وہ سنیں گے کہ کوئی پکارنے والا کہتا ہے: یا منصور! یا منصور! لوگ اس کی طرف نکلیں گے مگر انہیں کوئی نہ ملے گا۔ پھر یہی آواز دوسری اور تیسری رات میں آئے گی، چناں چہ یہ لوگ اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے لوگو! کیا تم لوگ ہجرت کے بعد دوبارہ دیہات میں واپس جاؤ گے، الٹے پاؤں لوٹو گے، جہاد گاہوں کو، منصوبوں کو، دار الھجرۃ کو اور اپنے مُردوں کی قبروں کو چھوڑ دو گے؟ چناں چہ وہ لوگ ایک شخص کو اپنا امیر منتخب کر لیں گے۔

(۱) بلقاء کی ایک بستی کا نام ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ محدث ارطاۃ نے بیان کیا کہ اہلِ یمن اکٹھا ہو کر غور کریں گے کہ کس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے؟ اسی دوران انہیں ایک آواز سنائی دے گی جو نہ کسی انسان کی ہوگی، نہ جنات کی کہ فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرلو اور اس کا نام بھی بتایا جائے گا، نیز یہ بھی کہ نہ وہ ایسا ہوگا نہ ویسا، بلکہ وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔

☆ کعب احبار نے کہا کہ وہ یمنی اور قریشی ہوگا، وہی امیر العُصَب ہوگا۔ ان گروہوں میں اہلِ یمن کے باقی ماندہ لوگ اور ان کے وہ متبعین جو دیگر لوگوں میں سے بیت المقدس سے نکلے تھے۔ اسی کی بابت تبع نے یہ شعر کہا:

وبالشَّطرِ أحبه من قومنا — تقود بالمُلک بعد الکُرَب

هذا المخلف العابر یف — ضی الجُمُوعَ وجمع العصب

میں اس سے محبت کرتا ہوں، میری قوم میں سے ہے۔ تم مصائب کے بعد ملک کی قیادت کر رہے ہو۔ یہ عارضی اختلاف جماعتوں کو آگے لے جا رہا ہے اور عصب کو یکجا کر رہا ہے۔

۱۱۰۵- انہی سے روایت ہے کہ پھر اہلِ یمن زمین کے اگلے حصہ کی طرف چلے جائیں گے، چناں چہ یہ لوگ قبائل لخم وجذام کے پاس قیام کریں گے اور وہ لوگ اپنی معیشت میں اہلِ یمن کے ساتھ ہمدردی کریں گے یہاں تک کہ یہ ان کے برابر ہو جائیں گے۔

۱۱۰۶- محدث ارطاۃ نے بیان کیا کہ پھر قبائل جذام، لخم، جدلیس اور عاملہ اس روز اہلِ یمن کے لیے سہارا بنیں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام آلِ یعقوب کے لیے سہارا بنے تھے۔ پھر یہ لوگ یمن اور حمراء یعنی موالی کے پاس قاصد بھیجیں گے۔ چناں چہ وہ لوگ منتشر گروہوں (عُصب) کی شکل میں جمع ہوں گے جیسے بادل کے ٹکڑے۔

۱۱۰۷- حضرت علیؓ نے فرمایا دین ختم ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی بھی لا الٰہ الا اللہ نہیں کہے گا۔ جب کہ بعض راویوں نے کہا یہاں تک کہ اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا۔ اس کے بعد دین کا سربراہ اپنی دم مارے گا، پھر اللہ تعالیٰ ٹکڑوں میں منتشر قوم بھیجیں گے جیسے بادل کے منتشر ٹکڑے۔ مجھے ان کے امیر کا نام اور ان کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ معلوم ہے۔

۱۱۰۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا جو امیر عُصَب کے بعد مر سکے، اسے مر جانا چاہیے۔

۱۱۰۹- انہی سے روایت ہے کہ تین امیر یکے بعد دیگرے ہوں گے جن کے ہاتھوں ساری زمین فتح ہوگی، یہ سب کے سب نیک اور صالح ہوں گے: ایک کا نام جابر ہوگا، دوسرے کا مفرّج

اور تیسرے کا ذوالعُصَب۔ یہ تیس سال تک رہیں گے، پھر ان کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہ رہ جائے گی۔

۱۱۱۰- کعب احبارؒ سے روایت ہے کہ اہلِ یمن کو ان کے علاقوں سے بے دخل کرنے والا بنو ہاشم کا ایک شخص ہوگا، اس کی قیام گاہ بیت المقدس ہوگا اور محافظ بارہ ہزار۔ اہلِ یمن کو اتنی دور جلا وطن کر دے گا کہ وہ زمین کے اگلے حصہ تک پہنچ جائیں گے جہاں وہ قبیلہ لخم اور جذام کے یہاں ٹھہریں گے جو ضروریات زندگی کی بابت ان کی غم خواری کریں گے، تا آں کہ یہ ان کے برابر ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اہلِ یمن ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے تم کہاں جا رہے ہو اور کہاں تک جا کر لوٹو گے؟ چناں چہ انہی میں سے ایک آدمی تیار ہو جائے گا اور کہے گا میں تمہارا قاصد بنوں گا اس پیغام کے ساتھ۔ یہاں تک کہ وہ ان کی تحریر اور پیغام لے کر ہاشمی خلیفہ کے پاس بیت المقدس آئے گا کہ وہ انہیں معاف کر دے اور انھیں اپنے گھروں میں واپس جانے کی اجازت دے۔ مگر خلیفہ بیت المقدس کے حکم پر اس کی گردن ماردی جائے گی۔ جب دیر ہو جائے گی اور یہ اہلِ یمن کے پاس نہ پہنچے گا تو دوسرا آدمی روانہ کریں گے، لیکن اس کی گردن بھی ماردی جائے گی۔ پھر اس کی بھی تاخیر کے سبب وہ لوگ تیسرے شخص کو بھیجیں گے۔ خلیفہ اس کے قتل کرنے کا بھی حکم دے گا، مگر اللہ تعالیٰ اسے بچا لیں گے اور وہ اہلِ یمن کے پاس جا کر اپنے دونوں ساتھیوں کے مارے جانے کی، نیز اپنے قتل کا حکم دیے جانے کی بابت بتائے گا۔ چناں چہ اہلِ یمن جمع ہوں گے اور اپنے میں سے ہی ایک شخص کو امیر منتخب کر لیں گے۔ اس کے بعد خلیفہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس پر فتح دیں گے اور یہ اسے قتل کر دیں گے۔ پھر قریش کی طرف رخ کریں گے اور قبیلہ قریش کے ایک ایک فرد کو قتل کر ڈالیں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی کا ایک جوتا ملے گا تو کہا جائے گا یہ ایک قریشی کا جوتا ہے۔

۱۱۱۱- تبیع بن عامر نے بیان کیا کہ قبیلہ مضر کے لوگ جمع ہوں گے، مگر مجھے یہ معلوم نہیں کہ قبیلہ ربیعہ بھی ان کے ساتھ ہوگا یا نہیں، نیز اہلِ یمن بھی وادیٔ ایلیا میں ہوں گے جہاں ان میں شدید جنگ ہوگی جس میں قبیلہ مضر کے لوگ اس قدر مارے جائیں گے کہ ان کے خون سے پوری وادی بہہ پڑے گی۔

۱۱۱۲- حضرت صُنابحی سے روایت ہے کہ اس وقت قبیلہ قیس کے لوگ اس قدر قتل کیے جائیں گے کہ ان میں سے اتنے لوگ بھی نہ بچیں گے جن سے وادی کا اندرونی حصہ یا کسی جھاڑی کا سرا ہی بھر سکے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۱۱۳- محدث سلیمان بن عیسیٰ جو فتن کے بڑے عالم تھے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت مہدی بیت المقدس میں چودہ سال رہیں گے، پھر ان کا انتقال ہو جائے گا۔ ان کے بعد قوم تبع کا ایک شخص جو نیک نام ہوگا اور جس کا نام منصور ہوگا، خلیفہ بنے گا اکیس سال تک۔ ان میں پندرہ سالوں تک انصاف ہوگا، تین سال ظلم وجور اور تین سال ایسے کہ ان میں محرومی رہے گی یہاں تک کہ کسی کو ایک درہم بھی نہ دیا جائے گا، بلکہ ذمی سارا مال اپنے جنگجوؤں میں تقسیم کر دیں گے، یہی خلیفہ موالی ومما لیک کو زمین کی آخری گہرائی تک جلاوطن کر دے گا، وہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو اس طرح روندے گا جیسے بیل کھلیان کو روندتا ہے۔ پھر اس کے خلاف ایک غلام خروج کرے گا، اس غلام کا نام ایک نبی کے نام جیسا اور اس کی کنیت بھی ایک نبی کی کنیت کے مطابق ہوگی۔ یہ آخری گہرائی سے منصور کی طرف روانہ ہوگا یہاں تک کہ ''اریحاء'' کے قلب میں منصور کا سامنا ہوگا اور لڑائی میں اسے قتل کر دے گا۔ پھر وہ غلام امیر و بادشاہ بن جائے گا اور بنو قحطان اور بنو اسماعیل کو عرب کے خزانے کہے جانے والے دو شہروں: مدینہ منورہ اور صنعاء کی طرف جلاوطن کر دے گا۔ اسی کے ذریعہ ترک اور رومی نکلیں گے یہاں تک کہ یہ لوگ انطاکیہ کے نشیبی حصہ سے لے کر شہر ''عکا'' فلسطین کے جبل الکرمل تک کے درمیانی علاقے کے مالک ہو جائیں گے۔ یہ غلام تین سال تک حکومت کرنے کے بعد قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد مہدی ثانی امیر ہوں گے جو رومیوں کو قتل کریں گے اور شکست دیں گے اور قسطنطنیہ فتح کریں گے اور وہاں تین سال، چار مہینے اور دس دن قیام کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، تو امارت ان کے سپرد کریں گے۔

۱۱۱۴- کعب احبار سے روایت ہے کہ تمہارے معاملات کے نگراں یعنی تمہارے حکمراں قریش کے کچھ نوجوان لڑکے ہوں گے جو چراگاہ میں پالے ہوئے موٹے بچھڑوں کی مانند ہوں گے کہ اگر چھوڑ دیا جائے تو سامنے کی ہر چیز کھا جائیں اور اگر چھوٹ جائیں تو سینگ ماریں جس کو بھی پائیں۔

۱۱۱۵- ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ دمشق کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے وہاں صرف یمن کے لوگ ہی موجود تھے۔ فرمایا اہلِ یمن! تمہارا کیا حال ہوگا جب ہم تم کو ملک شام سے نکال کر صرف ہم اس کے مالک بن جائیں گے؟ اہلِ یمن نے عرض کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں ربِ کعبہ کی قسم۔ پھر فرمایا آپ لوگ بولتے کیوں نہیں؟ تو کسی نے عرض کیا ہم لوگ ظالم ہوں گے یا آپ حضرات؟ فرمایا نہیں بلکہ ہم ہی ظالم ہوں گے تو اس پر اس یمنی شخص نے کہا الحمد للہ اور یہ آیت پڑھی

''وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ'' شعراء/۲۲۷- اور جلدی ہی ظالم جان لیں گے کہ وہ کس رخ پر پلٹیں گے۔

۱۱۱۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ تم لوگ فراخی وخوش حالی میں رہو گے جب تک خلیفہ بیت المقدس میں قیام نہ کرے گا۔

۱۱۱۷- ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت مہدی والی وحاکم ہوں گے تو ان کا عدل وانصاف عام ہو جائے گا، پھر ان کا انتقال ہو جائے گا۔ ان کے بعد انہی کے اہلِ خاندان میں سے حاکم ہوگا، وہ بھی عدل وانصاف کرے گا، پھر انہی میں کا ایک شخص حاکم ہوگا جو ظلم کرے گا اور برا ہوگا۔ یہاں امرِ حکومت انہی میں کے ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا جو اہلِ یمن کو یمن واپس کر دے گا۔ پھر اہلِ یمن اس کی طرف جائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے اور اپنا امیر ایک قریشی شخص کو منتخب کریں گے جس کا نام محمد ہوگا۔ بعض علماء نے کہا کہ ''امیر یمن کا رہنے والا ہوگا'' اس یمنی کے ہاتھوں خوں ریزیاں ہوں گی۔

۱۱۱۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت مہدی قریش میں سے ہی ہوں گے اور خلافت بھی قریش ہی میں رہے گی، تاہم وہ اصلاً ونسباً یمن کے ہوں گے۔

۱۱۱۹- حضرت ابوزاہریہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کو وہ نعمتیں دی گئی ہیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئیں۔ انہیں آسمان کی بارش والی نعمت دی گئی، ندیوں کی نعمت اور ندی نالوں کے بھر کر بہنے کی نعمت وغیرہ۔ ان میں سے جو گزر گئے وہ زندہ لوگوں سے بہتر ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی شخص اس معاملے (امارت وحکومت) کے درپے رہے گا غلبہ وفتح کے ذریعہ یا زور زبردستی اور چھین کر۔ خدا کی قسم! اگر تم نے قریش کی اطاعت کی تو وہ تمہیں زمین میں کئی خاندانوں میں بانٹ کر رکھ دیں گے۔ لوگو! قریش کی بات سنو اور ان کے افعال کو دیکھ کر ان کے مطابق عمل نہ کرو۔

۱۱۲۰- رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے جماعتِ قریش! تم اس معاملہ (حکومت) کے والی ومالک رہو گے جب تک اللہ کی اطاعت کرو گے۔ جب تم اس کی نافرمانی کرنے لگو گے تو وہ تمہیں زمین سے ایسے چھیل کر رکھ دے گا جیسے میں اپنا یہ عصا چھیلتا ہوں یا پھر جیسے کوئی جماعت اپنی ڈاڑھی کے بال تراش کر زمین پر ڈال دیتی ہے۔

۱۱۲۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے بعد قبیلۂ بنو قحطان سے تعلق رکھنے والا

www.RaddeShakeeliyat.com

اہلِ یمن میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جو حضرت مہدی کا دینی بھائی ہوگا اور انہی جیسا کام کرے گا۔ وہی روم کا شہر فتح کرے گا اور اموالِ غنیمت حاصل کرے گا۔ کعب احبار نے مزید کہا کہ پھر لوگوں کا خلیفہ وامیر بیت المقدس میں مقیم بنو ہاشم کا ایک فرد ہوگا وہ معروف ومشہور سنتوں کو ختم کرے گا اور غیر معروف سنتوں کو ایجاد کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک عالم بھی ایسا نہ ملے گا جو ایک بھی حدیث بیان کر سکے۔ اسی کے زمانے میں صورتیں مسخ ہوں گی اور لوگوں کو زندہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اسلام ایک مرتبہ پھر اجنبی ہو جائے گا جیسے کہ شروع میں اجنبی رہا تھا۔ اس وقت اپنے دین پر کاربند انسان ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے جیسا یا تاریک رات میں خاردار درخت کو سوتنے والے جیسا ہوگا۔ وہ اپنی لڑکی کو پولیس والوں کے ساتھ بازاروں میں بھیجے گا جس کے پیر میں دو جوتیاں ہوں گی۔ وہ نہ آتے ہوئے ستر پوشی کریں گی نہ جاتے ہوئے۔ لیکن اگر کسی نے اس کی بابت زبان کھولی تو اس کی گردن ماردی جائے گی۔ (الحاوی، ۲/۸۰، بحوالہ المصنف)

۱۱۲۲- حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے قریش کا خاتمہ ہوگا۔

۱۱۲۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جب بنو نزار، بنو نزار کو بلانے لگیں اور اہلِ یمن بنو قحطان کو تو صبر دلوں میں ڈال دیا جائے گا، نصرتِ الٰہی اٹھالی جائے گی اور ان پر لوہا مسلط کر دیا جائے گا۔

۱۱۲۴- نبی پاک ﷺ نے فرمایا مہدی کے بعد قحطانی شخص خلیفہ ہوگا، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا وہ اس سے کم نہیں ہے۔

۱۱۲۵- محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی اور رومیوں میں صلح ہو جائے گی، اس کے بعد حضرت مہدی کی وفات ہو جائے گی۔ پھر انہی کے اہل بیت میں سے ایک شخص امیر وحاکم ہوگا جو کچھ دنوں تک عدل وانصاف کرے گا۔ اس کے بعد اہلِ فلسطین کے خلاف تلوار میان سے نکال لے گا۔ اہلِ فلسطین بغاوت کر دیں گے تو وہ اہلِ اردن سے طالبِ مدد ہوگا وہ ان میں دو ماہ ٹھہرے گا اور حضرت مہدی جیسا عدل کرے گا۔ اس کے بعد ان کے خلاف بھی تلوار اٹھائے گا لہٰذا اہلِ اردن بھی اس سے بغاوت کر دیں گے۔ چناں چہ وہاں سے بھاگ نکلے گا اور دمشق میں قیام کرے گا۔ کیا تم نے بابِ جابیہ کے پاس چوکھٹ دیکھی ہے جہاں تابوت رکھنے کی جگہ ہے؟ اس کے پیچھے پانچ گز چوڑا پتھر ہے، اسی چوکھٹ پر اسے ذبح کیا جائے گا۔ ابھی اس کے قتل کا تذکرہ بند نہ ہوگا کہ شور مچے گا کہ رومیوں نے ''صور'' سے ''عکا'' تک اپنی کشتیاں لنگر انداز کر رکھی ہیں۔ یہی

ملاحم اور جنگیں ہیں۔ (ایضاً ،، ،،)

۱۱۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے تھے اے جماعتِ اہلِ یمن! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں قبیلۂ مضر کے لوگ نکال باہر کر دیں گے۔ راوی ابو قبیل کا بیان ہے جو خود اہلِ یمن میں سے تھے کہ ہم نے عرض کیا ابو محمد! (حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی کنیت) کیا ایسا واقعی ہوگا؟ فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور وہ لوگ تم پر ظلم کریں گے اس پر یمن کے ایک شخص نے کہا ''وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ'' شعراء/۲۲۷ -حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو لازماً تمہارے ساتھ رہوں گا۔

۱۱۲۷- انہی سے مزید روایت ہے کہ تین خلفاء یکے بعد دیگرے ہوں گے اور سب کے سب نیک، انہی کے ہاتھوں زمین فتح ہوگی۔ ان میں سے ایک کا نام ہے جابر، دوسرے کا مفرج اور تیسرا ذوالعَصَب۔ یہ خلفاء چالیس سال رہیں گے، پھر ان کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہ رہ جائے گی۔

۱۱۲۸- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص سفاح نامی زمانے کے خاتمہ اور فتنوں کے ظہور کے وقت نکلے گا، اس کی داد و دہش لپ بھر کر ہوگی۔

۱۱۲۹- حضرت ارطاۃ سے منقول ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت مہدی چالیس سال زندہ رہیں گے، اس کے بعد اپنے بستر پر ان کی موت واقع ہوگی۔ ان کے بعد بنو قحطان میں سے ایک شخص نکلے گا، اس کے دونوں کانوں میں سوراخ کیا ہوا ہوگا، حضرت مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال تک رہے گا، پھر اسے ظلماً قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد نبی پاک ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا یہ بھی مہدی (ہدایت پر) ہوگا اور نیک سیرت بھی۔ یہی قیصر کا شہر فتح کرے گا اور یہی امتِ محمدیہ میں آخری امیر وخلیفہ ہوگا۔ اسی کے زمانے میں دجال کا خروج ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ (الحاوی، ۲/۸۰، بحوالہ المصنف)

۱۱۳۰- کعب احبار سے روایت ہے کہ بیت المقدس میں مقیم ایک بادشاہ ہندوستان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا جو ہندوستان فتح کر کے اس کے خزانے لے لے گا۔ اس خزانے کو بیت المقدس کے لیے وقف کر دیا جائے گا۔ یہ لشکر اس کے پاس ہندوستان کے بادشاہوں اور راجاؤں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا۔ یہ لشکر دجال کے نکلنے تک ہندوستان میں ہی رہے گا۔

۱۱۳۱- انہی سے روایت ہے کہ تم لوگ خوش حال زندگی بسر کرو گے یہاں تک کہ خلافت بیت

www.RaddeShakeeliyat.com

المقدس منتقل ہو جائے۔

۱۱۳۲-حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر بن نفیرؒ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ مسیح بن مریم کو میری امت کے کچھ لوگ ضرور پائیں گے وہ تم جیسے ہوں گے یا ان کا سب سے نیک آدمی تم جیسا ہوگا یا تم سے بھی زیادہ نیک۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۱۴)

۱۱۳۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ قریش میں کا ایک شخص جو سب سے برا انسان ہوگا خلیفہ بنے گا، وہ بیت المقدس میں قیام کرے گا۔ بیت المقدس میں ہی تمام خزانے اور معزز لوگ منتقل کر دیے جائیں گے، یہ لوگ بہت ظلم و جبر کریں گے، اس کے محافظ نہایت سخت گیر ہوں گے۔ ان کے پاس مال و دولت کی اتنی کثرت ہوگی کہ ان میں سے کوئی ایک ماہ، کوئی دو ماہ اور کوئی تین ماہ کھاتا ہی رہے گا، یہاں تک کہ ان میں کا سب سے کمزور اور لاغر شخص بھی دیگر لوگوں کے موٹے اور تندرست آدمی کی مانند ہوگا۔ ان کی ایسی پرورش ہوگی جیسے چراگاہ میں پالے گئے بچھڑوں کی۔ یہ خلیفہ معروف و مشہور سنتوں کو ختم اور نئی نئی سنتیں ایجاد کرے گا۔ اس کے زمانے میں برائی عام ہو جائے گی، بدکاری کھلم کھلا ہوگی، علی الاعلان شراب پی جائے گی اور علماءِ دین اتنے خوف زدہ ہوں گے کہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہو کر تمام شہروں میں گھوم جائے گا مگر اسے ایک بھی ایسا عالم نہیں ملے گا جو مارے خوف و دہشت کے کوئی حدیث بیان کر سکے۔ اسی کے زمانے میں صورتیں مسخ ہوں گی اور زمین میں لوگوں کو دھنسایا جائے گا۔ دینِ اسلام بالکل اجنبی ہو جائے گا اور اپنے دین پر کاربند انسان ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والا یا اندھیری رات میں خاردار درخت کو سونتنے والا۔ اس خلیفہ کی دینی حالت اس قدر بدتر ہوگی کہ اپنی لڑکی کو پولیس والوں کے ساتھ بازار میں بھیجے گا۔ اس کے پیروں میں سونے کی جوتیاں ہوں گی اور جسم پر ایسا کپڑا جو اتنا باریک ہوگا کہ اگلے حصہ کو چھپائے گا نہ پچھلے کو۔ لیکن اگر کوئی اس پر نکیر کرے گا تو اس کی گردن ماردی جائے گی۔ یہ پہلے لوگوں کے وظائف بند کرے گا، پھر عطیات روک دے گا، اس کے بعد اہلِ یمن کو پورے ملک شام سے نکال باہر کرنے کا حکم دے گا۔ چناں چہ پولیس والے اہلِ یمن کو منتشر ٹکڑیوں میں باہر نکال دیں گے اور کسی بھی گروہ کو دوسرے گروہ تک پہنچنے نہ دیں گے، تا آں کہ انہیں ایک ایک دیہات سے بھی نکال دیں گے، چناں چہ اہلِ یمن بصریٰ پہنچ جائیں گے۔ ایسا اس خلیفہ کی آخری عمر میں ہوگا۔ پھر اہلِ یمن آپس میں خط و کتابت کریں گے، چناں چہ موسمِ خزاں کے منتشر بادلوں کی مانند دوبارہ اکٹھے ہوں گے۔ پھر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چند گروہ اور جماعتیں بنائیں گے اور کہیں گے تم

لوگ کہاں جا رہے ہو، اپنی زمین اور اپنی ہجرت گاہ کیوں چھوڑ رہے ہو؟ بالآخر وہ اپنے میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت ہونے کے لیے متفق ہو جائیں گے۔ ابھی وہ یہی کہہ رہے ہوں گے کہ فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں یا فلاں کے ہاتھ پر، اتنے میں انہیں ایک آواز سنائی دے گی جو نہ کسی انسان کی ہوگی اور نہ کسی جنات کی کہ فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور اس کا نام بھی بتایا جائے گا۔ وہ ایسا شخص ہوگا جس سے سارے لوگ مطمئن ہوں گے، نہ وہ ایسا ہوگا نہ ویسا۔ اس کے بعد اس قریشی ظالم خلیفہ کے پاس اپنے میں سے کچھ لوگوں کو بطورِ قاصد بھیجیں گے، مگر وہ انہیں قتل کر دے گا، صرف ایک کو واپس کرے گا، تا کہ وہ پیش آمدہ صورتِ حال بتا سکے۔ اس کے بعد اہلِ یمن اس کی طرف چل پڑیں گے، اس کے پاس بیس ہزار پولیس اہل کار ہوں گے۔ اہلِ یمن روانہ ہوں گے تو ان سے قبائل لخم، جذام، عاملہ اور جدیس ملیں گے اور ان کو کھانا پینا، نیز اپنے پاس کی قلیل و کثیر ہر چیز پیش کر دیں گے۔ اس روز یہ قبائل اہلِ یمن کے لیے ایسے ہی سہارا بنیں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں اپنے بھائیوں کے لیے بنے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں کعب کی جان ہے اے اہلِ یمن! لخم، جذام، عاملہ اور جدیس اہلِ یمن میں سے ہی ہیں، اگر یہ لوگ تمہارے پاس آ کر تمہارے میں اپنا نسب تلاش کریں تو ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور اپنے سے ملا لو کیوں کہ وہ تم میں سے ہی ہیں۔ اس کے بعد یہ سارے لوگ مل کر ایک جماعت کی شکل میں روانہ ہوں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے قریب پہنچ جائیں گے۔ قریشی خلیفہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کے سامنے آئے گا مگر اہلِ یمن اس کو شکست دے دیں گے۔

۱۱۳۴-حضرت عبداللہ بن عباس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص آخری زمانے میں چالیس سال تک حکومت کرے گا جس کے باقی ماندہ آخری سات سالوں میں جنگیں ہوں گی، چناں چہ رنج و غم کے سبب اس کی موت ہو جائے گی۔ پھر حکومت کا امیر انہی میں کا ایک شخص ہوگا جس کے دو تل ہوں گے، اسی کے ہاتھ اس وقت فتح ہوگی یعنی شہر روم فتح ہوگا۔

۱۱۳۵-محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ رومیہ کا مالک بنو ہاشم میں سے اصبغ بن زید نامی شخص ہوگا، وہی رومیہ کو فتح کرے گا۔

۱۱۳۶-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی کے بعد بنو قحطان کا ایک شخص امیر ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ مہدی سے کم نہیں ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۱۳۷-حضرت ابو عامر الہانیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ نے فرمایا ابو عامر! اپنی تلوار کی دھار تیز کرلو، چالیس اون والی بھیڑیں لے لو، ایک اونٹنی، اتنے نیزے اور مشکیزے تیار کرلو کہ جیسے تم ان میں سے ایک ایک مشکیزے نکال رہے ہو۔

۱۱۳۸-حضرت عمران بن سلیم کلاعی سے روایت ہے کہ موٹی اور بھاری بدن والی عورتوں کے لیے ہلاکت ہو اور فقراء و مساکین کے لیے خوش خبری۔ اپنی عورتوں کو چمڑے کے موزے پہناؤ اور انہیں گھروں کے اندر چلنے کی تلقین کرو، کیوں کہ قریب ہے کہ انہیں گھروں سے باہر چلنا پڑے۔

۱۱۳۹-حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین قائم رہے گا جب تک قریش میں سے بیس آدمی بھی باقی رہیں گے۔ (الکامل لابن عدی، ۱/۲۳۸، بزار، ۳/۲۹۹)

۱۱۴۰-حضرت ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امارت وحکومت قبیلہ حمیر میں تھی، پھر اللہ نے ان سے چھین کر قریش میں کردی اور دوبارہ پھر ان میں لوٹ آئے گی۔

۱۱۴۱-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا قبیلہ مضر کے ظالم حکمران اللہ کے ہر نیک بندے کو طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا کریں گے اور انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہلِ ایمان انہیں ہلاک کردیں گے تو انھیں کوئی بھی چیز نہ بچاسکے گی۔ حضرت حذیفہ سے عمرو بن صُلیع نے کہا آپ کو قبیلہ مضر کے علاوہ کوئی اور دلچسپی ہی نہیں ہے اور نہ آپ کسی اور کا تذکرہ کرتے ہیں؟ تو فرمایا کیا تم بنو محارب میں سے ہو؟ عمرو بن صلیع نے کہا ہاں! فرمایا کیا تم محارب خصفہ میں سے ہو یا قیس کی شاخ محارب سے ہو؟ عمرو نے کہا جی ہاں! فرمایا جب تم دیکھو کہ قبیلہ قیس شام کا امیر و خلیفہ بن جائے تو اپنے بچاؤ کا سامان کرو۔

۱۱۴۲-حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ" ابراہیم/۲۸۔ جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں داخل کردیا۔ پھر فرمایا ان سے قریش کے علاوہ سب لوگ بری ہیں۔ اس کے بعد فرمایا دن اور رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ قریش کے ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کے سر سے اس کی پگڑی اتار دی جائے گی، مگر یہ ان کے ظلم کے شر میں کوئی تبدیلی نہ کرے گی۔

۱۱۴۳-حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کی ہلاکت یا فرمایا میری امت کی خرابی قریش کے چند لڑکوں کی امارت وحکومت میں ہوگی۔

۱۱۴۴-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا عمرو بن صُلیع! جب تم دیکھنا کہ قبیلہ قیس ملک شام

کا امیر و حاکم بن گیا ہے تو اپنا تحفظ کرنا۔ اس کے بعد فرمایا قبیلہ مضر کے لوگ اہلِ ایمان کو سخت ایذائیں دیں گے اور قتل کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور اہلِ ایمان ان کو ہلاک کردیں گے اور وہ کسی ٹیلے کی جڑ میں بھی محفوظ نہ رہیں گے۔

۱۱۴۵-کعب احبار نے کہا کس کے لیے بادشاہت ہے؟ پھر خود ہی فرمایا قبیلہ حمیر کے لیے جو نیک خو تھے۔ کس کے لیے ملک ہے؟ فارس کے لیے جو کہ شریف تھے۔ کس کے لیے ملک ہے؟ قریش کے لیے جو کہ تاجر تھے۔

۱۱۴۶-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کو وہ نعمت و دولت دی گئی جو دوسرے لوگوں کو نہیں ملی۔ انہیں آسمان کی بارش، دریاؤں اور سیلاب کے ذریعہ پیدا ہونے والی ہر نعمت دی گئی۔ ان میں سے جو گزر گئے وہ باقی رہنے والوں سے بہتر اور افضل ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی آدمی اس امر حکومت کے درپے رہے گا خواہ قبضہ وغلبہ سے یا چھین کر۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے قریش کی اطاعت کی تو وہ تمہیں زمین کے اندر مختلف خاندانوں میں تقسیم کردیں گے۔ لوگو! قریش کی بات سنو، نگران کا ساعمل نہ کرو۔ جو لوگوں میں اچھے ہیں وہ قریش کے اچھے لوگوں کے تابع ہیں اور جو برے ہیں وہ قریش کے بروں کے تابع ہیں، قریش ہی میں جھنڈے رہیں گے جب تک وہ تمہیں پانچواں حصہ پورا پورا دیں، جب تک امانت میں خیانت نہ کریں، نہ کسی عہد و پیمان کو توڑیں، تقسیم میں انصاف کریں اور فیصلہ میں عدل اور جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو رحم کریں۔ قریش میں سے جو آدمی ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت۔

۱۱۴۷-حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے قریش کے لوگ فنا ہوں گے اور قریش میں بھی میرے اہلِ خاندان پہلے ختم ہوں گے۔

۱۱۴۸-محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے بعد بنو قحطان میں کا ایک شخص امیر ہوگا، اس کے دونوں کانوں میں سوراخ ہوگا۔ حضرت مہدی ہی کی سیرت کا حامل ہوگا، وہ بیس سال زندہ رہے گا، اس کے بعد اسے ہتھیار سے قتل کردیا جائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک شخص نکلے گا نیک سیرت جو قیصر کا شہر فتح کرے گا۔ وہ امتِ محمدیہ کا سب سے آخری امیر وخلیفہ ہوگا۔ اسی کے زمانے میں دجال کا خروج ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۲-غزوۂ ہند

۱۱۴۹-کعب احبار سے روایت ہے کہ بیت المقدس کا خلیفہ ہندوستان کی طرف ایک فوج بھیجے گا، یہ لشکر ہندوستان فتح کر کے اسے روند ڈالے گا اور وہاں کے سارے خزانے لے لے گا۔ اس خزانے کو خلیفہ بیت المقدس کے لیے مخصوص کر دے گا۔ یہ لشکر اس کے پاس ہندوستان کے بادشاہوں اور راجاؤں کو پابہ زنجیر پیش کرے گا۔ اس خلیفہ کے لیے مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام علاقے فتح ہو جائیں گے۔ یہ لشکر ہندوستان میں خروج دجال تک مقیم رہے گا۔

۱۱۵۰-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے ایک لشکر ہندوستان پر حملہ کرے گا اور بحکمِ الٰہی اسے فتح کر لے گا۔ یہاں تک کہ وہاں کے راجاؤں کو پابہ زنجیر لے کر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ یہ لوگ جب لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملک شام میں پائیں گے۔ (کنز العمال، حدیث: ۳۹۷۱۹)

☆حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر وہ غزوہ ہند مجھے ملا تو میں اپنی نئی اور پرانی ہر چیز بیچ کر اس غزوہ میں حصہ لوں گا۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دیں گے اور ہم واپس آئیں گے اس وقت میں ابو ہریرہ محرر (گناہوں سے آزاد ابو ہریرہ) ہوں گا۔ ملک شام آؤں گا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاؤں گا۔ میری ہر ممکن خواہش ہوگی کہ ان کے پاس جا کر انہیں بتاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے۔ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ مسکرائے اور ہنسے پھر فرمایا دور ہے دور ہے۔

۱۱۵۱-انہی سے روایت ہے کہ ہم سے اللہ کے رسول ﷺ نے غزوۂ ہند کا وعدہ لیا ہے۔ اگر میں نے اسے پایا تو میں اپنی جان و مال سب کچھ لٹا دوں گا۔ اگر شہید ہو گیا تو افضل شہداء کہلاؤں گا اور اگر زندہ واپس آیا تو گناہوں سے آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔ (سنن نسائی، ۴۲/۶، مستدرک حاکم ۳/۵۱۴، سنن نسائی کبریٰ، ۲۸/۳)

۱۱۵۲-محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ اسی یمنی خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ اور رومیہ فتح ہوں گے۔ اسی کے سامنے دجال کا خروج ہوگا اور اسی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اسی کے ہاتھ پر غزوۂ ہند ہوگا، اس کا تعلق بنو ہاشم سے ہوگا۔ وہی غزوۂ ہند جس کی بابت حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہے۔

۱۱۵۳-نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان پر حملہ کریں گے جن کو اللہ تعالیٰ فتح دیں گے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ شاہانِ ہند کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے۔ پھر یہ لوگ ملکِ شام واپس ہوں گے تو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موجود پائیں گے۔

۵۳-قحطانی کی امارت میں حمص کے اندر اور حضرت مہدی کے بعد قبیلۂ قضاعہ اور یمن میں ہونے والی جنگ

۱۱۵۴-کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو قحطان سے تعلق رکھنے والے امیر و خلیفہ کے زمانے میں، حمص کے اندر قبیلہ قضاعہ اور قبیلۂ حمیر میں جنگ ہوگی۔ اس وقت حمیر کا سپہ سالار قبیلۂ کندہ کا ایک شخص ہوگا جسے قبیلۂ قضاعہ کے لوگ قتل کر دیں گے اور اس کا سر وہاں کی مسجد کے ایک درخت سے لٹکا دیں گے۔ اس پر قبیلۂ حمیر کے لوگ بھڑک اٹھیں گے اور ان میں نہایت سخت جنگ ہوگی، یہاں تک کہ مسجد کے پاس کے تمام مکانات میدانِ جنگ کی توسیع کی خاطر گرا دیے جائیں گے۔ اس وقت مشرقی آدمی کے لیے مغربی آدمی سے اور دوسروں کے لیے حمص میں تباہی ہوگی۔ اور یمن کا جو سب سے زیادہ بدنصیب قبیلہ ہوگا ان میں سکون ہوگا؛ کیوں کہ یہ قبیلہ حمیر کے پڑوس میں ہوگا۔

۱۱۵۵-کعب احبار سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ حمیر اور قضاعہ کے درمیان حمص میں ایک چتکبرے گھوڑے کے بارے میں جنگ ہوگی۔ قضاعہ والے اپنے قبیلہ اور دریائے فرات تک کے علاقے کو حمیر سے لے لیں گے۔ پھر ان میں ''رستن'' کے بازار کی بابت جنگ ہوگی۔ بازار میں دونوں فریق کے گھوڑے اس قدر تیز دوڑیں گے کہ ایک دوسرے کو دکھائی نہ دیں گے۔ کعب احبار نے یہ بات دکانوں کی تعمیر سے پہلے بیان کی تھی۔ اس لیے ہمیں حیرت ہوتی تھی کہ گھوڑے کیسے اس قدر تیزی سے بازار میں دوڑیں گے کہ ایک دوسرے کو نظر نہیں آئے گا، جب کہ بازار کی جگہ بالکل کھلی ہوئی ہے اور وہاں کوئی دکان وغیرہ ہے ہی نہیں۔ لیکن بعد میں جب دکانیں تعمیر ہوئیں تب ہم نے سمجھا کہ جو حدیث ہم پہلے سنتے تھے، یہ ہے اس کا مطلب اور اس کی تصدیق۔ الغرض دونوں طرف کے گھوڑ سوار دستوں میں شدید جنگ ہوگی یہاں تک کہ روئی کے علاقے سے اور صفوان کے طریق میں ہے کہ عطر کے علاقے کی طرف سے ایک بادشاہ چتکبرے گھوڑے

www.RaddeShakeeliyat.com

پر نکلے گا جوان کے درمیان حائل بن کر کھڑا ہو جائے گا، لہٰذا دونوں فریق واپس لوٹ جائیں گے، جب کہ وہ تھوڑے سے رہ گئے ہوں گے اور نہایت شرمندہ ہوں گے۔ تو ہلاکت ہو عاد کے لیے ایم سے اور ایم کے لیے عاد سے اور عادِ حمیر کے لیے ایم سے اور عاد اہلِ یمن سے اور ایم قضاعہ سے۔ صفوان کے طریق میں ہے کہ اس وقت قبیلۂ قضاعہ کی ہلاکت ہوگی۔

۱۱۵۶-حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ قضاعہ اور حمیر حمص میں رستن بازار کے دروازے سے گنبد تک کے درمیان جنگ کریں گے اور ان کے درمیان زبردست خوں ریزی ہوگی۔

☆ محدث تبیع سے روایت ہے کہ حمص میں اتنی سخت جنگ ہوگی کہ حمص کے بازاروں کے درمیان کا سارا علاقہ گرا دیا جائے گا اور قضاعہ کی مدد دریائے فرات کے درمیانی علاقے، بلکہ اس کے آگے سے بھی آئے گی۔ پھر شکست انہی کی ہوگی جب وہ حمص کے گنبد کے نیچے جنگ کریں گے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ قضاعہ اور حمیر میں حمص کے اندر جنگ ہوگی، یہاں تک کہ قضاعہ کے لوگ لڑائی کی صف کی توسیع کے لیے رستن کے دروازے تک بازارِ حمص کے اردگرد کے تمام مکانات منہدم کر دیں گے، اسی طرح اہلِ یمن بھی اپنے اور بازاروں کے درمیان کے تمام مکانات میدان جنگ کی توسیع کی خاطر گرا دیں گے۔ پھر حمیر کا ہر ایک قبیلہ ایک ایک جھنڈا لے کر حمص کے مشرق اور مغرب میں بیٹھ جائے گا۔ دونوں قبیلے بازاروں کے چوک پر اکٹھا ہوں گے اور حمص میں سخت لڑائی ہوگی اور اتنا زیادہ خون بہایا جائے گا کہ گھوڑوں کی کھریں چٹان سے چپک جائیں گی اور خون بازاروں اور چوراہوں پر بہے گا۔ الغرض حمص میں نہایت سنگین قتل و قتال ہوگا۔ لہٰذا جو شخص اس وقت موجود ہو اور حمص سے نکل سکے تو اسے ضرور نکل جانا چاہیے۔ خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جو اس وقت کسی گاؤں میں رہے یا حمص میں ہی جانبِ قبلہ رہے۔ اس کے بعد حمیر کے لوگ قضاعہ پر سخت حملہ کریں گے، یہاں تک کہ انہیں رستن کے دروازے سے نکال دیں گے اور ان میں جنگ سخت ہوگی تا آں کہ ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار آئے گا جسے لوگ دیکھیں گے، جب کہ بالکل ہی خاتمہ کے قریب پہنچ چکے ہوں گے، وہ بادشاہ ان کے درمیان حائل بن جائے گا۔ پھر بعد میں قضاعہ کے لوگ حمیر پر سخت یورش کریں گے جو کہ وہاں موجود ہوں گے، نیز دریائے فرات کے آس پاس رہنے والے قبیلۂ قضاعہ کے لوگ بھی۔ چناں چہ یہ لوگ ایک بڑا لشکر لے کر آئیں گے، پھر ملک شام میں فتنہ و فساد اور قتل و قتال بہت زیادہ ہوگا۔

☆ حریز بن عثمان نے کہا کہ میں نے یزید بن عبد الملک کے دورِ امارت میں سنا کہ قبیلۂ قضاعہ اور اہلِ یمن حمص میں محض عصبیت کے سبب اتنی شدید جنگ کریں گے کہ دونوں فریق میدانِ جنگ کی توسیع کی غرض سے بابِ رستن۔ کہ درمیان واقع دونوں بازاروں کو منہدم کر دیں گے۔ حریز کہتے ہیں کہ اس وقت سوقِ حمص کے پاس دکانیں نہیں تھیں، بعد میں ہشام بن عبد الملک نے انہیں تعمیر کیا تو ہم نے سمجھا کہ یہی دکانیں اس زمانے میں منہدم کی جائیں گی۔ حریز نے مزید کہا کہ جب حمص میں چار مسجدیں تعمیر ہوئیں تو ہم سنتے تھے کہ یہ وہی ہیں اور یہ مسجد جسے موسیٰ بن سلیمان افسرِ خراج نے تعمیر کرایا ہے، ان چاروں میں سے تیسری مسجد ہے۔

۱۱۵۷-کعب احبار سے روایت ہے کہ حمص میں تین مسجدیں ہیں: ایک مسجد شیطان کے لیے ہے اور اس مسجد کے لوگ بھی شیطان کے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لیے ہے، مگر اس کے لوگ شیطان کے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے لوگ بھی اللہ کے ہیں۔ جو مسجد بھی شیطان کے لیے ہے اور اس کے آدمی بھی شیطان کے ہیں تو وہ مریم گرجا گھر اور اس کے لوگ ہیں، جو مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے آدمی شیطان کے ہیں تو وہ ہماری مسجد ہے اور اس مسجد کے لوگ مختلف نسل و قبائل کے ہیں اور جو مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے آدمی بھی اللہ کے ہیں تو وہ مسجد کنیسۂ زکریا ہے اور اس کے لوگ حمیر کے اور یمن کے ہیں جو اس میں جماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔

۱۱۵۸-حضرت ابو الزاہر یہ فرماتے تھے لوگو! دارِ عباس میں پیشاب مت کرو؛ اس لیے کہ عنقریب اسے مسجد بنا دیا جائے گا، تمہاری یہ مسجد گر جائے گی، لہٰذا تم دارِ عباس میں منتقل ہو گے جہاں مسجد تعمیر کرو گے، اس لیے اس میں پیشاب نہ کرو۔

۱۱۵۹-کعب احبار سے روایت ہے کہ عاد کے لیے ہلاکت ہو ایم سے جب کہ حمص میں بنو کلب تمام کے تمام نعرۂ تکبیر بلند کریں گے۔

۱۱۶۰-سعید بن سنان نے کئی ایک مشائخ سے روایت کی ہے کہ حمص میں بڑی زور کی چیخ و پکار ہوگی تو تم میں سے ہر کوئی اپنے گھر کے اندر ہی ٹھہرا رہے، باہر تین گھنٹوں تک نہ نکلے۔

☆ ابو عبد اللہ نعیم نے کہا کہ میں نے حضرت بقیہؒ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نیند میں آستین چڑھائے ہوئے دیکھا، عرض کیا اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ آپ آستین سونتے ہوئے تھے؟ فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے لیے تیاری کرو۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۵۴- فتحِ قسطنطنیہ اور دیگر امور

۱۱۶۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اہل روم کا ایک بادشاہ ہوگا جس کی وہ لوگ نافرمانی نہیں کریں گے، یا نافرمانی کر نہ سکیں گے، وہ ان کو لے کر روانہ ہوگا، یہاں تک کہ ان کے ساتھ فلاں فلاں علاقے میں اتنے دن ٹھہرے گا، فرماتے ہیں کہ دنوں کی تعداد، میں بھول گیا۔

☆مزید فرمایا کہ دروازے پر یہ لکھا ہوا ہوگا کہ اہلِ ایمان کی مدد کی جائے گی عدن کی طرف سے ان کی قلت کے باوجود تو یہ لوگ اس کو قتل کردیں گے۔ تم لوگ صرف اپنے برتنوں میں کھانا اور تمہارے درمیان صرف رات ہی حائل ہونی چاہیے۔ نہ ان کی تلواریں مردار ہوں گی، نہ بڑے نیزے اور نہ ہی چھوٹے نیزے اور تم بھی اسی جیسے رہو گے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے لیے شکست مقدر کردیں گے، چناں چہ وہ لوگ اتنی سخت جنگ کریں گے کہ ویسی جنگ نہ دیکھی گئی ہوگی۔ اس روز کے شہید کو شہداء کا دوگنا اجر ملے گا یا فرمایا کہ اس روز مؤمن کو سابقہ اہلِ ایمان سے دوگنا اجر ملے گا۔ ان میں سے باقی ماندہ اہلِ ایمان کو کبھی ہلایا نہ جاسکے گا اور وہی دجال سے جنگ کریں گے۔

☆امام محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا اگر وہ دن مجھے مل جائے اور میرے اندر طاقت نہ رہے تو مجھے میری چارپائی پر اٹھا کے لے جانا اور دونوں صفوں کے درمیان رکھ دینا۔

☆مزید کہا کہ کعب احبار بیان کرتے تھے کہ نصاریٰ میں دو ذبح ہیں: ایک پہلے ہو چکا ہے اور دوسرا باقی ہے۔

۱۱۶۲- مسلم بن عبدالملک سے روایت ہے کہ اس دوران کہ وہ قسطنطنیہ میں مقیم تھے ایک نوجوان آیا، اس کے کپڑے عمدہ اور سواری فربہ تھی، وہ نوجوان ان سے کہنے لگا کہ میں "طبارس" ہوں، اس کی وجہ سے انھوں نے ان کا اکرام واعزاز کیا اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ اس کے بعد شیخ ابو مسلم رومی کے پاس قاصد بھیجا۔ یہ بنو مروان کے غلام تھے جنہیں روم سے قیدی بنا کر لایا گیا تھا، پھر انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور اسلام بھی اچھا ہوگیا اور اسلام کے سچے ہمدرد تھے۔ مسلم بن عبد الملک نے شیخ ابو مسلم سے کہا یہ نوجوان کہتا ہے کہ میں طبارس ہوں تو شیخ ابو مسلم نے کہا یہ غلط کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے مجھے طبارس کا لوگوں میں سب سے زیادہ علم ہے، اگر طبارس دس ہزار آدمیوں کے بیچ میں ہو تب بھی میں ان میں سے اسے نکال دوں گا۔ طبارس کا رنگ گندمی، جسم

بھاری بھرکم، پیشانی خوب صورت اور دانت بدنما ہوں گے، وہ ساٹھ سال کی عمر میں نکلے گا اور خون کو ایسا سمجھے گا جیسے پانی، کہے گا کہ ہم اپنے ملک اور زمین میں اونٹ کھانے والوں کو چھوڑے رکھیں گے، ہمیں اونٹ کھانے والوں کے پاس لے چلو تاکہ ہم ان کا خون مباح کردیں۔ چناں چہ ان کی طرف اتنی بڑی جماعت لے کر روانہ ہوگا کہ اتنی بڑی جماعت لے کر کبھی نہ چلے ہوں گے، یہاں تک کہ "عُمق" کے علاقے میں آکر اتریں گے۔ مسلمانوں کو اس کی روانگی اور اترنے کا علم ہوگا تو وہ مدد طلب کریں گے۔ یہاں تک کہ یمن کے آخری کناروں سے بھی لوگ اسلام کی حمایت میں آئیں گے، جب کہ ان عیسائیوں کی مدد جزیرہ اور ملک شام کے عیسائی کریں گے، چناں چہ مسلمان ان کی جانب روانہ ہوجائیں گے تو ان سے مدد و نصرت اٹھالی جائے گی اور صبر دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور ایک لوہا دوسرے پر مسلط ہوجائے گا۔ اور جس آدمی کے پاس ایسی تلوار ہو جو نا کٹ نہ سکے اس کو اس بات سے کوئی نقصان نہ ہوگا کہ اس کے پاس ایسی تلوار کیوں نہیں ہے جو کاٹتی ہو، کیوں کہ وہ اسے جس چیز پر بھی رکھے گا وہ اس کو جدا کردے گی۔ اور مسلمانوں کی ایک جماعت ان کا ساتھ چھوڑ کر واپس آجائے گی پھر وہ ریگستانی علاقے میں چلے جائیں گے، یہ لوگ نہ جنت کو دیکھ سکیں گے اور نہ اپنے اہل وعیال کو۔ جب کہ دوسری جماعت شہید ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ ایک جماعت پر اپنی نصرت نازل کریں گے، یہ لوگ اس وقت روئے زمین پر سب سے نیک اور افضل ہوں گے، ان کے شہید کو ماضی کے ستر شہداء کے برابر اجر ملے گا، جب کہ زندہ رہ جانے والوں کو دوگنا اجر ملے گا۔ جب ان اہلِ ایمان کی مڈبھیڑ ہوگی تو جھنڈا ایک شخص لے گا جو شہید ہوجائے گا، پھر دوسرا آدمی لے گا وہ بھی شہید ہوجائے گا، پھر تیسرا اٹھائے گا اور وہ بھی شہید ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایسا آدمی لے گا جو گندمی رنگ کا ہوگا، بال گھنگھریالے ہوں گے، پیشانی خوب صورت ہوگی اور ناک باریک اونچی، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دیں گے، چناں چہ یہ دشمنوں کو قتل کرے گا، شکست دے گا اور ان کی ہر چیز فروخت کردے گا، وہ بدستور جھنڈا پکڑے رہے گا تا آں کہ خلیج تک پہنچ جائے گا۔ جب خلیج پر پہنچے گا تو وضوء کرنے کے لیے آگے بڑھے گا، پانی دور چلا جائے گا، یہ پھر پانی کے پاس جائے گا، مگر پانی اور دور چلا جائے گا، جب یہ صورتِ حال دیکھے گا تو اپنی سواری کی طرف واپس آجائے گا اور اسے پکڑ کر خلیج کو پار کرے گا۔ خلیج کا پانی دو حصوں میں بٹ کر راستہ بن جائے گا۔ آدھا پانی اس کی دائیں طرف ہٹ جائے گا اور آدھا بائیں طرف۔ یہ اپنے ساتھیوں سے اشارے سے کہے گا کہ تم بھی خلیج پار کرلو، کیوں کہ اللہ نے تمہارے لیے سمندر کو الگ

www.RaddeShakeeliyat.com

الگ کردیا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لیے کیا تھا، چناں چہ اس کے ساتھی بھی خلیج پار کر کے اس کے پاس آجائیں گے، پھر یہ لوگ خلیج کے اس جانب ایک گرجا گھر کے پاس واقع ایک چشمہ پر آئیں گے۔

امام ابوزرعہؒ رازی کا بیان ہے کہ میں نے اس چشمہ کو دیکھا بھی ہے اور اس سے وضوء بھی کیا ہے، اس کا پانی شریں ہے۔ چناں چہ وہ سپہ سالار اس چشمہ سے وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا یہ وہ معاملہ ہے جس کی اللہ نے اجازت دی ہے، لہٰذا اللہ کی تکبیر، تہلیل اور تحمید کرو، چناں چہ سب لوگ اس میں مشغول ہوجائیں گے۔ اس وقت گرجا گھر وہاں سے بارہ برج کے درمیان جھک جائے گا اور زمین کی طرف گر پڑے گا۔ چناں چہ یہ لوگ اس میں داخل ہوجائیں گے تو اس روز گرجا گھر کے تمام جنگ جو مار دیے جائیں گے، گرجا گھر کو لوٹ لیا جائے گا اور اسے ویران بنا دیا جائے گا جو پھر کبھی آباد نہ ہوسکے گا۔

۱۱۶۳-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں اور اہلِ روم کے درمیان صلح ہوگی، یہاں تک کہ مسلمان رومیوں کے ساتھ مل کر ان کے دشمن سے جنگ کریں گے اور اہلِ روم سے اموالِ غنیمت بانٹ لیں گے۔ پھر رومی مسلمانوں کے ساتھ مل کر فارس والوں سے جنگ کریں گے تو ان کے لڑنے والے مردوں کو قتل کردیں گے اور بچوں، عورتوں کو قیدی بنالیں گے۔ اہلِ روم مسلمانوں سے کہیں گے ہمیں بھی مالِ غنیمت بانٹ کردو جیسے ہم نے تمہیں دیا تھا، چناں چہ مسلمان انہیں مالِ غنیمت اور غیر مسلم عورتوں اور بچوں کو تقسیم کر کے دیں گے۔ اس پر رومی کہیں گے کہ مسلمان عورتوں اور بچوں کو بھی دو جو تمہیں ہاتھ لگے ہیں۔ مسلمان کہیں گے ہم مسلمان خواتین اور بچوں کو ہرگز تمہیں نہیں دیں گے۔ اس پر رومی کہیں گے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے، چناں چہ یہ لوگ شاہِ قسطنطنیہ کے پاس جا کر کہیں گے کہ عربوں نے ہمیں دھوکا دیا ہے، ہم تعداد میں بھی ان سے زیادہ ہیں، ساز و سامان میں بھی اور قوت وطاقت میں بھی، اس لیے آپ ہماری مدد کیجیے تاکہ ہم عربوں سے جنگ کریں۔ اس پر شاہِ قسطنطنیہ کہے گا کہ میں عربوں کو دھوکہ نہیں دے سکتا، کیونکہ زمانۂ دراز تک انھیں ہمارے اوپر غلبہ حاصل رہا ہے۔ پھر رومی شاہِ رومیہ کے پاس جا کر اسے ساری بات بتائیں گے جو اسّی (۸۰) پرچم روانہ کرے گا اور ہر پرچم کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے، انہیں سمندری راستہ سے روانہ کرے گا اور ان سے کہے گا کہ جب تم شام کے ساحلوں پر لنگر انداز ہوجاؤ تو کشتیاں جلا دینا، تاکہ بے جگری سے لڑسکو، چناں چہ

رومی ایسا ہی کریں گے اور دمشق نیز جَبَلِ معتق کے علاوہ پورا ملکِ شام لے لیں گے خشکی کا حصہ بھی اور پانی کا بھی، نیز بیت المقدس کو ویران واجاڑ بنا کر رکھ دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول! دمشق میں کتنے مسلمانوں کی گنجائش ہوگی؟ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جتنے بھی مسلمان دمشق آئیں گے وہ سب کے لیے کافی ہوگا جیسے رحمِ مادر میں بچہ کی گنجائش ہوتی ہے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے نبی! معتق کیا ہے؟ فرمایا ملکِ شام میں حمص کی طرف دریا پر واقع ایک پہاڑ ہے، اس دریا کا نام ''ارنط'' ہے مسلمانوں کے بچے اور عورتیں جبلِ معتق کے اوپر، مسلمان مرد دریائے ارنط پر، جب کہ مشرکین دریائے ارنط کے پیچھے ہوں گے، یہ لوگ صبح و شام مسلمانوں سے جنگ کریں گے۔ جب شاہِ قسطنطنیہ یہ صورتِ حال دیکھے گا تو برّی راستہ سے ''قنسرین'' چھ لاکھ سپاہی روانہ کرے گا، جب کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے یمن سے ستر ہزار لوگ آئیں گے جن کے قلوب کو اللہ نے باہم متحد کر رکھا ہوگا، ان کے ساتھ قبیلۂ حمیر کے چالیس ہزار لوگ بھی ہوں گے اور یہ سب بیت المقدس پہنچیں گے، ان کی رومیوں سے جنگ ہوگی جنہیں شکست دے کر ایک ایک گروہ کو نکال باہر کریں گے۔ یہاں تک کہ مسلمان قنسرین آجائیں گے، جہاں ان سے موالی ومملایک آملیں گے۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے عرض کیا موالی سے کیا مراد ہے اللہ کے رسول! فرمایا یہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے جو تم میں سے ہی ہوں گے، پھر فارس کی طرف سے لوگ آئیں گے جو عربوں سے کہیں گے آپ لوگ عصبیت کے شکار ہیں، ہم فریقین میں سے کسی ایک کا ساتھ نہ دیں گے یہاں تک دونوں فریق متحد ہوجائیں۔ چناں چہ ایک روز قبیلۂ نزار جنگ کرے گا، ایک روز اہلِ یمن اور ایک روز موالی اور یہ لوگ رومیوں کو نشیبی علاقے تک نکال باہر کریں گے۔ مسلمان ایک دریا کے پاس قیام کریں گے جس کو فلاں اور فلاں دریا کہا جاتا ہے، جب کہ مشرکین ''رقیہ'' نامی دریا پر اتریں گے، اسی کو دریائے اسود بھی کہا جاتا ہے۔ چناں چہ مسلمانوں اور مشرک رومیوں کی آپس میں جنگ ہوگی، اللہ تعالیٰ دونوں لشکروں سے اپنی نصرت اٹھالیں گے اور دونوں کے دلوں میں صبر ڈال دیں گے۔ جنگ اتنی سخت ہوگی کہ مسلمانوں میں سے ایک تہائی لوگ شہید ہوجائیں گے، ایک تہائی تعداد راہِ فرار اختیار کرے گی، جب کہ ایک تہائی تعداد باقی رہ جائے گی۔ جو ایک تہائی لوگ شہید ہوں گے ان میں سے ایک شہید غزوۂ بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہوگا۔ شہدائے بدر میں سے ہر ایک ستر آدمیوں کی شفاعت کرے گا، جب کہ اس جنگ کا ہر شہید سات سو افراد کی

www.RaddeShakeeliyat.com

شفاعت کرے گا۔ جو ایک تہائی لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے وہ بھی تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک گروہ رومیوں سے جا ملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ کو اس دینِ اسلام کی کوئی ضرورت ہوتی تو ان کی مدد کرتا۔ یہ لوگ ہراء، تنوخ، طے اور سلیح کے قبائل کے مسلمان ہوں گے۔ دوسرا گروہ سوچے گا کہ ہمارے آباء و اجداد کے مکانات ہی ہمارے لیے سب سے بہتر ہیں جہاں رومی ہرگز ہمیں نہ پا سکیں گے، اس لیے ہم کو دیہات کی طرف چلنا چاہیے۔ یہ اعراب اور بدّو ہوں گے۔ تیسرا گروہ کہے گا کہ ہر چیز پر اس کے نام کا اثر ہوتا ہے، چناں چہ ملکِ شام پورا کا پورا شوم اور نحوست والا ہے، اس لیے ہمیں عراق، یمن اور حجاز چلا جانا چاہیے جہاں ہمیں رومیوں کا کوئی خوف نہ رہے گا۔ مسلمانوں میں سے باقی رہ جانے والے ایک تہائی حصہ کے لوگ ایک دوسرے کے پاس جا کر کہیں گے اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ قومی و قبائلی عصبیت چھوڑ کر متحد ہو جاؤ اور متحد ہو کر اپنے دشمن سے لڑو، اس لیے کہ جب تک تمہارے اندر عصبیت رہے گی تمہاری نصرت نہ کی جائے گی۔ چناں چہ یہ سارے مسلمان اکٹھا ہوں گے اور ایک دوسرے سے عہد کریں گے کہ جنگ کریں تا آں کہ اپنے شہید ہو جانے والے بھائیوں کے ساتھ جا ملیں۔ جب رومی اپنی طرف آنے والوں اور مارے جانے والوں کو دیکھیں گے، نیز مسلمانوں کی قلتِ تعداد کو دیکھیں گے تو ایک رومی دونوں صفوں کے درمیان جس کے ہاتھ میں ایک پرچم ہوگا اور اس کے اوپر صلیب کا نشان ہوگا کھڑا ہو کر آواز لگائے گا صلیب غالب آگئی، صلیب غالب آگئی۔ اس کے بعد ایک مسلمان دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوگا، اس کے ہاتھ میں بھی ایک پرچم ہوگا وہ یہ آواز لگائے گا، نہیں بلکہ اللہ کے حامی غالب آگئے، اللہ کے حامی غالب آئے اور اس کے ولی بندے۔ اللہ تعالیٰ کافروں پر ان کے "صلیب غالب آگئی" کہنے کے سبب ناراض ہو جائیں گے اور جبرئیل سے فرمائیں گے جبرئیل! میرے بندوں کی مدد کرو، چناں چہ وہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر اتریں گے۔ میکائیل کو حکم دیں گے تو وہ دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ اتریں گے، اسرافیل کو حکم دیں گے تو وہ تین لاکھ فرشتوں کے ساتھ اتریں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر اپنی نصرت اور کفار پر اپنی پکڑ نازل کریں گے، چناں چہ رومی مارے جائیں گے اور شکست کھائیں گے۔ پھر مسلمان سرزمینِ روم جائیں گے یہاں تک کہ شہر "عموریہ" پہنچیں گے جس کی فصیل پر بہت لوگ ہوں گے۔ مسلمان انہیں دیکھ کر کہیں گے ہم نے رومیوں سے زیادہ کسی کو بھی نہیں دیکھا، نہ جانے کتنے رومیوں کو قتل کیا، کتنوں کو شکست دی، پھر بھی اس شہر اور اس کی فصیل پر اتنے زیادہ لوگ ہیں؟ یہ رومی مسلمانوں سے کہیں گے کہ جزیہ لے کر ہمیں

امن دے دو۔ چناں چہ رومی اپنے لیے نیز تمام اہلِ روم کے لیے جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر امن و امان حاصل کر لیں گے۔ انہی کے پاس دوسرے رومی بھی آ جائیں گے اور مسلمانوں سے ایک جھوٹی بات کہیں گے کہ مسلمانو! دجال تمہارے پیچھے تمہارے علاقوں کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ تاہم تم میں سے جس کے پاس جو کچھ ہو اسے نہ پھینکے کیوں کہ وہ چیز تمہارے لیے قوت کا سبب ہوگی۔ چناں چہ مسلمان "عموریہ" سے اور روم سے نکل جائیں گے، مگر انہیں بعد میں معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹی تھی۔ ادھر رومی اپنے ملک میں باقی عربوں پر حملہ کر دیں گے اور انہیں قتل کر ڈالیں گے، یہاں تک کہ سرزمینِ روم میں نہ کوئی عربی مرد بچے گا، نہ عورت اور نہ ہی کوئی عربی بچہ پیدا ہوگا مگر اسے قتل کر دیں گے۔ اس کی اطلاع جب مسلمانوں کو ہوگی تو وہ اللہ کے لیے غیظ و غضب میں بھرے لوٹیں گے اور رومیوں کے مردوں کو قتل کریں گے جب کہ عورتوں، بچوں کو قیدی بنا لیں گے اور ان کا سارا مال جمع کر لیں گے۔ مسلمان کسی بھی شہر یا قلعہ کے پاس تین دن سے زیادہ نہ قیام کریں گے مگر وہ ان کے ہاتھوں فتح ہو جائے گا۔ پھر خلیج کے پاس قیام کریں گے، خلیج پھیل اور بھر جائے گی جسے دیکھ کر اہلِ قسطنطنیہ کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے لیے سمندر کو پھیلا دیا ہے اور مسیح ہمارے حامی و ناصر ہیں۔ پھر جب صبح کو دیکھیں گے تو خلیج کا پانی خشک ہو چکا ہوگا، خلیج میں خیمے لگ چکے ہوں گے، قسطنطنیہ تک پہنچنے کا راستہ بالکل سوکھ چکا ہوگا، اس شہرِ کفر کو مسلمان شبِ جمعہ سے صبح تک تحمید، تکبیر اور تہلیل کے نعروں سے گھیرے رہیں گے، رومیوں میں سے نہ کوئی سو سکے گا اور نہ ہی بیٹھا رہ سکے گا۔ جب صبح نمودار ہوگی تو مسلمان ایک زوردار نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس سے دونوں برجوں کے درمیان کا حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس پر رومی کہیں گے اب تک ہم عربوں سے لڑتے رہے، لیکن اس وقت عربوں کے اللہ سے لڑیں گے جس نے ہمارے شہر کو منہدم کر کے ویرانہ بنا دیا ہے، مگر مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہو جائیں گے، مسلمان اس روز ڈھال سے سونا ناپیں گے اور قیدی عورتوں کو آپس میں تقسیم کر لیں گے، یہاں تک کہ ایک ایک مسلمان کے حصہ میں تین تین غیر شادی شدہ لڑکیاں آئیں گی۔ مسلمان ان لڑکیوں سے جب تک اللہ چاہے گا لطف اندوز ہوں گے۔ اس کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ہاتھوں سے قسطنطنیہ فتح کرائیں گے جو اللہ کے ولی ہوں گے۔ ان سے اللہ تعالیٰ موت، بیماری اور تکلیف اٹھا دیں گے، تا آں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمان ان کے ساتھ مل کر دجال سے جنگ کریں گے۔

۱۱۶۴- کعب احبار سے روایت ہے کہ شہر رومیہ کی فتح کے بعد سمندر میں کبھی کشتی نہیں چلے

www.RaddeShakeeliyat.com

گی۔مزید کہا کہ بدؤں کی باہمی جنگ فتنوں کے ساتھ مقدر کردی گئی ہے، کیوں کہ تین قبائل تمام کے تمام اپنے جھنڈوں کے ساتھ کفر سے مل جائیں گے۔ایک جماعت الحمراء سے نکلے گی وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوجائے گی۔کعب احبار نے کہا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں ایک لمحہ بھی زندہ رہنا نہ چاہتا:۱-اعراب اور بدوؤں کی لوٹ مار۔ان سے بعض جنگوں اور لڑائیوں میں نکلنے کے لیے کہا جائے گا، لیکن وہ لوگ ویسا ہی جواب دیں گے جیسے ابتدائی اسلام کے وقت پہلی مرتبہ جب ان سے مدد کرنے کے لیے کہا گیا تھا، تب دیا تھا ''شغلتنا أموالنا، وأهلونا '' فتح/۱۱-ہمیں مشغول کر دیا ہمارے مال اور ہمارے اہل خانہ نے-تو کوئی اس آواز پر لبیک کہے گا اور کوئی نہیں۔پھر جب ان سے فتنوں اور جنگوں کے زمانے میں دوسری مرتبہ مدد کرنے کے لیے کہا جائے گا تب بھی وہ انکار کردیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ آیت نازل کی جس کا اپنی کتاب میں وعدہ کیا ''قُل لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الأعراب سَتُدْعَون إلىٰ قومٍ أولي بأسٍ شديدٍ تُقَاتِلُونَهم أو يُسْلِمُونَ '' فتح/۱۶-آپ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلایا جائے گا جو سخت لڑنے والے ہوں گے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (مسلمان) ہوجائیں-یہی اعراب کی لوٹ مار سے مراد ہے تو نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کے لوٹے جانے کے دن نامراد رہا۔۲-دوسری چیز یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں ملحمۂ کبریٰ (سب سے بڑی جنگ) میں شرکت کرتا جس میں اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر حرام کردیں گے کہ وہ کام نہ کرے اگر اس روز کوئی آدمی گوشت بھوننے کی سیخ سے بھی مارے گا تو وہ بھی کاٹ دے گی۔۳-اگر یہ خواہش نہ ہوتی کہ میں شہر کفر کی فتح میں شریک ہوں۔اس شہر کی فتح سے پہلے بڑی ذلت ہوگی۔

کعب احبار سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون سے قبائل ہیں جو کفر میں شامل ہوجائیں گے؟ فرمایا تنوخ، بہراء، کلب اور قبیلۂ قضاعہ کی ایک شاخ تزید۔ان میں سے بیشتر موالی ہوں گے۔ان قبائل کے موالی وممالیک ملک شام کے مسلمانوں جیسا نام رکھنے والے ہوں گے۔

۱۱۶۵-حضرت حذیفہ بن یمان سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایسی فتح دی گئی جیسی فتح بعثت کے بعد کبھی آپ کو نہیں ملی۔اس پر میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! یہ فتح آپ کو مبارک ہو! اب جنگ بالکل ختم ہوچکی ہے تو آپ نے فرمایا اور ہے اور ہے۔فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے حذیفہ! جنگ کے مکمل خاتمہ سے پہلے چھ چیزیں ہوں گی: ان میں سب سے پہلی چیز میری موت ہے۔حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے لا إلہ إلا اللہ پڑھا۔فرمایا اس کے بعد بیت المقدس فتح ہوگا۔اس کے بعد ایک سنگین فتنہ رونما ہوگا

جس میں دو بڑی جماعتیں جنگ کریں گی، ان دونوں میں قتل بہت ہوگا، بڑی افراتفری ہوگی اور دونوں کی دعوت ایک ہی ہوگی۔پھر تمہارے اوپر موت مسلط کردی جائے گی جو تمہیں اسی طرح مار ڈالے گی جیسے بھیڑ بکریاں مرتی ہیں۔اس کے بعد مال و دولت کی اتنی کثرت ہوجائے گی کہ ایک شخص کو سو دینار دینے کے لیے بلایا جائے گا، مگر وہ اسے لینے سے انکار کردے گا۔پھر بنو اصفر میں سے ان کے بادشاہوں کی اولاد میں ایک لڑکا جوان ہوگا۔میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! بنو اصفر سے کون مراد ہیں؟ فرمایا اہلِ روم۔وہ لڑکا ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا عام بچے ایک مہینہ میں بڑھتے ہیں اور مہینے میں اتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں۔جب وہ بالغ ہو جائے گا تو سارے اہلِ روم اس سے محبت اور اس کی ایسی اتباع کریں گے جیسی اس سے پہلے کسی بھی بادشاہ کی نہ کی تھی۔وہ ان کے درمیان کھڑا ہوکر کہے گا کہ ہم عربوں کی اس جماعت کو کب تک چھوڑے رہیں گے؟ جب کہ یہ لوگ تمہارا ایک حصہ برابر لیتے رہتے ہیں اور تم میں سے کچھ افراد کو قتل کرتے رہتے ہیں؟ حالانکہ ہم ان سے تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور بحری و بری ہتھیار میں بھی۔ آخر یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا، آپ لوگ اس کے بارے میں مجھے کوئی مشورہ دیجئے۔چناں چہ رومیوں میں سے سربرآوردہ اور معزز حضرات کھڑے ہوکر تقریر کریں گے اور کہیں گے ٹھیک ہے جو آپ کی رائے ہو اور یہ معاملہ آپ کے اوپر موقوف ہے۔چناں چہ ان کا نوجوان بادشاہ کہے گا قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے ہم عربوں کو ہلاک کیے بغیر نہ چھوڑیں گے۔لہٰذا وہ روم کے تمام جزائر کو لکھے گا جہاں سے اسّی جھنڈے بھیجے جائیں گے۔وہ خود ایک کشتی میں سوار ہوگا اور اس کے ساتھی دیگر کشتیوں میں کیل کانٹے سے لیس ہوکر۔یہاں تک کہ یہ کشتیاں انطاکیہ اور عریش کے درمیان لنگر انداز ہوں گی۔اس روز خلیفۃ المسلمین بے شمار افراد اور ساز وسامان کے ساتھ گھوڑے روانہ کرے گا۔مسلمانوں کے درمیان ایک شخص کھڑا ہوگا اور تقریر کرے گا کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ مجھے مشورہ دیجئے، کیوں کہ ایک بڑا معاملہ میرے سامنے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے والے اور ہمارے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے والے ہیں، مگر یہ بہت بڑی ابتلاء ہے۔میری تو حتمی رائے یہ ہے کہ میں خود اور میرے ساتھ جتنے لوگ ہیں سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے شہر (مدینہ منورہ) چلے جائیں۔میں اہلِ یمن، دیگر عربوں اور اعراب کو بھی لکھ بھیج رہا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں جو اس کے دین کی مدد کرتے ہیں، ہمیں اس میں کوئی نقصان نہیں کہ رومیوں کے لیے یہ علاقے خالی کر رہے ہیں۔یہاں تک کہ آپ حضرات وہ چیز دیکھ لیں جو آپ کے لیے تیار ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چناں چہ وہ لوگ اپنے اپنے علاقوں سے نکل کر میرے اس شہر میں آجائیں گے جس کا نام "طیبہ" ہے اور جو مسلمانوں کی رہائش گاہ ہے۔ یہ لوگ مدینہ میں قیام کریں گے۔ پھر ان کے خیال میں جہاں جہاں بھی عرب ہوں گے اور جہاں تک ان کا خط پہنچ سکے گا یا لکھ بھیجیں گے اور سب لوگ اس کی بات پر لبیک کہتے ہوئے مدینہ آجائیں گے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ تنگ پڑ جائے گا۔ اس کے بعد یہ سارے لوگ ایک ساتھ دنیا و مافیہا سے یکسو ہو کر نکل پڑیں گے اور اپنے امام و امیر کے ہاتھ پر مر جانے کی بیعت کر چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دیں گے چناں چہ اپنی تلواروں کی میانیں توڑ دیں گے اور اس کے بعد نکلیں گے۔ رومیوں کا بادشاہ انہیں دیکھ کر کہے گا کہ یہ لوگ تو اس زمین کے لیے جان کی بازی لگا چکے ہیں اور تمہاری طرف آرہے ہیں اور یہ تو زندہ رہنا چاہتے ہی نہیں۔ میں انہیں پیغام بھیجتا ہوں کہ ان کے پاس جتنے عجمی لوگ ہیں ان سب کو ہمارے پاس بھیج دیں اور ہم ان کی یہ زمین خالی کیے دے رہے ہیں، کیوں کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ہم بھی خالی کردیں گے اور اگر انکار کرتے ہیں تو ان سے جنگ کریں گے تا آں کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کردے۔ جب ان کا یہ پیغام اس وقت کے امیر المسلمین کو پہنچے گا تو وہ اعلان کرے گا کہ ہمارے پاس جو بھی عجمی ہو اور رومیوں کے پاس جانا چاہتا ہو وہ چلا جائے۔ اس پر موالی میں سے ایک مقرر کھڑا ہوگا اور کہے گا معاذ اللہ! اسلام کے بدلے نہ کوئی دین چاہیے، نہ کچھ اور۔ چناں چہ رومی بھی مرنے مارنے پر بیعت کریں گے جیسے پہلے مسلمان کر چکے تھے۔ جب مسلمانوں کو دشمنانِ خدا دیکھیں گے تو للچائیں گے، تیز دوڑیں گے اور بڑی جدوجہد کریں گے۔ پھر مسلمان اپنی تلواریں سونت لیں گے، ان کی میانیں توڑ ڈالیں گے اور مسلمانوں کے امیر کو دشمنوں پر شدید غصہ آئے گا، چناں چہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں رومیوں کو قتل کریں گے کہ خون گھوڑوں کے پیٹ کے نچلے حصہ تک پہنچ جائے گا۔ اس میں سے بچ جانے والے پاکیزہ ہوا کے ساتھ ایک دن اور ایک رات چلیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ مسلمان ان کو نہ پکڑ سکیں گے، مگر اللہ تعالیٰ ایک تند و تیز آندھی بھیجیں گے جو انہیں واپس وہیں پہنچا دے گی جہاں سے نکلے تھے۔ چناں چہ یہ لوگ اپنا علاقہ چھوڑ کر مدینہ منورہ جانے والے مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے، ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچے گا اور نہ ہی ان کا کوئی جاسوس۔ حضور نے فرمایا حذیفہ! اس وقت مکمل طور پر جنگ کا خاتمہ ہوگا۔ لوگ اس حال میں جب تک اللہ کی مرضی

ہوگی رہیں گے، پھر مشرق کی طرف سے ان کے پاس دجال کی خبر آئے گی کہ وہ نکل چکا ہے۔

چھٹا حصہ

۵۵- بیت المقدس کا امیر المسلمین، عکّا کے نشیب میں اس کی کامیابی اور حمص کی فتح

۱۱۶۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا امیر بیت المقدس میں ہوگا، وہ مصر اور عراق مدد کے لیے وفد بھیجے گا مگر وہ اس کی مدد نہ کریں گے۔ اس کا بھیجا ہوا دستہ شہر حمص کے پاس سے گزرے گا تو دیکھے گا کہ حمص کے عجمیوں نے مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کو، ان کے گھروں کے اندر بند کر رکھا ہے۔ یہ بات مسلمانوں کے امیر کو بڑی گراں گزرے گی، لہٰذا وہ بیت المقدس میں موجود مسلمانوں کو لے کر روانہ ہوگا یہاں تک کہ عجمیوں سے عکّا کے ہموار حصہ میں مڈبھیڑ ہوگی وہ ان سے جنگ کرے گا اور اللہ کی نصرت سے انہیں شکست دے دے گا۔ پھر مسلمان ان کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ان کے ملک میں جا کر ان کو پکڑ لیں گے۔ امیر المسلمین حمص روانہ ہوگا، چناں چہ وہ بھی اس کے ہاتھوں فتح ہو جائے گا۔ (سنن ابوداؤد، حدیث/۴۵۳۸)

☆ امام اوزاعی سے روایت ہے کہ رومی (عجمی) عکّا کے ہموار حصہ میں اتریں گے اور فلسطین اندرون اردن اور بیت المقدس پر قبضہ کرلیں گے اور چالیس روز تک "افیق" گھاٹی کو پار نہ کرسکیں گے۔ پھر ان کی طرف امیر المسلمین روانہ ہوگا اور انہیں عکّا کی چراگاہ تک پیچھے دھکیل دے گا، جہاں شدید لڑائی ہوگی یہاں تک کہ خون گھوڑوں کے پیٹ کے نچلے حصہ تک پہنچ جائے گا۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ رومیوں کو شکست دیں گے اور ایک جماعت کے سوا باقی سارے رومی مارے جائیں گے یہ لوگ پہلے جبلِ لبنان جائیں گے، پھر سرزمین روم کے پہاڑوں کی طرف چلے جائیں گے۔

☆ مکحول شامی سے روایت ہے کہ رومی چالیس روز میں سوائے دمشق اور بلقاء کے بلند حصوں کے سارے ملک شام پر قبضہ کرلیں گے۔

۱۱۶۷- حضرت عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت ہے کہ دمشق اور عمان کے سوا سارے ملک پر قابض ہو جائیں گے۔ پھر شکست ہوگی اور ملکِ روم کا شہر قیساریہ آباد ہوگا۔ اس کے بعد اہلِ

www.RaddeShakeeliyat.com

شام کی ایک فوج تشکیل پائے گی، پھر عدن سے ایک آگ نکلے گی۔ (سنن ابوداؤد، حدیث ۴۶۳۹)۔

☆ حضرت تبیع سے روایت ہے کہ پھر اہلِ روم تم مسلمانوں کے پاس صلح کی درخواست کے لیے وفد بھیجیں گے، چناں چہ تمہاری ان سے صلح ہو جائے گی۔ اس وقت ایک عورت ملک شام تک کا پہاڑی راستہ بے خوف و خطر طے کرے گی اور ملکِ روم کا شہر قیسار یہ آباد ہوگا۔ اس صلح میں کوفہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی، کیوں کہ اہلِ کوفہ مسلمانوں کی مدد چھوڑیں گے، اللہ کو بہتر علم ہے کہ ان کی اس شکست کے ساتھ کوئی اور واقعہ بھی ہوگا جس کے سبب ان پر حملہ کرنا جائز ہو جائے گا یا نہیں۔ تم لوگ ان کے خلاف اہلِ روم سے مدد طلب کرو گے، چناں چہ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ پھر تم واپس ہو گے یہاں تک کہ ٹیلوں والے سبزہ زار علاقے (مرج ذی تلول) میں فروکش ہو گے۔ اس وقت عیسائیوں میں سے ایک شخص کہے گا کہ ہمارے صلیب کی برکت سے تم غالب آئے ہو؟ اس لیے عورتوں اور بچوں پر مشتمل مالِ غنیمت میں سے ہمارا حصہ دو۔ لیکن مسلمان ایسا کرنے سے انکار کر دیں گے، جس پر باہم لڑائی ہوگی، پھر وہ لوگ لوٹیں گے اور ایک بڑی جنگ کے لیے اکٹھا ہوں گے۔

۱۱۶۸- حضرت نجاشی کے بھتیجے حضرت ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ تم لوگ اہل روم سے ایک پرامن صلح کرو گے، یہاں تک کہ تم اور وہ مل کر ان کے آگے رہنے والے ایک دشمن سے جنگ کرو گے۔ (سنن ابوداؤد، حدیث ۴۲۹۲)

۱۱۶۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ قسطنطنیہ پر تین حملے کرو گے: پہلے حملے میں تمہیں بڑی مصیبت اٹھانی پڑے گی۔ دوسرے میں تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہو جائے گی اور تم ان کے شہر میں ایک مسجد تعمیر کرو گے، نیز تم اور وہ دونوں قسطنطنیہ سے آگے ایک دشمن سے جنگ کرو گے۔ اس کے بعد پھر تم تیسرا حملہ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے۔

۱۱۷۰- حضرت ذی مخبرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ پھر تم واپس ہو گے اس حال میں کہ تم فاتح ہو گے اور مالِ غنیمت حاصل کر چکے ہو گے۔ اہلِ روم مرج ذی تلول میں اتریں گے اور ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی، اس پر ایک مسلمان کہے گا اللہ غالب آیا۔ کچھ دیر دونوں میں اسی بات کا تبادلہ ہوگا، پھر مسلمان آگے بڑھ کر ان کی صلیب کو توڑ کر پاش پاش کر دے گا جو اس کے نزدیک ہی ہوگی، اس پر عیسائی اس مسلمان پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیں گے۔ مسلمان بھی یہ دیکھ کر اپنے ہتھیار اٹھا لیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت سے سرفراز کریں گے۔ عیسائی اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم

عربوں کے خلاف آپ کے لیے کافی ہیں۔ چناں چہ رومی غداری و عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے اکٹھے ہوں گے۔

۱۱۷۱- کعب احبار سے روایت ہے کہ پھر وہاں کے تمام رومی عہد شکنی کریں گے اور اکٹھے ہو جائیں گے۔ رومیہ کی طرف سے سمندری راستہ سے ایک لشکر لے کر آئیں گے جن کا قائد "جمل" نامی ایک شخص ہوگا۔ اس کی ماں جنبہ ہوگی یا فرمایا اس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہوگا۔ وہ سپہ سالار کشتیوں کے ساتھ روانہ ہوگا یہاں تک کہ عیسائیوں کی ایک خانقاہ میں فروکش ہوگا جہاں انہیں بتایا جائے گا کہ عکا میں ایک نشیبی علاقہ ہے۔

۱۱۷۲- ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ جب دمشق سے چھ میل کے فاصلہ پر کوئی شہر آباد ہو جائے تو تم لوگ جنگوں کے لیے ہوشیار ہو جانا۔

۱۱۷۳- کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ سپہ سالار چھ ہزار کشتیوں کے ساتھ نکلے گا، پھر اس کے حکم پر انہیں جلا دیا جائے گا۔

۱۱۷۴- حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کشتیاں جلائی جائیں گی تو ان کی آگ سے رات کے وقت قبیلۂ جذام کے اونٹوں کی گردنیں نظر آئیں گی۔

۱۱۷۵- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے ملک شام میں اپنی قوم کے لوگوں سے کہا اے جماعتِ اشعریین! تم اپنی کھیتیوں اور گھروں سے ہوشیار رہو، کیوں کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں راس نہ آئیں، اس لیے بھورے رنگ کی بھیڑ اور لمبے لمبے نیزے تیار کر لو۔

۱۱۷۶- ابنِ شہاب زہری سے روایت ہے قریب ہے کہ رومیہ کے نیلے رنگ والے لوگ محمد ﷺ کی امت کو گیہوں کی پیداوار کے علاقوں سے نکال دیں۔

۱۱۷۷- بطریق بن یزید کلبی نے اپنے چچا سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عروہ بن زبیرؓ نے فرمایا اس وقت ان کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید ہو چکے تھے کہ اے برادر اہلِ شام! اہلِ روم تمہیں ملک شام سے ضرور بالضرور نکالیں گے اور ان کے شہ سوار ضرور بالضرور اس پہاڑ پر ٹھہریں گے، اس وقت حضرت عروہ کوہِ سلع پر تشریف فرما تھے۔ اہلِ مدینہ کو سیاست و امارت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نصرت نازل کریں گے۔

۱۱۷۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ ملحمۂ کبریٰ (سب سے بڑی جنگ) میں عجم کے بارہ بادشاہ شریک ہوں گے جن میں سب سے چھوٹا اور سب سے کم افواج کا مالک روم کا بادشاہ

www.RaddeShakeeliyat.com

ہوگا۔ یمن میں اللہ تعالیٰ کے دو خزانے ہیں: ایک کو جنگِ یرموک میں لایا گیا جس میں قبیلۂ ازد لوگوں کا ایک تہائی تھے۔ دوسرے خزانے کو ملحمۂ کبریٰ کے روز ستر ہزار لوگ لائیں گے جو تلواریں لیے ہوں گے۔

۱۱۷۹-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب ''خَلَصہ'' کے بت کی دوبارہ پرستش کی جانے لگے گی تو اہلِ روم ملک شام پر قابض ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ لوگ اہلِ قرظ یعنی اہلِ حجاز یا اہلِ یمن کے پاس مدد کے لیے قاصد بھیجیں گے، چناں چہ وہ لوگ اپنی قلتِ تعداد کے باوجود ان کی مدد کے لیے آئیں گے۔

۱۱۸۰-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا مدد کے طور پر لشکر ضرور آئے گا۔

۱۱۸۱-کعب احبار نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ''سَتُدْعَون إلىٰ قومٍ أولي باسٍ شديدٍ'' کہ اس سے یومِ ملحمہ میں اہلِ روم مراد ہیں۔ (تفسیر طبری، ۱۱/۷۲/۳)

☆انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کی ابتداء میں بھی اللہ تعالیٰ نے اعراب اور بدوؤں کو قتال کے لیے نکلنے کا حکم دیا تھا مگر انہوں نے یہ بہانہ بنایا ''شغلتنا أموالنا وأهلونا'' (فتح/۱۱)- ہمیں مشغول کر دیا ہمارے مال و دولت اور ہمارے اہل و عیال نے- ان سے دوبارہ یوم الملحمہ میں بھی یہی کہا جائے گا تو وہ پھر ویسا ہی جواب دیں گے ''شغلتنا أموالنا وأهلونا'' لہٰذا ان پر اس آیت میں مذکور عذاب نازل ہوگا ''يُعَذِّبْكُم عذاباً اليما'' فتح/۱۶- تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دیں گے- فرج بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت اسی روز حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کعب احبار نے بالکل سچ بات کہی۔ جب کہ حضرت بقیہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگر مجھے شہر کفر (قسطنطنیہ) کی فتح میں شریک ہونے کی خواہش نہ ہوتی تو میں زندہ ہی رہنا پسند نہ کرتا۔ اس روز اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر نہ کاٹنے کو حرام کر دیں گے۔

☆محدث صفوان بن عمرو سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے شیوخ نے بیان کیا کہ اعراب میں سے کچھ لوگ اس روز مرتد ہو جائیں گے اور کفر اختیار کر لیں گے، جب کہ کچھ لوگ اسلام اور لشکرِ اسلام کی حمایت سے شک و شبہ کے سبب، پشت پھیر لیں گے۔ لیکن جب مسلمانوں کو فتح ملے گی تو وہ لشکر بھیجیں گے اس مال کو لوٹنے کے لیے جسے اس مرتد و کافر جماعت اور شک و شبہ میں مبتلا گروہ چھوڑ کر بھاگیں گے تو نامراد رہا وہ شخص جو اس روز ان کا مالِ غنیمت لوٹنے میں نامراد رہا۔

۱۱۸۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس جنگ کے موقع پر سخت ارتداد ہوگا۔

☆حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غالب جماعت کو غلبہ عطا کریں گے، لہٰذا ان میں دل چسپی لیں گے جو ان کے دشمن ان کے بعد آئیں گے تو بہت سے لوگ کفر میں بلا جھجھک داخل ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرنے والے محمد کہتے ہیں کہ میرے علم میں اسلام سے ارتداد اور کفر میں داخل ہونا دونوں ایک ہی ہے۔

۱۱۸۳-حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے ہی فرمایا کہ قبائلِ عرب بأسرها (سب کے ساتھ) اہلِ روم کے ساتھ جا ملیں گے۔ ابو محمد جنبی کہتے ہیں میں نے عرض کیا بأسرها (سب کے ساتھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ان کے چرواہے اور کتے تک۔ پھر فرمایا ابو محمد! ان شاء اللہ! پھر غصہ کے عالم میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا اللہ نے ایسا چاہا بھی اور اسے مقدر بھی کر دیا۔

۱۱۸۴-حضرت عبدالرحمٰن بن سنہؓ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ ایک تہائی تعداد کفر اختیار کر لے گی اور ایک تہائی لوگ شک اور تذبذب کے باعث واپس ہو لیں گے، انہیں ہی زمین کے اندر دھنسایا جائے گا۔

۱۱۸۵-قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مسلمانوں کی حمایت سے دست کش لوگ جب عکّا اور انطاکیہ کے نشیبی علاقے میں ہوں گے، اسی وقت زمین پھٹے گی اور یہ لوگ اس کے اندر جائیں گے۔ نہ یہ جنت دیکھ سکیں گے اور نہ ہی اپنے اہلِ خانہ کے پاس کبھی واپس جا سکیں گے۔

۱۱۸۶-حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا ایک تہائی کو شکست ہوگی، یہی لوگ اللہ کے نزدیک سب سے برے انسان ہوں گے۔

۱۱۸۷-حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے زمانے کی بابت سوال کرنے پر، ان سے بیان کر رہے تھے کہ آخری زمانے میں ان میں سے ایک شخص چالیس سال تک خلیفہ و امیر رہے گا۔ اس کے آخری سات سالوں میں جنگیں ہوں گی، پھر وہ رنج و غم کے مارے انتقال کر جائے گا۔ اس کے بعد پھر انہی میں کا دوسرا شخص امیر ہوگا جس کے جسم پر دو تل ہوں گے تو اس کے ہاتھ پر اس وقت فتح ہوگی۔

۱۱۸۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ اس روز خلیفۃ المسلمین چودہ سو افراد کے ساتھ مارا جائے گا جن میں سے ہر ایک امیر اور سپہ سالار ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے حادثۂ وفات کے بعد، اس روز جیسی شدید مصیبت مسلمانوں پر کبھی نہ نازل ہوئی ہوگی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۱۸۹-حضرت ابن عباسؓ کے سامنے بارہ خلفاء کا پھر امیر ہونے کا ذکر ہوا تو فرمایا اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم میں سے سفاح ہوگا، منصور ہوگا اور مہدی ہوں گے جو امارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کر دیں گے۔

۱۱۹۰-کعب احبار سے روایت ہے کہ ان دونوں جماعتوں (اہل ایمان اور اہلِ روم) میں ''اعماق'' میں شدید ترین جنگ ہوگی تو نصرت اٹھالی جائے گی، صبر دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور لوہے کو ایک دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ گھوڑے اپنے پیٹ کے نچلے حصوں تک مسلسل تین روز تک خون میں دوڑیں گے۔ ان کے بیچ میں صرف رات حائل بنے گی تو کچھ لوگ کہیں گے کہ اسلام ایک مدت تک کے لیے صرف تھا اور اب وہ اپنی مدت کو پہنچ گیا، اس لیے اب تم لوگ اپنے آباء واجداد کے مذہب میں شامل ہو جاؤ، چناں چہ وہ لوگ کفر میں شامل ہو جائیں گے اور صرف مہاجرین کے فرزند بچیں گے۔ ان میں سے ایک شخص کہے گا لوگو! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ان لوگوں نے کیا حرکت کی؟ اس لیے ہمارے ساتھ آیئے تا کہ ہم اللہ کے ساتھ شامل ہو جائیں، مگر کوئی بھی اس کی اتباع نہ کرے گا۔ لہٰذا وہ ان کے پاس چل کر جائے گا جب پہنچ جائے گا تو وہ اپنے نیزوں سے اسے چھلنی کر دیں گے اور اس کے خون سے ان کی زرہیں تر ہو جائیں گی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے۔

☆ دوسرے طریق سے کعب احبار سے ہی روایت ہے کہ وہ شخص اسلام کی تاریخ میں حضرت حمزہؓ کو چھوڑ کر باقی سب سے زیادہ افضل اور معزز شہید ہوگا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! کیا اب بھی ہمیں اپنے بندوں کی نصرت و مدد کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں ان کی مدد کرنے کا زیادہ سزاوار ہوں۔ چناں چہ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے نیزے اور اپنی تلوار سے ماریں گے، ان کی تلوار سے ان کا حکم مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کفار و اہل روم کو شکست دے کر ان کے کاندھے اہل ایمان کو دے دیں گے، جنہیں وہ ایسے ہی روندیں گے جیسے کولہو روندا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر کبھی نہ اہلِ روم کی کوئی جماعت رہے گی اور نہ ہی ملک۔

۱۱۹۱-حضرت ارطاةؒ سے روایت ہے کہ جب سرخ رنگ والوں کا (اہلِ روم) بادشاہ اسکندریہ نیز ملکِ مصر پر قبضہ کر لے گا تو اہلِ عرب یثرب (مدینہ منورہ) اور حجاز چلے جائیں گے اور انہیں ملک شام سے بے دخل کر دیا جائے گا، لہٰذا ہر قبیلہ اپنے اپنے قبیلہ کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ رومیوں کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے۔ جب یہ لوگ دونوں جزیروں کے بیچ پہنچیں گے تو رومیوں میں سے ایک شخص اعلان کرے گا کہ مسلمانوں میں ہمارا جو بھی آدمی کھل کر یا چھپ کر رہ رہا تھا، وہ نکل کر ہمارے پاس آجائے۔ اس پر موالی و ممالیک (مسلمان) ناراض ہو کر صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ انہیں لے کر روانہ ہوگا، رومیوں کے لشکر سے مڈبھیڑ ہوگی، یہ لوگ اس لشکر کو قتل کر ڈالیں گے اور اہلِ روم پر موت واقع ہو جائے گی جو اس وقت بیت المقدس میں ہوں گے، یہ بیت المقدس پر قابض ہوں گے جہاں ان کی ٹڈی دل کی طرح موت ہوگی اور ان کا بادشاہ بھی مر جائے گا۔ جب کہ صالح بن عبداللہ موالی و ممالیک کے ساتھ شام کی سرزمین پر فروکش ہوگا اور عموریہ میں داخل ہوگا، نیز شہر قمولیہ میں اترے گا اور بزنطیہ کو فتح کرے گا۔ وہاں اس کے لشکر کا نعرہ بہ آوازِ بلند کلمہٴ توحید ہوگا۔ وہ وہاں کا مال و دولت مسلمانوں میں برتنوں سے تقسیم کرے گا۔ نیز رومیہ پر قبضہ کر لے گا اور وہاں سے بابِ صہیون (صہیون ایک پہاڑ کا نام ہے) اور سنگِ سلیمانی کا صندوق برآمد کرے گا جس میں حضرت حواء علیہا السلام کی بالی، حضرت آدم علیہ السلام کا کمبل اور حضرت ہارون علیہ السلام کا جوڑا ہوگا۔ اسی دوران انہیں خبر ملے گی جو کہ غلط ہوگی اسے سن کر وہ لوٹ جائیں گے۔

☆ ان سے مزید روایت ہے کہ حضرت دانیال کے قول کے مطابق پہلا ملحمہ (معرکہٴ عظیمہ) اسکندریہ میں ہوگا۔ اہلِ روم کشتیوں کے ساتھ نکلیں گے تو اہل مصر شام والوں سے مدد طلب کریں گے۔ پھر مسلمانوں اور اہلِ روم میں شدید لڑائی ہوگی جس میں مسلمان بڑی مشقت کے بعد رومیوں کو شکست دے پائیں گے۔ اس کے بعد رومی پھر بڑی فوج یکجا کر کے آئیں گے اور فلسطین کے مقام ''یافا'' میں دس میل تک فروکش ہوں گے، جب کہ ان کے اہلِ خانہ بال بچوں کو لے کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ مسلمانوں کی مڈبھیڑ اس دوسرے لشکر سے بھی ہوں گی، یہاں بھی مسلمانوں کو فتح ملے گی اور وہ ان کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔

☆ دوسرا بڑا معرکہ (ملحمہٴ ثانیہ) اس کے بعد ہوگا جب رومی اپنی شکست کے بعد پہلے سے زیادہ بھاری لشکر اکٹھا کریں گے، پھر آ کر ''عکّا'' میں قیام کریں گے، جب کہ ان کا بادشاہ یعنی مقتول بادشاہ کا بیٹا ہلاک ہو چکا ہوگا۔ عکّا ہی میں مسلمانوں سے مڈبھیڑ ہوگی، چالیس روز تک مسلمانوں کی نصرت نہیں ہوگی، لہٰذا اہلِ شام دوسرے شہروں کے لوگوں سے مدد طلب کریں گے، لیکن وہ اس میں تاخیر کریں گے۔ جب کہ اس وقت کوئی آزاد یا غلام عیسائی نہ ہوگا جو رومیوں کی مدد

www.RaddeShakeeliyat.com

نہ کرے۔ اس جنگ میں اہلِ شام میں سے ایک تہائی لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے، ایک تہائی لوگ مار دیے جائیں گے، پھر باقی ماندہ ایک تہائی کی اللہ تعالیٰ نصرت فرمائیں گے، چناں چہ وہ رومیوں کو ایسی شکست دیں گے جس کی نظیر نہ سنی گئی ہوگی، نیز ان کے بادشاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔

☆ تیسرا بڑا معرکہ (ملحمۂ ثالثہ) یہ ہوگا کہ سمندری راستہ سے لوٹنے والے رومی واپس لوٹیں گے تو ان سے وہ رومی بھی جا ملیں گے جو خشکی کے راستہ سے بھاگ نکلے تھے۔ یہ سب لوگ مل کر اپنے مقتول بادشاہ کے کم سن اور نابالغ بیٹے کو بادشاہ منتخب کریں گے جس کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دی جائے گی۔ یہ بادشاہ اتنی بڑی فوج لے کر آئے گا جتنی بڑی فوج پہلے کے دونوں بادشاہ لے کر نہ آئے تھے اور انطاکیہ کی وادی میں اتریں گے۔ مسلمان بھی جمع ہو کر ان کے سامنے مقیم ہوں گے۔ ان میں دو ماہ تک جنگ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر اپنی نصرت نازل کریں گے، چناں چہ مسلمان رومیوں کو شکست سے دوچار کریں گے اور انہیں قتل کریں گے۔ وہ لوگ پہاڑی راستوں سے بھاگ رہے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کی کمک پہنچے گی، لہٰذا مسلمانوں سے مقابلے کے لیے تھوڑی دیر پھر رکیں گے۔ مسلمان دوبارہ حملہ کریں گے جس میں رومیوں نیز ان کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔ باقی رومی شکست کھا کر بھاگ پڑیں گے جنہیں مہاجر ڈھونڈ ڈھونڈ کر بری طرح قتل کریں گے۔ اس وقت صلیب ختم کر دی جائے گی اور رومی اپنے پیچھے رہنے والوں یعنی "اندلس" کی طرف نکل جائیں گے اور انہیں قتل کریں گے، یہاں تک کہ پہاڑی دروں میں قیام کریں گے۔ مہاجرین دو حصوں میں ہو جائیں گے: ایک حصہ خشکی کے راستہ سے ان درّوں کی طرف روانہ ہوگا، جب کہ دوسرا حصہ سمندری راستہ سے چلے گا۔ خشکی کے راستہ سے آنے والے مہاجرین کی درّوں میں موجود ان کے دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ انہیں دشمن کے خلاف کامیابی دیں گے اور وہ انہیں پہلی شکستوں سے زیادہ بڑی شکست دیں گے۔ یہ لوگ سمندری راستہ سے آنے والے اپنے ساتھیوں کے پاس خوش خبری بھیجیں گے کہ اب ان کی اگلی منزل مدینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اچھی رفتار سے لے کر چلیں گے، تا آں کہ یہ لوگ مدینہ پہنچ کر اسے ویرانہ بنا دیں گے۔ اس کے بعد اندلس اور دوسری قومیں ہوں گی۔ یہ لوگ اکٹھے ہو کر ملکِ شام آئیں گے۔ جہاں ان کا مقابلہ مسلمانوں سے ہوگا تو انہیں اللہ تعالیٰ شکست سے دوچار کریں گے۔

۱۱۹۲- کعب احبار سے روایت ہے کہ رومی ستر صلیبوں کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اسے منہدم کر دیں گے۔ جب تک خلافت سرزمینِ قدس، ملکِ شام اور

ساحل کے اولین علاقوں میں رہے گی تب تک اطاعت ہوگی۔ رومیوں کی اس حرکت سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے اور صارفیہ (۱) قیساریہ اور بیروت کو زمین میں دھنسا دیں گے۔ اہلِ روم ساحلِ سمندر سے اردن اور بیان تک ملکِ شام پر چالیس روز بادشاہ رہیں گے، اس کے بعد ان پر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوگا اور رومی صلح کریں گے یہاں تک کہ ان پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے گی اور ساری زمین میں سات یا نو سال تک امن و امان رہے گا۔

☆ انھوں نے ہی کہا کہ اہلِ عراق خلیفہ کی اطاعت کا قلادہ اتار دیں گے اور اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے اپنے امیر کو قتل کر ڈالیں گے جس پر اہلِ شام ان پر حملہ کر دیں گے اور اس سلسلے میں اہلِ روم سے بھی مدد لیں گے۔ واضح ہو کہ اہلِ شام نے اس سے پہلے ہی رومیوں سے صلح کر لی ہوگی۔ رومی دس ہزار سپاہیوں سے ان کی مدد کریں گے یہاں تک کہ یہ لوگ دریائے فرات تک پہنچ جائیں گے چنانچہ اہل عراق پر اہل شام کو فتح ملے گی۔ پھر یہ لوگ کوفہ میں داخل ہو کر باشندگانِ کوفہ کو قیدی بنا لیں گے۔ پھر رومی اہلِ شام سے مطالبہ کریں گے کہ ان قیدیوں میں ہمیں بھی شریک کرو۔ اس پر اہلِ شام کہیں گے کہ جو مسلمان قیدی ہیں ان میں تو آپ کو حصہ دینے کی کوئی شکل نہیں، البتہ مال و دولت تمہیں دینے پر تیار ہیں۔ اس پر رومی کہیں گے کہ تمہیں فتح و نصرت صلیب کی وجہ سے ملی ہے، جب کہ مسلمان کہیں گے نہیں، بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے ہم ان پر غالب آئے ہیں۔ ان میں یہی بات ہو رہی ہوگی اتنے میں ایک مسلمان صلیب کے پاس جا کر اسے توڑ دے گا لہٰذا رومی مسلمانوں سے الگ ہو جائیں گے اور ایک دریا کو پار کر لیں گے جو ان کے اور اہلِ شام کے درمیان حائل ہو جائے گا نیز وہ لوگ صلح توڑ دیں گے اور قسطنطنیہ میں موجود تمام مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے بعد رومی ساحلِ حمص کی طرف آئیں گے چناں چہ حمص میں موجود عجمی (رومی) ان سے جا ملیں گے اور ان کے دشمنوں کے لیے حمص کے دروازے بند کر دیں گے۔ اہل روم کا بادشاہ "فحمایا" میں اترے گا اور بہراء کے گرجا گھر سے پہلے جو پل ہے اس سے آگے نہ بڑھے گا۔ اس وقت مسلمانوں سے اہل روم کہیں گے کہ ہمارے لیے حمص خالی کر دو کیوں کہ یہ ہمارے آباء و اجداد کی رہائش گاہ رہا ہے۔ یہاں ان میں اور مسلمانوں میں اتنی خوں ریز جنگ ہوگی کہ شہر حمص کے بیچ میں واقع سات پتھروں تک خون پہنچ جائے گا، جن میں سے ایک "ابارص" ہے پھر یہ لوگ رومیوں کو شکست دے دیں گے۔ اس کے بعد مسلمان حمص کی طرف لوٹ جائیں گے اور

(۱) صارفیہ: آج کل صفور کے نام سے معروف ہے اور فلسطین میں واقع ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

اپنے گھوڑے زیتون کے درختوں سے باندھیں گے اور ان پر منجنیق نصب کر کے "مسحل" گرجا گھر کو منہدم کر دیں گے، حمص کو مسلمانوں کے لیے ایک یہودی کے ذریعہ داہنی طرف سے دروازے کی طرف سے کھول دیا جائے گا یا باب دمشق اور بابِ یہود کے درمیان واقع بند دروازے کی طرف سے کھولا جائے گا۔ حمص کے کچھ عیسائی "بنواسد" گرجا گھر بھاگ جائیں گے، چناں چہ مسلمان انہیں بھی اور وہاں موجود تمام دیگر عجمیوں کو قتل کر دیں گے، اس کے ایک تہائی حصہ کو ویرانہ بنا دیں گے، ایک حصہ کو نذرِ آتش کر دیں گے اور ایک حصہ کو پانی میں ڈبو دیں گے۔ ملکِ شام آباد رہے گا جب تک حمص آباد رہے گا۔

۱۱۹۳-ابوبکر بن ابومریم کہتے ہیں کہ انہوں نے بہت سے علماء سے سنا کہ "ذومیّن" کے ایک ٹیلے پر ایک چشمہ پھوٹے گا جس کا پانی بہت ہوگا اس سے پورا شہر حمص یا اس کا بیش تر حصہ ڈوب جائے گا۔ یہ چشمہ حمص کے مشرق میں دس میل کے فاصلے پر ہوگا۔

۱۱۹۴-حضرت ابو عامرؒ الہانی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک بستی میں تھا کہ میرے پاس دو پہر کو تیز دھوپ میں حارث بن ابوانعم آئے۔ میں نے عرض کیا چچا! اس وقت آپ کیسے تشریف لائے؟ فرمایا بابِ یہود کے پاس سے گزرنے والی وادی کی تحقیق کر رہا تھا، مگر کچھ دیر کے بعد اس کا رستہ ہی گم ہو گیا اور کھیتوں میں شامل ہو گیا۔ کہا اس بستی میں ایسا کوئی شخص ہے جس کی عمر زیادہ ہو؟ میں نے کہا ہاں، یہاں ایک بہت ہی بوڑھا آدمی ہے جو بڑھاپے کے سبب گھر سے باہر نہیں نکلتا۔ چناں چہ ہم اس کے پاس گئے۔ حارث بن ابوانعم نے اس سے اس خلیج کی بابت معلوم کیا تو اس نے کہا کہ میں نے والد صاحب سے سنا ہے کہ اس کا پانی اوپر ہی تھا اور نظر آتا تھا، لیکن ایسا تھا کہ اگر کوئی حاملہ پی لے تو اس کا حمل ساقط ہو جائے اور اگر کسی درخت میں پہنچ جائے تو اس کے پتے جھڑ جائیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو بڑی پریشانی تھی، لہٰذا انہوں نے اس کے لیے ماہر آدمی تلاش کیا، چناں چہ ایک شخص آیا جس کا لوگوں نے معاوضہ طے کیا تو اس نے تانبے کی اینٹ، چربی، تارکول اور اون منگوایا پھر وہ لوگ ایک غار کی طرف چلے گئے۔ پھر اس کو جو کرنا تھا وہ کیا جس کے سبب یہ پانی چھپ گیا۔

☆انہی کا بیان ہے کہ میں نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ جہنم کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی ہے اور یہ کہ اس کے پانی سے حمص کا آدھا حصہ ڈوب جائے گا، جب کہ دوسرا آدھا حصہ آگ میں جل جائے گا۔

۱۱۹۵-کعب احبارؒ نے بیان کیا کہ پھر اہل روم دوسری اقوام سے مدد لیں گے، چناں چہ مختلف زبانوں کے لوگ ان کے لیے پر جوش ہوں گے اور ان کے پاس رومیہ، قسطنطنیہ اور آرمینیا کے لوگ جمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ چرواہے اور کسان بھی شاہِ روم کی حمایت میں غیظ وغضب دکھائیں گے، لہٰذا شاہِ روم رومیوں کے علاوہ بھی دوسری اقوام کے ساتھ آئے گا، دس بادشاہ اس کے ساتھ ہوں گے، سپاہیوں کی تعداد ایک لاکھ اسی ہزار ہوگی۔ جب کہ زمین کے اطراف واکناف سے عرب ایک دوسرے کے ساتھ کھنچ آئیں گے۔ نیز دونوں بازو: مصر اور عراق ملکِ شام میں جو کہ سر کی مانند ہے جمع ہو جائیں گے۔ شاہِ روم دو خچروں پر لدے ہوئے ایک تخت پر آئے گا۔ یہ اپنے سپاہیوں کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے علاوہ باقی سارے ملک شام میں گھومتے پھریں گے۔ مسلمان بھی پا پیادہ ہی ان کی طرف روانہ ہوں گے چناں چہ ان دونوں لشکروں کی فلاں فلاں وادی میں چار مقامات پر مڈبھیڑ ہوگی۔ یہ دونوں فوجیں چل کر ایک ایسے چشمہ کے پاس پہنچیں گی جس کا پانی گرمی میں سرد اور سردی میں گرم رہتا ہے۔ وہ پانی ابلنے لگے گا اور بہت زیادہ ہو جائے گا۔ مہاجرین پانی کے قریبی ساحل پر، جب کہ رومی آخری سرے پر اتریں گے۔ اور اپنے گھوڑے اپنی قیام گاہوں کے پاس کے درختوں سے باندھ دیں گے اور جنگ کی تیاری کریں گے، یہاں تک کہ قنسرین کے علاقے میں پہنچ جائیں گے۔ اور حمص اور انطاکیہ کے درمیانی حصہ میں ٹھہریں گے۔ جب کہ عرب بصریٰ اور دمشق نیزان کے پیچھے کے علاقوں کے درمیان میں۔ رومی ہر خشک وتر لکڑی اور درخت کو جلائیں گے۔ ان دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ حلب اور قنسرین کے درمیان ایک ندی پر ہوگی۔ پھر یہ لوگ ایک گھاٹی کی طرف منتقل ہو جائیں گے جہاں بڑی سخت لڑائی ہوگی۔ جو شخص اس روز رہے تو اسے چاہیے کہ پہلی صف میں رہے، اگر پہلی صف میں شریک نہ رہ پائے تو دوسری صف میں، تیسری میں، چوتھی میں یا پھر آخری میں۔ اگر آخری صف میں بھی نہ رہ سکے تو جماعت کے خیموں کے ساتھ ہر حال میں رہے اور جماعت سے کبھی الگ نہ رہے، کیوں کہ ان مسلمانوں کے اوپر اللہ کی مدد ہوگی، لیکن جو شخص اس دن فرار اختیار کرے گا، اسے جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی۔

اہل روم مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمارا علاقہ خالی کر دو اور اپنے میں سے ہر سرخ رنگ والے، ہر عجمی کو اور باندیوں کی اولاد کو ہمارے سپرد کر دو۔ اس پر مسلمان کہیں گے جس کا جی چاہے تمہارے ساتھ شامل ہو جائے اور جو چاہے اپنے دین اور اپنی جان کا تحفظ اور دفاع کرے۔ یہ بات سن کر عجمیوں اور باندیوں کی اولاد نیز سرخ رنگ والے ناراض ہو جائیں گے۔ چناں چہ یہ لوگ سرخ رنگ کے ایک شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دیں گے اور اسے اپنا سلطان بنالیں گے۔ یہ وہی

www.RaddeShakeeliyat.com

سلطان ہوگا جس کے آخری زمانے میں دیے جانے کا وعدہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق علیہما السلام سے کیا گیا۔ چناں چہ اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ لوگ اکیلے ہی اہلِ روم سے جنگ کریں گے اور ان پر غالب آئیں گے۔ جب ان موالی اور غلاموں کو فتح یاب دیکھیں گے تو منافقین عرب اور دوسرے ملکوں میں آباد عرب رومیوں کی حمایت میں اتر آئیں گے۔ قبیلۂ قضاعہ سارا کا سارا اور قبیلۂ حمراء کے کچھ لوگ بھاگ نکلیں گے اور اہلِ روم میں اپنے جھنڈے گاڑیں گے۔ اس کے بعد علاحدہ علاحدہ ہو جانے کے لیے کہا جائے گا۔ اہلِ روم کے ساتھ شامل ہونے والے جب ان سے جا ملیں گے تو آواز لگائیں گے کہ صلیب کو غلبہ ہوا۔ اس روز عربوں میں سب سے افضل مہاجرینِ یمن، قبائلِ حمیر، الہان اور قیس ہوں گے۔ یہ اس روز تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں گے۔ چناں چہ قبیلۂ قیس کے لوگ تو اس روز قتل کریں گے، مگر قتل ہوں گے نہیں، اسی طرح قبیلۂ جدلیس والے بھی۔ جب کہ قبیلۂ ازد کے لوگ ماریں گے بھی اور مارے بھی جائیں گے۔ اس روز مسلمانوں کے لشکر کے چار حصے ہوں گے: ایک حصہ شہید ہو جائے گا، دوسرا صبر کرے گا، تیسرا حملہ کرے گا اور چوتھا اپنے دشمن سے جا ملے گا۔

کعب احبار نے مزید کہا کہ اہلِ روم عربوں پر شدید ترین حملہ کریں گے، لہٰذا مسلمانوں کا خلیفہ جو قریشی النسل اور نیک و صالح یمنی ہوگا تین ہزار افراد کے ساتھ آئے گا تو یہ لوگ اپنا ایک امیر منتخب کریں گے، جب کہ خلیفہ کے ساتھ ستر امیر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نیک اور ایک جھنڈے کا سپہ سالار ہوگا۔ اس روز شہید ہو جانے اور صبر کرنے والے: دونوں کا اجر برابر ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہلِ روم پر ہوا اور ایک پرندے کو مسلط کر دیں گے جو اپنے بازو سے ان کے چہروں پر ماریں گے جس سے ان کی آنکھیں پھوٹ جائیں گی اور زمین پھٹ پڑے گی جس میں یہ لوگ دھنس جائیں گے، جب کہ اس سے پہلے تیز و تند آندھیاں چلیں گی اور زلزلے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کی مدد کریں گے اور ان کے لیے وہی اجر مقدر کریں گے جو محمد ﷺ کے صحابہ کے لیے کیا تھا۔ نیز ان کے دلوں کو شجاعت و جرأت سے لبریز کر دیں گے۔ جب رومی اس صابر و ثابت قدم گروہ کی قلتِ تعداد کو دیکھیں گے تو ان میں لالچ پیدا ہوگا اور اعلان کریں گے کہ ساتھیو! ہر کھر والے جانور پر سوار ہو جاؤ، مسلمانوں کو روند کر انہیں ہلاک کر دو۔ مسلمانوں میں سے ایک سوار اپنی زین پر کھڑا ہو کر اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھے گا مگر نہ کنارہ نظر آئے گا اور نہ ہی

سلسلہ کہیں ٹوٹا ہوا، تو وہ زور سے کہے گا بھائیو! تمہارے پاس بڑی خلقت آ گئی ہے اور تمہارے لیے تو صرف اللہ کی مدد ہے؛ اس لیے مر جاؤ اور مار ڈالو۔ چناں چہ مسلمان اپنے ہی میں سے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے۔ خلیفہ کے حکم پر فجر کی نماز پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر نظر ڈالیں گے اور ان کے دلوں میں صبر ڈال دیں گے۔ فرمائیں گے اب صرف میں، میرے فرشتے اور میرے یہ مہاجر بندے باقی رہ گئے ہیں۔ آج پرندوں اور جنگلی جانوروں کا دستر خوان ہوگا جن پر میں رومیوں کا اور ان کے حامیوں کا گوشت کھلاؤں گا اور ان کا خون پانی کی جگہ پلاؤں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ چوتھے آسمان پر واقع اپنے ہتھیار کا خزانہ کھول دیں گے۔ ان کا ہتھیار عزت و جبروت ہے۔ فرشتے مسلمانوں پر اتریں گے، مسلمان اپنی کمانیں پھینک دیں گے، اپنی تلواروں کی میانیں توڑ دیں گے، رومیوں پر ننگی تلواریں سونت لیں گے اور اپنی برچھیوں کا رخ ان کی طرف کر دیں گے۔ جب کہ آپ کا رب اپنا ہاتھ کفار کے ہتھیار کی طرف پھیلا کر انھیں ملا دے گا، لہٰذا وہ کاٹ نہ سکیں گے۔ نیز ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ زنجیر میں جکڑ دیے جائیں گے اور اہلِ توحید کا ہتھیار ان پر مسلط کر دیا جائے گا، لہٰذا اگر کوئی مسلمان میخ سے بھی مارے تو وہ بھی کاٹ دے گی۔ ادھر حضرت جبرئیل و میکائیل اتر کر اپنے ساتھی فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کا دفاع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ روم کو شکست دیں گے۔ چناں چہ مسلمان انہیں ایسے ہی ہکائے لیے جائیں گے جیسے بھیڑ بکری ہوں، یہاں تک کہ انہیں لے کر ان کے بادشاہوں تک پہنچ جائیں گے۔ ان کے بادشاہ رعب و دہشت کے مارے چہروں کے بل گر پڑیں گے، ان کے تاج ان کے سروں سے اتار دیے جائیں گے اور انہیں گھوڑوں نیز پیروں سے روند کر قتل کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ ان کا خون گھوڑوں کے پیٹ کے نچلے حصہ تک پہنچ جائے گا۔ زمین بھی ان کا خون جذب نہ کرے گی۔ جس جنگ میں بھی خون گھوڑوں کے پیٹ کے نچلے حصہ تک پہنچ جائے تو وہی ملحمہ اور ذبح ہے۔ یہ رومیوں کے ملک کا خاتمہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ زمین کے جزیروں میں فرشتوں کو بھیجیں گے جو وہاں کے لوگوں کو بتائیں گے کہ رومی قتل کر دیے گئے ہیں۔

۱۱۹۶- عمران بن سُلیم کلاعی سے روایت ہے کہ کسی عورت نے اپنے گھر میں نہیں تیار کی کوئی چیز جو اس کے لیے ایک وضوء کے لوٹے اور دو جوتوں سے بہتر ہو۔ ہلاکت ہو موٹی عورتوں کے لیے اور مبارک باد ہو فقراء و مساکین کے لیے۔ نیز فرمایا تم اپنی خواتین کو نعل دار موزے پہناؤ اور انہیں

www.RaddeShakeeliyat.com

گھروں کے اندر پیدل چلنے کی تعلیم دو۔ اس لیے کہ قریب ہے کہ انہیں اس کی ضرورت پڑے۔

۱۱۹۷-حضرت ابو الزاہریہ نے فرمایا اہلِ روم مقام بہراء کے گرجا گھر تک پہنچ جائیں گے، اسی وقت لوگوں کا اجتماع ہوگا، یہ جماعت گرجا گھر سے آگے حمص تک نہ جا سکے گی۔ پھر مسلمان ان کی طرف لوٹ کر آئیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔

☆ابو بحریہ سے روایت ہے کہ اہلِ روم روانہ ہو کر بہراء کے گرجا گھر پر فروکش ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کا بادشاہ اپنی صلیب اور جھنڈے "فحمایا" کے ٹیلے پر رکھ دے گا۔ ان کی اولین ہلاکت انطاکیہ کے ایک شخص کے ہاتھوں ہوگی جو لوگوں کو بلائے گا، چناں چہ کچھ مسلمان اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں گے تو وہی سب سے پہلے ان پر حملہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے۔

۱۱۹۸-محدث ابو بکر بن عیاشؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے شیوخ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جب ایسا ہو تو اہلِ حمص! تم اپنے گھروں کے اندر ہی رہنا، اس لیے کہ تمہاری ہلاکت "فحمایا" کے ٹیلے کے پاس ہوگی، اہلِ روم تم تک نہ پہنچیں گے۔ جو شخص گھر میں سمٹ کر بیٹھا رہے بچ جائے گا اور جو دمشق کی طرف چلے گا وہ پیاس سے مر جائے گا۔

۱۱۹۹-ابو عامر الہانی سے روایت ہے کہ میں حضرت تبیع کے ساتھ بابِ رُستن سے نکلا تو انہوں نے مجھے خطاب کر کے کہا ابو عامر! جب یہ دونوں کوڑہ خانے ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اپنے اہل خانہ کو حمص سے نکال لینا۔ میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کر سکا تو؟ فرمایا جب انطرسوس حمص میں داخل ہو جائے، پھر اس انگور کے درخت کے نیچے تین سو شہید قتل ہو جائیں تو اپنے اہلِ خانہ کو حمص سے باہر نکال دینا۔ میں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکا تو؟ فرمایا جب "قطیع" کے علاقے میں اونٹ کا سر (رأس الجمل) نکلے جو اقرع اور یافا کے درمیانی علاقے کو غرقِ آب کر دے تو اپنے گھر والوں کو حمص سے باہر کر دینا۔ میں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکا تو؟ فرمایا پھر تمہیں بھی وہ مصیبت پہنچے گی جو اہلِ حمص کو پہنچنے والی ہے۔ میں نے عرض کیا انہیں کیا تکلیف پہنچنے والی ہے؟ فرمایا اس وحمص کے لیے بڑی گندگی اور بدبو ہوگی۔ پھر آگے چلے جب "مسحل" کے گرجا گھر پہنچے تو فرمایا ابو عامر! کیا تم اس لکڑی کو دیکھ رہے ہو؟ یہ اس روز مسلمانوں کا منجنیق ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ انطرسوس کے داخلے اور راس الجمل کے خروج میں کتنی مدت ہوگی؟ فرمایا تین سال مکمل کرنا اس کے لیے جائز نہ ہوگا اور یہی پہلا ملحمہ ہوگا۔

۱۲۰۰-کعب احبار سے روایت ہے کہ میری ملاقات حضرت ابو ذر غفاریؓ سے ہوئی جو

حضرت ابو عرباضؓ کی مجلس سے اٹھ کر آ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا ابو ذر! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا اپنے دین کی بابت رو رہا ہوں۔ کعب احبار نے ان سے عرض کیا آپ رو رہے ہیں جب کہ ابھی جلد ہی رسول اللہ ﷺ کو الوداع کہا ہے، لوگ خیر کے ساتھ ہیں اور اسلام بھی تازہ تازہ ہے؟ یہاں تک کہ بابِ یہود سے باہر آ گئے، پھر ایک کوڑی پر کھڑے ہو کر عرض کیا ابو ذر! اس شہر والوں پر ضرور ایسا دن آئے گا جب ساحل کی طرف سے ان کے پاس خوف و دہشت آئے گی۔ چناں چہ یہ لوگ ان کی طرف جائیں گے، سلیمان گھاٹی میں ان سے مڈ بھیڑ ہوگی اور ان سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے، چناں چہ یہ لوگ انہیں اس کی وادیوں اور گھاٹیوں میں قتل کریں گے۔ ابھی اسی حال میں ہوں گے کہ انہیں پیچھے سے ایک خبر ملے گی کہ اہلِ حمص نے اس کے دروازے وہاں موجود مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں پر بند کر دیا ہے۔ لہٰذا مسلمان حمص لوٹیں گے اور اس کا محاصرہ کر لیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دیں گے۔ اگر اس شہر کے لوگوں کو "مسحل" کے گرجا گھر میں موجود سامانِ نفع کا علم ہو جائے تو اس کی لکڑیوں پر تیل کی مالش کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر فتح دیں گے تو مسلمان وہاں جس کو بھی سفر کے لائق آدمی کو پائیں گے اسے قتل کر ڈالیں گے، یہاں تک کہ ایک مسلمان دوسرے عیسائی شخص کو قتل کرے گا حالانکہ دونوں نے ایک ہی عورت کے پستان سے دودھ پیا ہوگا اور یہاں تک کہ حمص سے ایک نہر نکلے گی جس میں گرنے والا پانی خون بن جائے گا جس میں کسی دوسری چیز کی آمیزش نہ ہوگی۔

۱۲۰۱-صفوان سے روایت ہے کہ ہم سے بعض مشائخ نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں ایک شخص آ کر اترا، اس وقت میں "عرفہ" میں اپنے ایک داماد کے یہاں تھا۔ اس نے کہا کیا آج کی رات یہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے؟ چناں چہ گھر والوں نے اسے ٹھہرایا۔ ہم نے اسے حسنِ سلوک کے قابل انسان پایا، غور سے دیکھا تو محسوس ہوا کہ جیسے وہ علم کی طلب میں نکلا ہو۔ اس نے کہا کیا آپ لوگوں کو "سوسیہ" کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! کہنے لگا وہ کہاں ہے؟ ہم نے کہا سمندر کی طرف ایک کھنڈر ہے۔ کہنے لگا کیا وہاں کوئی چشمہ بھی ہے جہاں تک سیڑھیوں سے اترتے ہیں اور اس کا پانی ٹھنڈا نیز میٹھا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا کیا اس کے برابر میں کوئی کھنڈر قلعہ ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ اس کے بعد ہم نے اس سے پوچھا بندۂ خدا! تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں قبیلۂ اشجع سے تعلق رکھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا جو کچھ تم نے معلوم کیا اس کا کیا ماجرا ہے؟ کہنے

www.RaddeShakeeliyat.com

لگا کہ سمندری راستہ سے اہلِ روم کی کشتیاں آئیں گی اور وہ لوگ اسی چشمہ کے پاس ٹھہریں گے اور اپنی کشتیاں جلا دیں گے۔ اہلِ دمشق ان کی طرف فوج بھیجیں گے۔ اہلِ روم تین روز تک اہلِ دمشق سے کہیں گے کہ یہ شہر ہمارے لیے خالی کر دو، لیکن اہلِ دمشق انکار کر دیں گے، چناں چہ ان میں باہم جنگ ہوگی۔ جنگ کے پہلے روز فریقین کے لوگ برابر سرابر مارے جائیں گے۔ دوسرا دن دشمن کے لیے نقصان دہ ہوگا اور تیسرے روز اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے۔ چناں چہ تھوڑے ہی رومی اپنی کشتیوں تک پہنچ سکیں گے، جب کہ وہ زیادہ تر کشتیاں پہلے ہی جلا چکے ہوں گے۔ یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اس شہر سے کسی صورت نہیں ہٹ سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی شکست دیں گے اس وقت مسلمانوں کی صف کھنڈر شدہ اس برج کے مقابل ہوگی۔ ابھی یہی حالت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا ہوگا کہ ان کے پیچھے سے یہ خبر ملے گی کہ اہلِ قنّسرین دمشق کی طرف آ رہے ہیں اور یہ کہ رومیوں نے ان پر حملہ کر دیا ہے۔ یہ رومی حسبِ پروگرام زمینی اور سمندری ہر دو راستہ سے آئیں گے۔ اس وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ دمشق ہوگا۔

۱۲۰۲- جبیر بن نفیر حضرمی سے روایت ہے کہ کعب احبار نے ان سے بیان کیا کہ مغرب میں ایک ملکہ ہے جو ایک قوم کی بادشاہ ہے۔ یہ لوگ اپنے نصرانی ہونے کے دعویدار ہیں۔ یہ لوگ اس امت (امت محمدیہ) پر حملہ کی نیت سے کشتیاں بناتے ہیں۔ جب بنا کر فارغ ہوتے ہیں اور اس میں کھانے پینے اور جنگ کے سامان لا دیتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ان کشتیوں پر سوار ہوں گے اللہ کی مرضی ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ تیز و تند آندھی بھیجتے ہیں جو کشتیوں کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ وہ لوگ اسی طرح مسلسل کشتیاں بناتے اور یہی بات کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی کہ یہ لوگ روانہ ہوں تو یہ کہیں گے کہ ہم ان شاء اللہ کشتیوں پر سوار ہوں گے۔ چناں چہ ایک ہزار کشتیوں پر روانہ ہوں گے، اتنی بڑی تعداد میں کشتیاں بیک وقت سمندر میں کبھی نہ ڈالی گئی ہوں گی۔ جب ان کا گزر اہلِ روم کے علاقے سے ہوگا تو رومی گھبرا جائیں گے اور کہیں گے آپ لوگ کون ہیں؟ یہ کہیں گے کہ ہم عیسائی مذہب کے متبع ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ہمارا رخ اس قوم کا ہے جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس نے دوسری قوموں کو مغلوب و مظلوم بنا رکھا ہے۔ اب یا تو ہم ان پر غالب آئیں گے یا پھر وہ ہم پر غالب آ جائیں گے۔ اس پر اہلِ روم کہیں گے کہ یہ قوم وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے ملک کو

اجاڑ دیا، ہمارے مردوں کو مار ڈالا اور ہمارے بچوں اور عورتوں کو خادم بنا لیا ہے، اس لیے آپ لوگ ان کے خلاف ہماری مدد کریں، چناں چہ تین سو پچاس کشتیوں سے یہ لوگ اہلِ روم کی مدد کریں گے۔ پھر یہ لوگ وہاں سے روانہ ہو کر شہر ''عکّا'' میں لنگر انداز ہوں گے جہاں اپنی کشتیوں سے اتر کر انہیں جلا دیں گے اور اعلان کریں گے کہ یہ ہمارا ملک ہے، ہم اسی میں جئیں گے اور مریں گے بھی۔ اس اعلان کی اطلاع خلیفۃ المسلمین کو ہوگی جو اس وقت بیت المقدس میں ہوگا۔ وہ دل دل میں سوچے گا کہ اتنا زبردست دشمن آ گیا ہے جس سے مقابلے کی تاب تمہارے اندر نہیں ہے لہٰذا حاکم مصر اور حاکم عراق کے پاس مدد کے لیے وفود بھیجے گا۔ جب یہ وفد مصر سے واپس ہوگا تو بتائے گا کہ مصر والوں نے یہ کہا ہے کہ ہم خود دشمن کے بالکل سامنے ہیں اور تمہارا دشمن تمہاری طرف سمندری راستہ سے آیا ہے، جب کہ ہم اس سمندر کے ساحل پر رہتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ تمہاری بیوی بچوں کی طرف سے تو ہم جنگ کریں اور اپنی بیوی بچوں کو دشمن کے لیے چھوڑ دیں۔ اہلِ عراق بھی یہی جواب دیں گے۔ عراق سے واپس ہونے والے وفد کا گزر جب حمص سے ہوگا تو وہ دیکھے گا کہ وہاں عجمیوں نے، حمص میں موجود مسلمان بچوں اور عورتوں کے لیے شہر کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ انہیں خبر ملے گی کہ عرب سب کے سب ہلاک ہو گئے، مگر یہ لوگ اس خبر کو جھٹلا دیں گے، تا آں کہ یہی خبر انہیں تین مرتبہ ملے گی۔ مسلمانوں کا حاکم کہے گا کیا میں اس کا انتظار کروں کہ ملک شام کے ہر شہر کے لوگوں پر اسی طرح دروازے بند کر دیے جائیں۔ چناں چہ لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہے گا کہ ہم نے آپ کے مصری نیز عراقی بھائیوں کے پاس مدد کے لیے وفود بھیجے تھے، مگر انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، جب کہ خلیفہ حمص کی صورتِ حال کو چھپا لے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف سے بھی تمہاری کوئی مدد آنے والی نہیں ہے، لہٰذا اپنے دشمن کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ چناں چہ دشمن سے مسلمانوں کی مڈبھیڑ عکّا کے نشیبی حصہ میں ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں کعب کی جان ہے کہ دشمن اہلِ شام کے سامنے اتنی دیر بھی نہ ٹھہر سکے گا جتنی دیر میں تم اپنے کپڑوں میں لپٹتے ہو اور وہ شکست کھا جائے گا۔ دشمن ساحل کی طرف آئے گا، مگر اسے وہاں بھی کوئی مدد کرنے والا نہ ملے گا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان وادیٔ عکّا میں دشمن کی گدیاں کاٹ رہے ہیں۔ دشمن بھاگ کر لبنان کے پہاڑوں میں پہنچ جائے گا۔ ان میں سے صرف دو سو آدمی ہی بچ پائیں گے جو لبنان کے پہاڑوں

www.RaddeShakeeliyat.com

سے ہوتے ہوئے روم کے پہاڑوں میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد مسلمان حمص کی طرف لوٹیں گے اور اس کا محاصرہ کرلیں گے۔ حمص کے اندر سے تمہاری طرف ایسے سر پھینکے جائیں گے جنہیں تم پہچانتے ہو گے سوائے ایک یا دو، سروں کے۔ لہٰذا اس روز سے حمص غیر آباد ہو جائے گا، پھر کبھی آباد نہ ہوگا اور کہیں گے کہ ایسے شہر میں ہم کس طرح رہیں جس میں ہماری عورتوں کی آبرو ریزی کی گئی ہو۔

☆ علامہ شیبانی کہتے ہیں کہ شہر ''یافا'' کے گولر کے درختوں کے نیچے بارہ سو بادشاہ جمع ہوں گے جن میں سب سے کم تر بادشاہ روم کا ہوگا۔

۱۲۰۳- کعب احبار نے کہا کہ مہدیٔ منصور کے لیے آسمان و زمین والے نیز آسمان کے پرندے دعائے رحمت کریں گے، مہدی بیس سال تک رومیوں کے ساتھ جنگ نیز دوسری لڑائیوں میں مبتلا رہنے کے بعد ملحمہ کبریٰ میں وہ اور ان کے ساتھ دو ہزار افراد اور شہید ہو جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک امیر اور سپہ سالار ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد اتنی بڑی مصیبت مسلمانوں کو کبھی نہ پہنچی ہوگی۔

۱۲۰۴- محدث ارطاۃ بن منذر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عامر الہانی سے سنا کہ میں حضرت تبیع کے ساتھ بابِ رستن سے نکلا تو مجھ سے فرمانے لگے ابو عامر! جب یہ دونوں کوڑہ خانے ریزہ ریزہ کر دیے جائیں تو اپنے گھر والوں کو شہر حمص سے نکال لینا۔ میں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکا تو؟ فرمایا جب انطرسوس داخل ہو جائے اور حمص کے تین سو مسلمان شہید ہو جائیں تو اپنے اہلِ خانہ کو حمص سے نکال لینا۔ میں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکا تو؟ فرمایا پھر جب اندلس سے ایک ہزار بادبانی کشتیوں کے ساتھ رأس الجمل نکلے اور انہیں اقرع اور یافا کے درمیانی علاقے میں الگ الگ بھیج دے تب اپنے اہلِ خانہ کو حمص سے نکال لینا۔ میں نے عرض کیا اہلِ حمص پر کیا مصیبت آئے گی؟ فرمایا وہاں کے غیر عربی لوگ وہاں موجود مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں پر شہر کا دروازہ بند کر دیں گے۔ ابو عامر الہانی کا بیان ہے کہ پھر ہم احتیاط سے چلتے رہے، جب ''مسحل'' کے گرجا گھر پہنچے تو فرمایا اس کی لکڑیوں کو دیکھ رہے ہو، اس روز یہی مسلمانوں کی منجنیق بنے گی۔ میں نے عرض کیا کہ راس الجمل اور انطرسوس میں کتنی مدت ہوگی؟ فرمایا تین سال مکمل نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد فرمایا اہلِ روم تین مرتبہ نکلیں گے: چناں چہ یہ پہلا خروج ہے اور دوسرے خروج میں سمندر کے راستہ سے ایک ہزار کشتیوں کے ساتھ ایک لشکر آئے گا۔ ہر دستہ کو اس کے حصہ کی کشتیاں الگ الگ دے دی جائیں گی اور ایک ہی روز نکلنے اور حملہ کرنے کا وعدہ کریں گے۔ جب وہ دن آئے گا تو ہر دستہ اپنے قریبی مسلمانوں پر حملہ کرے گا۔ یہ لوگ اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور

ان کے بادبانوں کا خیمہ بنالیں گے۔ اس کے بعد پورے ملکِ شام میں سخت لڑائی ہوگی، مگر کوئی لشکر دوسرے پر غالب نہ آسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نصرت و فتح روک دیں گے، ہتھیاروں کو مسلط کر دیا جائے گا اور لوگ عاجز آجائیں گے۔ یہاں تک کہ مسلمان شہروں میں قلعہ بند ہو جائیں گے۔ رومیوں کی لکڑیاں ان شہروں کے بیچ میں گریں گی۔ اس وقت عجمی مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں پر حمص کا دروازہ بند کر دیں گے۔ چناں چہ سرزمین فلسطین میں مسلسل چار روز تک شدید لڑائی ہوگی۔

☆ ابن زاہریہ نے بیان کیا کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے پہلے اور آخری دن کا حال بتا دوں۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ چوتھے روز مسلمانوں کو فتح دیں گے اور رومیوں کو شکست ہوگی۔ مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور ہر وادی اور پہاڑی میں انہیں قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ رومیوں میں سے بچ جانے والے قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ ہی دنوں کے بعد تمہارے پاس صلح کی درخواست بھیجیں گے۔

☆ کعب احبار نے کہا کہ چناں چہ تم لوگ ان سے صلح کرلو گے جو دس سالوں تک قائم رہے گی۔ اسی صلح کے زمانہ میں ایک عورت پہاڑی راستہ امن و امان کے ساتھ طے کرے گی۔ نیز تم اور اہلِ روم قسطنطنیہ کے آگے ان کے ایک دشمن پر حملہ کرو گے جس میں ''عقیر ان'' پر فتح حاصل ہوگی۔ جب تم واپس ہو گے اور قسطنطنیہ کو دیکھو گے تو سمجھو گے کہ تم اپنے لوگوں اور صلح والوں میں پہنچ گئے ہو۔ پھر تم لوگ اور اہلِ روم کوفہ پر حملہ کرو گے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دو گے۔ اسی طرح تم دونوں مل کر بعض اہلِ مشرق پر حملہ کرو گے۔ ان پر بھی تمہیں فتح ملے گی، چناں چہ ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بناؤ گے اور مال و دولت لے لو گے۔ واپسی میں تم لوگ ایک جگہ ٹھہرو گے اور مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کرو گے تو رومی کہیں گے کہ ان بچوں اور عورتوں میں سے بھی ہمارا حصہ دو۔ اس پر مسلمان جواب دیں گے کہ ہمارے دین میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لیے تم دوسرے اموال میں سے لے لو، مگر رومی ضد کریں گے کہ ہم تو ہر ایک چیز میں سے لیں گے۔ مسلمان پھر کہیں گے کہ تم عورتوں، بچوں تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ رومی کہیں گے کہ تمہیں غلبہ ہمارے نیز ہماری صلیب کے سبب ہی ملا ہے۔ مسلمان کہیں گے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نصرت کی ہے۔ ان میں یہی بات ہو رہی ہوگی کہ رومی صلیب بلند کریں گے۔ اس پر مسلمان غصہ ہو جائیں گے اور ایک مسلمان اچھل کر صلیب توڑ ڈالے گا۔ اس کے بعد مسلمان اور رومی الگ الگ ہو جائیں گے اور ان میں لڑائی بھی ہوگی۔ رومی غیظ و غضب میں اپنے بادشاہ کے پاس جا کر کہیں گے کہ عربوں نے

www.RaddeShakeeliyat.com

ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے، ہمارا حق ہمیں نہیں دیا، ہماری صلیب کو توڑ ڈالا اور ہمارے ہی بعض آدمیوں کو قتل بھی کیا ہے۔ اس سے ان کا بادشاہ شدید غصہ ہوگا اور رومیوں کا ایک بڑا لشکر اکٹھا کرے گا۔ نیز دوسری قوموں سے بھی حتی الوسع صلح کرے گا تو یہ اولین ملحمۂ عظمیٰ ہوگا۔ اس کے بعد رومی روانہ ہوں گے۔ چناں چہ مسلمان بھی ان سے جنگ کے لیے چل پڑیں گے۔ اس وقت مسلمانوں کا خلیفہ ایک یمنی شخص ہوگا۔ کعب احبار کہتے تھے کہ وہ یمنی خلیفہ قبیلۂ قریش سے تعلق رکھے گا۔ سرزمینِ شام کے ابتدائی حصہ میں جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کی بہ نسبت رومیوں کو کچھ فائدہ ہوگا، یہاں تک کہ یہ لوگ مسلمانوں کو ان کے خیموں سے باہر نکال دیں گے۔ اسی طرح جب بھی ان میں جنگ ہوگی رومیوں کو کچھ فائدہ ہی رہے گا۔ اسی طرح یہ خبریں حمص پہنچیں گی۔ یہی حالت رہے گی یہاں تک کہ حمص والوں کو گرد وغبار اور افراتفری دکھائی دے گی۔ اس وقت تمام اہلِ حمص: بچے، عورتیں اور جو بھی وہاں کمزور ہوں گے دمشق کی طرف بھاگیں گے تو حمص اور ''عقاب'' گھاٹی کے بیچ میں پیاس کی وجہ سے ہزاروں لوگ مرجائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک ایک عورت کو اس طرح ڈھونڈھا جائے گا جیسے گم شدہ گھوڑے کو تلاش کیا جاتا ہے کہ بھائی سنو! کسی نے فلانہ بنتِ فلاں کو دیکھا ہے؟ ایک شخص کہے گا اللہ کے بندے! میں نے اسے اس حال میں فلاں جگہ دیکھا ہے کہ اس نے اپنے پیر میں دوپٹے سے پٹی باندھ رکھی تھی اور پیر خون سے لت پت تھا۔

مسلمانوں اور اہلِ روم میں شدید لڑائی ہوگی، فتح ونصرت روک دی جائے گی، ہتھیار کو ایک دوسرے پر مسلط کردیا جائے گا، چناں چہ ہتھیار کسی بھی چیز سے چوکے گا نہیں۔ اس ایک روز میں خلیفۂ مسلمین ستر سپہ سالاروں کے ساتھ شہید ہوجائے گا۔ پھر لوگ ایک قریشی شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اس وقت ہر چھوٹا بڑا کاشت کار رومیوں کے ساتھ شامل ہوجائے گا، اسی طرح قبائل سو فیصد اپنے جھنڈوں کے ساتھ رومیوں سے مل جائیں گے۔ مسلمان جمے رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں کا ایک گروہ کفر میں شامل ہوجائے گا، ایک گروہ بھاگ کھڑا ہوگا اور ایک کو نصرت وفتح ملے گی۔ اس کے بعد رومی کہیں گے جماعتِ عرب! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہیں ہم سے لڑنا ناگوار ہے، اس لیے ان لوگوں کو جو اصلاً رومی تھے، انہیں ہمارے حوالے کردو اور تم اپنے علاقے اور اپنے موالی وممالیک کے پاس چلے جاؤ۔ اس پر اہلِ عرب رومیوں کو جواب دیں گے کہ ان لوگوں نے تمہاری بات سن لی ہے اور انہی کو بہتر علم ہے۔ اس وقت موالی وممالیک ناراض ہوں گے، عربوں سے کہیں گے کہ کیا آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کی بابت کوئی چیز

ہے؟ چناں چہ ممالیک اپنے میں سے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، پھر الگ ہوکر ایک طرف سے یہ لوگ جنگ کریں گے اور دوسری طرف سے عرب۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت نازل کریں گے، لہٰذا رومیوں کا بادشاہ مارا جائے گا اور رومی شکست سے دوچار ہوں گے۔ کچھ لوگ گھوڑوں کی پشت پر زینوں پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکاریں گے اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ اس فتح کو کبھی واپس نہیں لیں گے، یہاں تک کہ تم ہی اس سے پھر جاؤ، چناں چہ مسلمان رومیوں کا پیچھا کریں گے اور ہر وادی اور پہاڑی پر انہیں قتل کریں گے، نہ کوئی تہ خانہ اس سے انکار کرے گا نہ ہی کوئی شہر، یہاں تک کہ رومی قسطنطنیہ جاکر ٹھہریں گے۔ اسی وقت مسلمانوں کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے کچھ لوگوں سے ہوگی جو مسلمانوں کے ساتھ اس فتح میں شریک رہیں گے۔ مسلمان شہر کے ایک کنارے سے اللہ اکبر کہیں گے جس سے فصیل کی دیوار گرجائے گی اور مسلمان شہر میں داخل ہوجائیں گے۔ اس دوران کہ مسلمان قسطنطنیہ کے اموال اور قیدی اکٹھا کررہے ہوں گے، کہ شہر کے دوسرے کنارے پر آسمان سے آگ گرے گی جس سے شہر شعلہ زن ہوجائے گا اور مسلمان تمام اموالِ غنیمت لے کر شہر سے نکل پڑیں گے اور ''فرقدونہ'' میں ٹھہریں گے، اسی اثناء میں کہ وہ اللہ کا عطا کردہ مالِ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے اچانک وہ سنیں گے کہ دجال ان کے اہل خانہ کے درمیان نکل آیا ہے۔ جب واپس لوٹیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ خبر غلط تھی، لہٰذا مسلمان بیت المقدس چلے جائیں گے جو خروجِ دجال تک مسلمانوں کی پناہ گاہ رہے گا۔

۱۲۰۵- حضرت ابوزاہریہ سے روایت ہے کہ اہل روم ''بہراء'' کے گرجا گھر تک پہنچیں گے تو اس وقت سخت معرکہ ہوگا لہٰذا وہاں سے آگے ''حمص'' تک نہ جاسکیں گے۔ مسلمان لوٹ کر ان کی طرف آئیں گے اور بحکم خداوندی ان کو شکست سے دوچار کریں گے۔

۱۲۰۶- کعب احبار نے حضرت معاویہؓ سے بیان کیا کہ حمص میں لوگوں پر جنگ کے سبب ایسی دہشت طاری ہوگی کہ حمص سے تیزی کے ساتھ نکلیں گے اس حال میں کہ دنیا کی دولت اپنے پیچھے چھوڑ دیں گے۔ یہاں تک کہ ایک عورت نکلے گی، اس کے پیچھے پیچھے اس کی لڑکی چلے گی، اپنی چادر اتار پھینکے گی اور پوچھے گی کہاں جارہی ہو؟ ان نکل کر جانے والوں میں سے ستر ہزار لوگ دمشق اور ثنیۃ العقاب کے بیچ میں پیاس کی وجہ سے مرجائیں گے اور ایک شخص اپنی بیوی کو ہر نشیبی جگہ میں تلاش کرے گا اور آواز لگائے گا کہ اسے کسی نے دیکھا ہے، کسی نے اس کی بھنک پائی ہے؟ تو کوئی کہے گا میں نے اسے فلاں درخت کے پاس دیکھا ہے کہ وہ بچے کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھی

www.RaddeShakeeliyat.com

اور اپنی پنڈلیوں پر اپنی اوڑھنی باندھ رکھی تھی۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بعد اس نے کیا کیا؟ اہلِ حمص! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنی ان عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوگے، جب کہ بھاری بدن والی عورتیں دشمنوں کے ہاتھ لگ جائیں گی۔ اس زمانے میں جب لوگوں نے یہ حدیث سنی تو جس بھاری بدن کی عورت کو دیکھتے اس پر لعنت بھیجتے تھے۔

۱۲۰۷-کعب احبار نے کہا کہ بادشاہِ روم "سہراء" کے گرجا گھر میں قیام کرے گا تو گرجا گھر کے پاس شدید جنگ ہوگی یہاں تک کہ خون اس بڑے سفید چتکبرے پتھر تک پہنچ جائے گا۔

☆ان سے ہی دوسرے طریق سے روایت ہے کہ حمص اور عقاب گھاٹی کے درمیان پیاس کے سبب ستر ہزار لوگ مرجائیں گے۔ لہٰذا تم میں سے جس کو وہ زمانہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ حمص کے مشرقی راستہ سے "سربل" جائے، سربل سے خمیراء، خمیراء سے ذخیرہ، ذخیرہ سے نیک، نیک سے قطیفہ اور قطیفہ سے دمشق۔ جو یہ راستہ اختیار کرے گا اسے برابر پانی ملے گا۔

اسی طریق سے کعب احبار سے روایت ہے کہ تم لوگ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک اہلِ جزیرہ اہلِ قنسرین پر حملہ آور نہ ہوں گے اور اہلِ قنسرین اہلِ حمص پر۔ جب ایسا ہوگا تو اس وقت سخت معرکہ ہوگا جس سے گھبرا کر لوگ دمشق کی طرف بھاگیں گے۔

۱۲۰۸-اس روایت کا مضمون روایتِ بالا کے ہی مطابق ہے۔

۱۲۰۹-محدث ابو تیاح سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد صاحب نے فرمایا بیٹے! ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں ان کے بال بچے ہلاکت گاہوں تک پہنچائیں گے۔

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا ہجرت کے بعد ایک ہجرت اور ہوگی۔ اس میں تمام لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرۃ چلے جائیں گے۔ پھر اس کے بعد روئے زمین پر صرف برے لوگ ہی رہ جائیں گے۔ (مسند احمد، ۱۹۹۸/۲ اور ابن عساکر، ۱۴۹/۱)

۱۲۱۰-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا جب منبر سے یہ سنو کہ "عبداللہ کی طرف سے عبداللہ کے نام" تو مصر سے نکل جانا۔

۱۲۱۱-حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! دجال کا خروج پہلے ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول؟ فرمایا پہلے دجال نکلے گا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے، اس کے بعد یہ ہوگا کہ اگر کسی کی گھوڑی نے بچہ دیا ہوگا تو وہ اس بچے پر سواری نہ

کر سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (کنز العمال، حدیث ۳۹۶۸۶)

۱۲۱۲-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں انسان کی خواہش ہوگی کہ کاش وہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ کسی کشتی میں سوار ہوتا اور سمندر کی موجوں میں گم ہو جاتا، کیوں کہ زمین پر مصیبت اس قدر شدید ہو جائے گی۔

۱۲۱۳-بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا قریب ہے کہ دنیا پر ایسا شخص قابض و غالب ہو جو خود بھی کمینہ ہوگا اور اس کا باپ بھی۔

۵۶-اعماق کا بقیہ تذکرہ اور فتح قسطنطنیہ

۱۲۱۴-کعب احبار سے دو سندوں سے روایت ہے کہ شہر قسطنطنیہ نے بیت المقدس کے کھنڈر ہو جانے کی بات سنی تو فخر و غرور میں مبتلا ہو گیا، لہٰذا اس کا نام مستکبرہ (مغرور و متکبر) رکھ دیا گیا اور اس شہر نے کہا کہ میرے رب کا عرش پانی پر بنایا گیا، چناں چہ میں بھی پانی پر تعمیر کیا گیا، تو اس کو اللہ تعالیٰ نے روزِ قیامت عذاب کی وعید سنائی اور فرمایا میں تجھ سے اتارلوں گا تیرے زیورات، تیرے ریشم کے کپڑے، نیز تیری چٹائی اور سب کچھ اور تجھے اس طرح چھوڑ دوں گا کہ تیرے اندر کوئی مرغ بھی بانگ نہ دے گا۔ تجھے ایسا کر دوں گا کہ صرف لومڑیوں سے ہی آباد ہوگا، کوئی پودا نہ ہوگا سوائے خبازی (نباتات کی ایک قسم) اور خودرو گھاس کے۔ نیز فرمایا میں تیرے اوپر تین آگ نازل کروں گا: تارکول کی آگ، گندھک کی آگ اور تیل کی آگ۔ تجھے اس طرح بے آب و گیاہ بنا دوں گا کہ تیرے اور آسمان کے بیچ کوئی چیز حائل نہ رہے گی۔ تیری آواز اور دھواں پہنچے گا، جب کہ میں آسمان پر ہوں گا۔ اس لیے کہ اس شہر میں عرصۂ ہائے دراز سے اللہ کے ساتھ شرک کیا گیا اور غیر اللہ کی عبادت کی جاتی رہی۔ اس شہر میں ایسی لڑکیاں گھومتی پھریں گی جن کے حسن و جمال کی وجہ سے سورج انہیں دکھائی نہ دے گا۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص قسطنطنیہ پہنچ جائے اسے یہ قسطنطنیہ کے بادشاہ کے محل تک جانے سے عاجز نہ کرنے پائیں، کیوں کہ تمہیں اس میں خزانہ ملے گا۔ ان کے بارہ بادشاہ ہیں اور ہر بادشاہ اس خزانے میں اضافہ ہی کرے گا کمی نہ کرے گا، یہ خزانہ تانبے سے بنائے گئے گھوڑے یا گائے کے مجسموں کے اندر ہوگا، ان مجسموں کے سر پر پانی بہہ رہا ہوگا۔ تم لوگ اس کے خزانوں کو ڈھال سے ناپ کر اور

www.RaddeShakeeliyat.com

کلہاڑی سے توڑتوڑ کر بانٹو گے۔ ابھی تم اسی میں مصروف ہوگے کہ اللہ کی وعدہ کردہ آگ کی وجہ سے تم عجلت کرنے لگو گے، لہٰذا جتنا خزانہ تم اٹھا سکو گے لیے جاؤ گے اور ''فرقدونہ'' میں تقسیم کرو گے۔ اسی وقت ملک شام کی طرف سے کوئی آنے والا یہ خبر دے گا کہ دجال نکل گیا ہے۔ چناں چہ جو کچھ تمہارے ہاتھوں میں ہوگا اسے چھوڑ دو گے۔ لیکن جب شام پہنچو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ خبر غلط تھی، بلکہ وہ تو جھوٹی ہوا تھی۔ ابوایوب کی سند میں یہ بھی ہے کہ کعب احبار نے کہا کہ کوئی بھی شخص اپنے گھر سے نکل کر تیری (قسطنطنیہ) کسی دیوار کی طرف پیشاب بھی نہ کرے گا۔

☆ کعب احبار سے مزید روایت ہے کہ جب ملحمۂ کبریٰ یعنی رومیوں سے جنگ ہوگی تو تم میں سے ایک جماعت فرار اختیار کر کے دشمن سے جا ملے گی، دوسری جماعت تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے اور باقی لوگوں کے اوپر ایک پرندہ مسلط کر دیں گے جو ان کی آنکھیں نکال لے گا، اس کے بعد صرف تیسری جماعت رہ جائے گی۔ اے بندگانِ خدا! تم میں سے جس کو بھی یہ صورتِ حال ملے، پھر اس کا نفس اسے پیچھے رہنے پر مجبور کرے تو وہ اپنے پالان کے نیچے داخل ہو جائے یا اپنے خیمے کا کھمبا پکڑ لے اور اسی حالت پر جما رہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس تیسری جماعت کی نصرت کریں گے۔ یہ اس وقت ہوگا جب اہلِ روم کمزور سمجھ کر تمہاری طرف للچائی ہوئی نظر سے دیکھیں گے۔ چناں چہ شاہِ روم کہے گا کہ صبح ہوتے ہی کھر والے جانور پر سوار ہو جانا۔ پھر انہیں (مسلمانوں کو) یکبارگی پیروں تلے روند ڈالنا، تا کہ روئے زمین پر کبھی اس دین (اسلام) کا کوئی ذکر باقی نہ رہ جائے۔

☆ انھوں نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کو غصہ آئے گا، یہاں تک کہ وہ چوتھے آسمان پر آجائیں گے، اسی آسمان پر اللہ کا ہتھیار اور اس کا عذاب ہے اور فرمائیں گے اب صرف میں، میرا دینِ اسلام، اہلِ یمن اور قبیلۂ قیس رہ گئے ہیں۔ آج کے دن میں اپنے بندوں کی ضرور مدد کروں گا۔ اس وقت اللہ کا ہاتھ دونوں صفوں کے درمیان ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ ہاتھ کسی قوم کی طرف بڑھائیں گے تو شکست وہلاکت اس کا مقدر ہوگی۔ اس لیے اہلِ یمن! تم قبیلۂ قیس سے نفرت مت کرو اور قبیلۂ قیس کے لوگو! تم اہلِ یمن سے محبت کرو، کیوں کہ بنوقیس طبیعت اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ نیک ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں کعب کی جان ہے اس روز دینِ اسلام کے دفاع میں اہلِ یمن و بنوقیس! صرف تم ہی جنگ کرو گے۔ قبیلۂ قیس کے لوگ اس روز دشمن کو ماریں گے، مگر خود وہ شہید نہ ہوں گے، جب کہ قبیلۂ ازد کے

لوگ دشمن کو ماریں گے بھی اور ان کے ہاتھ سے مارے بھی جائیں گے، یا کہا کہ مارے نہ جائیں گے اور قبیلۂ لخم وجذام دشمن کو قتل کریں گے، لیکن خود قتل نہ کیے جائیں گے۔

دوسرے طریق سے کعب احبار سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ سبأ اور قاذر کی اولاد کے ہاتھوں فتح ہوگا (ابوعمرو دانی، ۶۰۰/۵، نیز ۶۰۵/۵)

۱۲۱۵- مزید نے بیان کیا کہ شہر ''یافا'' میں ایک معرکہ ہوگا جس میں مسلمان اہل روم سے بدھ، جمعرات، جمعہ، سنیچر اور اتوار کو جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ پیر کے روز مسلمانوں کو فتح دیں گے۔

☆ راوی صفوان کا بیان ہے کہ میں نے اس کی بابت خالد بن کیسان سے دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ ''یافا'' میں رومیوں کو شکست سے دوچار کریں گے تو یہ لوگ وہاں سے چل کر ''اعماق'' میں یکجا ہوں گے، چناں چہ وہاں بھی ایک معرکہ ہوگا جس کو ملحمۂ اعماق کہا جاتا ہے۔

۱۲۱۶- کعب احبار نے بیان کیا کہ روم کا شہر قیساریہ آباد ہوگا یہاں تک کہ مسلمان اس کے سر سبز علاقوں کو رسیوں اور گزوں سے تقسیم کریں گے۔ اس قدر امن وامان ہوگا کہ ایک عورت اپنے خچر پر سوار بیت المقدس کے ارادے سے نکلے گی، اسے تلاش کرنے والا اس کے پیچھے چلے گا، وہ معلوم کرے گی کہ بیت المقدس کا سب سے نزدیک راستہ کون سا ہے، اسے کسی بھی چیز کا خوف نہ ہوگا، لوگ بالکل امن وسکون سے رہیں گے اور مکمل استحکام اور امن ہوگا۔

۱۲۱۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اہلِ روم تمہیں نکال دیں گے یہاں تک کہ تمہیں قبیلۂ خثعم اور جذام کے پاس لے آئیں گے اور زمین کے بالکل کنارے پر کر دیں گے۔

۱۲۱۸- کعب احبار نے بیان کیا اللہ تعالیٰ اہلِ شام کی دو دستوں اور لشکروں کے ساتھ مدد کریں گے جب رومی ان سے جنگ کریں گے۔ ایک مرتبہ ستر ہزار اہل یمن سے اور دوسری مرتبہ اسی ہزار اہلِ یمن سے جو تلواریں کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے اور کہیں گے ہم اللہ کے بندے ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، ہم دشمنانِ خدا سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے طاعون، بھوک اور تکلیف اٹھالیں گے یہاں تک کہ ملک شام سے زیادہ کوئی ملک بیماریوں سے پاک نہ ہوگا۔ شام میں ہونے والا طاعون اور بھوک وغیرہ دوسرے ملکوں میں منتقل ہو جائے گا۔

☆ مزید کہا کہ مغرب میں ''حملِ ضان'' (بھیڑ کا بچہ)(۱) ہے جوان کے بادشاہوں میں سے

(۱) اس کی تفصیل کے لیے دیکھیں روایت: ۱۲۹۴۔

www.RaddeShakeeliyat.com

ایک ہے جو اہلِ شام سے جنگ کے لیے ایک ہزار کشتیاں تیار کراتا ہے۔ جب بھی وہ انہیں تیار کرالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک تند و تیز آندھی بھیجتے ہیں، تا آں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نکلنے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ کشتیاں عکا اور دریا کے درمیان لنگر انداز ہوں گی۔ بادشاہ ہر فوج کو دوسری فوج کی مدد میں مصروف کر دے گا۔ کعب احبارؓ نے پوچھنے پر بتایا کہ یہ دریائے حمص ہے، ارنط کے بہاؤ کی جگہ پر۔ اس کے بہاؤ کی جگہ اقرع سے مضیصہ کے درمیان میں ہے۔

۱۲۱۹- بشر بن عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن بُسر مازنیؓ نے میرا کان پکڑ کر فرمایا بھتیجے! ہو سکتا ہے کہ تم قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پاؤ۔ اگر تم اس کی فتح میں رہو تو اس کا مالِ غنیمت ہرگز نہ چھوڑنا۔ کیوں کہ اس کی فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات سال کا عرصہ ہوگا۔ (ابو عمرو دانی، ۶۰۸/۵)

۱۲۲۰- یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی نے کہا کہ اہلِ روم چالیس روز تک بیت المقدس میں ناقوس بجائیں گے۔ پھر مسلمانوں اور رومیوں کے لشکروں میں کوہِ طور پر مڈبھیڑ ہوگی جس میں مسلمانوں کو اہلِ روم پر فتح حاصل ہوگی، چناں چہ مسلمان انہیں بیت المقدس سے بابِ اریحاء تک پہلے نکالیں گے، پھر انہیں بابِ داؤد سے بالکل باہر کر دیں گے۔ مسلمان انہیں قتل کرتے کرتے سمندر تک پہنچ جائیں گے، لہٰذا ان کے اور بیت المقدس کے درمیان کا علاقہ قیامت تک ''اودیۃ الجیف'' (لاشوں کی وادیاں) کہلائے گا۔

۱۲۲۱- کئی ایک صحابہ کرام سے روایت ہے کہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان معاہدہ صلح ہوگا اس بات پر کہ مسلمان اہلِ روم کی مدد کے لیے قسطنطنیہ لشکر بھیجیں گے۔ پھر پیچھے سے رومیوں کا دشمن ان سے لڑنے کے لیے آئے گا، لہٰذا رومی اور مسلمان دشمن کے مقابلے کے لیے نکلیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں دشمن پر فتح دیں گے، چناں چہ یہ دشمن کو شکست دے کر قتل کریں گے، اس وقت ایک رومی کہے گا صلیب فتح یاب ہوئی، جب کہ ایک مسلمان کہے گا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی فتح ہوئی۔ دونوں طرف کے لوگ یہی بات کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں ایک مسلمان اٹھ کر رومی کے پاس جائے گا اور اس کی گردن تلوار سے مار دے گا۔ اس پر اہلِ روم معاہدہ توڑ دیں گے، یہاں تک کہ جب قسطنطنیہ واپس پہنچیں گے اور مطمئن ہو جائیں گے تو وہاں کے پر امن مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ قتل کرنے کے بعد ان کو احساس ہوگا کہ مسلمان ان سے اِن مسلمانوں کے خون کے بدلے کا مطالبہ کریں گے، لہٰذا اہلِ روم اسّی (۸۰) جھنڈوں کے ساتھ نکلیں گے، ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

☆ محدث ابو قبیل نے بیان کیا کہ جب رومی آئیں گے تو ان کے بعد لوگوں کے لیے وجود و بقا کا کوئی سہارا نہ رہ جائے گا۔ اس روز رومیوں کے ساتھ ترک، برجان اور سقالبہ بھی ہوں گے۔

۱۲۲۲- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب شریف عرب اور شریفِ روم بادشاہ ہوں گے تو ان ہی کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

۱۲۲۳- حضرت مہاجرین حبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آلِ ہرقل کے پانچویں بادشاہ کے زمانے میں جنگیں ہوں گی۔ چناں چہ ہرقل بادشاہ ہوا، پھر اس کا بیٹا قسطہ بن ہرقل، پھر اس کا بیٹا قسطنطین بن قسطہ، پھر اس کا بیٹا اصطفان بن قسطنطین۔ اس کے بعد رومیوں کی بادشاہت خاندانِ ہرقل سے نکل کر ''لیون'' کے ہاتھ میں اور اس کے بعد اس کی اولاد کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ پھر آلِ ہرقل کے پانچویں شخص کے ہاتھ میں بادشاہت واپس آجائے گی اور اسی کے زمانے میں جنگیں ہوں گی۔

۱۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اس وقت سے اب تک اس آسمان کے سایے کے نیچے سب سے افضل مقتولین میں پہلا شخص ہابیل ہے جسے اس کے بھائی قابیل ملعون نے قتل کیا تھا، پھر وہ انبیائے کرام جنہیں ان کی قوموں نے قتل کیا، جب انہوں نے اعلان کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اسی کی لوگوں کو دعوت دی۔ اس کے بعد آلِ فرعون میں صاحبِ ایمان شخص، پھر یاسین کا ساتھی، پھر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، پھر شہدائے بدر، پھر شہدائے احد، پھر شہدائے حدیبیہ، اس کے بعد شہدائے غزوۂ احزاب، پھر شہدائے غزوۂ حنین، ان کے بعد وہ لوگ جو میرے بعد خوارج بد دین کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔ پھر اپنا ہاتھ واپس کر و ان لوگوں کے لیے جو مجاہدین راہِ خدا میں شہید ہوں گے، یہاں تک کہ اہلِ روم کے ساتھ معرکہ ہوگا، ان کے ہاتھوں قتل ہونے والے مسلمان شہدائے بدر کی مانند ہوں گے۔ اس کے بعد ترکوں کے ساتھ جنگ ہوگی، اس میں مارے جانے والے غزوۂ احزاب کے شہداء کے برابر ہوں گے، پھر ملحمۃ الملاحم (سب سے شدید معرکہ) ہوگا، اس میں کام آنے والے مسلمان شہدائے غزوۂ حنین کے برابر ہوں گے۔ اس کے بعد پھر اسلام کی خاطر اہلِ اسلام سے کوئی جنگ نہ ہوگی یہاں تک کہ صور پھونک دیا جائے۔

۱۲۲۵- محدث ابو قبیل سے روایت ہے کہ جب تم لوگ رومیہ کو فتح کرنا تو اس کے مشرقی دروازے کی طرف وہاں کے سب سے بڑے گرجا گھر میں جو کہ مشرقی سمت میں واقع ہے، داخل

www.RaddeShakeeliyat.com

ہونا۔لہٰذا سات دروازوں کو شمار کرنا، پھر آٹھویں دروازے کو اکھاڑنا، کیوں کہ اس کے نیچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، انجیل بالکل صحیح اور تازہ حالت میں اور بیت المقدس کے زیورات ہیں۔

۱۲۲۶-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ ایک شخص فتح کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔

۱۲۲۷-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ قسطنطنیہ پر تین حملے کرو گے: ایک حملہ میں تمہیں بڑی ابتلاء اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دوسرے حملہ میں تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہوجائے گی یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجدیں تعمیر کرلیں گے اور ان کے ساتھ مل کر قسطنطنیہ کے آگے حملہ کریں گے۔اس کے بعد قسطنطنیہ واپس ہوجائیں گے۔تیسرے حملہ میں اللہ تعالیٰ نعرۂ اللہ اکبر کے ذریعہ فتح دیں گے۔پھر یہ شہر تین حصوں میں منقسم ہوجائے گا: ایک تہائی ویرانہ میں تبدیل ہوجائے گا، دوسرا تہائی حصہ نذرِ آتش کردیا جائے گا، جب کہ باقی تیسرے حصہ کو مسلمان آپس میں بانٹ لیں گے۔

۱۲۲۸-محدث ابوقبیل اور یُسیر بن عمرو سے روایت ہے کہ اسکندریہ اور اعماق کے معرکے، طبارس بن اسطبیان بن اخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوں گے۔نیز کہا کہ میں نے سنا ہے کہ طبارس رومیہ میں ہوگا۔

۱۲۲۹-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اہلِ اندلس سمندری راستہ سے آئیں گے، سمندر میں ان کی کشتیاں لمبائی میں پچاس میل پر اور چوڑائی میں تیرہ میل پر پھیلی ہوئی ہوں گی یہاں تک کہ یہ لوگ اعماق میں اتریں گے۔محدث ابن وہب نے کہا کہ یہ لوگ سمندری اور زمینی ہر دو راستے سے آئیں گے۔

۱۲۳۰-انہوں نے مزید فرمایا اندلس میں مسلمانوں کا ایک دشمن موسوم بہ ''ذوالعرف'' ہوگا جو مشرک قبائل میں سے ایک بڑی فوج اکٹھی کرے گا۔اندلس کے مسلمانوں کو معلوم رہے گا کہ وہ فوج کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ چناں چہ وہاں سے مسلمان بھاگ نکلیں گے۔ مسلمانوں میں سے صاحب حیثیت لوگ کشتیوں میں بیٹھ کر شہر ''طنجہ'' چلے جائیں گے، جب کہ وہاں صرف کمزور مسلمان رہ جائیں گے، ان کے پاس طنجہ جانے کے لیے کشتیاں نہیں ہوں گی۔مزید فرمایا پھر اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایک پہاڑی بکرا بھیجیں گے اور سمندر میں اس کے لیے راستہ بنادیں گے، چناں چہ وہ سمندر پار کر جائے گا، تب لوگ سمجھیں گے اور وہ بھی اس بکرے کے پیچھے چل پڑیں گے اور سمندر پار کرلیں گے،

اس کے بعد سمندر حسبِ سابق مل جائے گا۔دشمن کشتیوں میں سوار ان کا پیچھا کریں گے۔جب اہلِ افریقہ کو ان کے آنے کا علم ہوگا تو وہ لوگ نیز اندلس کے تمام مسلمان افریقہ سے نکل کر مصر آجائیں گے، دشمن ان کا پیچھا کرتا ہوا مقامِ مربوط سے اہرام تک کے علاقے میں اترے گا جو پانچ برید(۱) کی مسافت پر محیط ہوگا۔ چناں چہ دشمن سے مقابلے کے لیے مسلمانوں کا پرچم بردار لشکر روانہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ دشمن پر فتح عطا کریں گے، مسلمان انہیں شکست دیں گے اور مقام ''ثوبیہ'' تک قتل کرتے جائیں گے جو کہ وہاں سے دس رات سفر کی مسافت پر ہے۔ مسلمانوں کو اتنا مالِ غنیمت ملے گا کہ اہلِ مصر سات برس تک ان کے سامان، مویشی اور ہتھیار لے جاتے رہیں گے۔ذوالعرف بھی بھاگ کھڑا ہوگا۔اس کے پاس ایک تحریر ہوگی جس میں لکھا ہوگا کہ مصر پہنچنے سے پہلے اسے نہ دیکھے۔اب وہ تحریر دیکھے گا تو اس میں مذہب اسلام کا تذکرہ ہوگا اور اسے اسلام میں داخل ہوجانے کا حکم دیا گیا ہوگا۔چناں چہ وہ اپنی جان کی امان طلب کرے گا، اسی طرح اپنے ان ساتھیوں کی جان کی بھی امان طلب کرے گا جو اس کے ساتھ اسلام قبول کریں گے۔ چناں چہ امان مل جائے گی اور وہ اسلام قبول کر کے مسلمانوں میں شامل ہوجائے گا۔اس کے اگلے سال حبشہ سے ایک شخص آئے گا جس کا نام ''اِسیس'' یا ''اُسیس'' ہوگا اس نے بھاری لشکر جمع کر رکھا ہوگا جس سے ڈر کر مسلمان شہر ''اسوان'' سے بھاگ نکلیں گے، یہاں تک اسوان میں اور اس سے پہلے کے علاقوں میں کوئی بھی مسلمان باقی نہ رہے گا۔ یہ سب مسلمان شہر ''فسطاط'' آجائیں گے۔حبشہ کے لوگ چل کر ''منف'' میں قیام کریں گے۔مسلمان بھی اپنے جھنڈوں کے ساتھ ان کے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر فتح دیں گے، چناں چہ مسلمان ان سے جنگ کریں گے اور انہیں قیدی بنالیں گے اور اس روز ایک حبشی ایک جبہ کے بدلے فروخت ہوگا۔

۱۲۳۱-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ابومحمد جَنبی نے سنا وہ فرمارہے تھے عرب کے کچھ قبائل ''بَاَسرہا'' رومیوں کے ساتھ جاملیں گے، کہتے ہیں میں نے عرض کیا ''بَاَسرہا'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا چرواہوں اور کتوں سمیت۔اس پر سلیم بن عمر نے کہا ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) تو غصہ میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا اللہ نے ایسا چاہ لیا ہے اور اسے طے کردیا ہے۔

۱۲۳۲-انھوں نے ہی فرمایا جب ''ذوالخلصہ''(۲) کی پرستش کی جائے گی، اس وقت رومی

---

(۱) ایک برید آج کل کے حساب سے بارہ میل کے برابر ہوتا ہے۔(۲) یہ ایک گھر کا نام ہے جسے قبیلہ بنوخثعم کا کعبہ یمنی کہا جاتا تھا۔ اس میں الخلصہ نامی ایک بت تھا۔ع۔ر۔بستوی

www.RaddeShakeeliyat.com

ملکِ شام پر غالب وقابض ہو جائیں گے۔

۱۲۳۳-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فتنے اور جنگیں ہوں گی تو دمشق سے موالی وممالیک کی ایک فوج نکلے گی۔ یہ لوگ عربوں میں سب سے زیادہ مکرم ومعزز اور ہتھیار کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں گے، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو استحکام دیں گے۔ (ابن ماجہ، حدیث ۴۰۹۰ اور مستدرک حاکم، ۴/۵۴۸)

۱۲۳۴-کعب احبار نے بیان کیا کہ اگر باشندگانِ رومیہ کا شور وغل نہ ہو تو تم لوگ ڈوبتے وقت سورج ڈوبنے کی آواز سن لیتے۔

۱۲۳۵-مزید بیان کیا کہ عیسائیت کا پہلا شہر رومیہ ہے، اگر اہلِ رومیہ کا شور وشغب نہ ہو تو وہاں کے لوگ سورج کے سجدے میں گرنے کی آواز سن لیں۔

۱۲۳۶-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قسطنطنیہ فتح ہوگا، پھر تم لوگ رومیہ پر حملہ کرو گے، چناں چہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر بھی فتح نصیب کریں گے۔

۱۲۳۷-قبیلۂ حمیر کے ایک شیخ سے روایت ہے کہ افریقہ کے ریگستان میں دشمن سے تمہاری جنگ ضرور ہوگی۔ جب اہلِ روم اٹھارہ ہزار کشتیوں پر سوار ہو کر آئیں گے، تم اس ریگستان میں ان سے جنگ کرو گے اور انہیں شکست دے کر انہی کی کشتیوں سے رومیہ تک پہنچ جاؤ گے۔ جب تم وہاں آؤ گے تو تین مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کرو گے جس کی وجہ سے رومیہ کی فصیل ہل جائے گی، تیسری مرتبہ نعرۂ تکبیر پر ایک میل کے بقدر دیوار گر جائے گی۔ اور مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بدلی بھیجیں گے جو تمہارے اوپر چھا جائے گی، لیکن اس کے باعث تم داخل ہوئے بغیر رکنا مت۔ یہ اندھیرا اس وقت صاف ہوگا جب تم ان کے بستروں پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۲۳۸-حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا پانچ بڑے معرکے وفتنے ہوں گے: ان میں سے دو ہو چکے، جب کہ تین ابھی باقی ہیں: ان میں سب سے پہلا معرکہ ترکوں سے ہوگا جو جزیرہ میں ہوگا۔ دوسرا معرکۂ اعماق ہے اور تیرا معرکۂ دجال۔ اس کے بعد کوئی معرکہ نہ ہوگا۔

۱۲۳۹-انھوں نے ہی فرمایا کہ اہلِ روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ایک سال میں اتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے دس سال میں بڑھتے ہیں۔ اہلِ روم اسے اپنا بادشاہ خود ہی بنالیں گے۔ وہ کہے گا کب تک ایسا ہوگا جب کہ ان لوگوں (مسلمانوں) نے ہمارے ملک کی فلاں جگہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ میں انہیں ہر حال میں نکالوں گا اور ان سے جنگ کروں گا یہاں تک کہ اس جگہ پر قبضہ کرلوں

جس پر انہوں نے قبضہ کر رکھا ہے یا یہ میرے پیروں تلے کی جگہ پر بھی قابض ہو جائیں۔ چناں چہ وہ سات ہزار کشتیوں کے ساتھ نکلے گا اور شہر ''عکّا'' اور ''عریش'' کے بیچ پہنچ کر اپنی کشتیاں جلا دے گا۔ دہشت کے مارے اہلِ مصر، مصر سے اور اہلِ شام، شام سے نکل بھاگیں گے اور جزیرۂ عرب میں آجائیں گے۔ یہ وہی دن ہے جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے اس شر سے جو نزدیک آگئی ہے۔ اس روز رسی اور کجاوہ ایک مرد کے نزدیک اس کے اہل وعیال اور مال ودولت سے زیادہ عزیز ہوگا۔ اس وقت عرب بدوؤں سے مدد لیں گے۔ پھر روانہ ہو کر انطاکیہ کے مضافات میں جب پہنچیں گے تو سب سے بڑا معرکہ ہوگا یہاں تک کہ گھوڑے اپنے پیٹ کے نچلے حصہ تک خون میں گھس کر چلیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت ہر ایک سے اٹھالیں گے، تا آں کہ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! کیا آپ اپنے مؤمن بندوں کی نصرت نہیں کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں، تا کہ شہداء زیادہ ہو جائیں چناں چہ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی واپس ہو جائیں گے اور ایک تہائی لوگ ثابت قدم رہیں گے۔ واپس ہونے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے۔ اہلِ روم کہیں گے کہ ہم تم سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ہر اس شخص کو نکال کر ہمارے حوالے کر دو جو عربوں میں سے نہیں ہے۔ اس پر غیر عرب مسلمان کہیں گے معاذ اللہ کہ ہم اسلام کے بعد کفر اختیار کریں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو غصہ آئے گا لہٰذا وہ اپنی تلوار اور اپنے نیزے سے ماریں گے تو رومیوں میں کوئی خبر دینے والا بھی زندہ نہ رہے گا۔ اس کے بعد مسلمان آگے بڑھتے جائیں گے اور جس شہر سے بھی گزریں گے اسے نعرۂ تکبیر کی برکت سے فتح کرلیں گے۔ جب وہ رومیوں کے شہر آئیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں کا خلیج سوکھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر بھی مسلمانوں کو فتح دیں گے تو اس روز اتنی اور اتنی کنواری لڑکیاں ثیبہ ہو جائیں گی اور اموالِ غنیمت تھیلوں سے تقسیم کیے جائیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خبر ملے گی کہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول ہو چکا ہے، لہٰذا مسلمان واپس لوٹیں گے تو ان سے ''ایلیاء'' کے ایک گھر میں ملاقات ہوگی۔ مسلمان دیکھیں گے کہ وہاں آٹھ ہزار خواتین اور بارہ ہزار جنگ جو محصور ہیں۔ یہ لوگ گزرے ہوئے نیک لوگوں سے بھی افضل ہوں گے۔ اسی دوران کہ یہ مسلمان ایک بدلی کے کہرے کے نیچے ہوں گے اتنے میں وہ کہرا چھنٹے گا اور صبح نمودار ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے موجود ہوں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۲۴۰-حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ عنقریب بنو امیہ میں سے چپٹی ناک والا ایک شخص مصر کا امیر وحاکم ہوگا جس سے اس کی حکومت چھین لی جائے گی تو وہ مدد کے لیے روم چلا جائے گا، چناں چہ اہلِ روم کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے لے کر آئے گا، یہ ملاحم ومعرکوں میں سے پہلا ہوگا۔

☆حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا جب تم دیکھو یا فرمایا جب تم سنو کہ جبابرۂ مصر کی ذریت میں سے کوئی شخص بادشاہ ہوگیا جس کی سلطنت چھن جائے، پھر وہ بھاگ کر روم چلا جائے تو وہ پہلا ملحمہ ومعرکہ ہوگا۔اہلِ روم اہلِ اسلام سے جنگ کے لیے آئیں گے۔ان سے عرض کیا گیا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اہلِ مصر قیدی بنا لیے جائیں گے، وہ تو ہمارے بھائی ہیں کیا یہ بات درست ہے:؟ ہاں! فرمایا جب تم دیکھو کہ اہلِ مصر نے اپنے درمیان کسی امام وخلیفہ کو قتل کر دیا ہے اور تمہارے لیے ممکن ہو تم وہاں سے نکل جانا، لیکن محل کے قریب نہ جانا، اس لیے کہ وہیں سے قیدی بنائے جائیں گے۔

۱۲۴۱-کعب احبار نے رومیہ کی فتح کے ذیل میں بیان کیا کہ مغرب کی جانب سے ایک لشکر، ایک مشرقی لشکر کے ساتھ نکلے گا نہ ان کا کوئی چپو (کشتی کھینے کا ڈنڈا) ٹوٹے گا، نہ کوئی رسی کٹے گی، نہ کوئی بادبان پھٹے گا اور نہ ہی ان کا کوئی کنارہ ٹوٹے گا تا آں کہ یہ لوگ رومیہ میں لنگر انداز ہوں گے اور اسے فتح کر لیں گے۔کعب احبار نے کہا کہ رومیہ میں ایک درخت ہے جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں ہے، اس کے نیچے تین ہزار لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔جس جس نے اس پر اپنا ہتھیار لٹکایا یا اس سے اپنا گھوڑا باندھا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضلِ شہداء ہوگا۔

☆مزید کہا کہ ''نیقیہ'' سے پہلے عموریہ فتح ہوگا، قسطنطنیہ سے پہلے نیقیہ اور رومیہ سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

۱۲۴۲-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ سے عرض کیا گیا پہلے کون سا شہر فتح ہوگا رومیہ یا قسطنطنیہ؟ فرمایا ہرقل کے بیٹے کا شہر پہلے فتح ہوگا، یعنی قسطنطنیہ۔(مسند احمد،۲/۱۷۶،سنن دارمی،۱/۱۲۶،مصنف ابن ابی شیبہ،۵/۳۲۲،ابوعمرو دانی،۵/۶۰۷ اور مستدرک حاکم،۴/۵۵۵،۵۰۸)

۱۲۴۳-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قیامت قائم ہوگی تو رومی تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے، نیز کہا کہ میرے والد صاحب نے ان کو ڈانٹنا چاہا۔پھر فرمایا اگر میں کہہ رہا ہوں

تو بات یہی ہے کہ رومی مصیبت کے وقت زیادہ صابر، شکست کے بعد بہت جلد سنبھلنے والے ہیں۔ ان کا مال ہر بڑے اور چھوٹے کے لیے ہے اور وہ بادشاہوں کے ظلم سے زیادہ محفوظ ہیں۔

۱۲۴۴-حضرت ابن محیریزؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فارس تو صرف ایک یا دو مرتبہ سینگ مارے گا یعنی حملہ کرے گا، اس کے بعد فارس ختم ہو جائے گا، روم کے بعد گروہوں والی قوم ہوگی۔ جب بھی ایک گروہ ختم ہوگا تو اس کی جگہ دوسرا گروہ لے لے گا۔ یہ پہاڑوں اور سمندر والے ہیں۔اسی طرح آخری زمانے تک رہے گا، یہ تمہارے ساتھی ہوں گے جب تک زندگی میں خیر ہوگی۔

۱۲۴۵-محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ جو شخص قسطنطنیہ فتح کرے گا اس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا۔جب کہ محدث ابن لہیعہ نے کہا کہ اہلِ روم کی کتابوں میں ہے کہ اس کا نام ''صالح'' ہوگا۔(۱)

۱۲۴۶-خیثم زیادی سے روایت ہے کہ رومیہ فتح ہوگا بیسان کی رسیوں، لبنان کی لکڑیوں اور شہر مرلیس کی میخوں سے اور تم لوگ تابوتِ سکینہ حاصل کر لو گے جس کے لیے اہلِ شام اور اہلِ مصر میں قرعہ اندازی ہوگی تو وہ اڑ کر اہلِ مصر کے پاس چلا جائے گا۔

۱۲۴۷-حضرت مستورد قرشیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا کہ قیامت قائم ہوگی تو اہلِ روم سب سے زیادہ ہوں گے۔یہ بات حضرت عمرو بن عاص کو معلوم ہوئی تو انہوں نے حضرت مستورد سے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو آپ کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں کہ اللہ کے رسول یوں فرماتے ہیں؟ ان سے حضرت مستورد نے کہا میں نے وہی بات کہی جو اللہ کے رسول سے سنی تھی، اس پر حضرت عمرو بن عاص نے کہا اگر آپ نے یہ بات کہی تو سنیے کہ رومی فتنہ کے وقت سب سے زیاد متحمل، مصیبت میں سب سے زیادہ صابر اور اپنے غریبوں اور کمزوروں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔(صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۳۶ اور معجم طبرانی کبیر،۲۰/۳۰۹)

۱۲۴۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ جنگیں خاندانِ ہرقل سے تعلق رکھنے والے چوتھے یا پانچویں بادشاہ کے ہاتھوں ہوں گی جس کا نام ''طیارہ'' ہوگا۔انھوں نے مزید کہا کہ اس وقت مسلمانوں کا امیر بنو ہاشم کا ایک شخص ہوگا جس کی مدد کے لیے ستر ہزار لوگ یمن سے آئیں گے، یہ سب تلواریں لیے ہوں گے۔

۱۲۴۹-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملحمہ کا تذکرہ فرمایا تو آپ ﷺ نے قوم

(۱)حسنِ اتفاق کہ فاتح قسطنطنیہ کے نام میں یہ دونوں ہی چیز پائی جاتی ہیں: یعنی محمد فاتح جو کہ رجلِ صالح بھی تھے۔ ع۔ر۔بستوی

www.RaddeShakeeliyat.com

کی تعداد کے اعتبار سے ملحمہ کا نام دیا، میں تمہارے سامنے اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ اس معرکہ میں بارہ بادشاہ شریک ہوں گے جن میں سب سے چھوٹا اور سپاہیوں کے لحاظ سے سب سے کم روم کا بادشاہ ہوگا۔ البتہ رومی ہی ان گیارہ کو بلانے والے ہوں گے اور انہوں نے ہی ان لوگوں سے مدد طلب کی ہوگی۔ کسی ایسے شخص پر جو اپنے اوپر اسلام کا کوئی حق سمجھتا ہو، حرام ہوگا کہ اس وقت اسلام کی مدد نہ کرے۔ اس روز مسلمانوں کی کمک صنعاء جَنَد تک پہنچ جائے گی۔ اسی طرح ہر اس آدمی پر بھی حرام ہوگا جو اپنے اوپر عیسائیت کا کوئی حق سمجھے کہ وہ عیسائیت کی مدد نہ کرے، اس روز جزیرہ تیس ہزار عیسائیوں سے ان کی مدد کرے گا۔ ایک شخص مثلاً اپنی کھیتی چھوڑ دے گا اور کہے گا میں عیسائیت کی مدد کے لیے جا رہا ہوں۔ لوہے کو ایک دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا تو اس روز اس آدمی کو کوئی نقصان نہ ہوگا جس کے پاس ایسی تلوار ہو جو ناک نہ کاٹے اس بات سے کہ اس کے پاس اس کے بجائے ایسی تلوار نہ ہو جو کاٹنے والی ہو، اس لیے کہ اس روز زرہ وغیرہ جس چیز پر بھی تلوار رکھے گا وہ اسے کاٹ دے گی۔ اسی طرح لشکر پر نصرت وحمایت نہ کرنا حرام ہوگا۔ دونوں ہی لشکروں کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا اور لوہے کو ایک دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا تاکہ مصیبت مزید سنگین ہو جائے۔ چناں چہ اس روز ایک تہائی مسلمان کام آ جائیں گے، ایک تہائی تعداد بھاگ کھڑی ہوگی اور زمین کے گڑھے میں گر جائے گی۔ یہ لوگ نہ کبھی جنت دیکھ سکیں گے اور نہ ہی اپنے اہل وعیال کو۔ جب کہ ایک تہائی مسلمان ثابت قدم رہیں گے۔ تین روز تک رومیوں پر نظر رکھیں گے اور اپنے ساتھیوں کی مانند بھاگیں گے نہیں۔ جب تیسرا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا مسلمانو! آپ کو کس چیز کا انتظار ہے؟ اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ جیسے کہ تمہارے دوسرے بھائی داخل ہو گئے۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنی نصرت نازل کریں گے اور اپنے دین کے حوالے سے اللہ کو غصہ آئے گا، لہٰذا اپنی تلوار، نیزے اور تیر سے ماریں گے۔ اس دن کے بعد سے قیامت تک کوئی عیسائی ہتھیار نہ اٹھا سکے گا۔ بھاگتے ہوئے رومیوں کی گدی پر مسلمان تلوار سے وار کریں گے جس قلعہ یا جس شہر سے گزریں گے وہ فتح ہو جائے گا یہاں تک کہ مسلمان قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے۔ وہاں اللہ کی تکبیر، تقدیس اور تحمید کریں گے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ بارہ برجوں کے درمیان کی دیوار منہدم کر دیں گے اور مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ جتنے لڑنے والے ہوں گے وہ سب مار دیے جائیں گے اور کنواری لڑکیوں کی بکارت زائل ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قسطنطنیہ اپنا سارا خزانہ ظاہر کر دے گا تو کوئی اس میں سے لے گا کوئی نہیں۔ مگر لینے والا بھی پچھتائے گا اور نہ لینے والا بھی۔ لوگوں نے عرض کیا دونوں ہی کیوں

پچھتائیں گے؟ فرمایا لینے والا اس لیے پچھتائے گا کہ اور زیادہ کیوں نہ لے لیا، جب کہ نہ لینے والا اس پر کہ لیا کیوں نہیں۔ لوگوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمیں آخری زمانے میں دنیا کی رغبت دلا رہے ہیں؟ فرمایا جو کچھ مسلمان قسطنطنیہ سے مال ودولت لے لیں گے، اس سے انہیں آئندہ کے چند سخت سالوں اور دجال سے جنگ کے سالوں میں مدد ملے گی۔ مزید فرمایا ابھی مسلمان قسطنطنیہ ہی میں ہوں گے کہ کوئی آ کر اطلاع دے گا کہ دجال تمہارے ملک میں نکل گیا ہے۔ چناں چہ مسلمان حیرت زدہ واپس ہوں گے، مگر دیکھیں گے کہ دجال تو ابھی نہیں نکلا ہے، تاہم اس کے کچھ دنوں بعد وہ نکل جائے گا۔

۱۲۵۰- محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے آزاد کردہ غلام ابوفراس، موسیٰ بن نصیر اور عیاض بن عقبہ ایک مرتبہ جمع ہوئے تو ان میں فتح قسطنطنیہ کا ذکر چل نکلا۔ چناں چہ انہوں نے قسطنطنیہ میں تعمیر کی جانے والی مسجد کا تذکرہ کیا تو ابوفراس نے کہا کہ جس جگہ وہ مسجد تعمیر ہوگی، مجھے اس کا بخوبی علم ہے۔ موسیٰ بن نصیر نے بھی کہا کہ میں بھی وہ جگہ اچھی طرح جانتا ہوں تو عیاض بن عقبہ نے دونوں سے کہا کہ تم دونوں اپنی بات میرے کان میں کہو۔ چناں چہ انہوں نے بتائی تو فرمایا تم دونوں نے ہی بالکل درست کہا۔ اس کے بعد ابوفراس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ قسطنطنیہ پر تین مرتبہ حملہ کرو گے: پہلا حملہ تمہارے لیے بڑی ابتلاء ہوگا۔ دوسرے میں صلح ہوگی، لہٰذا مسلمان وہاں ایک مسجد تعمیر کریں گے اور قسطنطنیہ کے آگے جنگ کریں گے، اس کے بعد قسطنطنیہ واپس ہو جائیں گے۔ تیسرے حملہ میں اللہ تعالیٰ اسے نعرۂ تکبیر کی برکت سے فتح کرا دیں گے جس میں اس کا ایک تہائی حصہ کھنڈر بن جائے گا، ایک تہائی نذرِ آتش کر دیا جائے گا اور ایک تہائی حصہ مسلمان ناپ کر باہم تقسیم کر لیں گے۔

۱۲۵۱- عمیر بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ اسکندریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح کا تذکرہ ہونے لگا۔ کسی نے کہا رومیہ سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا اور کسی نے کہا قسطنطنیہ سے پہلے رومیہ فتح ہوگا، اس پر حضرت عبداللہ نے اپنا ایک صندوق منگوایا جس میں ایک تحریر تھی اسے پڑھا پھر فرمایا، قسطنطنیہ رومیہ سے پہلے فتح ہوگا، اس کے بعد تم لوگ رومیہ پر حملہ کرو گے اور اسے بھی فتح کر لو گے۔ اگر ایسا نہ ہو تو میں (عبداللہ بن عمرو) جھوٹوں میں سے ہو جاؤں، یہ بات انہوں نے تین بار فرمائی۔

۱۲۵۲- حضرت یزید بن زیاد اسلمیؒ نے فرمایا ابن مورق یعنی شاہِ روم تین سو کشتیوں کے ساتھ

www.RaddeShakeeliyat.com

آئے گا اور مقام ''سرسنا'' میں لنگر انداز ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ معرکۂ اسکندریہ طبارس بن اسطینان بن اخرم کے ہاتھوں ہوگا جب ایک کشتی منارہ پر اترے گی اور ابھی نصف النہار نہ ہوا ہوگا یہاں تک کہ چار سو کشتیاں آجائیں گی، پھر ان کے بعد مزید چار سو کشتیاں آئیں گے اور یہ سب لوگ منارہ کے پاس اتریں گے۔

۱۲۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو شرفاء: شریفِ عرب اور شریف روم بادشاہ ہوں تو انہی کے ہاتھوں پر ملاحم اور معرکے برپا ہوں گے۔

☆ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو امیہ میں سے چپٹی ناک والا ایک شخص مصر کا والی و امیر ہوگا، مگر وہ اپنی بادشاہت بچا نہ سکے گا اس سے چھین لی جائے گی تو وہ بھاگ کر روم چلا جائے گا اور اہل روم کو اہلِ اسلام سے جنگ کے لیے لائے گا، یہی پہلا ملحمہ ہوگا۔

☆ عروہ بن ابوقیس نے کہا کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص جس کا حلیہ میں اس طرح بیان کر سکتا ہوں کہ جب وہ حلیہ دیکھا جائے گا تو وہ پہچان لیا جائے، ایک بات پر غصہ ہو کر بھاگ کر روم چلا جائے گا۔ وہ مصر کی اپنی حکومت کھو دے گا یا اس سے چھین لی جائے گی، چناں چہ وہ اہلِ روم کو اہلِ مصر سے جنگ کے لیے لے کر آئے گا۔

☆ خیثم زیادی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت تبیع سے رومیہ کی بابت سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب تم فسطاط کے جزیرے میں دیکھو کہ کشتیاں یا کہا کہ ایک کشتی بنائی جارہی ہے جس کی لکڑی لبنان کی ہو، رسیاں میسان کی اور کیلیں مریس کی بنی ہوئیں، پھر لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا جائے تو تم اس میں ضرور شرکت کرنا۔ ان لوگوں کی نہ کوئی رسی کٹے گی اور نہ ہی لکڑی کا کوئی ٹکڑا ٹوٹے گا۔ یہ لوگ رومیہ فتح کریں گے اور تابوتِ سکینہ حاصل کریں گے۔ پھر اہلِ شام اور اہلِ مصر میں اختلاف ہوگا کہ اسے ایلیاء کون واپس لے جائے گا چناں چہ ان میں قرعہ اندازی ہوگی جس میں اہل مصر کامیاب ہوں گے اور اسے ایلیاء واپس لے جائیں گے۔ خیثم زیادی نے مزید کہا کہ میں نے ان سے قسطنطنیہ کی بابت معلوم کیا تو فرمایا اس پر ایسے لوگ حملہ کریں گے جو اللہ کے سامنے گریہ وزاری کریں گے۔ جب یہ لوگ قسطنطنیہ میں فروکش ہوں گے تو تین دن روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ سے الحاح وزاری کریں گے۔ ان کی دعا قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی مشرقی سمت کی

دیوار گر جائے گی جس سے مسلمان اندر داخل ہوں گے اور وہاں مسجدیں بنائیں گے۔

☆ محدث ربیعہ بن فارسی نے کہا کہ تم میں سے ایک لشکر رومیہ کے لیے روانہ ہوگا اور اسے فتح کرلے گا۔ یہ لوگ بیت المقدس کے زیورات، تابوتِ سکینہ، مائدۂ بنی اسرائیل، عصائے موسیٰ اور حضرت آدم کا لباس حاصل کریں گے۔ پھر اس کا امیر ایک جواں سال لڑکے کو بنایا جائے گا جو اسے بیت المقدس واپس کردے گا۔

۱۲۵۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے تھے کہ اہلِ روم کے ترکش ایلیاء میں ضرور کھڑکیں گے۔ ان کے شاگرد حارث بن حرمل کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا ایلیاء ایک مرتبہ کھنڈر نہیں بن چکا؟ فرمایا ہاں! یہاں تک رومیوں کے لیے دیہات و مضافات میں ایک گلی نکلنے کی جگہ بھی نہ رہے گی۔ فرمایا اہلِ روم کہیں گے کہ یہ لوگ (مسلمان) کب تک ہماری بستیوں کے حصے اور مضافات لیتے رہیں گے؟ اس کے بعد مسلمانوں کے خطیب کھڑے ہوں گے تو کوئی کہے گا تھوڑا صبر کرو اور دشمن سے پیچھے ہٹ جاؤ، تاکہ کوئی رائے طے کرسکو، جب کہ کچھ لوگ کہیں گے نہیں، بلکہ آگے بڑھ کر ان پر حملہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کردیں۔ الغرض! تم میں سے ایک جماعت واپس ہوجائے گی، جب کہ ایک جماعت رومیوں کی طرف بڑھے گی تو ان میں ایک وادی میں جنگ ہوگی جس میں ندی بھی ہوگی۔ حارث بن حرمل نے عرض کیا وہ وادی تو میں سمجھ گیا، لیکن وہاں پانی تو ہے نہیں، البتہ خشک ندی ہے تو فرمایا جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی تو اس ندی کو ظاہر کردیں گے اور وہ پانی سے بھر جائے گی۔ فرمایا مسلمان رومیوں کو شکست سے دوچار کریں گے اور بڑھتے جائیں گے، کوئی انہیں واپس نہ کرسکے گا، مگر اس وقت خچر اتنے مہنگے ہوں جائیں گے جتنے نہ پہلے کبھی ہوئے اور نہ آئندہ کبھی ہوں گے۔ تا آں کہ مسلمان شہر تک پہنچ جائیں گے۔ شہر کا ایک حصہ دن میں تباہ ہوچکا ہوگا اور ایک حصہ رہے گا تو اسے مسلمان فتح کریں گے اور ہر قوم اپنی اپنی راہ لے لے گی۔

۱۲۵۵- تبیع بن عامر سے روایت ہے کہ رومیوں کو معرکۂ اعماق کے روز ممالیک و موالی کا خلیفہ شکست دے گا۔

۱۲۵۶- کعب احبار نے بیان کیا کہ پھر رومی تمہارے پاس صلح کے لیے قاصد بھیجیں گے، چناں چہ تمہاری ان سے صلح ہوجائے گی۔ اس وقت ایک عورت بے خوف وخطر شام تک کا راستہ تنہا طے کرے گی اور روم کا شہر قیساریہ آباد ہوجائے گا۔

۱۲۵۷- محدث تبیع نے بیان کیا کہ ''رودس'' کے ویران ہونے اور خلیفۂ ہاشمی کے خروج کے

www.RaddeShakeeliyat.com

درمیان ستر سال کی مدت ہوگی۔

۱۲۵۸-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب شریف عرب اور شریف روم بادشاہ ہوں گے تو انہی کے ہاتھوں معرکے برپا ہوں گے۔

۱۲۵۹-حضرت عکرمہ یا سعید بن جبیر رحمہما اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ ”لھم فی الدنیا خزیٌ“ مائدہ ۴۱/۵- ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔کی بابت کہا کہ اس سے روم کے ایک شہر کی فتح مراد ہے۔ (طبری ۱۴۶/۴)

۱۲۶۰-کعب احبار نے آیت ”فإذا جاء وعد الآخرة جئنا بکم لفیفا“ الآیہ کی تفسیر کی بابت کہا کہ بنی اسرائیل کی اولاد میں سے دو جماعتیں ملحمۂ کبریٰ کے روز جنگ کریں گی، یہ لوگ اسلام اور اہلِ اسلام کی مدد کریں گے۔اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی ”وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الأرض فإذا جاء وعد الآخرة جئنا بکم لفیفا“ اسراء ۱۰۴/۱۷- اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو کہہ دیا کہ اب تم اس سرزمین میں رہو، پھر جب دوسری (جنگ) کا وعدہ آجائے گا تو ہم سب کو جمع کرکے لائیں گے۔

۱۲۶۱-کعب احبار نے بیان کیا کہ فلسطین کے اندر اہلِ روم سے دو جنگیں ہوں گی: ان میں سے ایک کو ”قطاف“ اور دوسری کو ”حصاد“ کہا جائے گا۔(۱)

۱۲۶۲-حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تم لوگ رومیہ فتح کرو گے یہاں تک کہ مہاجرین کے فرزند اپنی تلواریں رومیہ کے درختوں میں لٹکا دیں گے، جب قسطنطنیہ سے لوٹنے والا آئے گا تو وہ سوچے گا کہ اسے لوٹ جانا چاہیے۔

☆ کعب احبار نے بیان کیا اگر رومیہ میں لوگ اور ان کا شور وغل نہ ہوتا تو جیسے آرے سے لکڑی چیرے جانے کی آواز آتی ہے، اسی طرح آسمان میں سورج کے چلنے کی آواز سنائی دیتی۔

۱۲۶۳-حضرت ابو الزاہریہ اور حضرت ضمرہ بن حبیبؓ نے فرمایا اہلِ روم تمہارے اوپر رومیہ سے رومانیہ تک سمندر کے راستہ سے فوج کشی کریں گے اور تمہارے ساحل پر دس ہزار کشتیوں سے اتریں گے۔تو ”حجر“ کے سامنے سے ”یافا“ تک کے درمیانی علاقے میں ٹھہریں گے، جب کہ ان کی آخری جماعت ”عکا“ میں قیام کرے گی۔یہ صورتِ حال دیکھ کر اہلِ شام اپنے اپنے جانوروں کی طرف بھاگیں گے اور نکل جائیں گے۔پھر اہل یمن سے مدد طلب کریں گے جس پر وہ لوگ چالیس ہزار افراد سے مدد کریں گے جو تلواریں اٹھائے ہوئے ہوں گے۔مسلمان بھی یہاں سے

(۱) قطف الزھر، قطفا: پھول توڑنا—حصد الزرع، حصادا: فصل کاٹنا، کھیتی کاٹنا۔یعنی ایک جنگ رومیوں کو ایسے توڑے گی جیسے کوئی پھول توڑ لے اور درخت پر نہ چھوڑے اور دوسری جنگ انہیں کھیتی کی طرح بالکل ختم کردے گی۔ ر۔ع۔ر۔ بستوی

روانہ ہو کر عکا میں ٹھہریں گے جہاں رومیوں کی آخری جماعت قیام پذیر ہوگی۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دیں گے، چناں چہ مسلمان اہل روم کو قتل کریں گے اور ان کا تعاقب کریں گے یہاں تک کہ کچھ لوگ ملکِ روم پہنچ جائیں گے، باقی سب کو مسلمان قتل کردیں گے۔یہ وہی لوگ ہوں گے جو مضافاتِ انطاکیہ کے ملحمۂ کبریٰ میں شریک ہوں گے۔اس کے بعد ملکِ شام کے تمام عیسائی اکٹھا ہوں گے یہاں تک کہ ایسا کوئی شخص نہ رہ جائے گا جو معرکۂ اعماق والوں کی مدد نہ کرے۔مسلمان بھی ان کی طرف روانہ ہوں گے، ان کی آخری جماعت میں اہلِ یمن ہوں گے جو کہ عکا آئے تھے جہاں دونوں میں سخت لڑائی ہوگی۔لوہے کو لوہے پر مسلط کردیا جائے گا، لہٰذا کوئی لوہا ایسا نہ ہوگا جو نہ کاٹے۔مسلمانوں میں سے ایک تہائی تعداد ماردی جائے گی، جب کہ بڑی تعداد دشمن کے ساتھ مل جائے گی اور ایک جماعت لشکرِ اسلام سے نکل بھاگے گی۔مسلمانوں کے لشکر سے جو لوگ بھاگیں گے وہ حیران و سرگرداں پھریں گے تا آں کہ اسی حال میں مرجائیں گے۔اس روز جو مسلمان نکلنے میں بزدل ہو تو اسے چاہیے کہ زمین پر لیٹ جائے، پھر اپنے اوپر پالان رکھ لے اور اس کے اوپر بوریاں لاد دی جائیں۔پھر لوگ صلح کی دعوت دیں گے اور کہیں گے کہ اہلِ یمن، یمن چلے جائیں اور قبیلہ قیس کے لوگ اپنے علاقے میں چلے جائیں۔اس پر آزاد کردہ غلام اور ممالیک کہیں گے پھر ہم لوگ کس کے ساتھ جائیں، کیا کفر کے ساتھ جا ملیں؟ پھر ان کا سردار کھڑے ہو کر اپنی قوم کو جنگ کی ترغیب دے گا، چناں چہ یہ لوگ رومیوں پر حملہ کردیں گے اور سردارِ ممالیک رومیوں کے سپہ سالار کے سر پر تلوار سے وار کرے گا اور سر تن سے جدا کردے گا۔اس کے ساتھ ہی جنگ کی آگ تیز ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ ان ممالیک پر اپنی نصرت نازل کریں گے لہٰذا یہ رومیوں کو شکست دیں گے اور انہیں ہر نشیبی اور اونچی جگہ پر قتل کریں گے۔عالم یہ ہوگا کہ رومی اگر کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ بولے گا اے بندۂ مؤمن! یہ میرے پیچھے کافر ہے اسے قتل کردو۔

۱۲۶۴-کعب احبار نے بیان کیا ملحمۂ کبریٰ کا دن قبیلہ حمیر اور قبیلہ حمیراء کے لیے مبارک ہو خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت دونوں عطا کریں گے، چاہے دوسرے لوگوں کو برا لگے۔

۱۲۶۵-حضرت خالد بن معدان نے بیان کیا کہ رومی تمہیں ملک شام سے گروہ در گروہ ضرور نکال باہر کریں گے اور ان کا آخری دستہ چالیس روز یعنی چالیس برید چلے گا۔

۱۲۶۶-یونسؒ بن سیف خولانی نے بیان کیا کہ تم لوگ اہل روم سے ایک پر امن صلح کرو گے، یہاں تک کہ تم اور وہ مل کر ترکوں اور کرمانیوں سے جنگ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے۔اس

www.RaddeShakeeliyat.com

پر رومی نعرہ لگائیں گے کہ صلیب غالب رہی جس پر مسلمان ناراض ہو جائیں گے اور تم اور وہ دونوں الگ الگ ہو جاؤ گے۔ پھر تم دونوں میں ''مرج ذی تلول'' (ٹیلوں والے سبزہ زار) کے پاس شدید جنگ ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح دیں گے۔ پھر اس کے بعد ملاحم اور معرکے ہوں گے۔

۱۲۶۷۔حضرت نجاشی شاہ حبشہ کے برادرزادے: حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اہلِ روم سے دس سال کے لیے پرامن صلح کرو گے، وہ لوگ دو سال تک اس کی پاسداری کریں گے اور تیسرے سال بدعہدی کریں گے یا فرمایا کہ چار سال تک لحاظ رکھیں گے اور پانچویں سال عہد شکنی کریں گے۔ اس صلح کے زمانے میں تمہارا ایک لشکر ان کے شہر میں ٹھہرے گا۔ پھر تم اور وہ ان کے آگے رہنے والے ان کے دشمن کی طرف کوچ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے اور اجر وثواب نیز مالِ غنیمت کے ذریعے تمہاری نصرت ہوگی۔ اس کے بعد تم لوگ مرج ذی تلول میں ٹھہرو گے جہاں ایک مسلمان نعرہ بلند کرے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب رہے، جب کہ ایک عیسائی نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب رہی۔ ان میں یہی بات کچھ دیر تک ہوگی۔ مسلمانوں کو غصہ آئے گا، صلیب مسلمانوں کے نزدیک ہی ہوگی تو ایک مسلمان اچھل کر صلیب تک جائے گا اور اسے ریزہ ریزہ کردے گا۔ اس پر رومی صلیب توڑنے والے مسلمان پر حملہ کرکے اس کی گردن ماردیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کی وہ جماعت اپنے ہتھیار اٹھا لے گی اور رومی اپنے ہتھیار، چناں چہ ان میں جنگ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو بخشیں گے اور انہیں شہادت عطا کریں گے۔ رومی اپنے بادشاہ کے پاس آکر کہیں گے ہم اہلِ عرب کی سرحد اور ان کی طاقت کے تعلق سے آپ کے لیے کافی ہیں، پھر آپ کو کس چیز کا انتظار ہے؟ چناں چہ تمہارے لیے ایک عورت کا جواں عمر لڑکا اسی جھنڈوں کے تحت فوج جمع کرے گا، ان میں سے ہر ایک جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ (معجم طبرانی، ۴/۲۳۶، مسند احمد، ۵/۲، سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۹۸، سنن ابوداؤد، حدیث ۴۲۹۲، اور ابن حبان، حدیث ۱۸۷۴، ۱۸۷۵)

۱۲۶۸۔کعب احبار سے روایت ہے کہ اگر تین چیزوں کی خواہش نہ ہوتی تو میں زندہ نہ رہتا: ان میں سے ایک ملحمۂ کبریٰ ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر نہ کاٹنا حرام کردیں گے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص گوشت بھوننے کی سیخ سے مارے گا تو وہ بھی کاٹ دے گی۔ اگر یہ خواہش نہ ہوتی کہ شہرِ کفر کی فتح میں شریک رہوں، اس کی فتح سے پہلے ذلت اور بڑی رسوائی ہوگی۔

۱۲۶۹۔علی بن رباحؒ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ''عجلان'' کے اپنے کھیت میں تھے، عجلان قیساریہ کی طرف واقع ہے، اتنے میں وہاں سے ایک شخص گزرا جو گھوڑے پر سوار اور اپنے ہتھیار میں لپٹا ہوا تیز جا رہا تھا۔ اس نے انہیں بتایا کہ لوگ دہشت زدہ ہو گئے ہیں۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ معرکۂ قیساریہ میں شریک ہونے جا رہا ہے تو اس سے انہوں نے فرمایا وہ معرکہ نہ تمہارے زمانے میں ہوگا اور نہ ہی میرے زمانے میں۔ یہاں تک کہ تم جبابرۂ مصر کی نسل میں سے ایک شخص کو دیکھو جو اپنی سلطنت کھو بیٹھا ہے، وہ بھاگ کر ملکِ روم جائے گا اور وہاں سے اہلِ روم کو جنگ کے لیے لے کر آئے گا تب پہلا ملحمہ ومعرکہ ہوگا۔

۱۲۷۰۔حضرت عبدالرحمٰن بن سنہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان ان دونوں مسجدوں کے درمیانی علاقے میں سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے اور ایمان مدینہ منورہ کے پاس رہ جائے گا جیسے سیلاب کا پانی سبزے کے پاس رہ جاتا ہے۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے کہ عرب اپنے ایک ہنگامہ ومعرکہ میں اعراب اور بدوؤں سے مدد طلب کریں گے۔ یہ لوگ گزرے ہوئے لوگوں کی مانند ہوں گے اور باقی رہنے والوں میں سب سے افضل ہوں گے۔ چناں چہ ان میں اور اہلِ روم میں جنگ ہوگی۔ جنگ انہیں الٹتی پلٹتی رہے گی، یہاں تک کہ یہ لوگ انطاکیہ کے مضافات میں آجائیں گے جہاں تین رات جنگ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دونوں فریق سے اپنی نصرت اٹھالیں گے، یہاں تک کہ گھوڑے پیٹ کے نچلے حصہ تک خون میں دوڑیں گے۔ اس وقت فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! کیا آپ اپنے بندوں کی نصرت نہیں کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں تاکہ شہداء کی تعداد بڑھ جائے۔ چناں چہ اس جنگ میں ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی لوگ جنگ میں ثابت قدم رہیں گے اور ایک تہائی شک کی وجہ سے بھاگ جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے۔ اس وقت رومی مسلمانوں کو خطاب کرکے کہیں گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے تاوقتیکہ تم ہر اس شخص کو اپنے میں سے نکال کر ہمارے حوالے کردو جو اصلاً ہم میں سے ہیں۔ لہٰذا عرب ان عجمیوں سے کہیں گے آپ حضرات اہلِ روم کے ساتھ شامل ہو جائیے، مگر عجمی کہیں گے کیا ہم ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کریں؟ لہٰذا انہیں سخت غصہ ہوگا اور وہ رومیوں پر حملہ کردیں گے

www.RaddeShakeeliyat.com

اور ان دونوں میں جنگ ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو غصہ آئے گا، چناں چہ وہ اپنی تلوار اور نیزے سے ماریں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کی تلوار اور نیزہ کیا ہوگا؟ فرمایا اہل ایمان کی تلوار اور نیزہ۔ یہاں تک کہ تم لوگ رومی لشکر کو قتل کر ڈالو گے اور ان میں سے صرف خبر دینے والا ایک آدمی بچے گا۔ اس کے بعد مسلمان سرزمینِ روم کی طرف چل پڑیں گے اور اس کے قلعوں اور شہروں کو نعرۂ تکبیر سے فتح کر لیں گے۔ یہاں تک کہ ہرقل کے شہر پہنچ جائیں گے تو دیکھیں گے کہ اس شہر کا خلیج سوکھا ہوا ہے، پھر اسے بھی تکبیر کی برکت سے فتح کر لیں گے۔ ایک مرتبہ تکبیر کہیں گے تو شہر کی ایک دیوار گر جائے گی، جب دوبارہ تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار گر جائے گی، جب کہ سمندر کی طرف کی دیوار جوں کی توں کھڑی رہے گی، گرے گی نہیں۔ اس کے بعد مسلمان خلیج پار کر کے رومیہ پہنچیں گے اور اسے بھی نعرۂ تکبیر سے فتح کر لیں گے۔ اس روز مسلمان اموالِ غنیمت تھیلوں سے تقسیم کریں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث ۲۳۲، ۲۳۳ اور مسند احمد بن حنبل، ۴۷۳/۴)

۱۲۷۱- حضرت سعید بن جابر سے حضرت امیر معاویہؓ کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے کہا کیا آپ اپنے بھائی: کعب احبار کے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ نہیں پڑھتے؟ تو انہوں نے اپنے شاگرد یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی کی طرف ایک صحیفہ ڈالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ تم صور (شہر روم) سے کہہ دو، (اس شہر کے بہت سارے نام ہیں) کہ تم نے میرے حکم سے کیوں کر سرتابی کی اور اپنی طاقت پر گھمنڈ کیا؟ تو اپنی طاقت سے میری طاقت کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنی کشتی کو میرے عرش کے مانند سمجھتا ہے؟ میں تیرے اوپر ضرور بالضرور اپنے ناخواندہ بندوں کو جن کا تعلق قومِ سبا کی نسل سے اور یمن سے ہوگا، بھیجوں گا وہ لوگ تمہارے اوپر ایسے ہی پل پڑیں گے جیسے بھوکے پرندے گوشت پر اور جیسے پیاسی بکریاں پانی پر۔ تمہارے باشندوں کے قلوب کو بزدل کروں گا اور ان کے دلوں کو مضبوط و مستحکم۔ جنگ کے موقع پر ان میں سے ہر ایک کی آواز ایسی بنادوں گا جیسے جھاڑی سے نکلتے وقت شیر چیختا چنگھاڑتا ہے جسے سن کر چرواہے چلاتے ہیں، مگر ان کی آواز سے شیر کی جرأت اور حملے میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ میں ان کے گھوڑوں کی کھر چکنے پتھر پر لوہے کی مانند کر دوں گا تاکہ وہ جنگ کے روز دشمن کو پکڑ سکیں۔ ان کے کجاوؤں کی رسیاں مضبوط کر دوں گا، تمہیں شدتِ گرمی سے بے آب و گیاہ کر دوں گا۔ تمہیں اس حالت میں کر کے چھوڑوں گا کہ تمہارے اندر صرف پرندے اور جنگلی جانور ہی رہ سکیں گے، تمہارے پتھروں کو گندھک بنا دوں گا، تمہارے لیے دھواں ایسا کر دوں گا کہ آسمان کے پرندوں کے آگے آڑے آجائے اور تمہاری چیخ و پکار کی آواز سمندر کے تمام جزیروں کو سنواؤں گا۔ نیز بہت سی دیگر وعیدیں تھیں جو یاد نہ رہیں۔

۱۲۷۲- کعب احبار نے بیان کیا کہ ملحمۂ کبریٰ کے شہداء کی قبریں، ان سے پہلے کے شہداء کی قبروں کو روشن کردیں گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء میں سب سے افضل شہدائے بحر، شہدائے مضافاتِ انطاکیہ اور شہدائے دجال ہیں۔

۱۲۷۳- انھوں نے ہی بیان کیا اگر میں ملحمۂ کبریٰ میں شریک رہا تو جو کچھ اس سے پہلے مجھ سے چھوٹ گیا، اس پر کوئی رنج نہیں اور نہ اس کی فکر کہ میں اس کے بعد زندہ نہ رہوں۔ نیز کہا کہ ملحمۂ کبریٰ دجال سے جنگ کرنے سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دجال کے ساتھ تو ایک ہی قوم ہوگی، جب کہ ملحمۂ کبریٰ میں، بہت سی قومیں ہوں گی۔

۱۲۷۴- انھوں نے ہی بیان کیا کہ اللہ نے اہلِ روم کے لیے تین ذبح و قتل لکھ رکھا ہے: ان میں پہلا غزوۂ یرموک ہے، دوسرا افیقس، یعنی جنگِ حمص اور تیسرا جنگ اعماق۔

☆ ان سے مزید روایت ہے کہ قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا، یہاں تک کہ اس کا جگر فتح ہوجائے گا ان سے پوچھا گیا اس کا جگر کیا ہے؟ فرمایا عموریہ۔

۱۲۷۵- ان سے مزید روایت ہے کہ قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کا دانت فتح ہوجائے، پوچھا گیا اس کا دانت کیا ہے؟ فرمایا عموریہ۔ انہی سے دوسری سند میں دانت کی جگہ کلب (کتے) کا ذکر ہے۔

۱۲۷۶- انھوں نے ہی کہا کہ عموریہ قسطنطنیہ کا کتا ہے، کیوں وہ قسطنطنیہ سے پہلے منہدم ہوگا۔

۱۲۷۷- انھوں نے ہی کہا کہ شہر ہرقل کی فتح کے بعد مجھے زندہ رہنے کی خواہش نہیں ہوگی۔ کیوں کہ اس وقت شر کے دروازے کھل جائیں گے اور اس کی فتح کے ساتھ ہی رسوائیاں اور ذلتیں ہوں گی۔ (ابو عمرو دانی، ۶۱۹/۵)

☆ جُبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداءؓ نے ہم سے فرمایا تم لوگ شہر ہرقل کی فتح میں جلد بازی مت کرو، کیوں کہ اس کی فتح کے ساتھ ہی ذلتیں اور رسوائیاں ہوسکتی ہیں۔

۱۲۷۸- کعب احبار نے بیان کیا کہ قبیلۂ قریش کا ایک فرد بھاگ کر قسطنطنیہ چلا جائے تب سمجھ لینا کہ قسطنطنیہ کا معاملہ آچکا ہے۔ اس وقت قسطنطنیہ فتح کرنے والے لشکر کا امیر نہ چور ہوگا، نہ بدکار اور نہ خائن۔ معرکے اور فتنے خانوادۂ ہرقل کے ایک شخص کے ہاتھوں برپا ہوں گے۔ (ایضاً، ۶۰۶/۵)

۱۲۷۹- ان سے ایک سند سے یہ منقول ہے کہ قسطنطنیہ بنوہاشم کے ایک فرد کے ذریعہ فتح ہوگا۔ جب کہ دوسری سند سے یہ منقول ہے کہ قوم سبا اور قومِ قاذر کے ایک شخص کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ (ایضاً، ۶۱۷/۵)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆جب کہ تیسری سند سے یہ منقول ہے کہ جس کے ہاتھوں معرکے برپا ہوں گے وہ خانوادۂ ہرقل کا ایک فرد ہوگا، اس کا نام ''طبر'' یعنی طبارہ ہوگا۔

۱۲۸۰-حضرت مہاجرین حبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خانوادۂ ہرقل کے پانچویں بادشاہ موسوم بہ ''طبر'' کے ہاتھوں ملاحم ومعرکے برپا ہوں گے۔

۱۲۸۱-حضرت جُبیر بن نفیرؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ نعرۂ تکبیر کی برکت سے شہر کفر کو فتح کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تین دنوں میں، ایک ایک تہائی حصہ کے بقدر اس کی فصیل منہدم کر دیں گے۔ اسی اثناء میں مسلمانوں کو خروجِ دجال کی خبر ملے گی، مگر تم لوگ اس سے گھبرانا مت کیوں کہ وہ جھوٹی ہوگی، تم وہاں کا مالِ غنیمت لے کر ہی آنا۔

☆حضرت عبداللہ بن بسر مازنیؓ نے فرمایا جب تمہیں دجال کی خبر ملے جب کہ تم قسطنطنیہ میں رہو تو وہاں کا مالِ غنیمت چھوڑنا مت، اس لیے کہ دجال نکلا نہ ہوگا۔

☆حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ نے فرمایا جب ''درب'' اور ''عریش'' کے درمیانی حصہ میں ایک ہی گھرانہ کا دسترخوان ہو تو فتحِ قسطنطنیہ کا وقت قریب آچکا ہوگا۔

۱۲۸۲-حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھٹا فتنہ تمہارے اور زرد رنگ والوں کے درمیان ایک صلح ہوگی۔ لوگ تمہاری طرف اسی غایت کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے والد صاحب (حضرت عوف بن مالک) سے عرض کیا کہ غایت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پرچم اور ہر پرچم کے تحت بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

۱۲۸۳-کعب احبار نے بیان کیا کہ جس کے ہاتھوں معرکے برپا ہوں گے وہ خانوادۂ ہرقل کا ایک شخص ہوگا، اس کا نام طبر یعنی طبارہ ہوگا۔

۱۲۸۴-میسرہؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابودرداءؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ وہ لوگ (رومی) تمہیں وہاں سے گروہ در گروہ نکال باہر کریں گے۔ ابودرداء نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے ''وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ'' الانبیاء/۱۰۵- ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے لوحِ محفوظ میں لکھنے کے بعد اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ پھر فرمایا یہ نیک بندے ہمارے سوا کون ہیں؟

۱۲۸۵-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا ملحمۂ کبریٰ کے روز مسلمانوں میں سے ایک تہائی لشکر شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوگا۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین خلائق ہوں گے۔

☆ان سے ہی روایت ہے کہ جب ''ذوالخلصہ''(۱) کی عبادت کی جانے لگے، اس وقت رومی شام پر قابض ہو جائیں گے۔

۱۲۸۶-کعب احبار نے کہا اے قبیلۂ قیس! تم لوگ اہلِ یمن سے محبت کرو اور اے اہلِ یمن! تم قبیلۂ قیس سے محبت رکھو، کیوں کہ قریب ہے کہ اس دین کی خاطر تمہارے علاوہ کوئی اور نہ قتل کیا جائے۔

☆امام رازی نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبیلۂ قیس کے لوگ ملاحم اور جنگوں کے روز سب سے اچھے شہ سوار ہوں گے اور اہل یمن اسلام کی امید ہوں گے۔ (کنز العمال، حدیث:۳۴۱۱۶)

۱۲۸۷-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنگیں برپا ہوں گی تو دمشق سے موالی وممالیک پر مشتمل ایک فوج نکلے گی جن کے گھوڑے تمام اہلِ عرب سے عمدہ ہوں گے اور ہتھیار سب سے بہتر۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اس دین کی تائید فرمائیں گے۔

۱۲۸۸-عبدالرحمٰن بن قیس دمشقی سے روایت ہے کہ جنگوں کے دنوں میں رومی سمندر کے ساحل پر کوئی جگہ ایسی نہ چھوڑیں گے جہاں ان کی فوج کا پڑاؤ نہ ہو۔

۱۲۸۹-حضرت عطیہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنگیں برپا ہوں گی تو دمشق سے ایک لشکر نکلے گا جو اولین وآخرین تمام لوگوں میں سب سے نیک بندگانِ خدا ہوں گے۔

۱۲۹۰-حضرت راشد بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس کا، اس کے بعد روم کا، پھر ان کی عورتوں، لڑکوں، باندیوں اور ان کے خزانوں کا وعدہ کیا ہے۔ نیز فرمایا قبیلۂ حمیر کے اعوان وانصار سے میری مدد کی ہے۔ (جمع الجوامع، حدیث/۵۰۸۵)

۱۲۹۱-حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا تمہیں رومی ملکِ شام سے ضرور نکالیں گے گروہ در گروہ، یہاں تک کہ مقام بلقاء'' تک لے آئیں گے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ دنیا ہلاک وفنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی۔

۱۲۹۲-کعب احبار نے بیان کیا کہ ملحمۂ کبریٰ، قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا نکلنا: ان شاء اللہ سات مہینوں کے اندر ہوگا۔

۱۲۹۳-حضرت مکحول شامیؒ نے بیان کیا کہ ملاحم ومعرکے دس ہوں گے: سب سے پہلا

(۱) ایک بت کا نام ہے۔ قبیلۂ دوس کے لوگ زمانہ جاہلیت میں اس کی پرستش کرتے تھے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

فلسطین کے شہر قیساریہ کی جنگ اور آخری اعماقِ انطاکیہ کی جنگ۔

۱۲۹۴-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے تین مرتبہ فرمایا قریب ہے کہ ''حملِ ضان'' نکلے۔ ان کے شاگرد عبدالرحمن بن ابو بکرہ نے عرض کیا حملِ ضان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ایک شخص جس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہوگا۔ وہ روم کا بادشاہ ہوگا، خشکی کے راستے سے پندرہ لاکھ اور سمندری راستہ سے پانچ لاکھ فوج لے کر آئے گا اور ''عُمق'' نامی ایک جگہ اترے گا جہاں اپنے ساتھیوں سے کہے گا کیا تمہیں اپنی ان کشتیوں کی کوئی خواہش وضرورت ہے؟ لہٰذا جب سارے لوگ اتر جائیں گے تو اس کے حکم پر ان کشتیوں کو جلا دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ کہے گا نہ تمہارے لیے قسطنطنیہ ہے اور نہ کوئی رومیہ، لہٰذا جس کی مرضی ہو وہ یہیں ٹھہر جائے۔ مسلمان ایک دوسرے سے مدد طلب کریں گے یہاں تک کہ بدکار قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ اس کے بعد فرمایا میں اللہ کی کتاب میں اس کا نام زانیہ اور بدکار ہی پاتا ہوں۔ اُس روز مسلمانوں کا امیر اعلان کرے گا کہ آج مالِ غنیمت میں کوئی خیانت نہ ہوگی۔

۱۲۹۵-کعب احبار سے روایت ہے کہ ملحمۂ کبریٰ میں ملک کے تمام ساحل ویران ہوجائیں گے، یہاں تک کہ ساحل اپنی بربادی پر روئیں گے جیسے شہر اور گاؤں روتے ہیں۔

۱۲۹۶-حسان بن عطیہؒ سے روایت ہے کہ ملحمۂ صغریٰ میں اہلِ روم وادیٔ اردن اور بیت المقدس پر قابض ہوجائیں گے۔

۱۲۹۷-عقبہ بن ابو زینبؒ نے کہا کہ جب ''قبرس'' ویران اور برباد ہوجائے تو جب تک تمہاری زندگی رہے اپنے اوپر قائم کرنا۔

۱۲۹۸-حضرت مہاجر بن حبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا آلِ ہرقل کے پانچویں بادشاہ کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

☆راویٔ حدیث حضرت ارطاۃ نے کہا کہ آلِ ہرقل میں سے چار افراد بادشاہ بن چکے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پانچواں شخص رہ گیا ہے۔ مزید کہا کہ اب تک پانچواں شخص بادشاہ نہیں ہوا۔

۱۲۹۹-کعب احبار نے بیان کیا کہ روم کی بادشاہ ایک عورت ہوگی اور وہ حکم دے گی کہ اس کے لیے ایک ہزار کشتیاں ایسی عمدہ لکڑی کی بنائی جائیں جیسی لکڑی کی کشتی کبھی روئے زمین پر نہ بنائی گئی ہو۔ اس کے بعد تم ان لوگوں کی طرف نکلو جنہوں نے ہمارے مَردوں کو قتل کیا اور عورتوں

بچوں کو قیدی بنایا۔ چناں چہ سب لوگ کشتیاں بنا کر فارغ ہوں گے تو وہ ان سے کہے گی ان پر سوار ہوجاؤ خواہ اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ اس کی اسی بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک تندوتیز آندھی بھیجیں گے جو ان کشتیوں کو توڑ ڈالے گی۔ پھر دوسری ایک ہزار کشتیاں بنائی جائیں گی۔ وہ پھر یہی بات کہے گی اور اللہ تعالیٰ پھر آندھی بھیجیں گے جو کشتیاں توڑ ڈالے گی۔ تیسری بار پھر ایک ہزار کشتیاں بنائی جائیں گی۔ اس مرتبہ وہ یوں کہے گی ان پر سوار ہوجاؤ اگر اللہ کی مرضی ہو۔ چناں چہ وہ لوگ ان پر روانہ ہوں گے۔ جب عکا کے ٹیلے کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے یہ ہمارا اور ہمارے آباء واجداد کا ملک ہے۔ پھر اپنی کشتیوں میں آگ لگا کر جلا دیں گے۔ اس وقت مسلمان بیت المقدس میں ہوں گے۔ چناں چہ حاکم بیت المقدس مصر، عراق اور یمن کے لوگوں کے پاس مدد کے لیے خط لکھے گا۔ جب قاصد خطوط لے کر وہاں پہنچیں گے تو وہاں کے لوگ یہ جواب دیں گے کہ جو پریشانی آپ کو درپیش ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمیں بھی نہ اس کا سامنا کرنا پڑے۔ واپسی میں جب ان قاصدوں کا گزر حمص سے ہوگا تو دیکھیں گے کہ حمص والوں نے شہر کا دروازہ وہاں کے مسلمانوں کے لیے بند کردیا ہے۔ نیز ایک عورت کو قتل کر کے اس کی لاش فصیل کی باہری دیوار کی طرف پھینک دی ہے۔

کعب احبار نے کہا کہ حاکم بیت المقدس حمص کی صورتِ حال چھپالے گا اور مسلمانوں سے کہے گا اپنے دشمنوں سے مقابلے کے لیے نکلو پھر چاہے مرجاؤ یا انہیں مار ڈالو۔ چناں چہ شدید جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں میں سے ایک تہائی تعداد شہید ہوجائے گی، ایک تہائی لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے جو زمین کے اندر گر جائیں گے۔ ایک تہائی لوگ واپس آئیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ جائیں گے۔ پھر وہاں سے بلقاء کے علاقے ''موجب'' کی طرف نکلیں گے، یہاں بہت سے چشمے ہوں گے اور زمین زرخیز ہوگی، چناں چہ سبزے اُگے ہوں گے، مسلمان اسی جگہ فروکش ہوں گے۔ دشمنانِ خدا بھی آکر بیت المقدس پہنچ جائیں گے، پھر وہ کہیں گے چلو اور تمہارے جو غلام زندہ بچ گئے تھے ان سے جنگ کرو۔ مسلمانوں کا امیر اپنے ساتھیوں سے کہے گا اپنے دشمن سے جنگ کے لیے چلو۔ کعب احبار نے کہا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے رو رو کر دعا کریں گے۔ چناں چہ اس روز اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے حوالے سے غصہ آئے گا اور وہ اپنے برچھے اور تلوار سے ماریں گے، نیز لوہے کو لوہے پر مسلط کردیں گے یہاں تک کہ کسی کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ اس کے پاس تیز اور دھار دار تلوار ہے یا کوئی اور؟ چناں چہ دونوں فریقوں میں اس نشیبی حصے میں

www.RaddeShakeeliyat.com

شدید جنگ ہوگی جس میں دشمنانِ اسلام بڑی تعداد میں مارے جائیں گے، ان میں سے صرف تھوڑے ہی لوگ بچیں گے جو لبنان کے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ مسلمان ان کا پیچھا کرتے ہوئے قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے۔ اس روز مسلمانوں کا امیر ایک گندمی رنگ شخص ہوگا جو اپنا برچھا بدن سے باندھے ہوئے ہوگا۔ جب یہ امیر اس دریا پر پہنچے گا جو قسطنطنیہ کے پاس ہے تو اتر کر وضوء کرنا چاہے گا تاکہ نماز پڑھ لے مگر پانی کچھ دور ہٹ جائے گا، یہ اس کی طلب میں جب آگے جائے گا تو پانی اور پیچھے چلا جائے گا۔ جب یہ صورتِ حال دیکھے گا تو اپنی سواری پر سوار ہو کر مسلمانوں سے کہے گا لوگو! ایسا اللہ کی مرضی سے ہوا ہے، اس لیے آؤ دریا پار کرلیں۔ چناں چہ یہ لوگ دریا پار کر کے جب قسطنطنیہ کی فصیل تک پہنچ جائیں گے تو سب لوگ بیک زبان نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس کی وجہ سے اس کے بارہ برج منہدم ہو جائیں گے۔ اس روز قسطنطنیہ کے مرد مار دیے جائیں گے عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور دولت لوٹ لی جائے گی۔ اسی اثناء میں ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ ملکِ شام میں دجال نکل گیا ہے چنانچہ سارے مسلمان وہاں سے نکل پڑیں گے۔ جس نے مالِ غنیمت لے لیا ہوگا اسے پچھتاوا ہوگا کہ اور زیادہ کیوں نہ لے لیا تاکہ دجال کے سالوں میں کام آتا۔ لیکن جب ملک شام پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ ابھی تک دجال نکلا نہیں، لیکن اس کے بعد وہ جلد ہی نکل جائے گا۔

۱۳۰۰- خالد بن معدان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے عرض کیا کہ قسطنطنیہ کب فتح ہوگا؟ فرمایا یہ فتح نہ ہوگا یہاں تک کہ اہل روم اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جائے، چناں چہ یہ دونوں مل کر حملہ کریں گے۔ جب مالِ غنیمت کے ساتھ واپس ہو کر قسطنطنیہ کے سبزہ زار پہنچیں گے تو ایک رومی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب رہی۔ اس پر ایک مسلمان بڑھ کر صلیب کو پاش پاش کر دے گا۔ اس پر مسلمان اور رومی بھڑک اٹھیں گے اور ان میں جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کو فتح ملے گی۔ اس وقت قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

خالد بن معدان نے حضرت عبداللہ بن سعدؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ملکِ فارس، وہاں کی عورتوں، بچوں، مال و دولت اور ہتھیار عطا کیے ہیں، اسی طرح ملک روم، وہاں کی عورتیں، لڑکے، ہتھیار اور مال و دولت عطا کیے، نیز قبیلہ حمیر سے میری مدد فرمائی۔

☆ خالد بن معدان نے کہا کہ دشمن رومی فجر کی نماز کے وقت ''انطرطوس'' میں داخل ہوں گے، چناں چہ وہ لوگ انطرطوس کے انگور کے باغ کے نیچے تین سو مسلمانوں کو شہید کر دیں گے

جن کا نور عرش تک پہنچے گا۔

۱۳۰۱- فرج بن یحمد سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے علماء سے سنا کہ ہم لوگ سفیان بن عوف غامدی کے ساتھ تھے۔ جب ہم سمندر کی طرف سے تین ہزار گھوڑ سوار قسطنطنیہ کے بابِ ذہب (گولڈن گیٹ) پر پہنچے، اس سے پہلے ہم خلیج یا کہا دریا پار کر چکے تھے تو اہل قسطنطنیہ گھبرا اٹھے اور سنکھ بجانے لگے۔ پھر وہ ہم سے پوچھنے لگے اہل عرب! آپ کا کیا مقصد ہے؟ ہم نے کہا ہم اس بستی میں جس کے باشندے ظالم و مشرک اور فاسق و بدکار ہیں، اس لیے آئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں اسے تباہ و برباد کرے۔ اس پر وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کی کتاب (انجیل) میں غلط بات لکھی ہوئی ہے یا حساب لگانے میں ہم غلطی کر رہے ہیں، تم لوگوں نے طے شدہ وقت سے پہلے جلدی کر دی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ بات تو ہمیں معلوم تھی کہ ایک روز قسطنطنیہ فتح ہوگا، لیکن یہ نہ سمجھتے تھے کہ یہی اس کا وقت ہے۔

۱۳۰۲- کعب احبار سے روایت ہے کہ جب تم ہمدانِ مشرق کو دیکھو کہ وہ لوگ ''رستن'' اور حمص کے درمیان اترے ہیں تو وہی ملحمہ کے برپا ہونے اور دجال کے نکلنے کا وقت ہے۔ راوی ابو الیمان کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وہ لوگ رستن کیوں آئیں گے؟ فرمایا ایک دشمن کے لیے جوان کے آگے ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قبیلۂ مُذحج اور ہمدان کے لوگ عراق سے منتقل ہو کر قنسرین میں ٹھہریں گے۔

۱۳۰۳- انہی سے روایت ہے کہ رومی لشکرِ جرار لے کر آئیں گے جس کی وجہ سے اہلِ شام مدد طلب کریں گے اور فریاد کریں گے۔ چناں چہ کوئی بھی صاحبِ ایمان ان کی مدد سے پیچھے نہ ہٹے گا پھر وہ لوگ رومیوں کو شکست دے دیں گے یہاں تک کہ ان کا تعاقب کرتے ہوئے ''اسطوانہ'' تک پہنچ جائیں گے جس کی وجہ مجھے معلوم ہے۔ ابھی وہ اسطوانہ کے پاس رہیں گے کہ ایک زور کی آواز آئے گی کہ تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں کے درمیان دجال کا خروج ہو گیا ہے چناں چہ مسلمان سب کچھ چھوڑ کر دجال کا رخ کریں گے۔ (ابوعمرو دانی، ۵/۵۹۷)

۱۳۰۴- حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ جب تم عریش سے دریائے فرات تک کے درمیانی علاقے میں ایک ہی گھرانہ کا دسترخوان دیکھو تو یہ ملاحم اور معرکوں کی علامت ہوگی۔

۱۳۰۵- کعب احبار سے روایت ہے کہ جو یمنی خلیفہ قریش کو قتل کرے گا اسی کے ہاتھوں ملحمہ برپا ہوگا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۳۰۶- انہی سے روایت ہے کہ اسی یمنی شخص کے ہاتھوں عکا کا ملحمہ صغریٰ برپا ہوگا، یہ اس وقت ہوگا جب خانوادۂ ہرقل میں سے پانچواں شخص بادشاہ بنے گا۔

۱۳۰۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب دونوں اشراف: شریفِ عرب اور شریفِ روم بادشاہ بنیں تو جنگیں انہی کے ہاتھوں برپا ہوں گی۔

☆ محدث ابو قبیل نے کہا کہ یہ جنگیں طبارس بن الطیطیانان بن اخرم بن قسطنطین بن ھرمز کے ہاتھوں ہوں گی۔

۱۳۰۸- حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے اور زرد رنگ والوں کی اولاد (رومیوں) کے جھنڈوں کے درمیان صلح ہوگی۔ پھر وہ لوگ تمہارے ساتھ بدعہدی کریں گے اور ایک عورت کے بچے کی زیرِ قیادت اسّی جھنڈوں کے ساتھ سمندری اور خشکی کے راستے سے آئیں گے، ان میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یہاں تک کہ یہ لوگ یافا اور عکّا کے درمیان ٹھہریں گے۔ ان کا بادشاہ ان کی کشتیاں جلا دے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا تم لوگ اپنے ملک کے لیے جنگ کرو۔ چناں چہ لڑائی نہایت شدید ہوگی، فوج ایک دوسرے کی مدد کرے گی، تمہاری مدد یمن کے علاقۂ حضر موت کے لوگ کریں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ رومیوں کو اپنے برچھے، تلوار اور تیر سے ماریں گے اور ان کا بڑا قتلِ عام ہوگا۔

۱۳۰۹- یزید بن خمیر تیمی نے کعب احبار سے روایت کی ہے کہ وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز بابِ یہود کے پاس آئے اور شہر کی طرف رخ کر کے روئے۔ پھر آگے بڑھ گئے اور بابِ مغلق کے پاس پہنچے، اس کی طرف چہرہ کر کے بہت روئے، اس کے بعد بابِ رستن سے پہلے بابِ مغلق پر آئے، وہاں بھی اس کی طرف چہرہ کر کے زار و قطار روئے۔ پھر بابِ شرقی کے پاس آئے، حنیہ اور اس کے درمیان کھڑے ہو کر خوب ہنسے اور بہت خوش ہوئے اور الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھا۔ میں نے ان سے عرض کیا ابو اسحٰق! (کعب احبار کی کنیت) جن جگہوں پر آپ روئے، وہاں رونے کی اور جہاں آپ ہنسے وہاں خوش ہونے کی کیا وجہ ہوئی؟ فرمایا اس شہر کے مسلمان ساحل کی طرف سے آنے والے اپنے دشمن سے مقابلے کے لیے، ساحل کی طرف چلے جائیں گے اور جو بھی مسلمان ہتھیار اٹھانے کے قابل ہوگا وہ شہر میں نہ رکے گا، اس وقت شہر کے کفار جمع ہو کر کہیں گے کہ تمہاری مدد تمہارے پاس آچکی ہے، اس لیے شہر کے اندر موجود مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں پر دروازے بند کردو۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح دیں گے اور وہ

دشمن پر غالب ہوں گے۔ مسلمانوں کو خبر ملے گی کہ ان کی عورتوں اور بچوں پر شہر کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں، لہٰذا مسلمان شہر کی طرف آئیں گے اور جہاں پہلے میں کھڑا ہوا تھا، وہاں کھڑے ہو کر شہر کے کفار (ذمیوں) سے عہد و پیمان اور عہد ذمہ کی بابت اللہ کا واسطہ دے کر اپیل کریں گے، لیکن وہ کوئی جواب نہ دیں گے اور نہ ہی دروازہ کھولیں گے۔ پھر مسلمان اس جگہ آئیں گے جہاں دوسری مرتبہ میں رکا تھا۔ یہاں بھی اہلِ ذمہ سے عہدِ ذمہ کی بابت اللہ کا واسطہ دے کر اپیل کریں گے، مگر وہ لوگ کوئی جواب نہ دیں گے بلکہ قبیلۂ بنو عبس کی ایک عورت کا سر کاٹ کر مسلمانوں کی طرف پھینکیں گے۔ اس کے بعد مسلمان اس جگہ آئیں گے جہاں میں تیسری بار ٹھہرا تھا۔ یہاں بھی ان سے وہی اپیل کریں گے اور کفار اسی طرح نہ جواب دیں گے اور نہ ہی دروازہ کھولیں گے۔ اس کے بعد میرے چوتھی جگہ کھڑے ہونے کے مقام پر ایسا ہی کریں گے اور وہاں بھی سابق ہی معاملہ ہوگا۔ جب یہ صورت مسلمان دیکھیں گے تو ہاتھ اٹھا کر اللہ سے مدد اور نصرت کی دعاء کریں گے۔ قسم ہے اللہ کی! اس دروازے کی ہر لکڑی، ہر لوہا اور ہر ایک میخ نکل نکل کر گر جائیگی اور مسلمان داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہاں کسی بھی کافر کی جس پر چھرا چل سکتا ہوگا، گردن مارے بغیر نہ چھوڑیں گے۔ اس روز ان کا خون چوک بازار میں گھوڑوں کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔

☆ محدث ارطاۃؒ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی کے ہاتھوں خاندانِ ابوسفیان کے حاکم کے قتل کیے جانے اور بنو کلب پر غارت گری کے بعد، حضرت مہدی اور شاہِ روم کے درمیان صلح ہو جائے گی، پھر ان کے تاجر مسلمانوں کے یہاں اور مسلمان تاجر ان کے یہاں آمد و رفت کریں گے۔ نیز رومی تین سال تک کشتیاں بنانے میں مصروف رہیں گے، پھر حضرت مہدی کی وفات ہو جائے گی۔ ان کے بعد انہی کے خاندان کا ایک شخص امیر و خلیفہ ہوگا جو کچھ دنوں تک عدل و انصاف کرے گا پھر ظلم و ستم ڈھائے گا، لہٰذا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ ابھی اس کا تذکرہ ختم نہ ہوگا کہ اہلِ روم "صور" اور عکّا کے درمیان لنگر انداز ہو جائیں گے۔ یہی ملاحم اور معرکے ہیں۔

○○○

www.RaddeShakeeliyat.com

ساتواں جز

۵۷-اسکندریہ اور اطرافِ مصر میں رومیوں کا خروج

۱۳۱۰-محدث ابوقبیلؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عاصؓ اسکندریہ میں تھے تو ان سے بتایا گیا کہ کچھ کشتیاں نظر آئی ہیں جن سے لوگ گھبرا گئے ہیں۔ اس پر انہوں نے حکم دیا کہ گھوڑے پر زین کسو، پھر فرمایا کس طرف سے یہ کشتیاں نظر آئی ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ منارہ کی طرف سے تو فرمایا رہنے دو، اس لیے کہ ہمیں مغرب کی طرف سے آنے والی کشتیوں سے ڈر ہوگا۔ (تفصیلی روایت آگے آرہی ہے)

☆ شُفَی بن عبید اصبحی سے روایت ہے کہ اسکندریہ میں دو معرکے ہوں گے: ایک چھوٹا، دوسرا بڑا۔ جب ملحمۂ کبریٰ (بڑا معرکہ) ہوگا تو سمندر منارہ کی طرف سے ایک برید یا دو برید دور چلا جائے گا اور ذوالقرنین کے خزانے باہر نکال پھینکے گا جو مشرق و مغرب کے لیے کافی ہو جائیں گے۔ ملحمۂ صغریٰ کی علامت یہ ہے کہ اسکندریہ سے خون ٹپکے گا۔

☆ محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ اسکندریہ کا معرکہ طبارِس بن اسطبیان بن اخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں برپا ہوگا۔

۱۳۱۱-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اہلِ روم سات سو کشتیاں تیار کریں گے، پھر ان میں سوار ہو کر اسکندریہ آئیں گے۔ اس وقت اسکندریہ کا حاکم قبیلۂ قریش کا ایک شخص ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے کچھ کشتیاں، اسکندریہ کے مغرب میں موجود چھوٹی چھوٹی نگراں چوکیوں کی طرف بھیج دیں گے۔ وہ قریشی حاکم اپنے تمام گھوڑ سوار فوجیوں کو انہی کشتیوں کی طرف روانہ کر دے گا جو ان کشتیوں کے ساتھ ساتھ چلیں گے، جب کہ اپنے پاس چند ہی گھوڑے رکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا احمق تم اپنے گھوڑے منتشر نہ کرو۔ رومی آکر اسکندریہ اتریں گے اور ان سے مسلمان جنگ کریں گے جس میں مسلمانوں کو ''سوقِ حیتان'' (مچھلی مارکیٹ) تک پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیں گے۔ یہاں اتنی شدید جنگ ہوگی کہ خون گھوڑوں کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی مدد کے لیے ایک پرچم بردار فوج آئے گی۔ جب رومی اسے دیکھیں گے تو اپنی کشتیوں کا رخ روم کی طرف کر دیں گے اور ان پر سوار ہو کر روانہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ کمزور بینائی والا انسان کہے گا کہ وہ مجھے نظر نہیں آرہے ہیں، جب کہ تیز نگاہ والا

آدمی کہے گا مجھے ان کی پچھلی کشتیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک تند و تیز آندھی بھیجیں گے جو ان کشتیوں کو اسکندریہ واپس لے آئے گی اور وہ اسکندریہ اور منارہ کے بیچ میں ٹوٹ جائیں گی، چناں چہ مسلمان ان سب کو پکڑ لیں گے، صرف ایک کشتی اپنے سواروں کے ساتھ بچ پائے گی۔ جب یہ لوگ اپنے ملک جائیں گے تو لوگوں کو صورتِ حال کی خبر دیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کشتی کے لیے بھی تند و تیز آندھی بھیجیں گے، لہٰذا وہ بھی اسکندریہ واپس ہو جائے گی اور یہاں پہنچ کر ٹوٹ جائے گی اور اس کے تمام افراد کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

☆ محدث ابوقبیل سے روایت ہے کہ دمیاط کے معرکہ کی علامت وہ جھنڈے ہوں گے جو مصر سے ملک شام کے لیے نکلیں گے، انہیں گمراہی کے جھنڈے کہا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا جب تم دیکھو کہ عرب کے دو سردار بھاگ کر روم چلے جائیں تو وہ معرکۂ اسکندریہ کی علامت ہوگی۔

۱۳۱۲-محدث عبداللہ بن تعلی نے اپنی صاحب زادی سے فرمایا جب تمہیں یہ خبر ملے کہ اسکندریہ فتح ہو گیا ہے اور تمہارا دوپٹہ مغرب کی سمت میں ہو تو اسے بھی نہ لینا، بلکہ جلد از جلد مشرق کی طرف چلی جانا۔ ان کے شاگرد یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن تعلی علامات و اشراط کے بڑے عالم تھے۔

شُفَی بن عبید نے کہا کہ اہلِ مصر کی اولین باہری جائے قیام کو نقیوس نامی دشمن ویران کرے گا۔

ابوزرعہ رازی کا بیان ہے کہ انہوں نے شفی بن عبید کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل مصر! سردی گرمی میں تمہاری باہری جائے قیام کا راستہ تم سے کاٹ دیا جائے گا لہٰذا تم ان میں سے جو بہتر ہو اسے منتخب کر لو۔ لوگوں نے عرض کیا بہتر کیا ہے؟ فرمایا ہر وہ جگہ جو احاطہ بند ہو اور وہ پانی سے گھری ہوئی نہ ہو کیوں کہ دشمن تمہارے اوپر حملہ کرے گا اور تمہاری باہری جائے قیام پر تمہارے اوپر نظر رکھے گا یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص اپنی ہانڈی سے اٹھنے والا دھواں دیکھے گا، مگر ہانڈی تک اس اندیشہ سے نہ جائے گا کہ دشمن اس کے گھر والوں تک نہ پہنچ جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا اسکندریہ کا معرکہ طبارس بن اسطبیان کے ہاتھوں ہوگا۔ جب ایک کشتی منارہ پر آکر ٹھہرے گی وہ جھکے گی پھر تین مرتبہ بلند ہوگی۔ جب دوپہر کا وقت ہو جائے گا تو تمہارے پاس چار سو کشتیاں آئیں گی، اس کے بعد پھر چار سو آئیں گی اور یہ سب مینارہ کے پاس ٹھہریں گی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت تبیعؒ سے روایت ہے کہ اس وقت اسکندریہ کا والی قبیلۂ قریش کا ایک احمق شخص ہوگا۔ یہ جنگ سوقِ حیتان (مچھلی مارکیٹ) میں ہوگی۔ شاہانِ روم اپنی کرسیاں قیساریہ، قبۂ خضراء اور یوحنس میں لگائیں گے۔ مسلمان مسجدِ سلیمان میں سمٹ جائیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس عرب کا مقدمۃ الجیش دستہ آجائے گا۔ ان میں ایک ایک شخص چتکبرے گھوڑے پر ہوگا جس کی پیشانی پر سفید بال ہوں گے۔ یہ منارہ کے ٹیلے پر کھڑا ہوگا۔

☆ عبداللہ بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ قریش میں سے ایک شخص جو ماں اور باپ دونوں طرف سے معروف النسب ہوگا، ناراض ہوکر روم چلا جائے گا۔ رومی اس کا استقبال کریں گے اور اس کی بڑی عزت وتوقیر کریں گے۔ وہ ملکِ روم بیس ماہ تک رہے گا۔ پھر اہلِ روم کو لے کر انہی کی کشتیوں میں اسکندریہ آئے گا۔ راستہ میں تندوتیز ہوا آجائے گی، چناں چہ خبر دینے والے کے سوا ان میں سے کوئی بھی روم واپس نہ جائے گا۔

ان کے والد نے مزید کہا کہ اگر میں چاہوں تو بتا سکتا ہوں کہ رومیوں کا امیر اس روز اپنا جھنڈا کس جگہ نصب کرے گا۔ وہ اسکندریہ کے نزدیک خضراء قدیم سے منارہ تک کے درمیانی حصہ میں اترے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا معرکۂ اسکندریہ کی علامت یہ ہے کہ جب تم سردارانِ عرب میں سے دو کو دیکھو کہ وہ روم گئے ہیں تو یہ معرکۂ اسکندریہ کی علامت ہوگی۔

☆ محدث ابوفراس کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس تھے تو ان سے عرض کیا گیا کہ لوگ دہشت زدہ ہیں۔ چناں چہ انہوں نے اپنا ہتھیار اور گھوڑا لانے کا حکم دیا۔ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا، اس سے معلوم کیا کہ یہ خوف دہشت کس طرف سے ہے؟ اس نے بتایا کہ قبرس کی طرف سے کچھ کشتیاں آتی ہوئی دکھائی دی ہیں۔ یہ سن کر لوگوں سے فرمایا ٹھہر جاؤ! ہم نے کہا لوگ تو سوار ہو چکے، فرمایا کہ یہ معرکۂ اسکندریہ نہیں ہے۔ وہ لوگ تو مغرب کی طرف سے آئیں گے یعنی ''اطابلس'' کی جانب سے، چناں چہ سو کشتیاں آئیں گی، پھر سو، پھر سو یہاں تک کہ انہوں نے سات سو کشتیاں شمار کرائیں۔

☆ حضرت شفّی اصبحی نے بیان کیا کہ اسکندریہ میں دو معرکے ہوں گے: ایک چھوٹا، دوسرا بڑا۔ بڑے معرکے میں پانچ سو کشتیاں آئیں گی، جب کہ چھوٹے میں ایک سو کشتیاں۔ چھوٹے معرکے میں ستر سردار وسپہ سالار مارے جائیں گے اور بڑے میں چار سو۔ چھوٹے معرکے کی علامت یہ ہے کہ سمندر منارہ سے دو برید پیچھے ہٹ جائے گا اور ذوالقرنین کا خزانہ باہر نکال دیا جائے گا جو

اہلِ مشرق ومغرب سب کے لیے کافی ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا معرکۂ اسکندریہ میں رومی اطابلس کی طرف سے آئیں گے۔ جب وہ علاقۂ لوبیہ کے مقام ''منخر البرذون'' پر پہنچیں گے تب حاکم اسکندریہ کو ان کی اطلاع ہوگی۔ وہ اپنے لوگوں کو بھیجے گا، یہ لوگ واپس نہ لوٹیں گے یہاں تک کہ رومی اسکندریہ میں فروکش ہو جائیں گے۔ افسوس ہے اس وقت قریش کے اس احمق والی پر۔ ارے احمق! اپنے گھوڑسوار فوجیوں کو اپنے پاس ہی روک کے رکھ؛ کیوں کہ رومی تو تجھ پر ہی حملہ کرنے والے ہیں۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ میری خواہش ہے کہ میری موت نہ آئے یہاں تک کہ جنگ اسکندریہ میں شرکت کرلوں۔ ان سے کہا گیا کیا اسکندریہ فتح نہیں ہو چکا؟ فرمایا یہ جنگ اسکندریہ نہیں ہے۔ جنگ اسکندریہ تو تب ہوگی جب سو کشتیاں آئیں گی، ان کے معاً بعد دوسری سو کشتیاں یہاں تک کہ سات سو کشتیاں پوری ہو جائیں گی، پھر ان کے بعد بھی اتنی ہی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں کعب کی جان ہے کہ ان میں جنگ اتنی سخت ہوگی کہ خون گھوڑوں کی پنڈلیوں تک پہنچ جائے گا۔

۵۸-خروجِ دجال سے پہلے لوگوں کو پیش آنے والے حالات

۱۳۱۳-حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا۔ اس میں آپ ﷺ نے زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو کی اور اسی پر متنبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! روئے زمین پر دجال کے فتنہ سے زیادہ بڑا کوئی فتنہ نہیں رونما ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء مبعوث کیے، سب نے اپنی اپنی امت کو اس سے خبردار کیا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم لوگ آخری امت، اس لیے دجال تمہارے زمانے میں لامحالہ نکلے گا۔ اگر میرے تمہارے بیچ رہتے ہوئے وہ نکلا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے کافی ہوں گا۔ لیکن اگر میرے بعد نکلتا ہے تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے لیے میرے خلیفہ ہوں گے۔ تم میں سے جس کی دجال سے ملاقات ہو، اسے چاہیے کہ دجال کے منہ پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ قیامت کا کتّا دجال ہے۔ جس نے فتنہ دجال پر صبر کیا اسے کوئی ابتلاء نہ پیش آئے گی اور نہ ہی پھر کبھی زندہ یا مردہ اسے فتنہ میں مبتلا کیا

www.RaddeShakeeliyat.com

جائے گا۔ جس نے دجال کا زمانہ پایا مگر اس کی پیروی نہ کی، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص دجال سے بچ گیا اور ایک مرتبہ اس کی تکذیب کر دی اور کہہ دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو، تم دجال ہو، اس کے بعد اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھیں اور اس سے ڈرا نہیں تو وہ اسے کسی فتنہ و ابتلاء میں ڈالنے پر قادر نہ ہوگا اور یہ آیات اس کے لیے دجال سے حفاظت کے تعویذ کی مانند ہوں گی۔ خوشحالی ہے اس شخص کے لیے جو فتنۂ دجال اور اپنی رسوائی سے پہلے اپنا ایمان بچا لے گیا۔ دجال ایسے لوگوں کو ضرور پائے گا جو اصحابِ نبی ﷺ کی طرح نیک ہوں گے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو دجال سے متنبہ کیا اور فرمایا لوگو! اچھی طرح جان لو کہ موت سے پہلے تم اپنے رب سے ملنے والے نہیں۔ تمہارا رب ایک آنکھ کا کانا نہیں ہے۔ دجال اللہ پر جھوٹ باندھے گا۔ اس کی ایک آنکھ کی بینائی نہیں ہوگی، نہ وہ ابھری ہوگی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوئی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جس کو ہر صاحبِ ایمان پڑھ لے گا۔ اگر تمہارے درمیان میرے رہتے ہوئے وہ نکلا تو میں اس سے تمہارا محافظ و مدافع ہوں گا اور اگر میرے بعد نکلا اور میں تمہارے بیچ نہ رہا تو ہر شخص اپنے آپ کا محافظ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے لیے میرے خلیفہ ہوں گے۔ تم میں سے جو بھی اس سے ملے تو اس کے سامنے سورۂ فاتحہ پڑھے۔

☆ محدث ابو قلابہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ایک صاحب کے پاس بھیڑ لگائے ہوئے ہیں، لہٰذا میں بھی بھیڑ میں گھس گیا یہاں تک کہ ان صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ رسول اللہ میں سے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ تمہارے بعد مہا جھوٹا اور بڑا گمراہ شخص ہوگا۔ اس کے سر کے پیچھے بالوں کی لٹ ہوگی اور وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو جس نے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا، تم ہمارے رب نہیں ہو، بلکہ ہمارا رب اللہ ہے، اسی پر ہمارا توکل ہے، اسی کی طرف ہم رجوع ہوتے ہیں اور تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو دجال کا اس پر کچھ بس نہ چلے گا۔ (مسند احمد، ۴۱۰/۵)

☆ حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت برپا ہونے تک دجال سے زیادہ سنگین کوئی بات نہ ہوگی۔ (مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۱۲۷/، مسند احمد، ۱۹/۴، مستدرک حاکم، ۵۲۸/۴ اور ابو عمرو دانی، ۲۵/۱)

☆ عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال ایک نہایت سخت ناراضگی والی چیز کے وقت نکلے گا۔ (مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۹۸/، ابو عمرو دانی، ۶۶۰/۵)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے فرمایا قیامت سے پہلے کئی ایک جھوٹے مدعی پیدا ہوں گے: ان میں سے ایک صاحب یمامہ (مسیلمہ کذاب) دوسرا صاحبِ صنعاء عنسی، تیسرا صاحب حمیر اور چوتھا دجال ہے۔ ان میں سب سے بڑا فتنہ دجال کا ہے۔ (ابن حبان، حدیث ۱۸۹۳/)

☆ حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا پہلی نشانی رومی ہیں، دوسری دجال، تیسری یاجوج ماجوج اور چوتھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

☆ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے دجال کے بارے میں بتا دیا ہے، مگر مجھے اندیشہ ہے کہ شاید تم نے سمجھا نہ ہو، مسیح دجال پستہ قد، ٹانگوں کے درمیان زیادہ فاصلہ والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا اس کی ایک آنکھ بے نور ہوگی، نہ وہ ابھری ہوگی اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر پھر بھی تمہیں التباس و اشتباہ ہو جائے تو یہ سمجھ لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور تم موت آئے بغیر اپنے رب کو نہ دیکھ سکو گے۔ (سنن ابوداؤد، مسند احمد)

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا، اس کی پیشانی کے بیچ میں ''کافر'' لکھا ہوگا، جب کہ اس کی آنکھ پر ایک موٹا ناخنہ ہوگا۔ راوی حدیث سہل بن یوسف کہتے ہیں کہ ک، ف ر، اس طرح لکھا ہوگا کہ تحریر کی طرح ایک دوسرے سے حروف ملے ہوئے ہوں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب الفتن، حدیث ۷۱۳۱/ اور صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۱۰۱/)

۱۳۱۴-۱ انہی سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے ستر سے کچھ زیادہ دجال ہوں گے۔ (ابو عمرو دانی، ۴۴۵/۴)

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ دجال کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام ''طیبہ'' ہوگا، دجال جس بستی کا بھی رخ کرے گا، یہ وہاں اس سے پہلے پہنچ جائے گی اور لوگوں سے کہے گی کہ یہ آدمی جو تمہارے پاس آ رہا ہے، اس سے بچو۔

☆ حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلی علامت رومی ہیں، دوسری دجال، تیسری یاجوج ماجوج اور چوتھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

☆ حضرت علیؓ نے فرمایا ایک شخص ایسا ہے جس سے احادیث نے ڈرایا ہے، جب بھی وہ کوئی نئی بات گھڑے گا، اس کی تکذیب ہو جائے گی اور اس کا جھوٹ اس سے بڑے جھوٹ سے ختم ہو جائے گا۔ اگر وہ دجال کا زمانہ پائے گا تو اس کی اتباع کرے گا۔

☆ حضرت سالم اپنے والد حضرت معقلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں

www.RaddeShakeeliyat.com

کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شایانِ شان حمد وثنا بیان کی۔ اس کے بعد دجال کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا میں نے تمہیں اس سے ڈرادیا ہے۔ اسی طرح ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا، لیکن میں تم سے اس کی بابت ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ دجال کانا ہوگا؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ)

☆ بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس روز لوگوں سے، فتنۂ دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک تمہاری موت نہ آئے تم میں سے کوئی اپنے رب کو دیکھ نہ سکے گا۔ دجال کی آنکھوں کے بیچ ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا جسے ہر وہ صاحبِ ایمان پڑھ لے گا جس کو دجال کی حرکت سے نفرت ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث/۹۵، مصنف عبدالرزاق، ۱۲/۳۹۱ اور ابوعمرو دانی، ۵/۶۴۴)

✡✡✡

۵۹-خروجِ دجال سے پہلے کی علامتیں

۱۳۱۵-حضرت عبداللہ بن بسر مازنیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ملحمہ کبریٰ اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چند سالوں کا وقفہ ہوگا پھر ساتویں سال دجال نکلے گا۔ (۱-سنن ابوداؤد، حدیث/۴۲۹۶، سنن ابن ماجہ، حدیث/۴۰۹۳، مسند احمد، ۴/۱۸۹ اور ابوعمرو دانی، ۴/۴۸۸)

☆ کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ جو شخص قسطنطنیہ کی فتح میں شریک رہے اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے سامان لے لے اور تیار کر لے؛ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی فتح اور خروج دجال سات سال کی اندر ہوں گے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ مسلمان جب قسطنطنیہ کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو انہیں خبر ملے گی کہ دجال نکل گیا ہے، حالاں کہ یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ اس لیے جتنا ہو سکے سامان لے لو، کیوں کہ تم لوگ چھ سال ٹھہرو گے، اس کے بعد ساتویں سال دجال کا خروج ہوگا۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ دجال نہ نکلے گا یہاں تک کہ یہ شہر فتح ہو جائے۔

☆ بشیر بن عبداللہ بن یسار سے روایت ہے کہ صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن بُسر مازنیؓ نے میرا کان پکڑ کر کہا بھتیجے! شاید تمہیں فتحِ قسطنطنیہ میں شرکت کا زمانہ ملے۔ اگر تم اس کی فتح میں شریک رہو تو وہاں کے مالِ غنیمت میں سے اپنا حصہ ہرگز نہ چھوڑنا، کیوں کہ اس کی فتح اور خروجِ دجال کے

درمیان صرف سات سال کا عرصہ ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا فتحِ قسطنطنیہ کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیت المقدس میں نزول سے پہلے، دجال نکلے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کو فتح قسطنطنیہ کے بعد خبر ملے گی کہ دجال نکل گیا ہے، لہٰذا وہ لوگ واپس ہو جائیں گے، مگر دجال ان کو نہ ملے گا لیکن کچھ ہی دن ٹھہریں گے کہ وہ نکل جائے گا۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسیحِ دجال کے خروج سے پہلے چند سال نہایت دھوکے والے ہوں گے جن میں سچے کو جھوٹا، جھوٹے کو سچا، بددیانت کو امانت دار اور امانت دار کو بددیانت سمجھا جائے گا اور لوگوں میں سے گراپڑا، بے زبان شخص بڑی بڑی باتیں کرے گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث/۴۰۳۶، مسند احمد، ۲/۲۹۱، مستدرک حاکم، ۴/۴۶۵)

۱۳۱۶-حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے فرمایا سمندری راستہ سے ایک غزوہ ہوگا۔ جو اس میں شریک ہوگا وہ اتنا مالا مال ہو جائے گا کہ کبھی تنگ دست نہ ہوگا، جو شخص شریک نہ ہوگا تو اس کے بعد اس کا مال زیادہ نہ ہوگا مگر جتنا اس سے پہلے رہا ہوگا۔ اس غزوہ کے بعد چھ سال تک سمندر دشوار ہو جائے گا۔ پھر چھ سال بعد سمندر چھ سال پہلے جیسا آسان ہو جائے گا، اس کے بعد پھر چھ سال دشوار ہو جائے گا۔ یہ کل اٹھارہ سال ہوئے، اس کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

☆ کعب احبار کہتے ہیں کہ خروج دجال سے پہلے تین فتنے ہوں گے: حضرت عثمانؓ کی شہادت کا فتنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا فتنہ، ایک اور تیسرا فتنہ، اس کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

☆ محدث تبیعؒ سے روایت ہے کہ دجال سے پہلے تین علامتیں ظاہر ہوں گی: تین سال تک قحط سالی ہوگی اور نالے خشک ہو جائیں گے۔ چمیلی کا پھول زرد ہو جائے گا، چشمے سوکھ جائیں گے اور قبیلۂ مذحج اور ہمدان عراق سے منتقل ہو کر قنسرین اور حلب میں قیام پذیر ہوں گے۔ پھر لوگ دجال کو تمہارے دیار میں صبح یا شام کو آتے جاتے دیکھیں گے۔

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملحمۂ کبریٰ، فتحِ قسطنطنیہ اور خروجِ دجال سات مہینوں کے اندر ہوں گے (سنن ابوداؤد، حدیث/۴۲۹۵، سنن ابن ماجہ، حدیث/۴۰۹۲، سنن ترمذی، حدیث/۲۲۳۸، ابوعمرو دانی، ۴/۴۹۰، مسند احمد، ۵/۲۳۴ اور مستدرک حاکم، ۴/۴۲۶)

☆ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مشہور تابعی حضرت ابوبحریہ کے پاس لکھا کہ اسے معلوم ہوا

www.RaddeShakeeliyat.com

ہے کہ آپ ملحمۂ کبریٰ، فتحِ قسطنطنیہ اور خروجِ دجال کی بابت حضرت معاذؓ بن جبل سے کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ چناں چہ ابو بحریہ نے لکھا کہ انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ سنا کہ ملحمۂ کبریٰ، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں کے اندر ہوں گے۔

☆ حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ ملحمۂ کبریٰ، قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا خروج ایک عورت کے بچے کا خروج ہوگا۔ (-ابوعمرو دانی، ۶۱۵/۵)

☆ حضرت عبداللہ بن بشرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ملحمۂ کبریٰ اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہوگا، دجال ساتویں سال نکلے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال اسّی سال میں نکلے گا، مگر یہ اللہ کو ہی علم ہے کہ کون سا اسّی سال مراد ہے دوسو اسی یا کچھ اور؟

☆ کعب احبار نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے دجال کی تلوار اور ملحمۂ کبریٰ کی تلوار کو جمع نہ کریں گے۔

۱۳۱۷-حضرت اسماء بنتِ یزید انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر پر تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کے خروج سے پہلے تین سال پریشانی کے ہوں گے: پہلے سال آسمان سے ایک تہائی بارش کم ہوگی اور زمین سے ایک تہائی پیداوار کم ہوگی۔ دوسرے سال دو تہائی پانی کم برسے گا اور دو تہائی پیداوار کم ہوگی، جب کہ تیسرے سال بارش بالکل نہ ہوگی اور نہ زمین سے کوئی پیداوار ہوگی۔ لہٰذا کوئی بھی کھر اور ڈاڑھ والا جانور زندہ نہ بچے گا، سب مر جائیں گے۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث ۲۰۸۲۱، مسند احمد ابن حنبل، ۴۴۵/۶)

☆ ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے کہ یوں کہا جاتا تھا کہ خروجِ دجال سے پہلے، لاوی بن حضرت یعقوب کی نسل سے ایک لڑکا ''بیسان'' میں پیدا ہوگا۔ اس کے جسم پر ہتھیار، تلوار، ڈھال، برچھی اور چھری کی صورتیں بنی ہوں گی۔

☆ حضرت عمیر بن ہانیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دو خیموں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک خالص ایمان کا خیمہ جس میں نفاق کا شائبہ نہ ہوگا اور دوسرا نفاق کا جس میں ایمان ذرہ برابر نہ ہوگا۔ جب یہ دونوں خیمے ہو جائیں تو تم اسی روز یا اگلے روز دجال کو دیکھو گے۔

۱۳۱۸-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال سے ڈرایا اور اس کی نشانیوں، علامتوں اور اس کے خروج سے پہلے پیش آنے والے امور کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ

حاضرین نے سمجھا کہ دجال انہی کے بیچ میں کھجور کے اسی باغ سے برآمد ہونے والا اور نکلنے والا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کسی ضرورت سے اٹھ کر چلے گئے، جب واپس آئے تو تمام حاضرین بہت ڈرے اور سہمے ہوئے زور زور سے رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے دجال اور اس کے معاملے کے نزدیک آنے کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ وہ ہمارے بیچ، کھجور کے باغ سے ہی برآمد ہونے والا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے تمہارے درمیان رہتے ہوئے وہ نکلا تو میں اس سے تمہاری حفاظت کروں گا اور اگر اس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان نہ رہوں تو ہر شخص اپنا محافظ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ ایمان کے لیے میرا خلیفہ ہوگا۔ دجال کی ایک آنکھ بے نور ہوگی اور دوسری خون آمیز سرخ جیسے پھول۔

☆ محدث ارطاۃؒ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا، اس کے بعد ہی مسلمانوں کی خبر ملے گی کہ دجال نکل گیا ہے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی پھر مسلمان تین ہفتے ٹھہریں گے۔ اسی سال آسمان سے ایک تہائی بارش کم ہوگی، دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال بالکل ہی بارش نہ ہوگی تو کھر اور کچلی کے دانت والے تمام جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ قحط سالی اتنی شدید ہوگی کہ ہر ستر میں سے دس آدمی ہلاک ہو جائیں گے۔ لوگ انطاکیہ کے پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے۔ خروج دجال کی ایک علامت مشرق کی طرف سے چلنے والی ایک ہوا ہے جو نہ گرم ہوگی اور نہ ہی سرد، وہ اسکندریہ کے بت خانہ کو منہدم کر دے گی، نیز مغرب اور شام کے زیتون کے تمام درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دے گی۔ دریائے فرات نیز چشمے اور ندی نالے خشک ہو جائیں گے۔ اس کی وجہ سے دنوں، مہینوں اور چاند کے اوقات آگے پیچھے ہو جائیں گے۔

☆ سلیمان بن عیسیٰ نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح اور مسلمانوں کے وہاں قیام کے تین سال چار مہینے اور دس دن بعد دجال نکلے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت ابو درداءؓ کے بارے میں پوچھا، چناں چہ وہ آگے بڑھا یہاں تک کہ ایک بھری ہوئی مجلس میں آیا تو اس نے دیکھا کہ حضرت ابو درداء اور کعب احبار دونوں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کافی لوگ ہیں۔ اعرابی نے پوچھا آپ دونوں میں ابو درداء کون ہیں؟ لوگوں نے اشارے سے بتایا کہ یہ۔ اس نے پوچھا دجال کب نکلے گا؟ فرمایا اللہ معاف کرے، یہ سوال مت کرو۔ اعرابی نے ان سے دو مرتبہ یہی سوال کیا اور انہوں

www.RaddeShakeeliyat.com

نے دونوں مرتبہ یہی جواب دیا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ اس سوال سے ان کو ناگواری ہو رہی ہے تو کہنے لگا ابودرداء! میں آپ کے پاس مال و دولت کا سوال کرنے نہیں آیا، بلکہ آپ سے ایک علم کی بات معلوم کرنے آیا ہوں۔ کعب احبار کا بیان ہے کہ اس پر انہوں نے اعرابی کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا جب تم یہ دیکھنا کہ آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش نہیں ہوئی، زمین بالکل خشک اور چٹیل ہوگئی ہے، پیداوار بالکل نہیں ہوئی، ندی نالے سوکھ گئے ہیں اور ریحان پھول زرد ہوگیا ہے تب دجال کا انتظار کرنا کہ وہ صبح کو نکل آئے یا شام کو۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قیصر کا شہر یا فرمایا ہرقل کا شہر فتح ہوجائے، مؤذن اس شہر میں اذان دینے لگیں اور مسلمان اس کا مالِ غنیمت ڈھالوں کے ذریعہ تقسیم کریں۔ اس میں مسلمانوں کو روئے زمین کا سب سے زیادہ مال ہاتھ لگے گا۔ اسی اثناء ایک چیخ سنائی دے گی کہ تمہارے پیچھے تمہارے اہلِ خانہ کے درمیان دجال کا خروج ہوگیا ہے لہٰذا مسلمان سب کچھ پھینک کر آئیں گے اور اس سے جنگ کریں گے۔

☆محدث حمزہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے اساتذہ وشیوخ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نکلے اور انہوں نے خاموشی سے نہیں بلکہ اعلان کر کے یہ بات فرمائی کہ ''ملطاط'' یعنی ساحل فرات پر باقی ماندہ اہلِ ایمان کے آنے جانے اور دجال کے بھاگنے کا راستہ ہوگا۔ لوگو! عمل کرنے کے لیے کس چیز کا انتظار ہے، کیا دجال کے نکلنے کا انتظار ہے؟ یہ تو بہت بڑی چیز کا انتظار ہے یا پھر قیامت کا انتظار ہے ''والساعة أدهىٰ وأمر '' قمر/۴۶-قیامت تو بڑی خوف ناک نہایت کڑوی ہے۔ پھر انہوں نے ایک کنکری لے کر اپنے ناخن پر رکھی اور فرمایا دجال کے خروج سے کسی مؤمن کو اتنا بھی نقصان نہ پہنچے گا جتنا اس کنکری سے میرا ناخن جھڑا ہے۔

کعب احبار سے روایت ہے کہ مسلمان قسطنطنیہ فتح کرلیں گے، اسی وقت ان کے پاس دجال کے نکلنے کی خبر آئے گی، لہٰذا وہ لوگ ملکِ شام کے لیے نکل جائیں گے، لیکن وہاں جا کر دیکھیں گے کہ دجال نکلا نہیں ہے، اس کے کچھ ہی بعد اس کا خروج ہوگا۔

☆☆☆

۶۰-دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟

۱۳۱۹-حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال شام اور عراق کے درمیان ''حلّہ'' نامی جگہ سے نکلے گا (دجال کے خروج کے سلسلہ میں روایات میں مختلف جگہوں کا ذکر آیا ہے ان میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ سب سے پہلے اس کا ظہور شام وعراق کی درمیانی گھاٹی سے ہوگا اور اس کے اعوان وانصار اصبہان کے یہودیہ نامی بستی میں اس کے منتظر ہوں گے اس لیے وہ وہاں پہنچے گا پھر ان کو لیکر حوز و کرمان میں قیام کرے گا اس کے بعد مسلمانوں کے خلاف سرزمین مشرق یعنی خراسان سے خروج کرے گا) [تحفۃ الالمعی ۵:۶۰۶]

☆کعب احبار سے روایت ہے کہ فتح قسطنطنیہ کے بعد مسلمانوں کو خبر ملے گی، لہٰذا جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہوگا اسے چھوڑ کر ملک شام کے لیے نکلیں گے، مگر اس خبر کو غلط پائیں گے۔ دجال قسطنطنیہ کی فتح کے بعد ہی نکلے گا، اس سے ساحل سمندر کی طرف کی جماعت وابستہ ہوگی پھر وہ نکلے گا۔

☆انہی سے روایت ہے کہ دجال سے ساحلِ سمندر کی جانب سے ایک جماعت وابستہ ہوگی، پھر وہ نکلے گا۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دجال عراق کی ایک بستی سے نکلے گا، اس کے نکلنے پر لوگ دو گروہوں میں منقسم ہوجائیں گے: ایک جماعت لوگوں سے کہے گی کہ ملکِ شام اپنے بھائیوں کے پاس چلو۔

☆حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ دجال ''مرو'' سے وہاں کے یہود میں سے نکلے گا۔

☆انہی سے روایت ہے کہ دجال خراسان سے نکلے گا (''مرو'' خراسان کا ایک شہر ہے)

(۱-مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۹۴)

☆کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال کی پیدائش مصر کے ایک گاؤں میں ہوگی جس کا نام ''قوص'' ہے اور یہ مصر میں واقع ہے۔

☆جبیر بن نفیر، عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ وغیرہ سے روایت ہے کہ دجال انسان نہیں، شیطان ہے۔

☆سالم بن معقلؒ اپنے والد حضرت معقلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دجال ابن صائد ہے جو کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔

☆حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دجال ''کوثٰی'' نامی بستی سے نکلے گا۔

(ایضاً، ۷/۵۵۰)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ خراسان سے ایک لشکر نکلے گا جس کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

☆حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دجال کوثی سے نکلے گا۔ (ایضاً رر)

☆ہیثم بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے مجھ سے فرمایا اس وقت وہ حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ تم ایک علاقہ جانتے ہو جو تم سے پہلے ہے، اسے کوثی کہا جاتا ہے اور وہاں شورزمینیں بہت ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں! فرمایا وہیں سے دجال نکلے گا۔ (ایضاً، ۴۹۶/۷)

☆حضرت طاؤسؒ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ دجال عراق سے نکلے گا۔

☆حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے، مگر قرآن ان کے نرخروں سے آگے نہ بڑھے گا۔ جب بھی ان میں سے کوئی گروہ نکلے گا، اسے ختم کر دیا جائے گا۔ اس طرح آپ ﷺ نے دس سے زیادہ مرتبہ شمار کیا کہ جب بھی ان میں سے کوئی گروہ نکلے گا، اسے ختم کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ انہی میں کے باقی ماندہ لوگوں میں سے دجال نکلے گا۔

۶۱-خروجِ دجال، اس کے حالات اور اس کے ہاتھوں برپا ہونے والا فتنہ وفساد

۱۳۲۰-کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال سب سے پہلے جس پانی پر آئے گا وہ بصرہ کے نزدیک ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا اور اس کے برابر میں ریت بہت ہوگی۔ یہ پہلا پانی ہوگا جہاں دجال آئے گا۔ (حلیۃ الأولیاء ابونعیم، ۱۳/۶)

☆حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ دجال مشرق کی طرف ایک جگہ سے نکلے گا جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی، حدیث ۲۲۳۷، ابن ماجہ، حدیث ۴۰۷۲، مسند احمد، ۴/۱، ابو عمرو دانی، ۶۲۹/۵، مستدرک حاکم، ۵۲۷/۴)

☆سلیمان بن عیسیٰؒ نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ دجال اصبہان کے ایک جزیرے میں سمندر سے نکلے گا، اس جزیرہ کا نام "ماطولہ" ہے۔

☆ابن طاؤسؒ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ دجال عراق سے نکلے گا۔ (مصنف عبد الرزاق، حدیث ۲۰۸۳۰)

☆ہیثم بن اسودؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کی موجودگی میں فرمایا کہ تمہارے علاقے سے پہلے بہت زیادہ شورزمین ہے، تم اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! فرمایا وہیں سے دجال نکلے گا۔

۱۳۲۱-حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ پہلے دجال نکلے گا، اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

۱۳۲۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ دجال سے دہشت زدہ ہوں گے، وہ اہلِ کوفہ ہوں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۰۰/۷)

☆حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا سب سے سنگین فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آ کر کہے گا کہ اگر میں نے تیری اونٹنی زندہ کر دی تو تم میرے رب ہونے کا یقین کرو گے؟ وہ کہے گا ہاں! چناں چہ شیطان اس کے سامنے اس کی اونٹنی ہی جیسی شکل میں سامنے آئے گا، تھن بھی پہلے سے زیادہ اچھا اور کوہان بھی زیادہ ابھرا ہوگا۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص کے پاس آئے گا جس کے باپ اور بھائی کا انتقال ہو چکا ہوگا، اس سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو تم مجھے رب مان لو گے؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ چناں چہ شیاطین اس کے سامنے اس کے باپ اور بھائی کی شکل میں آ جائیں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو لوگ اس بات کی وجہ سے بہت پریشان اور غم زدہ تھے۔ آپ ﷺ نے دروازے کے دونوں پٹ پکڑ کر فرمایا اسماء! کیا بات ہوگئی؟ عرض کیا اللہ کے رسول! دجال کے تذکرہ نے ہمارے دل نکال دیے۔ فرمایا اگر دجال میرے رہتے ہوئے نکلا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا، ورنہ میرا رب ہر صاحبِ ایمان کے لیے میرا خلیفہ ہوگا۔ حضرت اسماء نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم آٹا گوندھتے ہیں، لیکن روٹی نہیں پکا پاتے کہ ہمیں شدید بھوک لگ جاتی ہے تو اس وقت اہل ایمان کا کیا حال ہوگا؟ (یعنی جب ہماری قوتِ برداشت اتنی کم ہے تو اس وقت جب کہ قحط کا زمانہ ہوگا اور روٹیاں دجال اور اس کے ساتھیوں کے پاس ہی ہوں گی، مسلمانوں کو کیسے صبر آئے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لیے بھی کافی ہوگی یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث ۲۰۸۳۱)

☆حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے سامنے دجال کا تذکرہ ہوا تو فرمایا لوگو! اس کے خروج کے

www.RaddeShakeeliyat.com

وقت تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے: ایک گروہ اس کا پیروکار بن جائے گا، دوسرا اپنے آباء واجداد کے علاقوں میں چلا جائے گا اور تیسرا گروہ دریائے فرات کے ساحل کا راستہ لے گا جہاں ان کی دجال سے جنگ ہوگی۔ یہاں تک کہ اہلِ ایمان ملک شام کے مغرب میں اکٹھا ہوں گے اور دجال کے مقابلے کے لیے ہراول دستہ روانہ کریں گے جن میں ایک شخص گہرے سرخ وزردرنگ کے گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ اس دستہ میں سے کوئی بھی انسان لوٹ کر واپس نہ جا سکے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۵۱۰)

دوسری سند میں وضاحت ہے کہ انہوں نے گہرے سرخ زردرنگ کا گھوڑا ہی فرمایا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا اہلِ کتاب کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

حضرت ابن مسعودؓ کے شاگرد: ابوزعراء کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کے علاوہ اہلِ کتاب کے حوالہ سے کوئی دوسری حدیث بیان نہیں کی۔ فرمایا اس کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔

☆ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دجال نکلے گا تو وہ شمال وجنوب میں گھومے پھرے گا۔ نیز فرمایا اللہ کے بندو! تم لوگ ثابت قدم رہنا، اس لیے کہ وہ ابتداء میں یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ دوبارہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں جب کہ تم اپنے رب کو موت آئے بغیر نہیں دیکھ سکتے۔ نیز وہ ایک آنکھ کا بھینگا ہوگا، جب کہ تمہارا رب بھینگا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر صاحبِ ایمان پڑھ لے گا۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک جنت ہوگی اور ایک جہنم۔ اس کی جہنم درحقیقت جنت ہوگی، جب کہ جنت جہنم۔ جو شخص اس کی جہنم میں مبتلا ہو جائے اسے چاہیے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے تو اس کی آگ ایسے ہی ٹھنڈی اور باعث راحت وسلامتی ہو جائے گی جیسے نمرود کی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی کا سامان بن گئی تھی۔ نیز اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ شیطان رہیں گے جو انسانی شکل میں سامنے آئیں گے۔ دجال ایک اعرابی کے پاس آکر کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کر دوں تو تم میرے رب ہونے کی شہادت دو گے؟ بدو کہے گا ہاں! چناں چہ دجال کے شیطان اس شخص کے باپ ماں کی صورت میں سامنے آجائیں گے اور اس سے کہیں گے بیٹے! تم اس کی پیروی کرو، کیوں کہ یہ تمہارا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ دجال کو ایک

جان پر قدرت دے دی جائے گی، لہٰذا وہ اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ لیکن پھر اسے یہ قدرت نہ دی جائے گی اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کے ساتھ ایسا کر سکے گا۔ وہ کہے گا کہ میرے اس بندے کو دیکھو، میں ابھی اسے دوبارہ زندہ کر رہا ہوں، پھر وہ یہ کہتا ہے، کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا اس کا رب ہے؟ چناں چہ دجال اسے زندہ کر کے پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ شخص جواب دے گا کہ میرا رب اللہ ہے اور تو دشمنِ خدا دجال ہے۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک بدو سے کہے گا اگر میں تمہارے اونٹ کو زندہ کر دوں تو تم میرے رب ہونے کی شہادت دو گے؟ وہ کہے گا ہاں! چناں چہ شیطان اس کے اونٹ کی صورت اختیار کر لے گا۔ ایک فتنہ یہ ہوگا کہ آسمان کو بارش کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش ہو جائے گی اور زمین کو پیداوار دینے کا حکم دے گا تو وہ پیداوار دے دے گی۔ دجال ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا تو وہ لوگ اس کو جھٹلا دیں گے، اس کے بعد ان کے تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے جب کہ دوسرے قبیلے کے پاس سے گزرے گا تو وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے۔ اس کے حکم پر آسمان سے بارش ہو جائے گی اور زمین سے ان کے لیے پیداوار۔ چناں چہ ان کے مویشی اس روز شام کو جب گھر واپس آئیں گے تو پہلے سے کہیں زیادہ بڑے، موٹے تازے، ان کی کوکھ پہلے سے زیادہ لمبی اور تھنوں میں پہلے سے زیادہ دودھ ہوگا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ جب دجال اردن میں آئے گا تو کوہِ طور اور کوہِ جودی کو بلا کر آپس میں لڑائے گا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے ہوں گے۔ یہ دونوں ایسے ہی لڑیں گے جیسے دو بیل یا مینڈھے لڑتے ہیں۔ پھر ان سے دجال کہے گا کہ اپنی اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دشمنِ خدا دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ یہود کی فوجیں اور دوسرے بہت سی نسل وعقیدے کے لوگ ہوں گے۔ نیز اس کے ساتھ ایک باغ (جنت) آگ (جہنم) اور کچھ لوگ ہوں گے جنہیں وہ قتل کرنے کے بعد پھر زندہ کر دے گا۔ علاوہ ازیں اس کے ساتھ ثرید کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ میں تم سے اس کا حلیہ بتا رہا ہوں کہ اس کی ایک آنکھ بے نور ہوگی اور اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا جسے ہر شخص پڑھ لے گا چاہے لکھنا اچھی طرح جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اس کا باغ آگ ہوگی اور آگ باغ۔ وہ مسیح کذاب ہے، اس کے ساتھ تیرہ ہزار یہودی عورتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرے اس بندے پر جو اپنی بیوی کو دجال کی پیروی کرنے سے روک دے۔ دجال کے خلاف طاقت، اس وقت قرآن کریم ہوگا۔ دجال کا معاملہ نہایت سنگین ہوگا، اللہ تعالیٰ مشرق ومغرب کے شیاطین کو اس

www.RaddeShakeeliyat.com

کے پاس بھیج دیں گے جو اس سے کہیں گے کہ جس کام کے لیے چاہو ہم سے مدد لو۔ چناں چہ دجال ان سے کہے گا تم جاؤ اور لوگوں کو بتاؤ کہ میں ان کا رب ہوں، میں ان کے پاس جنت و جہنم لے کر آیا ہوں۔ چناں چہ شیاطین جائیں گے اور ایک شخص کے پاس ایک سو سے زیادہ شیطان، اس کے والد، اس کی اولاد، بھائیوں، غلاموں اور دوستوں کی شکل میں آ کر کہیں گے اے فلاں! کیا تم ہمیں پہچانتے ہو؟ وہ شخص کہے گا اچھی طرح سے یہ میرا باپ، یہ میری ماں، یہ میری بہن اور یہ میرا بھائی ہے، پھر ان سے کہے گا بتاؤ تمہارا کیا حال ہے؟ یہ اس سے کہیں گے نہیں، تم بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو وہ کہے گا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دشمنِ خدا دجال نکل چکا ہے۔ اس پر شیاطین اس سے کہیں گے ایسا مت کہو، کیوں کہ دجال تو تیرا رب ہے جو تمہارے درمیان فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ دیکھو یہ اس کی جنت ہے اور یہ اس کی جہنم، نیز اس کے پاس کھانا بھی ہے اور پانی بھی۔ اب کوئی کھانا نہیں ہے سوائے اس کے جو دجال سے پہلے کا ہو، یا پھر جو اللہ چاہے۔ اس پر وہ آدمی کہے گا تم سب جھوٹ بول رہے ہو، تم شیطان ہو اور وہ کذاب ہے، ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری بات بیان کر دی ہے، تم سے ہم کو متنبہ کیا ہے اور دجال کی اطلاع پہلے دے دی ہے۔ لہٰذا تمہارا کوئی استقبال واحترام نہیں، تم سب شیطان ہو اور وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ضرور لائیں گے جو دجال کو قتل کریں گے۔ چناں چہ شیاطین رسوا ہو جائیں گے اور ناکام واپس ہوں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے یہ بات اس لیے بیان کر رہا ہوں تاکہ تم اسے اچھی طرح ذہن نشیں کر لو، سمجھ لو، یاد کر لو، اس کے تعلق سے کام کرو اور جو تمہارے پیچھے والے ہیں ان سے بیان کرو۔ لہٰذا ہر شخص دوسرے سے بیان کرے، کیوں کہ دجال کا فتنہ تمام فتنوں میں سب سے زیادہ سخت ہے۔

☆ حضرت لقیط بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب دجال نکلے گا اس روز مسلمان مردوں کی تعداد بارہ ہزار جب کہ عورتیں سات ہزار سات سو یا آٹھ سو ہوں گی۔

۱۳۲۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ دجال کی کلائیوں کا اوپری حصہ باریک اور نچلا حصہ بڑا اور موٹا ہوگا۔ اس کے پورو ے چھوٹے ہوں گے، گدّی سپاٹ ہوگی اور آنکھ بھی۔ نیز اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دجال کے مقدمۃ الجیش میں ستر ہزار ایسے نوجوان ہوں گے جو چیتوں سے زیادہ تیز دوڑنے والے اور ان سے زیادہ بیباک ہوں گے۔ یہ سن کر ایک شخص

نے عرض کیا پھر ان سے مقابلے کی طاقت کس میں ہوگی؟ فرمایا کسی میں نہیں سوائے اللہ کے۔

☆ حضرت ہیثم بن طائیؒ سے مرفوعاً روایت ہے کہ دجال دو سال تک عراق پر ایسی حکومت کرے گا کہ اس کے عدل وانصاف کے گن گائے جائیں گے اور لوگ اسے (از راہِ عقیدت ومحبت) گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر ایک روز منبر پر چڑھ کر تقریر کرے گا، اس کے بعد لوگوں کے سامنے آ کر ان سے کہے گا کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ تم لوگ اپنے رب کو پہچانو! اس پر کوئی اس سے پوچھے گا ہمارا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میں، تو اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک شخص اسی وقت اس کی بات پر نکیر کرے گا جسے دجال پکڑ کر قتل کر دے گا، اسی وقت دو فرشتے آسمان سے اتریں گے۔ جب دجال ''أنا ربکم'' کہے گا تو ایک فرشتہ کہے گا جھوٹ کہا، دوسرا کہے گا اس نے سچ کہا۔ دوسرا فرشتہ درحقیقت اپنے ساتھی فرشتے کی بات کی تصدیق کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہدایت کا ارادہ کریں گے، اسے ثابت قدم رکھیں گے اور اسے یقین ہو جائے گا کہ یہ فرشتہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہے۔ لیکن جسے گمراہ کرنا چاہیں گے اس کے لیے اشتباہ پیدا کر دیں گے تو وہ سمجھے گا کہ دوسرے فرشتے نے دجال کی تصدیق کی ہے اور وہ گمراہی اس کے لیے بنا سنوار دی جائے گی۔ اس کے بعد دجال روانہ ہوگا، جو شخص اس کی بات تسلیم کر لے گا اس کے لیے دجال کے حکم پر آسمان بارش برسائے گا اور جو مخالفت کرے گا، صبح کو اس کے تمام اموال دجال کے پیچھے جا چکے ہوں گے۔ دجال کے بیش تر متبعین یہودی اور بدو ہوں گے۔ وہ مسلمانوں کی زندگی اتنی تنگ کر دے گا کہ وہ بے انتہاء پریشان ہو جائیں گے یہاں تک کہ اہلِ بیت نبوی کی اتنی معمولی تعداد ہی زندہ بچے گی کہ محض ایک بھیڑ بکری ان کے گزر بسر کے لیے کافی ہوگی۔

☆ حسان بن عطیہؒ سے روایت ہے کہ دجال سے صرف بارہ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں بچ پائیں گے۔ (حلیۃ الأولیاء، أبو نعیم، ۶/۷۷)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ جس نے فتنۂ دجال پر صبر کیا اسے پھر کبھی مبتلائے فتنہ نہ کیا جائے گا نہ زندگی میں اور نہ موت کے بعد اور جس نے دجال کو پایا مگر اس کی اتباع نہ کی، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ جب ایک مرتبہ کوئی شخص دجال سے بچ نکلا، اس کو جھٹلا دیا اور کہہ دیا کہ تم دجال ہو، پھر سورۂ کہف کی ابتدائی آیت پڑھی تو دجال اسے کسی فتنہ میں مبتلا نہ کر سکے گا۔ وہ آیت اس کے لیے دجال کے فتنہ سے تعویذ کا کام کرے گی۔ خوشحالی ہے اس شخص کے لیے جو دجال کے فتنے اور اس کی ذلت ورسوائی سے پہلے اپنا ایمان بچا لے گیا۔ دجال ایسے لوگوں کا زمانہ پائے گا جو

www.RaddeShakeeliyat.com

اصحابِ محمد ﷺ کی طرح نیک ہوں گے۔

۱۳۲۴۔ یزید بن خُمیر، یزید بن شریح، جبیر بن نفیر، مقدام بن معدی کرب، عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ دجال انسان نہیں، بلکہ شیطان ہے، سمندر کے کسی جزیرے میں ستر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، مگر یہ معلوم نہیں کہ کس نے جکڑا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یا کسی اور نے؟ جب اس کے خروج کا آغاز ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر سال اس کی ایک زنجیر کھولیں گے۔ جب وہ نکلے گا تو اس کے پاس ایک گدھی آئے گی جس کے دونوں کانوں کے درمیان کی چوڑائی اس جبار دجال کے ہاتھ سے چالیس ہاتھ ہوگی جو تیز رفتار سوار کے لئے ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ دجال اس گدھی کی پشت پر تانبے کا بنا ہوا ایک منبر رکھ کر اس پر بیٹھے گا۔ جنات کے تمام قبائل اس کے ساتھ ہو جائیں گے جو زمین کے خزانے نکال کر اس کے حوالہ کردیں گے اور انسانوں کو قتل کریں گے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال انسان ہے اور ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوگا اس کی بابت توریت اور انجیل میں کچھ نہیں ہے، تاہم حضرات انبیاء کرام کے صحیفوں میں اس کا ذکر ہے۔ اس کی ولادت مصر کے ایک گاؤں ''قوص'' میں ہوگی۔ اس کی ولادت اور خروج کے درمیان تیس سال کا عرصہ ہوگا۔ جب اس کا خروج ہوگا تو ''ادریس'' اور ''خنوک'' نامی شیاطین شہروں اور دیہاتوں میں یہ اعلان کرتے پھریں گے کہ دجال نکل چکا ہے۔ جب اہلِ شام اس کے خروج کی سمت متوجہ ہوں گے تو وہ مشرق کا رخ کرے گا، پھر دمشق کے مشرقی گیٹ کے پاس اترے گا، اس کی تلاش ہوگی مگر وہ نہ ملے گا، پھر اسے دریائے ''کسوہ'' کے نزدیک منارہ کے پاس دیکھا جائے گا، چناں چہ پھر تلاش ہوگی مگر معلوم نہ ہو سکے گا کہ کہاں چلا گیا، نیز اس کا ذکر و تذکرہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ مشرق میں ظاہر ہوگا اور عدل و انصاف کرے گا۔ پھر اسے خلافت دی جائے گی اور وہ خلیفہ منتخب ہو جائے گا۔ ایسا حضرت عیسیٰ مسیح کے خروج کے وقت ہوگا۔ دجال مادر زاد اندھے اور برص زدہ شخص کو ٹھیک کرے گا جس پر لوگوں کو بڑی حیرت ہوگی۔ اس کے بعد وہ سحر کا مظاہرہ کرے گا اور پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ لہٰذا لوگ اس سے الگ ہو جائیں گے اور اہلِ شام بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ جب کہ اہلِ مشرق تین گروہوں میں بٹ جائیں گے: ایک گروہ ملک شام چلا جائے گا، دوسرا بدوؤں کے ساتھ مل جائے گا، جب کہ تیسرا گروہ دجال کے ساتھ ہو جائے گا، چناں

چہ دجال اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔

کعب احبار سے مزید روایت ہے کہ یہ لوگ چالیس ہزار ہوں گے جب کہ بعض علماء کی رائے ہے کہ ستر ہزار ہوں گے۔ دجال دوسری قوموں کے پاس ان سے اہلِ شام کے خلاف مدد چاہے گا، چناں چہ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور یہودی سب کے سب اس کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے۔ دجال ان سب کو لے کر شام کی طرف روانہ ہوگا، اس کے مقدمۃ الجیش میں اہلِ مشرق ہوں گے، ان کے ساتھ قبیلۂ جدلیس کے بدّو ہوں گے جن کے جسم پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔ ان سے اہلِ شام دہشت زدہ ہو کر پہاڑوں اور درندوں کی پناہ گاہوں کی طرف بھاگ جائیں گے۔ یہ کل بارہ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں ہوں گی۔ زیادہ لوگ کوہِ بلقاء کی طرف بھاگیں گے جہاں پناہ لیں گے، انہیں وہاں کھارے پودے کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا۔ درندے وہاں سے نشیب کی طرف آجائیں گے۔ کچھ لوگ قسطنطنیہ آکر وہیں رہائش پذیر ہو جائیں گے۔ پھر ان میں باہم مراسلت ہوگی۔ چناں چہ یہ سب لوگ تیزی سے آئیں گے، تا آں کہ اردن کے مغرب میں دریائے ابوفطرس کے پاس ٹھہریں گے جہاں دجال سے بھاگنے والے سب لوگ سمٹ آئیں گے یہ سب لوگ اردن کے مغرب میں واقع منارہ کے پاس حفاظتی پٹی (ہتھیار خانہ، یا دیدبانی کی جگہ جہاں بیٹھ کر دشمن کو دیکھتے ہیں) بنائیں گے۔

ادھر دجال آئے گا تو ''افیق'' گھاٹی کی طرف سے اتر کر اردن کے مشرق میں ٹھہرے گا اور اپنے مخالفین کا چالیس روز تک محاصرہ کیے رکھے گا۔ وہ حکم دے گا تو دریائے ابوفطرس اس کے پاس آجائے گا، جب واپس جانے کے لیے کہے گا تو پھر اپنی جگہ چلا جائے گا اور سوکھنے کے لیے کہے گا تو فوراً سوکھ جائے گا۔ اس کے حکم پر کوہِ ثور اور کوہِ طور آپس میں لڑیں گے۔ ہوا کو حکم دے گا تو وہ سمندر سے بادل اٹھا کر لے جائے گی اور زمین پر بارش ہوگی جس سے پیداوار ہوگی۔ ابلیس اکبر اپنی ذریت کو دجال کی پیروی کرنے کا حکم دے گا۔ چناں چہ شیاطین دجال کے لیے خزانے نکالیں گے اور جس ویرانے یا علاقے سے گزریں گے جہاں خزانہ ہوگا، وہ خزانہ دجال کے پاس آجائے گا۔ نیز اس کے ساتھ جنات کی ایک جماعت ہوگی جو مردہ لوگوں کی شکل اختیار کرلیں گے۔ دجال لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارے مردوں کو زندہ کردوں گا، لہٰذا یہ جنات انہی کی شکل و صورت میں سامنے آجائیں گے۔ اس وقت محبوب اپنی محبوبہ سے کہے گا کہ کیا میں مر نہیں گیا تھا، لیکن اب زندہ ہو گیا ہوں۔ دجال سمندر میں تین مرتبہ داخل ہوگا، مگر پانی اس کی کمر تک بھی نہ پہنچے گا، اہلِ ایمان، منافق

www.RaddeShakeeliyat.com

اور کافر ممتاز اور جدا جدا ہو جائیں گے۔ دجال سے بھاگ جانا اس کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر ہے۔ اس روز اس سے ایک جملہ کے ذریعہ بات کرنے والا بچ سکے گا اور اسے دنیا کے ریت کے بہ قدر اجر و ثواب ملے گا، کیوں کہ وہ کفر کے خلاف جنگ کرے گا، ان اہلِ ایمان میں سے جو شہید ہوں گے ان کی قبریں اندھیری رات میں روشن ہوں گی۔

☆ کعب احبار نے کہا کہ اہلِ ایمان دیکھ لیں گے کہ نہ وہ دجال کو ہی قتل کر سکتے ہیں اور نہ اس کے ساتھیوں کو تو بیت المقدس سے متصل اردن کے مغربی علاقے میں چلے جائیں گے۔ جہاں ان کے پھلوں میں اتنی برکت ہوگی کہ معمولی سی چیز سے کھانے والا شکم سیر ہو جائے گا۔ وہاں انہیں زیتون کا تیل اور روٹی فراغت سے حاصل ہوگی، ان کا پیچھا دجال کرے گا۔ دجال کے پاس دو فرشتے آئیں گے، وہ کہے گا کہ میں رب ہوں تو ایک فرشتہ کہے گا تو نے جھوٹ کہا، دوسرا اپنے ساتھی فرشتے سے کہے گا تم نے سچ کہا۔ دجال کا حلیہ یہ ہے کہ اس کے پیر کا اگلا حصہ قریب قریب جب کہ ایڑیاں دور ہوں گی، رنگ بھورا ہوگا، اس کی تخلیق مختلف انداز کی ہوگی، دائیں آنکھ بے نور ہوگی، اس کا ایک ہاتھ دوسرے سے زیادہ لمبا ہوگا۔ جسے سمندر میں ڈالے گا تو اس کی گہرائی تک پہنچ جائے گا جہاں سے مچھلیاں نکالے گا۔ وہ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دو روز میں سفر کر لے گا۔ اس کا قدم وہاں پڑے گا جہاں تک آنکھ سے نظر آئے گا۔ پہاڑ، دریا اور بادل اس کے تابع فرمان کر دیے جائیں گے۔ وہ پہاڑ کے پاس آئے گا اور اسے آگے آگے لے کر چلے گا، اس کی کھیتی ایک ہی دن میں پک جائے گی۔ پہاڑوں سے کہے گا کہ راستے سے ہٹ جاؤ تو وہ ہٹ جائیں گے۔ زمین سے کہے گا تیرے اندر جو کچھ بھی سونا ہے، اسے باہر نکال، چناں چہ زمین شہد کی مکھی اور ٹڈی کی طرح پھینکے گی۔ اس کے ساتھ پانی کا ایک دریا اور آگ کا ایک دریا ہوگا۔ اس کی جنت سبز جب کہ جہنم سرخ ہوگی۔ اس کی جنت جہنم ہوگی اور جہنم جنت، نیز اس کے ساتھ روٹی کا ایک پہاڑ بھی ہوگا۔ وہ جس کو اپنی آگ میں ڈالے گا وہ جلے گا نہیں۔ دجال کبھی دمشق کے بالائی حصہ پر نظر آئے گا، کبھی بابِ دمشق پر تو کبھی دریائے ابوفطرس کے پاس۔ اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

۱۳۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کی مسافت کی لمبائی کے برابر ہوگا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار سمندر میں ایسے ہی داخل ہوگا جیسے تم میں

سے کوئی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چھوٹی ندی میں داخل ہوتا ہے۔ وہ کہے گا کہ میں سارے جہانوں کا رب ہوں، سورج میرے حکم کے تحت چلتا ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں سورج کو روک دوں؟ چناں چہ سورج رک جائے گا یہاں تک کہ دن ہفتہ اور مہینہ کے برابر ہو جائے گا۔ پھر کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ اسے چلاؤں؟ لوگ کہیں گے ہاں! چناں چہ دن ایک گھنٹہ کی مانند ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آ کر کہے گی اے میرے رب! میرے بیٹے، بھائی اور شوہر کو زندہ کر دیجیے یہاں تک کہ وہ ایک شیطان سے معانقہ کرے گی اور دوسرے سے شادی کر لے گی۔ ان کے گھر شیطانوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ بدّو آ کر دجال سے کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو زندہ کر دیجیے تو وہ انہیں ان کی بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کے ہم شکل شیطان دے دے گا۔ ان کی عمریں بھی انہی بھیڑ بکریوں کی ہوں گی اور وہی شکل وصورت جوان کی رہی ہوگی، چربی سے بالکل بھری پڑی۔ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے لیے ان مردہ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو کیسے زندہ کر سکتا تھا؟ دجال کے ساتھ سالن اور گوشت کی یخنی کا ایک پہاڑ ہوگا جو نہ گرم ہوگا، نہ ٹھنڈا۔ ایک بہتا ہوا دریا، اسی طرح باغات اور سبزہ کا پہاڑ ہوگا اور دوسرا آگ اور دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ دجال کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ آگ، یہ میرا پینا ہے اور یہ کھانا۔

اس کے ساتھ ''یَسَع'' ہوں گے جو لوگوں کو خبردار کریں گے اور اعلان کرتے چلیں گے کہ یہ مسیح ''کذاب'' ہے، لہٰذا تم لوگ اس سے بچ کے رہو، اس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اتنی برق رفتاری اور پھرتی دیں گے کہ دجال ان کو پکڑ نہ پائے گا۔ لہٰذا جب وہ کہے گا کہ میں ''رب العالمین'' ہوں تو لوگ کہیں گے تو جھوٹا ہے اور یسع کہیں گے کہ لوگوں نے بالکل سچ کہا۔ ان کا گزر مکہ مکرمہ سے ہوگا جہاں بہت سارے لوگ جمع ہوں گے، وہ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ اس لیے کہ یہ دجال دیکھیے آپ کے پاس آگیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ میں میکائیل ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ دجال کو حرمِ الٰہی میں داخل ہونے سے روک دوں۔ جب وہ مدینہ منورہ جائیں گے تو وہاں بھی بڑی خلقت ہوگی، یہ لوگ بھی ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ دیکھیے دجال آپ کے پاس آچکا ہے۔ وہ بتائیں گے کہ میں جبرئیل ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو حرم رسول اللہ میں داخل ہونے سے روکوں۔ چناں چہ دجال مکہ مکرمہ جائے گا تو وہاں حضرت میکائیل علیہ السلام کو دیکھ کر پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے گا اور حرم میں داخل نہ ہوگا۔ وہ زور کی چیخ مارے گا جس سے مکہ مکرمہ میں موجود ہر منافق مرد و عورت نکل کر اس کے پاس

www.RaddeShakeeliyat.com

چلے جائیں گے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے پاس سے گزرے گا اور وہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔ یہاں بھی زوردار چیخ مارے گا جس سے مدینہ میں موجود تمام منافق مرد و عورت نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔ وہ خبردار کرنے والا اس جماعت کے پاس آئیں گے جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ فتح کرایا تھا اور جو مسلمان ان کے پاس بیت المقدس میں اکٹھے ہوگئے ہوں گے۔ وہ ڈرانے والے کہیں گے کہ دجال تمہارے پاس آ پہنچا ہے تو وہ لوگ کہیں گے آپ یہیں بیٹھیں، کیوں کہ ہم لوگ دجال سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر وہ کہیں گے نہیں، میں تو واپس ہوں گا تاکہ لوگوں کو دجال کے نکلنے کی خبر دے دوں۔ جب وہ واپس ہوں گے تو دجال ان کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ اس آدمی کا خیال ہے کہ میں اس پر قابو نہیں پا سکتا، اس لیے تم لوگ اسے بری طرح قتل کر دو چناں چہ انہیں آروں سے چیر دیا جائے گا۔ اس کے بعد دجال کہے گا کہ اگر میں اسے زندہ کر دوں تو تمہیں میرے رب ہونے کا یقین ہو جائے گا؟ اس پر وہ کہیں گے ہاں! ہم کو تو معلوم ہے ہی کہ آپ ہمارے رب ہیں اور ہمارے نزدیک سب سے زیادہ عزیز بھی۔ اگر آپ نے زندہ کر دیا تو ہمارا یقین مزید پختہ جائے گا، دجال جی! کہے گا تو وہ شخص بحکم خداوندی اٹھ کھڑا ہوگا، لیکن اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ دجال کو کسی دوسرے شخص کو زندہ کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ دجال زندہ کرنے کے بعد اس آدمی سے کہے گا کیا ایسا نہیں ہے کہ میں نے ہی تجھے موت دی، پھر زندہ کیا تو میں تمہارا رب ہوں؟ وہ آدمی کہے گا کہ اب تو مجھے پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا ہے میں وہ آدمی ہوں جس کو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا، پھر میں بہ حکم الٰہی زندہ ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی دوسرے کو زندہ نہ کریں گے۔ دجال غصہ میں اس شخص کی کھال پر تانبے کی پلیٹیں رکھوا دے گا، لیکن اس کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہ کرے گا نہ تلوار، نہ چھری اور نہ پتھر جس چیز سے بھی اس پر وار کیا جائے گا، وہ اس سے ہٹ جائے گی اور کوئی گزند نہ پہنچائے گی۔ پھر دجال کہے گا کہ اسے میری آگ میں پھینک دو۔ ادھر اللہ تعالیٰ اس آدمی کے لیے آگ کے پہاڑ کو باغ اور سبزہ میں تبدیل کر دیں گے۔ لہٰذا لوگوں کو دجال کی بابت شک و شبہ ہو جائے گا لہٰذا وہ تیزی سے بیت المقدس کی طرف جائے گا۔ جب ''افیق'' گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، لہٰذا مسلمان اس سے لڑائی کے لیے اپنی کمانیں تان لیں گے۔ اس روز سب سے زیادہ طاقت ور مسلمان وہ ہوگا جو بھوک اور کمزوری کے سبب گھٹنوں کے بل یا سادہ انداز میں زمین پر بیٹھ جائے۔ مسلمانوں کو آواز سنائی دے گی کہ لوگو! تمہارے پاس

مدد آ چکی ہے۔

☆ ابوالحسنؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس روز مسلمانوں کا کھانا اللہ کی تسبیح تہلیل اور تحمید ہوگی۔

۱۳۲۶- عبید بن عمیر لیثیؒ سے روایت ہے کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو کہیں گے کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے، ہم تو صرف اس وجہ سے ساتھ ہیں تاکہ اس کا کھانا کھائیں اور ہمارے مویشی اس کے درخت کے پتے چریں، لیکن جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر بھی نازل ہوگا۔ (مصنف بن ابی شیبہ، ۷/۵۰۰، ابوعمرو دانی، ۵/۶۵۵)

☆ معمر نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ دجال اپنی حلق پر تانبے کی ایک پلیٹ لگائے رکھے گا، نیز مجھے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ وہ مؤمن حضرت خضر ہی ہوں گے جسے دجال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا۔

☆ یحییٰ بن ابوکثیرؒ سے روایت ہے کہ دجال کے پیروکار عام طور پر اصبہان کے یہودی ہوں گے۔

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ بے نور ہوگی، بال بہت ہوں گے۔ اس کے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی۔ اس کی آگ در حقیقت باغ ہوگی اور باغ آگ۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ میرے نزدیک دجال کے نکلنے کی، قصائی کے بکرے سے زیادہ پرواہ نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۹۳)

☆ ابووائل سے روایت ہے کہ دجال کے اکثر پیروکار فاحشہ اور بدکار عورتوں کی اولاد یہودی ہوں گے۔

☆ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ کہیں گے ہم جانتے ہیں کہ یہ کافر ہے، لیکن ہم اس کے ساتھ محض اس کا کھانا کھانے اور مویشیوں کو اس کا سبزہ چرانے کے لیے ہیں، جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ بے نور ہوگی اور دوسری خون آلود جیسے کوئی سرخ پھول ہو۔ اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے: ایک پانی اور پھل کا، دوسرا آگ اور دھویں کا۔ وہ سورج کو اس طرح چیر دے گا جیسے کوئی بال چیرے اور ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے کو پکڑ لے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا شخص دیکھا ہے جس کا رنگ سرخ ہو، سر کے بال گھنگھریالے ہوں، دائیں آنکھ بے نور ہو اور شکل وصورت میں ابن قطن اس سے زیادہ ملتا جلتا ہو؟ میں نے عرض کیا کون ہے؟ فرمایا مسیح دجال۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ملاحم اور معرکے پانچ ہوں گے: ان میں سے دو تو گزر چکے اور تین اس امت میں ہوں گے: ترکوں سے جنگ، رومیوں سے جنگ اور دجال سے جنگ۔ پھر دجال سے جنگ کے بعد کوئی ملحمہ اور جنگ نہ پیش آئے گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار لوگوں پر سایہ کرے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۹۴)

☆ انہی سے روایت ہے کہ دجال کے گدھے کے کان کے نیچے ستر ہزار لوگ سایہ حاصل کریں گے۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث/۲۰۸۵۵)

☆ انہی سے روایت ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار لوگوں پر سایہ کرے گا۔

☆ حضرت سالمؒ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابن صیاد کے پاس سے گزرے۔ وہ اس وقت لڑکا تھا اور بنو مغالہ کے ٹیلے کے پاس دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ مگر ابن صیاد کو کچھ احساس نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پوچھا کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کو دیکھا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ رسولِ امیین (ان پڑھ لوگوں کے رسول) ہیں۔ اس کے بعد اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ اس کے بعد آپ نے اس سے فرمایا تیرے پاس کون آتا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس ایک سچا آدمی آتا ہے اور ایک جھوٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے اوپر معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔ پھر فرمایا میں نے تمہارے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے اور آپ یہ آیت دل میں لیے ہوئے تھے "یوم تأتی السماءُ بدخان مبین" دخان/۱۰- جس روز آسمان کھلا ہوا دھواں لے کر آئے گا- ابن صیاد نے کہا وہ "دُخ" ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تو رسوا ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں جا سکتا۔ حضرت عمر نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تمہارا اس پر بس نہ چلے گا اور اگر دجال نہ ہوا تو اس کو قتل

کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث/۹۵)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعبؓ اس کھجور کے باغ کے ارادے سے چلے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب باغ کے اندر گئے تو حضور اکرم ﷺ کھجور کے درختوں کے تنوں کے پیچھے بچتے بچاتے چلنے لگے، تاکہ ابن صیاد کو احساس نہ ہو سکے اور اس کے آپ کو دیکھنے سے پہلے آپ اس سے کچھ سن سکیں۔ ابن صیاد اپنے ایک کمبل میں لپٹا ہوا بستر پر چت لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، اس کی ماں نے آپ ﷺ کو تنوں کے آڑ میں بچتے ہوئے چلتے دیکھ لیا تو بول اٹھی صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا دیکھ لے محمد ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ نہ بتاتی تو آج بات واضح ہو جاتی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث/۹۵)

☆ حضرت حسینؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے امتحان کے لیے اپنے دل میں لفظ "دخان" رکھا، اس سے پوچھا میں نے کیا چھپا رکھا ہے؟ اس نے کہا دُخ۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا تو رسوا ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکتا، جب آپ ﷺ یہ بات کہہ کر واپس مڑے تو صحابہ میں سے کسی نے کہا ابن صیاد نے لفظ دُخ کہا، کسی نے بتایا کہ دیخ یا درخ کہا تھا، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا ابھی میں تمہارے درمیان ہوں، پھر بھی تم اختلاف کرنے لگے، میرے بعد تو تمہارے اندر بہت زیادہ اختلاف ہو جائے گا۔

☆ حضرت عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن صیاد کانا اور مختون پیدا ہوا تھا۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ مسلیمہ کی بابت حضور اکرم ﷺ کے کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے، اس کے بارے میں لوگ بہت بات کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا "أمابعد! آپ لوگوں نے اس شخص کی بابت بہت زیادہ گفتگو کی، یہ تو ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے جو مسیح دجال سے پہلے پیدا ہوں گے، نیز فرمایا ایسی کوئی آبادی نہ ہوگی جہاں دجال کی دہشت نہ پہنچے گی، سوائے مدینہ منورہ کے کہ اس کے ہر راستے پر دو فرشتے متعین ہوں گے جو مدینے سے مسیحِ دجال کی دہشت دور کریں گے"۔

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں ہم سے دیر تک بیان کیا، چناں چہ اس میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ "دجال کے اوپر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ اس وقت لوگوں میں سب سے نیک یا فرمایا سب سے نیک لوگوں میں سے ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا اور کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تم ہی وہ

www.RaddeShakeeliyat.com

دجال ہو جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ اس پر دجال کہے گا اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تب بھی تم لوگوں کو میرے دعوے میں شک باقی رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے نہیں، چناں چہ دجال اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا، جب وہ زندہ ہوگا تو کہے گا اللہ کی قسم! جتنی بصیرت تیری بابت مجھے اب ہوئی ہے، اس سے پہلے نہ تھی۔ اس پر دجال اسے پھر قتل کرنا چاہے گا، مگر اس کا بس نہ چلے گا۔

☆ معمر کا بیان ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ دجال اپنی حلق پر تانبے کی ایک پلیٹ باندھے رہے گا، نیز مجھے یہ بھی روایت پہنچی ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے جنہیں دجال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا۔ (ایضا، کتاب الفتن، حدیث/۱۱۲)

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار لوگ دجال کی اتباع کریں گے جن کے سروں پر سبز رنگ کی پگڑی ہوگی۔

☆ یحییٰ بن ابو کثیر سے روایت ہے کہ دجال کی پیروی کرنے والے عموماً اصبہان کے یہودی ہوں گے۔

☆ عمرو بن ابو سفیان ثقفیؒ سے روایت ہے کہ ان سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ کی شور زمین میں آئے گا، لیکن وہاں کے راستوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا۔ اس وقت مدینہ منورہ میں ایک یا دو مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے گھبرا کر ہر منافق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔ اس کے بعد دجال ملکِ شام چلا جائے گا اور وہاں کے مسلمانوں کا محاصرہ کر لے گا۔ اس وقت بچے کھچے مسلمان شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ گزیں ہوں گے، دجال اس پہاڑی کے نیچے اترے گا اور مسلمانوں کا محاصرہ کر لے گا۔ جب پریشانی بہت دراز ہو جائے گی تو ایک مسلمان کہے گا جماعت مسلمین! تم لوگ اس طرح کب تک رہو گے، جب کہ دشمنِ خدا اس پہاڑ کی جڑ میں موجود ہے، اب تم دو نیکیوں میں سے ایک کا انتخاب کر لو یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا کریں یا غلبہ۔ چناں چہ مرنے مارنے پر ایک دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ یہ بیعت سچی پکی ہوگی، اس کے بعد اس قدر اندھیرا چھا جائے گا کہ کسی کو اپنی ہتھیلی نظر نہ آئے گی، اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر فرمایا۔

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دجال کی بابت جتنا سوال رسول اللہ ﷺ سے

میں نے کیا، اتنا کسی اور نے نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا تم اس کی بابت اتنا کیوں سوال کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا بھی ہوگا اور پانی بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا دجال اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ بے حیثیت ہوگا (یعنی اس کی اتنی حیثیت کہاں کہ اس کو اس قدر قوت حاصل ہو جائے، بلکہ اس کے پاس جو کچھ ہوگا اس کی حیثیت شعبدہ بازی اور نظر بندی کی ہوگی، یا اس لیے ہوگی تا کہ اہل ایمان کو اس کے دجل وفریب کا کامل یقین ہو جائے، اور کفار و منافقین پر وہ اپنی حجت قائم کر سکے)۔

☆ جنادہ بن ابو امیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابیؓ رسول سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب کیا اور ہمیں دجال سے خبردار کیا۔ پھر فرمایا اس کے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی، اس کی آگ درحقیقت باغ ہوگی اور باغ آگ، نیز اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا، وہ بارش برسائے گا اور زمین سے فصل اُگائے گا، اسے ایک شخص پر قدرت دی جائے گی، چناں چہ اسے قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا، لیکن پھر کسی دوسرے شخص پر اسے یہ قدرت نہ ہوگی۔

۶۲-دجال کی زندگی کی مدت

۱۳۲۷-حضرت ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے دن چالیس ہوں گے۔ ایک دن سال کی مانند ہوگا، ایک اس سے کم، ایک مہینہ کے برابر، ایک اس سے کم، ایک ہفتہ کے بقدر، ایک دن اس سے کم، ایک دن چند دنوں کے برابر، ایک اس سے کم اور اس کا آخری دن اتنی دیر کا ہوگا جتنی دیر میں ہری لکڑی میں چنگاری لگے، چناں چہ ایک شخص صبح کو باب مدینہ منورہ پر ہوگا، لیکن ابھی آخری دروازے تک نہ پہنچے گا کہ سورج ڈوب جائے گا۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر ان چھوٹے دنوں میں نماز کس طرح پڑھی جائے؟ فرمایا وقت کا اندازہ کر کے جیسے لمبے دنوں میں اندازہ لگا کر پڑھتے ہو۔

☆ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ دجال کا فتنہ چالس دن رہے گا۔

☆ حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ دجال کی عمر چالس سال ہوگی۔ سال ایک ماہ کے بقدر، مہینہ ہفتہ کے مانند، ہفتہ دن کے برابر اور دن اتنی دیر کا جتنی دیر آگ میں جلے۔ (مسند احمد، ۴۵۴/۶)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا کہ دجال کے کل دن ڈھائی سال کے برابر ہیں گے۔

☆ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے کہ میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا یہاں تک کہ ایک بدّو تیز چلتے ہوئے آیا اوران کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر پوچھا کیا دجال نکل گیا؟ فرمایا مجھے دجال سے زیادہ ڈراس کا ہے جو کچھ دجال سے پہلے ہوگا، دجال کا فتنہ تو محض چالیس روز کا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۹۳/۷)

۱۳۲۸-حضرت حذیفہؓ سے ہی روایت ہے کہ دجال چوتھے فتنے میں نکلے گا اوراس کی زندگی چالس سال کی ہوگی۔سال کو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے لئے محفوظ رکھیں گے، چناں سال ایک دن کے برابر ہوگا۔

☆جنادہ بن ابوامیہ دوسی سے روایت ہے کہ میں نے ایک صحابیِ رسول سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال چالیس صبح تک ٹھہرے گا۔

OOO

آٹھواں حصہ

۶۳-حضرت عیسیٰ کا دجال کو بابِ لُد سے سترہ ہاتھ پہلے قتل کرنا

۱۳۲۹-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو بابِ لد سے سترہ گز (ہاتھ) پہلے قتل کریں گے۔(کنز العمال، حدیث ۳۸۸۴۴)

۱۳۳۰-حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو پالیں گے جبکہ وہ ان کے نزول کی خبر سن کر بھاگے گا پھر وہ اسے "لد" کے مشرقی دروازے کے پاس پائیں گے اور قتل کریں گے (لد ایک شہر کا نام ہے جو فلسطین میں ہے)۔

☆حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اتریں گے، جب کہ دجال وہاں لوگوں کا محاصرہ کیے ہوئے ہوگا تو حضرت عیسیٰ اس کی طرف نمازِ فجر پڑھنے کے بعد جائیں گے۔ جب پہنچیں گے تو وہ آخری سانس لے رہا ہوگا، چناں چہ تلوار سے اسے قتل کر دیں گے۔

☆کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو جس کافر کو ان کی خوشبو یا سانس پہنچے گا وہ مرجائے گا جب کہ ان کا سانس تاحدِّ نگاہ پہنچے گا۔ چناں چہ ان کا سانس دجال کو بابِ لُد سے ایک بالشت سے پہلے پہنچے گا جہاں وہ گھاٹی کے نیچے چشمہ سے پانی پینے کے لیے اترے گا تو وہ موم کی طرح پگھل کر مرجائے گا۔

☆حضرت مجمع بن جاریہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بابِ لد پر دجال کو قتل کریں گے۔(ابوعمرو دانی، ۶۸۹/۶، سنن ترمذی، حدیث ۲۲۴۴، مصنف عبدالرزاق، ۳۹۸/۱۱، مسند احمد، ۴۲۰/۳، ابن حبان، ۲۸۶/۸، معجم طبرانی، ۴۴۴/۱۹)

☆کعب احبار سے روایت ہے کہ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر سنے گا تو بھاگ نکلے گا۔ حضرت عیسیٰ اس کا پیچھا کریں گے تو بابِ لُد کے پاس اسے پاجائیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس وقت ہر ایک چیز دجال کے ساتھیوں کا پتہ بتائے گی اور کہے گی اے مؤمن! یہ کافر ہے۔

☆حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اہلِ کتاب کا یہ خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے تو دجال اور اس کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆حضرت ابن مسعود کے شاگرد: ابوزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو اس حدیث کے علاوہ اہلِ کتاب کے حوالے سے کوئی دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

☆سلیمان بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو تل ملاحم یعنی دریائے ابوفطرس پر قتل کریں گے، پھر بیت المقدس واپس لوٹیں گے۔

☆ابوغالب کا بیان ہے کہ میں حضرت نوفؓ کے ساتھ چل رہا تھا، جب افیق گھاٹی پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں مسیح دجال کو قتل کیا جائے گا۔

☆حضرت مجمع بن جاریہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضرت ابن مریم علیہ السلام دجال کو بابِ لُد پر یا فرمایا کہ بابِ لد کی جانب قتل کریں گے۔

☆سالم بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک یہودی سے کچھ پوچھا تو اس نے بتا دیا۔ پھر اس سے حضرت عمر نے فرمایا میں درحقیقت تجھے آزمانا چاہتا ہوں، لہٰذا مجھے دجال کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا قسم ہے یہود کے معبود کی! ابن مریم لُد کے صحن میں دجال کو ضرور بالضرور قتل کریں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۹۳)

۶۴-دجال سے حفاظت کی جگہ

۱۳۳۱-حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین کا ایسا کوئی حصہ نہ رہے گا جسے دجال نہ روندے اور جس پر وہ غالب نہ آئے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ دجال یہاں جس راستہ سے بھی آئے گا اس کا سامنا تلوار سونتے ہوئے فرشتے سے ہوگا۔ یہاں تک دجال مدینہ منورہ میں سیلابی پانی اکٹھا ہونے اور شور زمین ختم ہونے کی جگہ پر پھیلے ہوئے سرخ پتھروں کے پاس ٹھہرے گا۔ پھر مدینہ منورہ اپنے باشندگان سمیت تین مرتبہ دہل اٹھے گا جس سے گھبرا کر ہر منافق مرد وعورت نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ اس روز مدینہ منورہ اپنا میل کچیل اس طرح صاف کردے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کردیتی ہے۔ اسی دن کو ''یوم الخلاص'' نجات کا دن کہا جائے گا۔ اس پر حضرت ام شریکؓ نے عرض کیا اس روز مسلمان کہاں ہوں گے؟ فرمایا بیت المقدس میں جہاں دجال ان کا محاصرہ کرے گا یہاں تک کہ جب اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر ملے گی تو بھاگ کھڑا ہوگا۔ (صحیح بخاری، ۴/۹۵، صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث/۱۲۳، مسند احمد، ۳/۱۹۱)

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال سے محفوظ

آبادیاں یہ ہیں: مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ایلیاء (بیت المقدس) اور نجران۔ نیز فرمایا ہر شب میں ستر ہزار فرشتے نجران میں اترتے ہیں اور اہل اخدود (خندق والوں) کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہ فرشتے دوبارہ کبھی نہیں اترتے۔ (کنز العمال، حدیث/۳۵۱۱۸)

☆کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال سے پناہ گاہ دریائے ابوفطرس ہے۔

☆انہی سے روایت ہے کہ دجال سے پناہ کی جگہ دریائے ابوفطرس ہے۔

☆مزید روایت ہے کہ جب دجال نکلے گا اس وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ بیت المقدس ہوگا۔

☆نیز ان سے روایت ہے کہ دجال کے زمانے میں بیت المقدس کی ایک چادر کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگی، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال سے مسلمانوں کی جائے پناہ بیت المقدس ہوگی جہاں سے نہ وہ نکالے جائیں گے اور نہ ہی مغلوب ہوں گے۔

☆جنادہ بن ابوامیہ دوسیؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطاب کیا اور فرمایا دجال چار مسجدوں کے سوا ہر جگہ پہنچ جائے گا: مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد طور سیناء اور مسجد اقصیٰ۔

☆حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ کہف اس طرح پڑھے جیسے وہ نازل ہوئی ہے تو اس کے اوپر مکہ مکرمہ کے درمیان کی تمام جگہ روشن ہوجاتی ہے اور جو اس کا آخری حصہ پڑھے، پھر دجال کو پائے تو اس پر دجال کا بس نہ چلے گا۔

☆حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر جانب سے مدینہ منورہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ مدینہ کے جتنے بھی راستے ہیں، اس پر ایک فرشتہ تلوار سونتے کھڑا رہتا ہے؛ اس لیے تم لوگ اپنے محافظ فرشتوں کو نہ بھگاؤ (یعنی آپسی لڑائی جھگڑوں اور خلیفہ کو قتل کرکے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے یہ بلوائیوں سے فرمایا تھا جب وہ حضرت عثمان غنیؓ کے مکان کا محاصرہ کیے ہوئے تھے،) (دیکھیے ترمذی: مناقب عبداللہ بن سلام)

☆حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال ہر ایک جگہ آئے گا اور پانی پیے گا سوائے دونوں مسجدوں کے (مسجد حرام اور مسجد نبوی)۔

۱۳۳۲-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جس نے سورۂ کہف کی تلاوت کی جس طرح کہ وہ نازل ہوئی ہے، پھر دجال نکلے تو اس پر دجال قابو نہ پائے گا اور نہ اس کا کوئی بس چلے گا۔

☆انہی سے روایت ہے کہ دجال پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام کردیا گیا ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی شہر نہیں ہے جہاں دجال کی دہشت نہ پہنچے، سوائے مدینہ منورہ کے، اس کے ہر راستہ پر دو فرشتے تعینات مسیحِ دجال کی دہشت دور کرتے ہیں۔

☆ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ دجال مدینہ منورہ کے شور علاقے میں آئے گا، مگر اس کے راستوں میں داخل ہونا اس کے لیے حرام ہے۔ ہر منافق مرد و عورت نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے، پھر وہ ملک شام کی طرف جائے گا۔

☆ حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ اس روز اہلِ ایمان کی بھوک کے لیے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس۔

☆ حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ اس دن اہلِ ایمان کا کھانا تسبیح، تہلیل، تحمید، تقدیس اور تکبیر ہوگی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسلمانوں نے عرض کیا دجال کے زمانے میں اہل ایمان کا کھانا کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتوں کا کھانا۔ صحابہ نے پوچھا کیا فرشتے بھی کھانا کھاتے ہیں؟ فرمایا ان کی غذا تسبیح و تقدیس ہے۔ لہٰذا دجال کے وقت میں جس کا بھی بول تسبیح و تقدیس ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی بھوک مٹا دیں گے اور اسے بھوک کا احساس نہ ہوگا۔

۶۵- حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور ان کی سیرت

۱۳۳۳- حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا تو ام شریک نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس وقت مسلمان کہاں ہوں گے؟ فرمایا بیت المقدس میں دجال نکلے گا تو وہ مسلمانوں کا وہاں محاصرہ کر لے گا۔ اس وقت امام المسلمین ایک عبدِ صالح ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا فجر کی نماز پڑھائیے، چناں چہ تکبیر تحریمہ کہہ کر جب وہ نماز میں داخل ہوں گے تبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ انہیں دیکھ کر وہ الٹے پاؤں چلتے ہوئے واپس ہوں گے، لیکن حضرت عیسیٰ آگے بڑھ کر ان کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ آپ ہی نماز پڑھائیے، اس لیے کہ آپ ہی کے لیے اقامت کہی گئی ہے۔ الغرض! حضرت عیسیٰ

علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر وہ کہیں گے دروازہ کھولو، چناں چہ لوگ دروازہ کھولیں گے، اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ یہ سب چادر اوڑھے اور زربفت (مزین و آراستہ) تلواریں لیے ہوئے ہوں گے۔ جب دجال کی نگاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی تو ایسے ہی پگھلے گا جیسے رانگ پگھلتا ہے یا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے پھر وہ بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ اس سے کہیں گے میری تلوار کا حملہ تیرے لیے مقدر کر دیا گیا ہے، لہٰذا تو میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ چناں چہ اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر وہ چیز جس کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا، اسے اللہ تعالیٰ قوت گویائی عطا کریں گے پتھر ہو یا درخت یا کوئی چوپایہ۔ وہ چیز کہے گی اے بندۂ مسلمان! یہ یہودی ہے، اسے قتل کر دو مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا، کہ یہ یہودیوں کا ہی درخت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت میں انصاف ور قاضی اور عدل پسند امام و خلیفہ ہوں گے۔ اتنا امن اور انصاف ہوگا کہ کسی بکری پر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ دلوں سے بغض اور کینہ ختم کر دیا جائے گا اور ہر چوپائے کا زہر کھینچ لیا جائے گا یہاں تک کہ کم سن لڑکا اپنا ہاتھ سانپ کے بل میں داخل کرے گا مگر سانپ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا، اسی طرح چھوٹی بچی شیر کے سامنے جائے گی تو اسے وہ نقصان نہ پہنچائے گا۔ شیر اونٹوں کے درمیان ایسے رہے گا جیسے ان کا محافظ کتا ہو، بھیڑیا بھی بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے وہ کتا ہو۔ ساری زمین اسلام سے لبریز ہو جائے گی، کفار سے ان کی حکومت چھین لی جائے گی لہٰذا صرف اسلام کی حکومت باقی رہ جائے گی۔ زمین چاندی کی پلیٹ کی مانند ہو جائے گی اور اسی طرح پیداوار دے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے عہد میں دیتی تھی۔ ایک جماعت ''قطب'' پودے کے پھل پر جمع ہوگی تو وہ ان سب کو سیر کر دے گا، اسی طرح ایک انار ایک جماعت کو کافی ہو جائے گا اور بیل اتنے اتنے مال میں ملے گا اور گھوڑے چند درہموں میں۔

۱۳۳۴- کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازے پر، درخت کی طرف سفید رنگ کی عمارت کے پاس اتریں گے، ان کے اوپر بادل سایہ فگن ہوگا، وہ دو فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے بدن پر دو چادریں ہوں گی، ان میں سے ایک کو بطور ازار پہنے ہوں گے اور دوسری کو اوڑھے ہوں گے، جب سر جھکائیں گے تو موتی کی طرح پانی ٹپکے گا۔ ان کے پاس یہودی آ کر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب و انصار ہیں، فرمائیں گے تم جھوٹے ہو، پھر نصرانی آ کر یہی کہیں گے، ان سے بھی فرمائیں گے تم جھوٹ کہہ رہے ہو، میرے

www.RaddeShakeeliyat.com

اصحاب واعوان تو وہ مہاجرین ہیں جو شر کائے ملحمہ میں سے زندہ رہ گئے ہیں۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اس جگہ تشریف لائیں گے جہاں مسلمان جمع ہوں گے۔ دیکھیں گے کہ خلیفۂ مسلمین نماز پڑھا رہے ہیں، چناں چہ حضرت عیسیٰ انہیں دیکھ کر پیچھے کو ہٹیں گے۔ لیکن خلیفہ مسلمین عرض کریں گے مسیح خدا آپ نماز پڑھایئے۔ فرمائیں گے نہیں بلکہ تم ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاؤ؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گئے ہیں۔ مجھے تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ امیر۔ چناں چہ خلیفۂ مسلمین دو رکعت نماز پڑھائیں گے، نمازیوں میں حضرت عیسیٰ بھی ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نمازوں کی امامت کریں گے اور خلیفۂ مسلمین امامت سے دست بردار ہو جائیں گے۔

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس درمیان کہ شیاطین دجال کے ساتھ بعض انسانوں کو دجال کا پیروکار بنانے کی کوشش کریں گے تو ان میں سے کچھ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ شیطان ہو اور اللہ تعالیٰ جلد ہی حضرت عیسیٰ کو مبعوث کریں گے جو اسے ایلیاء میں قتل کریں گے۔ تم لوگ ابھی اسی حالت میں رہو گے کہ حضرت عیسیٰ ایلیاء میں نازل ہوں گے جہاں مسلمانوں کی جماعت اور ان کا خلیفہ ہوگا، مؤذن نمازِ فجر کے لیے اذان دے چکا ہوگا۔ اسی اثناء لوگوں کو سرسراہٹ سنائی دے گی، دیکھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ ہوں گے جو زمین پر اتریں گے۔ لوگ ان کا خیر مقدم کریں گے اور ان کی تشریف آوری پر انتہائی خوش ہوں گے، کیوں کہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی صداقت کھلی آنکھوں دیکھ لیں گے، پھر مؤذن سے اقامت کے لیے کہیں گے، لوگ ان سے نماز پڑھانے کی درخواست کریں گے، مگر وہ فرمائیں گے کہ اپنے امام کے پاس چلو کہ وہی نماز پڑھائیں گے، کہ وہ بہت اچھے امام ہیں۔ اس کے بعد خلیفۂ مسلمین حضرت عیسیٰ کے حق میں دست بردار ہو جائیں اور ان کی اطاعت قبول کر لیں گے۔ حضرت عیسیٰ لوگوں کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ جب دجال انہیں دیکھے گا تو تارکول کی طرح پگھلنے لگے گا جہاں وہ پیدل اس کے پاس جائیں گے اور اسے بحکم الٰہی قتل کر دیں گے، نیز اس کے ساتھیوں کو بھی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر وہ لوگ ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور ہر درخت اور پتھر کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن درخت بھی آواز دے گا کہ بندۂ مسلم! یہاں آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے، اسے قتل کر دے۔ اسی طرح پتھر بھی آواز دے گا، البتہ غرقد کا درخت نہ بتائے گا کہ وہ یہودیوں کا مخصوص درخت ہے۔ لہٰذا اس کے پاس جو بھی یہودی ہوگا وہ نہ بتائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم سے یہ تفصیل اس لیے بیان کر رہا ہوں تا کہ تم اسے سمجھ لو، یاد کر لو، محفوظ کر لو، اس کے مطابق کوشش کرو اور اپنے بعد والوں

سے بیان کرو، نیز ہر ایک دوسرے سے بیان کرے۔ دجال کا فتنہ سب سے زیادہ سنگین ہوگا۔ پھر تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی زندہ رہو گے۔

☆ - کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امارت وخلافت ختم ہو جائے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ کی دوسری بار آمد، ان کی پہلی آمد کی طرح نہ ہوگی۔ ان پر موت کی ہیبت ڈال دی جائے گی، وہ لوگوں کے چہروں پر ہاتھ پھریں گے اور انہیں جنت کے اعلیٰ درجات کی بشارت سنائیں گے۔

☆ مزید روایت ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے امید ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا جو ہدایت یافتہ امام اور انصاف ور قاضی ہوں گے۔ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو ختم کر دیں گے، جزیہ موقوف ہو جائے گا اور جنگ وجدال کا خاتمہ ہو جائے گا۔

☆ امام ابن سیرین کہتے ہیں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ یہ بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ دواذانوں (۱) کے درمیان اتریں گے۔ ان کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا اور ان کے اوپر دو مصری کپڑے یا دو چادریں ہوں گی۔

☆ نیز کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ لوگوں نے یہ بات کسی کتاب میں دیکھی ہوگی، لیکن کپڑے کا رنگ معلوم نہ ہو سکا۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے ایک شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ فتح کرنے والے مسلمانوں کو خروجِ دجال کی خبر ملے گی، لہٰذا وہ لوگ واپس ہو جائیں گے یہاں تک کہ اسے بیت المقدس میں پائیں گے جس نے وہاں آٹھ ہزار عورتوں اور بارہ ہزار جنگ باز مسلمانوں کا محاصرہ کر رکھا ہوگا۔ یہ سب لوگ اس وقت باقی ماندہ تمام انسانوں سے بہتر اور افضل ہوں گے، نیز گزرے ہوئے نیک بندوں کے برابر۔ ابھی لوگ ایک بدلی کے کہرے کے نیچے ہوں گے کہ وہ کہرا صاف ہوگا اور صبح نمودار ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے درمیان اتر چکے ہوں گے، چناں چہ امام المسلمین ان کی وجہ سے پیچھے ہٹے گا تا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ لیکن وہ اس جماعتِ مسلمین کے اعزاز کے سبب ان کے امام سے ہی نماز پڑھانے کے لیے فرمائیں گے۔ اس کے بعد دجال کی طرف چلیں گے جو آخری سانس لے رہا ہوگا۔ چناں چہ تلوار سے اسے قتل کر دیں گے۔ اس وقت ساری زمین بولے گی نہ کوئی

(۱) دواذانوں سے نمازِ فجر کی اذان اور اقامت مراد ہے۔ کیوں کہ اقامت پر بھی اذان کا اطلاق ہوتا ہے۔ ع۔ ر۔ بستوی۔

www.RaddeShakeeliyat.com

درخت باقی بچے گا، نہ پتھر اور نہ ہی کوئی دوسری چیز مگر یہ کہے گی کہ مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، اسے قتل کر دے۔ سوائے غرقد کے درخت کے، کہ وہ یہودی درخت ہے۔ حضرت عیسیٰ انصاف ور قاضی کے طور پر اتریں گے۔ صلیب توڑ دیں ے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، قریش سے امارت سلب کر لی جائے گی اور جنگ کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ زمین چاندی کی پلیٹ کی مانند ہو جائے گی، دشمنی، بغض اور کینہ اٹھا دیا جائے گا، اسی طرح ہر زہریلے جانور کا زہر بھی۔ زمین امن وامان سے اس طرح لبریز ہو جائے گی جیسے برتن میں پانی بھر جانے کے بعد کنارہ سے چھلکنے لگتا ہے۔ اس حد تک کہ چھوٹی بچی شیر کے سر پر پیر رکھ کر چلے گی، شیر گائے بیل کے ریوڑ میں داخل ہو کر رہے گا اور بھیڑ بکری کے ساتھ، گھوڑا محض بیس درہم میں فروخت ہوگا اور بیل کی قیمت زیادہ ہو جائے گی اور سارے لوگ نیک ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ کے حکم سے آسمان سے بارش نازل ہوگی اور زمین سے پیداوار ہوگی، اسی انداز پر جیسے کہ زمین وآسمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں تھے۔ عالم یہ ہوگا کہ ایک انار میں بہت سے لوگ کھائیں گے، انگور کا خوشہ پوری جماعت کے لیے کافی ہوگا اور لوگ خواہش کریں گے کاش! ہمارے آباء واجداد کو بھی اس طرح کی زندگی مل جاتی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں مقامِ ابراہیم کے قریب خانۂ کعبہ کے پاس ایسے صاحب نظر آئے جن کا رنگ گندمی اور سر کے بال سیدھے ہوں، دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اور ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو؟ میں نے عرض کیا وہ کون ہوں گے؟ تو کسی نے کہا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ میری امت کے کچھ لوگ ضرور پائیں گے وہ لوگ تم جیسے ہوں گے یا تم سے بھی بہتر۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے اثناء کہ مسلمان قسطنطنیہ کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں دجال کے نکلنے کی خبر ملے گی، لہٰذا مسلمان سب کچھ چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے اور بیت المقدس پہنچ جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ اس وقت کے خلیفہ مسلمین کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحی آئے گی لہٰذا وہ یاجوج ماجوج کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ پھر زمین اپنی تمام تر پیداوار نکال دے گی جیسا کہ دنیا کی ابتداء میں نکال رہی تھی۔ اس کے بعد لوگ سات سال ٹھہریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جو تمام اہلِ ایمان کی روحیں قبض کر لے گی۔

۱۳۳۵- کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازے کے نزدیک والے منارہ کے پاس اتریں گے، وہ اس وقت جوان ہوں گے، رنگ سرخ ہوگا، ان کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جن کے کندھوں کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کا سانس یا ان کی بو جس کافر کو بھی پہنچے گی وہ مر جائے گا جب کہ ان کا سانس تاحدِ نگاہ جائے گا۔ ان کا سانس دجال کو بھی لگے گا تو وہ موم کی مانند پگھلنے لگے گا اور مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں موجود مسلمانوں کے پاس جائیں گے جنہیں دجال کو قتل کرنے کے بعد وہاں سے نکالیں گے، نیز امام المسلمین کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، اس کے بعد وہ خود امامت کریں گے یہی ملحمہ ہے۔ اس کے بعد باقی ماندہ نصرانی اسلام قبول کر لیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں رہیں گے اور انہیں جنت کے درجات کی خوش خبری سنائیں گے۔ (درمنثور للسیوطی، ۲/۲۴۵، کنز العمال، حدیث/۳۸۸۶۱، معجم طبرانی، ۱۹/۱۹۶، تاریخ کبیر، امام بخاری، ۴/۲۳۳)

☆ عمار بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خاطر مساجد کی تجدید کی جائے گی۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ مڑے تو دیکھا کہ میں ان لوگوں میں سب سے کم عمر ہوں تو فرمایا بھتیجے! اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمہاری ملاقات ہو تو ان سے میرا سلام کہنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۹۴)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دجال ''افیق'' کی گھاٹی پر پہنچے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا لہٰذا وہ اس سے جنگ کے لیے اپنی اپنی کمان تان لیں گے، اتنے میں ان کو آواز سنائی دے گی لوگو! تمہارے پاس مدد آ چکی ہے۔ مسلمان بھوک کے باعث کمزور ہو چکے ہوں گے۔ اس لیے کہیں گے کہ یہ کسی شکم سیر انسان کی آواز ہے۔ یہ آواز وہ لوگ تین مرتبہ سنیں گے۔ اس وقت زمین روشن ہو جائے گی اور رب کعبہ کی قسم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ وہ آواز دیں گے مسلمانو! اپنے رب کی تحمید، تسبیح، تہلیل اور تکبیر میں مشغول ہو جاؤ، چناں چہ مسلمان ایسا کریں گے۔ یہ دیکھ کر دجال اور اس کے ساتھی بھاگنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کے لیے زمین تنگ کر دیں گے۔ جب نصف ساعت میں بابِ لُد پر پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بابِ لُد پر پہلے ہی آ چکے ہیں۔ جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو حضرت عیسیٰ کہیں گے نماز کے

www.RaddeShakeeliyat.com

کھیلیں گے اور کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ (سنن ابوداؤد، حدیث ۴/۴۳۲۴، مصنف عبدالرزاق، ۱۱/۴۰۱، الشریعۃ للآجری، ص: ۳۸۰، مسند احمد، ۲/۴۰۶، ۴۳۷، مستدرک حاکم، ۲/۵۹۵، ابن حبان، ۸/۲۸۷، ابوعمرو دانی، ۶/۶۸۴)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بطور امامِ عادل اور قاضی و منصف نازل ہوں، قریش سے خلافت و امارت چھن جائے گی، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، جزیہ موقوف ہو جائے گا، سجدہ صرف ایک ہی ذات یعنی اللہ رب العالمین کے لیے ہوگا، جنگ بالکل ختم ہو جائے گی، زمین امن و امان سے اس طرح لبریز ہو جائے گی جیسے برتن پانی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ زمین چاندی کی پلیٹ کی مانند ہو جائے گی۔ کینہ، بغض اور عداوت اٹھالی جائے گی اور بھیڑیا بکریوں میں ان کے کتے کی طرح، شیر اونٹ، اونٹنیوں میں ان کے بچے کی مانند رہے گا۔

☆ طاؤس اپنے والد سے راویت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا عربی گھوڑا بیس درہم میں فروخت ہوگا، اور بیل کی قیمت اتنی اتنی ہوگی۔ زمین اسی حالت پر دوبارہ لوٹ جائے گی جس پر حضرت آدم علیہ السلام کے عہد میں تھی۔ انگور کا خوشہ کئی ایک افراد کے لیے، جب کہ ایک انار بھی ایک جماعت کے لیے کافی ہو جائے گا۔

۱۳۳۶-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں مقامِ ابراہیم سے قریب خانۂ کعبہ کے پاس ایسے کوئی صاحب دکھائی دیے جن کا رنگ گندمی، سر کے بال سیدھے، دو آدمیوں کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں اور ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو؟ میں نے عرض کیا وہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے یا فرمایا حضرت مسیح بن مریم ہوں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں بطور قاضی و منصف۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیا جائے گا اور مال و دولت کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ جب دجال ان کو دیکھے گا تو موم کی طرح پگھلے گا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور یہودی دجال کو چھوڑ کر منتشر ہو جائیں گے تا آں کہ پتھر بولے گا کہ بندۂ مسلم! یہ میرے پاس یہودی ہے آکر اسے قتل کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۴۹۴)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ دجال مسلمانوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کرے گا، اس کے سبب انہیں سخت بھوک لگ جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھوک کے باعث اپنی کمانوں کے تار چبا ڈالیں گے۔ ان کی یہی حالت ہوگی کہ انہیں غلس (علی الصباح اندھیرے میں) میں ایک آواز سنائی دے گی، آپس میں کہیں گے یہ تو کسی شکم سیر آدمی کی آواز ہے۔ جب نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم تشریف فرما ہوں گے۔ نماز کی تکبیر کہی جائے گی، لہٰذا امام المسلمین حضرت مہدی پیچھے لوٹیں گے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے آپ ہی آگے بڑھیے، کیوں کہ آپ ہی کے لیے اقامت کہی گئی ہے۔ چناں چہ وہ امام لوگوں کو نماز فجر پڑھائیں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ ہی امامت کریں گے۔ (الحاوی سیوطی، ۲/۸۴)

۶۶-نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی

۱۳۳۷-کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کی قلتِ تعداد دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے شکایت کی، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں اپنے پاس اوپر اٹھا لے رہا ہوں اور کامل و مکمل طور پر (روح مع جسد) لے رہا ہوں اور جو میرے پاس اوپر اٹھا لیا جائے وہ مرتا نہیں ہے۔ نیز فرمایا میں تمہیں کانے دجال کے خلاف مبعوث کروں گا لہٰذا تم اسے قتل کروگے۔ اس کے بعد تم چوبیس سال زندہ رہو گے، پھر تمہیں واقعی اور سچی موت دوں گا۔

☆ کعب احبار نے فرمایا: اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں مسیح۔ (طبری، ۳/۲۰۴، ابن عساکر، ۲/۶۵)

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دس سال ٹھہریں گے (۱) اور اہل ایمان کو جنت میں ان کے درجات کی بشارت دیں گے۔

☆ سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے تو بیت المقدس واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سسرال یعنی قومِ شعیب میں شادی کریں گے، یہ قبیلۂ جذام والے ہوں گے۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اولاد بھی ہوگی۔ پھر انیس سال رکیں گے نہ کوئی گورنر رہے گا، نہ پولیس اور نہ بادشاہ۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دنیا میں کتنے دن ٹھہریں گے اس بارے میں روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے یہاں دس سال مذکور ہیں بعض میں سات اور اکثر روایتوں میں چالیس سال آیا ہے اس لیے راجح یہ ہے کہ چالیس سال ٹھہریں گے اور دس سال ممکن ہے یہ حضرت مہدی کے ساتھ قیام کی مدت ہو (فیض الباری ۴: ۵۹، العمر ا س: ۱۳۵۱، التعلیق الصبیح ۶: ۲۷۱)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہلِ ایمان کی روحیں قبض کر لے گی۔

☆ تبیع بن عامر سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بیت المقدس واپس جائیں گے تو کہیں گے کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے۔ پھر زمین بحکم خداوندی اپنی تمام پیداوار نکالے گی جیسے کہ دنیا کی ابتداء میں نکالی تھی۔ حضرت عیسیٰ اور اہل ایمان بیت المقدس میں چند سال ٹھہریں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جو ان کی روحیں قبض کر لے گی۔

۱۳۳۸- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے تو تم لوگ خوب مزے میں رہو گے یہاں تک کہ وہ رات آجائے جس کی صبح کو سورج مغرب سے نکلے گا اور یہاں تک کہ تم لوگ دابہ کے نکلنے کے بعد چالیس سال زندگی کا لطف اٹھاؤ گے نہ کسی کی موت آئے گی اور نہ کوئی بیمار ہوگا۔ ایک شخص اپنی بھیڑ بکریوں اور مویشیوں سے کہے گا جاؤ اور فلاں فلاں جگہ گھاس چر لو اور فلاں فلاں وقت واپس آجاؤ۔ مویشی دو کھیتیوں کے بیچ سے گزریں گے لیکن نہ کوئی بالی کھائیں گے اور نہ اپنی کھر سے کوئی پودا توڑیں گے۔ سانپ بچھو کھلے عام رہیں گے نہ وہ کسی کو نقصان پہنچائیں گے اور نہ ہی کوئی انسان ان کو نقصان پہنچائے گا۔ اسی طرح درندے گھروں کے دروازوں پر کھانا کھائیں گے، لیکن ان کو ایذاء نہ دیں گے۔ ایک نیک انسان ایک مد(۱) گیہوں یا جو لے کر زمین کے اوپر بکھیر دے گا نہ جوتائی کرے گا اور نہ سینچائی، لیکن ایک بیج سے سات سو مد جو اور گیہوں کی پیداوار ہوگی۔

☆ تبیع سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے صاحب زادے یوسف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم توریت میں یہ بات پاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

☆ اس روایت کے ایک راوی ابومودود مدینی کہتے ہیں کہ حجرۂ شریفہ میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱- یہ ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار کی بابت اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک دو رطل کے بقدر ہوتا ہے اور شوافع کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل کے برابر جب کہ ایک رطل ۴۰ تولہ کے برابر ہوتا ہے۔ ع۔ ر۔ بستوی

نازل ہوں گے تو زمین پر چالیس سال زندہ رہیں گے۔ (الکامل ابن عدی، ۷؍۱۷۷)

☆ انہی سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے۔ اگر وہ بے آب و گیاہ زمین سے بھی کہہ دیں گے کہ تو شہد پانی کی طرح بہا دے تو وہ شہد بہا دے گی۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زندہ رہیں گے۔

☆ ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ دانیال سے بھی ایسا ہی پڑھا ہے۔

☆ محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال ٹھہریں گے۔ ان میں سے ہر سال وہ مکہ مکرمہ آئیں گے جہاں نماز بھی پڑھائیں گے اور تہلیل بھی کریں گے۔

۶۷- یاجوج وماجوج کا خروج

۱۳۳۹- کعب احبار سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کو تین اصناف و اقسام میں پیدا کیا ہے: ایک قسم ایسی ہے جس کا جسم "ارز" (صنوبر) کی مانند ہوگا، ایک کا چار گز (ہاتھ) کا، ان کی چوڑائی بھی اسی طرح ہوگی۔ یہ لوگ بڑے طاقتور ہوں گے اور ایک کا بدن ایسا ہوگا کہ وہ اپنا ایک کان بچھا کر دوسرا بطور لحاف اوڑھ لیں گے اور اپنی عورتوں کا بایاں حصہ کھائیں گے۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج سے پناہ کی جگہ کوہِ طور ہے اور ملاحم سے دمشق۔

(ابوعمرو دانی، ۶؍۶۷۲)

☆ انہی سے روایت ہے کہ لوگ یاجوج ماجوج پر سات افراد کے ذریعہ غالب آجائیں گے۔

☆ مزید روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کے لیے کھولے جانے والے دروازے کی چوکھٹ چوبیس گز ہوگی، اسے بھی ان کے نیزوں کا اوپری حصہ چھپا لے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ زمین کے سات حصے ہیں: ان میں سے چھ حصوں پر یاجوج ماجوج ہیں اور ایک حصے پر باقی دیگر مخلوقات۔ (التذکرہ قرطبی، ۲؍۶۶۴، ابوعمرو دانی، ۶؍۶۷۴)

☆ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج دو امتیں ہیں، ہر امت میں ایک لاکھ امت ہیں جو کسی دوسری سے مشابہ نہیں ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنی اولاد میں سے ایک سو کو نہ دیکھ لے۔ (العظمۃ ابوالشیخ، ص: ۹۴۵، بحوالہ درمنثور سیوطی، ۴؍۲۵۰، ابوعمرو دانی، ۶؍۶۷۳)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۳۴۰-زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب یاجوج ماجوج نکلیں گے تو شروع میں جب وہ طبریہ جھیل سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ پھر جب آخر میں آنے والے وہاں پہنچیں گے تو یوں کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی تھا۔ جب ان کا زمین پر غلبہ وقبضہ ہو جائے گا تو کہیں گے ہم نے زمین پر تو غلبہ پالیا ہے، آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! مسلمان پھر کہاں رہیں گے؟ فرمایا قلعوں میں بند ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بدلی بھیجیں گے جس کا نام "عنان" ہے یہی اللہ کے یہاں اس کا نام ہے۔ یہ لوگ اس پر تیر ماریں گے تو وہ تیر خون آلود ہو کر گریں گے۔ اس سے وہ سمجھیں گے کہ ہم نے اللہ کو بھی قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی ان کو قتل کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد جب تک اللہ کی مشیت ہوگی زندہ رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بدلی کو حکم دیں گے تو اس سے کیڑوں کی بارش ہوگی جیسے اونٹ کی ناک کے کیڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر کیڑا ان میں سے ایک ایک کی گردن پکڑ لے گا جس سے ان کی موت ہو جائے گی۔ اس اثناء میں ایک مسلمان کہے گا ذرا دروازہ کھولو تا کہ میں دیکھوں کہ ان دشمنانِ خدا کا کیا رہا؟ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا ہو۔ چناں چہ وہ قلعہ سے نکل کر جب ان کے پاس آئے گا تو دیکھے گا کہ وہ مردہ ہو چکے ہیں اور ایک دوسرے پر گرے پڑے ہیں۔ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو آواز دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل کریں گے جو زمین کو ان سے دھو کر پاک کرے گی۔ مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں کو اتنے اتنے سال تک جلائیں گے، جب کہ مسلمانوں کے مویشی ان کی لاشیں کھا کر خوب موٹے اور بھاری ہو جائیں گے۔ (تخریج امام مسلم، امام ترمذی، امام احمد ابن حنبل اور امام ابن ماجہ نے بہ روایت حضرت ابن مسعود کی ہے)

☆ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں نے یاجوج ماجوج کا بند دیکھا ہے، لیکن یہ لوگ مجھے جھوٹا بتلاتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اسے کیسا دیکھا ہے؟ کہنے لگے منقش یمنی چادر کی طرح۔ فرمایا تم نے بالکل سچ کہا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے بھی اسے دیکھا ہے ایک بند ہے، اس کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری سیسے کی ہے۔

☆ محدث تبیع سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس وحی بھیجیں گے کہ آپ اور آپ کے ساتھ جو اہلِ ایمان ہیں، سب کو طور کی طرف جائیں چلے کیوں کہ میرے کچھ ایسے بندے نکلے ہیں جن سے نمٹنے کی طاقت میرے علاوہ

کسی اور میں نہیں ہے، اس وقت اہلِ ایمان کی تعداد عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر بارہ ہزار ہوگی۔ یاجوج ماجوج نکلیں گے تو ہر بلند جگہ سے اتریں گے۔ جس پانی کے پاس سے گزریں گے اسے مکمل پی جائیں گے، اس وقت پانی بھی کم ہوگا، کیوں کہ خروج دجال کے وقت گہرائی میں اتر گیا ہوگا۔ یہاں تک یہ لوگ طبریہ کی جھیل پر پہنچیں گے تو ان کا آخری شخص کہے گا کہ یہاں کبھی پانی تھا۔ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے کب تک ایسا چلے گا جب کہ ہم نے تمام زمین والوں کو مغلوب کر لیا ہے تو آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کرتے ہیں۔ چناں چہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود واپس آئیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بیماری بھیجیں گے جس کو "نغف" کہا جاتا ہے جو ان کی گردنوں کو پکڑے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیں گے۔ چناں چہ زمین ان کی لاشوں سے بدبودار ہو جائے گی اس حد تک کہ مسلمانوں کو جہاں بھی ہوں گے، ان کی بدبو سے سخت تکلیف ہوگی، لہٰذا مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رجوع ہو کر عرض کریں گے کہ ہمیں اس قدر بدبو آ رہی ہے کہ برداشت سے باہر ہے۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہلِ ایمان دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ابابیل پرندے کو بھیجیں گے جو ان کی لاشیں اٹھا کر ریگستان اور صحراء میں پھینک دیں گے یہاں تک کہ وہ جگہ ان کے خون اور چربی سے ٹیلہ کی مانند بن جائے گی۔ لوگ کئی سالوں تک ان کے ہتھیار سے آگ جلائیں گے۔ اس کے بعد اہل ایمان مزید سات سال زندہ رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج کر ان کی روحیں قبض کر لیں گے۔ (ابوعمرو دانی، ۶/ ۶۶۹)

☆ حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج تین قسم کے ہوں گے: ایک قسم کی لمبائی "ارز" (صنوبر) اور "چیڑ" (سرو کے مانند ایک درخت) کے درخت جیسی ہوگی۔ راوی ابوجعفر کہتے ہیں کہ ارز ایک قسم کا درخت ہے جو سیدھا آسمان کی طرف جاتا ہے سو گز یا ایک سو بیس گز یا اس کے کچھ کم یا زیادہ۔ ایک قسم کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔ جب کہ ایک قسم ایسی ہوگی کہ ان میں کا ایک شخص اپنا ایک کان بچھا کر دوسرے کو اوڑھ لے گا جس سے اس کا سارا بدن ڈھک جائے گا۔ (ابوعمرو دانی، ۶/ ۶۷۰، التذکرہ، قرطبی، ۲/ ۶۶۱)

۱۳۴۱-کعب احبار سے روایت ہے کہ "تنّین" ایک سانپ ہوگا جو خشکی پر رہنے والوں کو بڑی تکلیف دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے سمندر میں ڈال دیں گے، جب سمندری جان دار بھی اس سے پریشان ہو کر چیخ پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجیں گے جو اسے سمندر سے نکال کر خشکی میں یاجوج ماجوج کے پاس ڈال دے گا جسے وہ اپنی خوارک بنا لیں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حوشب بن سیف مغافری سے روایت ہے کہ مجھ سے ازداد بن افلح مقرائی نے بیان کیا کہ وہ اور جابر بن ازداد مقرائی غزوۂ ''راھط'' کے کچھ دنوں بعد اپنے گھر واپس ہو رہے تھے تو جابر بن ازداد نے ان سے کہا کیا آپ کو عمرو بکالی سے ملنے کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! کہتے ہیں کہ پھر چل پڑے اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے تو ہم نے دیکھا کہ دیگر فوجی بھی واپس ان کے پاس آ گئے ہیں اور وہ بیٹھے ہوئے ان سے حدیث بیان کر رہے ہیں۔ اس دوران کسی نے ''تنّین'' کا تذکرہ کیا تو عمرو بکالی نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ''تنّین'' کیسا ہوگا؟ لوگوں نے عرض کیا کیسا ہوگا؟ فرمایا یہ ایک سانپ ہوگا جو دوسرے ایک سانپ پر حملہ کر کے کھا جائے گا، پھر اسی طرح سانپوں کو کھانے لگے گا لہٰذا بہت بڑا ہو جائے گا اور پھول بھی جائے گا، نیز اس کا زہر بھی بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ زہر میں جل کر سیاہ ہو جائے گا۔ جب یہ زمین اور خشکی کے چوپایوں پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دے گا تو اسے اللہ تعالیٰ لے جائے گا، جب ایک دریا کو پار کرنا چاہے گا تو پانی کے تیز بہاؤ کی زد میں آ کر سمندر میں چلا جائے گا پھر سمندری جان داروں کے ساتھ بھی ویسا ہی کرے گا جیسے خشکی کے چوپایوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ ان سے بھی اس کا جسم بڑا ہوگا اور زہر بھی بڑھ جائے گا یہاں تک کہ سمندری جانور بھی اس سے پریشان ہو کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجیں گے جو اسے تیر وغیرہ سے مارے گا تو اس کا سر پانی سے باہر نکلے گا یہاں تک کہ بدلی اور بجلی اس کے قریب آ کر اسے اٹھا لیں گی اور یاجوج ماجوج کے پاس ڈال دیں گی اور وہ ان کی غذا بن جائے گا جسے وہ اسی طرح محفوظ رکھیں گے جیسے تم اونٹ اور گائے، بیل کی حفاظت کرتے ہو۔ (الحلیۃ ابونعیم، ۶/۲۴)

☆ کعب احبار سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے، البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے نزدیک ایک سمندر ہے جس کو خون کا سمندر کہا جاتا ہے، اس میں بدبو رہتی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ اپنی عورتوں کا بایاں حصہ کھا جائیں گے۔ حالانکہ بنو آدم کی تعداد بہت ہوگی، لیکن بنو آدم ان پر سات افراد کے ذریعہ غالب آ جائیں گے، جب کہ زمین سمندر سے مربض ثور (بیلوں کے باڑہ) کے بقدر ہی زیادہ ہوگی۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج نکلیں گے تو ہر بلند جگہ سے اتریں گے نہ ان کا کوئی حاکم ہوگا، نہ بادشاہ۔ پرندہ ان کے سروں کے اوپر سے چلے گا، مگر ان کو طے نہ کر پائے گا کہ تھک کر گر پڑے گا اور اسے پکڑ لیا جائے گا۔ ان کی اگلی جماعت بحیرۂ طبریہ سے گزرے گی جس کا پانی حسب سابق ہی ہوگا تو سارا پانی پی جائیں گے۔ جب آخری جماعت وہاں آئے گی تو اس میں

اپنے نیزے گاڑیں گے اور کہیں گے اس میں کبھی پانی تھا۔ کعب احبار نے بیان کیا کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ تمہارے پاس ایسی قوم آئی ہے جس کے مقابلے کی طاقت اللہ کے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ کے ساتھی کوہِ طور پر چلے جائیں گے جہاں اس قدر بھوکے ہو جائیں گے کہ ایک خچر کے سر کی قیمت ایک سو دینار پہنچ جائے گی۔ فرمایا کہ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو ختم کر دیا ہے، آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں۔ چناں چہ اپنے تیر اور نیزے آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود واپس ہوں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی ختم کر دیا ہے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نیز اہلِ ایمان ان کے لیے بددعا کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو دعوت دیں گے، مگر سوائے بیس افراد کے کوئی ان کی دعوت پر لبیک نہ کہے گا اور ان میں سے ہر ایک اتنے اتنے کو چمٹے گا اور کوئی بھی نہ بچے گا۔ حضرت عیسیٰ اور اہلِ ایمان پھر بددعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ ابابیل کو بھیجیں گے جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں جیسی ہوں گی، وہ ہوا میں ہی رہیں گے، ہوا میں ہی انڈے دیں گے اور ان کا انڈا بھی چوزہ نکلنے سے پہلے ایک سال تک ہوا میں ہی رہے گا۔ جب انڈا پھٹے گا تو چوزہ ہوا میں ہی گرے گا اور اڑے گا یہاں تک کہ اس جگہ تک بلند ہو جائے گا جہاں سے گرا ہوگا۔ یہ ابابیل یاجوج ماجوج کی لاشیں اٹھا کر خندق اور نشیبی جگہوں پر ڈال دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جس سے زمین ان کی بدبو اور گندگی سے پاک ہو جائے گی اور چٹان کی طرح صاف شفاف ہو جائے گی۔ نیز جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کے عہد میں تھی، اسی طرح ہو جائے گی۔ اس وقت ہر امت مسلمان اور فرماں بردار ہو جائے گی یہاں تک کہ درندے اور جنگلی جانور بھی، اسی طرح ہر زہریلے جانور سے اس کا زہر کھینچ لیا جائے گا، لہٰذا ایک لڑکا شیر کی پشت پر سواری کرے گا اور اپنی ہتھیلی میں لے کر سانپ کو الٹے پلٹے گا۔ یہی اس ارشاد باری تعالیٰ میں کہا گیا ہے ''ولہ أسلم من فی السموات والأرض طوعاً وکرھا والیہ یرجعون'' آلِ عمران/۸۳۔ اور اسی کے تابع فرمان ہو جائیں گے وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں خوشی سے یا مجبوری میں اور انہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ انگور کا ایک خوشہ اور ایک انار پوری ایک جماعت کھائے گی۔ نیز ایک شخص ایک ہی دن میں کھیتی کر کے کاٹ بھی لے گا اور کھا بھی لے گا۔ اسی طرح اونٹنی کا دودھ پورے گھر والوں کو شکم سیر کر دے گا نیز گائے اور بکری کا بھی۔ سونا اور چاندی اس قدر ارزاں ہو جائیں گے کہ ایک شخص سو دینار لیے ہوگا مگر اس کو کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ اسی طرح ایک عورت اپنے زیورات لیے ہوگی لیکن نہ بیچنے کے لیے بازار ملے گا نہ کوئی بھاؤ تاؤ کرنے والا، نہ دیکھنے والا ہی ملے گا، نہ

www.RaddeShakeeliyat.com

ہاتھ پھیلانے والا اور نہ ان پر قبضہ کرنے والا۔ علاوہ ازیں جب مرد اپنے گھر واپس لوٹے گا تو ڈنڈا اور پتھر وہ سب کچھ بتا دیں گے جو اس کے اہل خانہ میں ہوا ہوگا۔

☆ محدث سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر کے بیت المقدس میں فروکش ہوں گے تب یاجوج ماجوج نکلیں گے جو چوبیس قوموں پر مشتمل ہوں گے: یاجوج ماجوج، یانیج وجج، غسلائین، سبتبین، فرانیین، قوطیین۔ یہی وہ قسم ہے جو ایک کان کو بچھونا اور دوسرے کان کو لحاف بنائیں گے۔ زطبین، کنعانین، دفرائیین، خاخوئین، انطاریین، مغاشین، اور روسِ کلاب یہ کل چوبیس امت ہوئیں۔ ان کا گزر جس زندہ یا مردہ کے پاس ہوگا اسے کھالیں گے، جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے۔ ان کی اگلی جماعت بحیرۂ طبریہ کا سارا پانی پی لے گی، جب آخری جماعت گزرے گی تو انہیں پانی کا نام ونشان نہ ملے گا یہاں تک کہ یہ سب ''اریحاء'' کے قلب میں اکٹھے ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنیں گے تو وہ نیز اہل ایمان گھبرا کر چٹانوں کی طرف چلے جائیں گے جہاں کھڑے ہو کر مسلمانوں سے خطاب کریں گے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد دعا کریں گے اے اللہ! اس قلیل جماعت کی مدد فرمایئے جو تیری مطیع وفرمانبردار ہے جماعتِ کثیرہ جو تیری نافرمان ہے۔ نیز کہیں گے: ہے کوئی لبیک کہنے والا؟ تو قبیلۂ جرہم کا ایک شخص اور قبیلۂ غسان کا ایک شخص لبیک کہے گا یہاں تک کہ یہ دونوں اس گھاٹی کے نیچے اتریں گے۔ غسانی جرہم والے سے کہے گا کہ تم اس کے لائق نہیں ہو۔

۱۳۴۲- عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یاجوج ماجوج سے مسلمانوں کی حفاظت گاہ کوہِ طور ہے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ جب یاجوج ماجوج کے نکلنے کا وقت آئے گا تو وہ لوگ بند کھولنے کی کوشش کریں گے، یہاں تک کہ جو لوگ ان کے قریب ہوں گے وہ ان کی کلہاڑی کی آواز سنیں گے۔ جب رات ہو جائے گی تو کہیں گے ہم کل اسے کھول کر نکل جائیں گے، مگر اللہ تعالیٰ پھر اسے حسبِ سابق کر دیں گے۔ پھر وہ صبح کھودیں گے اور ان کے قریب والوں کو کلہاڑی کی آواز سنائی دے گی۔ جب رات ہوگی تو کہیں گے ہم کل کھول کر نکل جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے پھر جس طرح تھا اسی طرح کر دیں گے۔ اگلی صبح پھر کھودیں گے اور ان کے قریب والوں کو کلہاڑی کی آواز سنائی دے گی۔ جب رات ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کی زبان پر تیسری رات یہ جملہ

جاری کر دیں گے کہ ہم ان شاء اللہ کل نکل جائیں گے چناں چہ صبح کو دیکھیں گے تو اسے اسی طرح پائیں گے جیسے شام کو چھوڑ کر گئے تھے لہٰذا بقیہ حصہ کھول کر باہر نکل جائیں گے۔ پھر ان میں سے ایک جماعت بحیرۂ طبریہ سے گزرے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آئے گا تو بحیرہ کی گیلی مٹی چاٹے گا پھر تیسرا گروہ آئے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی رہا ہوگا۔ لوگ ان سے ڈر کر بھاگ جائیں گے، لیکن ان کا کوئی کام درست نہ بنے گا۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے تو وہ خون آلود لوٹیں گے جس پر وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین اور آسمان والوں سب کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لیے بددعا کریں گے کہ اے اللہ! ہمارے پاس ان سے مقابلے کے لیے طاقت نہیں ہے، اس لیے آپ جس طرح چاہیں ہماری ان سے حفاظت کیجیے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ ان پر ''نغف'' نامی جانوروں کو مسلط کر دیں گے جو ان کی گردنیں پھاڑ ڈالیں گے۔ نیز پرندے بھیجیں گے جو ان کے لاشیں اپنی چونچوں سے پکڑ کر سمندر میں ڈال دیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک چشمہ بھیجیں گے جس کو ''حیات'' کہا جاتا ہے تو وہ زمین کو پاک کر کے اس سے پیداوار نکالے گا یہاں تک کہ ایک انار سے پورا گھر شکم سیر ہو جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یاجوج ماجوج کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے کوئی شخص نہیں مرتا یہاں تک کہ اس کی پشت سے ایک ہزار پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے پیچھے تین امتیں ہیں جن کی تعداد کا علم صرف اللہ کو ہے: منسک، تاویل اور تاریس (مصنف عبدالرزاق، ۱۱/۳۸۴، مستدرک حاکم، ۴/۴۹۰، تاریخ طبری، ۱۷/۸۸، ابوعمرو دانی، ۶/۶۸۰)

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کا کوئی فرد نہیں مرتا مگر ایک ہزار یا اس سے زیادہ اولاد چھوڑ جاتا ہے۔

☆ حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ بالکل سرخ تھا اور یہ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے اس شر سے جو نزدیک آ گئی ہے، آج یاجوج ماجوج کے بند میں سے اتنا حصہ کھل گیا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ نے دس کا عقد بنا کر بتایا (شہادت کی انگلی کے کنارے کو انگوٹھے کی درمیانی گرہ کے نیچے کرنے سے دس کا عقد بنتا ہے) حضرت زینب کہتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب گندگی زیادہ ہو جائے گی (متفق علیہ، بخاری: ۷۱۳۵)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دجال کے نکلنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کے دجال کو قتل کرنے کا تذکرہ فرمایا کہ یاجوج ماجوج نکلیں گے اور پورے روئے زمین پر پھیل کر فساد برپا کریں گے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی "وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ" انبیاء/۹۶۔ اور وہ لوگ ہر بلند جگہ سے اتریں گے۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اونٹ کی ناک کے کیڑے کی طرح ایک جاندار کو ان کے اوپر مسلط کر دیں گے جو ان کے کان اور نتھنوں میں گھس جائے گا جس سے وہ سب کے سب مرجائیں گے۔ ان کی لاشوں سے زمین بدبودار ہو جائے گی۔ پھر زمین اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرے گی چناں چہ اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک وصاف کریں گے۔ (تاریخ طبری، ۱۷/۹۰، ابوعمرو دانی، ۶/۶۶۷)

۱۳۴۳۔ حضرت ابوزاہریہؓ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج لوگوں کو کوہِ طور پر محصور کر دیں گے یہاں تک کہ بیل کا سر سو دینار سے بھی زیادہ قیمتی ہو جائے گا۔

☆ کعب احبار اور شریح بن عبید سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج تین طرح کے ہوں گے: کچھ کی لمبائی ارز یعنی صنوبر کی طرح ہوگی، کچھ کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی اور کچھ ایسے ہوں گے کہ ایک کان بچھا کر اس پر سو جائیں گے اور دوسرے کان کو اوڑھ لیں گے جو سارا بدن ڈھانک دے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کے وقت لوگوں کی جائے پناہ طورِ سینا ہوگا۔

☆ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج دو امت ہیں اور ہر امت ایک لاکھ پر مشتمل ہے، ایک دوسری امت کے مشابہ نہیں ہے۔ ان میں کا کوئی فرد نہیں مرتا مگر اپنی اولاد میں سے ایک سو کو دیکھ لیتا ہے۔

۱۳۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت امتِ مرحومہ ہے (جس پر رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر کوئی عذاب نہ ہوگا۔ دنیا میں اس کا عذاب زلزلے اور مصائب ہیں۔ جب روزِ قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ میری امت کے ہر شخص کے بدلے یاجوج ماجوج میں سے ایک فرد کو کر دیں گے اور کہا جائے گا یہ جہنم سے تمہارا فدیہ ہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر قصاص کہاں جائے گا؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ (مسند احمد، ۴/۴۱۱، مستدرک حاکم، ۴/۴۴۴، سنن ابوداؤد، حدیث/۴۲۷۸)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج میں سے کوئی نہیں مرتا ہے، مگر ایک ہزار یا اس سے زیادہ اولاد چھوڑ جاتا ہے۔

☆ عطیہ بن قیس اور ضمرہ سے روایت ہے کہ زمین سمندر سے بیل کے باڑہ کے بقدر زیادہ وسیع ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شبِ اسراء میں اللہ تعالیٰ

نے مجھے یاجوج ماجوج کے پاس بھیجا تھا۔ میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا لہٰذا وہ اولادِ آدم اور ذریتِ ابلیس میں سے عاصیوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔

☆ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ خروجِ روم سب سے پہلی علامتِ قیامت ہے، دوسری دجال، تیسری یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیں گے تو لوگ ٹھہریں گے یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کا بند ٹوٹ جائے، لہٰذا وہ زمین میں فساد پھیلاتے پھریں گے۔ جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے تباہ و برباد کر دیں گے اور جس پانی، چشمے یا دریا سے گزریں گے اس کا پانی چوس لیں گے۔ اسی طرح وہ دریائے دجلہ اور دریائے فرات سے گزریں گے تو ان میں سے جو دجلہ و فرات کے نچلے حصہ کی طرف ہوگا وہ یہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی رہا تھا۔ جس شخص کو یہ حدیث پہنچے اسے چاہیے کہ شام اور جزیرہ کے نہ کسی شہر کو منہدم کرے اور نہ کسی قلعہ کو۔ کیوں کہ یاجوج ماجوج سے مسلمانوں کا محافظ قلعہ سیناء ہوگا۔ لوگ اپنے رب سے یاجوج ماجوج کی ہلاکت کی دعا سیناء کریں گے مگر ان کی دعاء قبول نہ ہوگی۔ پھر طورِ سینا والے اپنے رب سے دعاء کریں گے۔ یہی وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایک دابہ بھیجیں گے جس کے چالیس پیر ہوں گے جو یاجوج ماجوج کے کانوں میں گھس جائے گا لہٰذا وہ صبح کو مردہ ملیں گے۔ ان کی لاشوں سے زمین متعفن ہو جائے گی جس سے لوگوں کو اتنی اذیت ہوگی جتنی اس وقت نہ تھی جب یہ زندہ تھے۔ چناں چہ پھر اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے گرد آلود ہوا بھیجیں گے جس کی وجہ سے لوگوں پر تاریکی اور شدید دھواں چھا جائے گا اور مسلمانوں کو زکام ہو جائے گا، لہٰذا پھر اپنے رب سے دعاء کریں گے، نیز طورِ سیناء والے بھی دعاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد ان کی یہ مصیبت دور کر دیں گے، جب کہ یاجوج ماجوج کو سمندر میں پھینکا جا چکا ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کا پہلا دستہ دجلہ جیسے ایک دریا سے گزرے گا، پھر جب ان کا آخری گروہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ کبھی یہاں پانی تھا۔ ان میں کا کوئی آدمی نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنی اولاد میں ایک ہزار یا زیادہ کو چھوڑ جاتا ہے۔ ان کے بعد

www.RaddeShakeeliyat.com

تین امتیں ہیں جن کی تعداد کا علم صرف اللہ کو ہے: تاویل، تاریس، اور ناسک یا نسک۔ یہ شک امام شعبہ کی طرف سے ہے۔

۱۳۴۵- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ختم کردیں گے تو ایک نہایت ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جو کسی بھی ایمان والے چہرے کو اس کی روح قبض کیے بغیر نہ چھوڑے گی، اس کے بعد قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین میں اللہ کی کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی، سب مرجائیں گے، مگر جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر دونوں مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان اتنی مدت ہوگی جتنی اللہ کی مرضی ہوگی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ انسانوں کے قطرۂ منی کی طرح منی بھیجیں گے جس سے لوگوں کے جسم اور گوشت پوست پیدا ہوں گے۔

☆ تبیع اور کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہلِ ایمان یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد واپس بیت المقدس پہنچیں گے تو وہاں چند سال قیام کریں گے۔ پھر انہیں نیچے کی طرف سے شور اور گرد وغبار کی طرح کوئی چیز نظر آئے گی، لہٰذا اپنے میں سے چند لوگوں کو دیکھنے کے لیے بھیجیں گے کہ یہ کیا ہے؟ معلوم ہوگا کہ وہ ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی روحیں قبض کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ یہ اہلِ ایمان کی آخری جماعت ہوگی جس کی روح قبض کی جائے گی۔ اہل ایمان کی اجتماعی موت کے بعد لوگ سو سال تک دنیا میں ٹھہریں گے، نہ انہیں دین کا کچھ علم ہوگا، نہ سنت کا۔ گدھوں کی طرح آوارگی کرتے پھریں گے، انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ لوگ اپنے بازاروں میں خرید وفروخت کررہے، سامان اور قیمت لے دے رہے ہوں گے کہ قیامت برپا ہوجائے گی، لہٰذا نہ وہ کوئی سفارش کرسکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر لوٹ پائیں گے۔

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی گھوڑی سے بچہ جنوائے تو اس کے بچے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سواری نہ کرسکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کے ساتھیوں، نیز ہر صاحبِ ایمان کی روح قبض کرلے گی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا پھر کفار ہی رہ جائیں گے جو اولین وآخرین میں سب سے برے لوگ ہوں گے۔ یہ روئے زمین پر مزید سو سال زندہ رہیں گے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اہل ایمان کے بعد کفار کے لیے کوئی زندگی نہ ہوگی یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے جنگ کرتی رہے گی اور اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، مخالفت کرنے والوں کی مخالفت اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ جب بھی کوئی گروہ ختم ہوگا تو دوسرے لوگ تیار ہوجائیں گے، یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے۔ (صحیح مسلم، مسند احمد، مستدرک حاکم وغیرہ)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ یاجوج ماجوج کے بعد لوگ دس سال تک بڑی خوش حالی، شادابی اور آسائش میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ایک انار اور انگور کا ایک خوشہ دو دو آدمی اٹھا کر لے جائیں گے۔ اس حالت پر دس سال گزاریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ہر مؤمن کی روح قبض کرلے گی۔ اس کے بعد لوگ ایسے ہی آوارگی کرتے پھریں گے جیسے گدھے چراگاہ میں کھلے عام کرتے ہیں۔ لہٰذا اللہ کا حکم ان پر آجائے گا اور اسی حال میں قیامت قائم ہوجائے گی۔ (حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ۶/۲۴، ابوعمرو دانی، ۶/۶۷۸)

☆ وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ پہلے رومیوں کا خروج، پھر دجال کا، پھر یاجوج ماجوج کا، پھر حضرت عیسیٰ کا نزول اور پھر دھواں کا خروج ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بہت لمبے زمانے تک عیش وآسائش نہ کریں گے کہ یمن کی طرف سے ہوا چلے گی جو ریشم کی طرح نرم اور مشک کی مانند خوشبودار ہوگی، وہ ہر مسلمان کی روح نکال لے گی۔ اس کے بعد لوگ کہیں گے کہ ہم کب تک اسی دین پر قائم رہیں گے؟ چناں چہ آباء واجداد کے دین ومذہب کی طرف لوٹ جائیں گے اور جس چیز کی پرستش ان کے آباء واجداد کرتے تھے، اسی کی یہ لوگ بھی کرنے لگیں گے۔ یہی حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول کا مطلب ہے ''گویا میں قبیلۂ دوس کی عورتوں کی سرین دیکھ رہا ہوں جو ذوالخلصہ بت کی پرستش کررہی ہیں''۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجیں گے جو مکھن سے بھی زیادہ ملائم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگی تو جس شخص کے بھی دل میں قرآن کریم کی کوئی آیت ہوگی اس کی روح نکال لے گی۔

۱۳۴۶- حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ اسلام ایسے ہی مٹ جائے گا جیسے کپڑے کا بیل بوٹا، یہاں تک کہ یہ بھی معلوم نہ رہے گا کہ روزہ کیا ہے، زکوٰۃ کیا ہے اور قربانی کیا ہے؟ اسی

www.RaddeShakeeliyat.com

طرح رات میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ہوا چلے گی تو اس کی ایک آیت بھی زمین پر نہ چھوڑے گی۔ کچھ لوگ جن میں بڑے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں ہوں گے یہ کہتے رہ جائیں گے کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اس کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پر پایا ہے، اس لیے ہم بھی اسے کہتے ہیں۔ صلہ بن زفر نے جو حضرت حذیفہ کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ان سے عرض کیا انہیں محض لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا فائدہ دے گا جب کہ انہیں نہ روزے کا علم ہوگا، نہ زکوٰۃ اور قربانی کا؟ صلہ بن زفر نے یہ بات تین بار کہی، مگر حضرت حذیفہ نے تینوں مرتبہ بے رخی برتی، اس کے بعد فرمایا صلہ! یہ کلمہ انہیں نجات دے گا اور یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۴۹، مستدرک حاکم، ۴/۴۷۳)

☆ ابو عوف حمصی سے روایت ہے کہ دھواں زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دے گا یہاں تک کہ لوگ نہ نماز پڑھ سکیں گے اور نہ ہی مشرق و مغرب جان پائیں گے۔ کافر کے کانوں میں گھسے گا جس سے وہ پھول جائے گا، جب کہ مؤمن کو صرف زکام ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب ان بتوں کی پرستش کرنے لگیں جن کی ان کے آباء واجداد پرستش کیا کرتے تھے۔ ایسا ایک سو بیس سال تک کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے خروج کے بعد۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے اور زمین ان سے متعفن ہو جائے گی تو اہلِ ایمان ان کی بدبو کی وجہ سے اپنے رب سے فریاد کریں گے لہٰذا اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے گرد آلود ہوا بھیجیں گے جس کی وجہ سے لوگوں پر بڑا دھواں چھا جائے گا۔ جب کہ اہلِ ایمان کو صرف زکام ہوگا جسے اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد دور کر دیں گے۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ یہ قرآن کریم جو تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ ایک رات اس پر ہوا چلے، پھر جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو وہ ختم ہو جائے گا، جب کہ مصحف میں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا، اس کے بعد یہ آیت پڑھی ''وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ'' اسراء ۸۶۔ اگر ہم چاہیں تو لے جائیں اس کو جس کی ہم نے وحی بھیجی۔ (تفسیر طبری، ۸/۱۵۸)

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللہ پر حملہ کے ارادہ سے جانے والے لشکر کی طرف ہراول دستہ بھیجیں گے۔ جب یہ لوگ راستہ میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک پاکیزہ ہوا چلائیں گے جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔ پھر دشمن لشکر کے

سپاہی راستہ ہی میں باہم لواطت کریں گے۔ پس قیامت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی گھوڑی کے پاس گھومے اور انتظار کرے کہ کب بچہ جنتی ہے؟ (یعنی قیامت اس قدر قریب ہوگی جیسے پورے دنوں کی گھوڑی جو جننے کے قریب ہو اور گھوڑی والا جننے کا انتظار کر رہا ہو) اب بھی میرے اس علم یا میرے اس قول کے بعد کوئی تکلف کرے اور اپنی طرف سے کچھ کہے تو واقعی اس نے تکلف کیا۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث ۳۸۸۳۰/ تفسیر ابن کثیر، الانبیاء: ۹۶)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قبیلۂ دوس کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ کے پاس ملنے لگیں۔ یہ ایک بت تھا۔ جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلۂ دوس کے لوگ پرستش کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، ۱۳/۷۶ مع فتح الباری، صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۵۱، سنن ابو عمرو دانی، ۴/۴۲۵، مسند احمد، ۲/۲۷۱)

☆ معمر کہتے ہیں کہ امام زہری کے علاوہ دوسرے شیوخ نے بیان کیا کہ اس بت کی جگہ پر آج ایک گھر بنا ہوا ہے۔

☆ حضرت عیاش بن ابو ربیعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔ (۲۔ مسند احمد، ۳/۴۲۰)

☆ قاسم بن ابو بزہ حضرت طاؤس سے قیامت سے پہلے کی علامات کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو انہوں نے کہا مجھے کیا معلوم کہ یہ کیا ہیں، البتہ قیامت سے پہلے ایک پاکیزہ ہوا آئے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی چاہے وہ چٹان کے اندر ہو۔

☆ امام شعبیؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''الجاهلية الأولىٰ'' احزاب ۳۳۔ سے وہ زمانہ مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم ﷺ کے درمیان کا تھا۔

☆ حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حدیث بیان کر رہے تھے، انہوں نے کہا جب روزِ قیامت ہوگا تو آسمان کی طرف سے دھواں دکھائی دے گا جو منافقین کے کان اور آنکھ میں لگے گا، جب کہ اہلِ ایمان کو اس سے صرف زکام ہوگا۔ (صحیح بخاری، ۲/۴۹۲، صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، ص: ۴۰۳۹)

☆ مسروق کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ بات بتائی تو فرمایا قریش کے لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کی شدید نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے بددعاء دی اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کی قحط سالی کر دیجیے،

www.RaddeShakeeliyat.com

چناں چہ ایسی قحط سالی ہوئی کہ ہڈیاں اور مردار گوشت تک انہیں کھانا پڑا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی کو بھوک کے سبب، اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں کی شکل کی چیز دکھائی، اس پر انہوں نے دعاء کی ''رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ '' دخان/۱۲-اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب دور کر دیجئے، بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں- حضور اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ اگر ہم نے عذاب دور کر دیا تو یہ لوگ پھر سابقہ روش پر لوٹ جائیں گے، چناں چہ جب عذاب دور ہو گیا تو وہ سابقہ حالت پر لوٹ گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے بدر کے روز ان سے بدلہ لیا۔ یہی اس آیت سے مراد ہے ''فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ '' الیٰ ''إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ '' دخان۱۰-۱۵-تو تم انتظار کرو اس دن کا جب آسمان لائے گا کھلا دھواں جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ہے دردناک عذاب-

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ پانچ علامتیں اور پیشن گوئیاں گزر چکی ہیں: چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور آیت روم (وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ) اور لِزَام (جس کا ذکر سورہ فرقان میں ہے فسوف يكون لزاما) اور بطشہ اور دخان (جس کا ذکر سورہ دخان آیت: ۱۰، ۱۶ میں ہے)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہلِ مغرب-مغرب اقصیٰ، مراکش اور تیونس وغیرہ ممالک کے لوگ- حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، ص:۱۳۷، حلیۃ الاولیاء، ۹۶/۳)

☆ راشد بن سعدؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین کا سب سے اچھا حصہ اس کے مغربی علاقے ہیں۔ (طبقات علمائے افریقہ، لأبی عرب، ص:۱۱)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہم لوگ منیٰ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو، گواہ رہو۔ (تفسیر طبری، ۵۹۱/۱۱)

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی معجزہ اور نبوت کی نشانی مانگی تو مکہ میں چاند دو مرتبہ شق ہوا اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔ وَإِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ '' قمر/۱، ۲- قیامت نزدیک آ گئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔

☆ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گی اور لوگوں پر غالب، انہیں اپنی مخالفت کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہ ہوگی، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور یہ لوگ غالب رہیں گے۔ (صحیح بخاری، مسلم، سنن ابوداؤد، ترمذی، اور ابن ماجہ)

☆ عتبہ بن ابو حکیم نے بیان کیا کہ اللہ کے حکم سے وہ پاکیزہ ہوا مراد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں چلے گی اور اہلِ ایمان کی روحیں قبض کر لے گی۔

☆ عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو مرتبہ چاند دو ٹکڑے ہوا تو مشرکین نے کہا یہ تو جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اقتربت الساعة وانشق القمر ۔ وإن يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر''

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! گواہ رہو۔

☆ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ سنو! چاند شق ہو چکا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے دین کی سب سے پہلی چیز جو ضائع کرو گے وہ ہے امانت و دیانت اور سب سے آخر تک باقی رہنے والی چیز ہے نماز۔ یہ قرآن جو تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اٹھا لیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ممکن ہے جب کہ اللہ نے اسے ہمارے دلوں میں پیوست کر دیا ہے اور ہم نے مصاحف میں محفوظ کر دیا ہے؟ فرمایا ایک رات ہوا چلے گی تو وہ تمہارے دلوں سے قرآن کو لے چلی جائے گی۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی ''وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ '' (اسراء:۸۶)- اور اگر ہم چاہیں اس چیز کو جو ہم نے آپ پر وحی بھیجی ہے لے چلے جائیں۔ (مصنف عبدالرزاق، ۳۶۳/۳، تفسیر طبری، ۱۵۸/۱۵، معجم طبرانی، ۱۵۳/۹، سنن ابوعمر ودانی، ۲۶۹/۳، مستدرک حاکم، ۵۰۴/۴)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ چاند شق ہوا، اس وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس منیٰ میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کا ایک ٹکڑا اس پہاڑ کے پیچھے چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو۔ (تفسیر طبری، ۵۹۱/۱۱)

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

www.RaddeShakeeliyat.com

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بتوں کونصب کر دیا جائے۔ سب سے پہلے تہامہ کے علاقے حفیر (۱) کے لوگ بت نصب کریں گے۔ (کنز العمال، حدیث/۳۸۶۰۴)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں: دھواں، لزام، بطشہ، روم اور چاند کا پھٹنا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ایک گرد آلود ہوا چلائیں گے جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، لہٰذا کہا جائے گا کہ فلاں آدمی مسجد میں ہی تھا کہ اس کی روح قبض ہوگئی اور فلاں ابھی بازار ہی میں تھا کہ اس کی روح قبض ہوگئی۔

○○○

نواں حصہ

(۱) نقیع اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک ٹیلہ ہے۔

۶۸- زمین میں دھنسایا جانا، زلزلے، جھٹکے اور صورتوں کا مسخ کیا جانا

۱۳۴۹- کعب احبار سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کے پاس نزول کریں گے تو پانی اپنی جڑ میں چلا جائے گا، زمین دہل جائے گی، لوگ چہروں کے بل سجدے میں گر جائیں گے اور اپنے غلام باندیوں کو آزاد کر دیں گے۔ پھر ایک زمانے تک زمین پرسکون رہے گی، اس کے بعد پہلی مرتبہ سے زیادہ تیز، زمین والوں سمیت ہل جائے گی، تب بھی لوگ اکثر غلام باندیوں کو آزاد کر دیں گے۔ پھر زمین پھٹے گی اور زمین کا ایک حصہ کھلے میدان اور لوگوں سمیت دھنس جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک شخص چلے گا تو اس کا گزر ایک محلے سے ہوگا اور وہاں کے لوگ بالکل صحیح وسالم ہوں گے، لیکن دوسرے لوگ زمین میں دھنس چکے ہوں گے۔ اسی طرح دو آدمی چکی پیس رہے ہوں گے، پھر ان کو بجلی کی کڑک سنائی دے گی جس سے ان میں سے ایک کی موت ہو جائے گی یا ان دونوں کی نیند میں ایسا ہوگا۔ زلزلے کے سبب زمین پر چلنا دشوار ہو جائے گا جیسے سرکش نر گھوڑے پر سوار ہونا۔ یہاں تک کہ شہروں اور دیہاتوں کے لوگ پہاڑوں میں پناہ لیں گے جہاں درندوں کے ساتھ رہیں گے۔ زمین سونے چاندی کے تمام زیورات اور خزانے بیت المقدس میں جمع کر دے گی۔ یہاں تک کہ ایک مرد اور عورت اپنی ٹوکری اور اپنا برتن کھولیں گے تو اس میں کوئی بھی زیور نہ ملے گا۔ بیت المقدس کی لکڑیاں اور چھتیں چیخ جائیں گی، چراگاہ اور چوپائے ختم ہو جائیں گے، الجزیرہ اور آرمینہ کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، وہاں کے درخت اور پودے زلزلے کے سبب خشک ہو جائیں گے اور مویشی مر جائیں گے، یہ درخت مویشیوں کو بھوک سے سیراب کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک شخص درخت کو اس کی جگہ سے اکھاڑنے کے لیے دوڑے گا مگر درخت اپنی جگہ سے دور بھاگ جائے گا ایسا تین مرتبہ ہوگا۔ پھر ہر مرتبہ اپنی جگہ پر آ جائے گا۔ اس کا آخری مرتبہ اکھڑنا اور بھاگنا طبریہ کی طرف ہوگا، جہاں وہ جم جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے مقدس نام کے واسطے سے پناہ مانگے گا کہ اسے سابقہ جگہ نہ لوٹائے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو وہیں جما دیں گے۔ گھوڑے اتنے مہنگے ہو جائیں گے کہ زرِ کثیر کے ساتھ گھوڑا تلاش کیا جائے گا، مگر نہ مل سکے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس امت میں سے کچھ لوگوں کو بندر بنا دیا جائے گا اور کچھ کو خنزیر۔ صبح ہوگی تو کہا جائے گا کہ فلاں اور فلاں کا گھر زمین میں دھنس چکا ہے۔ اسی طرح دو آدمی پیدل چل رہے ہوں گے تو ان میں سے ایک کو دھنسا دیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! ایسا کس وجہ سے ہوگا؟ فرمایا شراب پینے، ریشم کا لباس پہننے، سارنگی اور بانسری بجانے کے سبب۔

☆ عدرہ بن رویم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہترین راتوں میں سے ایک رات میں اپنے بندوں سمیت زمین کو ہلاؤں گا۔ اس رات میں جس دولہن کی موت ہوگی اس کے لیے یہ زلزلہ رحمت ہوگا اور لوگوں کی موت ان کی مقررہ مدت پر ہوگی۔

☆ طاوسؒ سے روایت ہے کہ تین زلزلے آئیں گے: ایک یمن میں، دوسرا اس سے سنگین شام میں اور تیسرا مشرق میں، یہ تیسرا انتہائی مہلک ہوگا۔ دو زلزلے گزر چکے، البتہ مشرق والا ابھی باقی ہے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ زمین اپنے رہنے والوں کے لیے اس سے زیادہ دشوار ہو جائے گی جتنا سرکش گھوڑے کی پشت پر سوار کرنا۔ اس کے بعد تم کو لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، تم یہ سمجھو گے کہ اب یہ پلٹنے والی ہے، لہٰذا لوگ اپنے اپنے غلاموں کو آزاد کر دیں گے۔ پھر ایک عرصہ تک ساکن رہے گی، یہاں تک جس نے غلام آزاد کیا ہوگا، اسے آزاد کرنے پر ندامت ہوگی۔ اس کے بعد پھر زمین تم کو لے کر جھکے گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم آزاد کر رہے ہیں، ہم آزاد کر رہے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اب تو میں ہی آزاد کر رہا ہوں۔ (حلیۃ الأولیاء، ۲۵/۶)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا جلد ہی مختلف دفینے نکلیں گے، کسی کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ سونے کا بنا ہوا فرعون ہے، اس کی طرف برے لوگ جائیں گے۔ ابھی وہ اس میں کام کر رہے ہوں گے کہ سونا ان سے دور چلا جائے گا، اس پر ان کو حیرت ہوگی اور اسی اثناء سونے کو اور انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قریب ہے کہ تم اپنا گھر نہ پاؤ جس میں تم رہتے تھے کیوں کہ وہ زلزلوں سے تباہ ہو گئے ہوں گے، نہ ہی مویشی پاؤ جن پر سوار ہو کر سفر کرتے تھے کہ وہ گرج اور کڑک کی آواز سے مر چکے ہوں گے۔

☆ حضرت خالد بن معدانؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت پر

آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا میں زلزلے اور فتنے ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ دریائے فرات کا پانی ہٹے اور سونے کا ایک پہاڑ نکلے، اس کے لیے بڑا قتل و قتال ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک سو میں سے اتنے اتنے لوگ مار دیے جائیں گے۔ فرمایا اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو ان لوگوں کے قریب مت جانا۔ (صحیح بخاری مع فتح، ۷۸/۱۳، کتاب الفتن، ص:۲۹، مصنف عبدالرزاق، ۳۸۲/۱۱، مسند احمد، ۳۰۶/۲)

☆ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے عہد میں زلزلہ آیا تو انہوں نے زمین سے فرمایا مجھے کیا ہو گیا؟ پھر خود ہی فرمایا اگر زمین بات کرتی تو قیامت قائم ہو جاتی۔

۱۳۵۰- حضرت ابوالعالیہؒ نے آیت ''رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی أَمْوَالِهِمْ'' یونس/۸۸- اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دیجیے- فرمایا کہ وہ پتھر بن گئے۔ (تفسیر طبری، ۶۷/۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت ''هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ'' انعام/۶۵- وہ قادر ہے اس پر کہ بھیج دے تمہارے اوپر عذاب تمہارے اوپر سے اور تمہارے پیروں کے نیچے سے- کے بارے میں فرمایا کہ ایسا آئندہ ہوگا، ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اس امت سے جن زلزلوں، مصائب قتل و خوں ریزی اور فتنہ و فساد کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سب دو سو سے پہلے اور ایک سو کے بعد ہوں گے۔ یہ بات تین مرتبہ دہراتے رہے۔

☆ زہیر بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کیا تمہیں اس امت کی بابت ان کے کسی دشمن کے ان پر غالب آنے کا اندیشہ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ یہ دشمن زلزلے ہوں گے جن میں اس امت کو مبتلا کیا جائے گا، لیکن اسلام کی عمارت اور اس کی جڑ و بنیاد کی بابت کوئی اندیشہ نہیں۔

☆ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ ایسے زلزلے، معرکے اور فتنے ہوں گے جو لوگوں کو ان کی جگہوں سے ہلا کر رکھ دیں گے۔ یہاں تک کہ جوتے یا فرمایا خچر بہت گراں ہو جائیں گے۔ تم اپنے دشمن کو نقصان نہ پہنچا سکو گے، نیز قدم بھی چھوٹا ہو جائے گا۔

☆ حضرت سلمہ بن نفیل سکونیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ میں تمہارے بیچ اب ٹھہرنے والا نہیں اور تم بھی میرے بعد

www.RaddeShakeeliyat.com

تھوڑے ہی دنوں ٹھہرو گے۔ اس کے بعد تم رہو گے تو کہو گے کہ کب تک زندہ رہیں؟ تم لوگ عنقریب چٹانوں اور بڑے بڑے پتھروں پر جاؤ گے جہاں تم میں سے ایک دوسرے کو فنا کے گھاٹ اتارے گا۔ قیامت سے پہلے دو مرتبہ بڑی تعداد میں موت واقع ہوگی، اس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔

۱۳۵۱- حضرت ابو ہریرہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا مصائب، زلزلے اور قتل اسّی کے اوپر اور سو کے نیچے ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ کون سا اسی مراد ہے یہ اللہ کو ہی معلوم ہے۔

☆ حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر خصوصی رحمت کی گئی ہے، لہٰذا اسے آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا میں ہی زلزلے، فتنے اور قتل وخوں ریزی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے زمین دشوار ہو جائے گی یہاں تک کہ تم میں کے شہر والے دیہات والوں پر رشک کریں گے جیسے آج دیہات والے شہر والوں پر رشک کرتے ہیں زمین کی دشواری کے باعث۔ نیز زمین تم کو لے کر ہلے گی اس میں جس کی موت ہوگی وہ مر جائے گا اور جس کی نہ مقدر ہوگی وہ بچ جائے گا یہاں تک کہ غلام باندیوں کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک زمین تمہیں لے کر پرسکون رہے گی یہاں تک کہ آزاد کرنے والوں کو پچھتاوا ہوگا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ زمین ہلے گی تو جس کی ہلاکت مقدر ہوگی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جس کی زندگی باقی ہوگی وہ بچ جائے گا۔ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم آزاد کر رہے ہیں، اے ہمارے رب! ہم آزاد کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب کریں گے کہ تم نے جھوٹ بولا، بلکہ میں ہی آزاد کر رہا ہوں۔ اس امت کی پچھلی جماعتیں زلزلے میں مبتلا ہوں گی۔ اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کریں گے۔ پھر سابقہ حرکت دوہرائیں گے تو اللہ تعالیٰ زلزلہ میں مبتلا کر دیں گے۔ اس مرتبہ بھی توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کریں گے۔ اگر تیسری مرتبہ سابقہ حالت پر لوٹے تو اس مرتبہ اللہ تعالیٰ انہیں زلزلے، صورت مسخ کیے جانے، پتھروں کی بارش برسائے جانے اور گرج کڑک میں مبتلا کر دیں گے۔ جب تین مرتبہ یہ کہا جائے گا کہ لوگ ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ واقعی ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب نہ دیں گے یہاں تک کہ وہ گنہگار کو معذور سمجھنے لگیں اور ملامت نہ کریں اور گناہوں کو جان لیں، پھر بھی توبہ نہ کریں اور دل اس قوم کے نیک وبد دونوں کے تعلق سے اظہار

اطمینان کریں، جیسے درخت اپنے اچھے برے پھل ہر ایک سے مطمئن رہتا ہے۔ یہاں تک کہ نہ تو نیکوکار کی نیکی میں اضافہ ہو سکے اور نہ ہی بدکاری کی برائی میں کوئی عتاب وسرزنش۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کَلَّا بَلْ رَانَ عَلیٰ قُلُوبِهِم مَا کَانُوا یَکْسِبُونَ" مطففین ۱۴- ہرگز ایسا نہیں، بلکہ اصل وجہ ان کی تکذیب کی یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اعمالِ بد کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت، امتِ مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، بلکہ اس کا عذاب دنیا میں فتنے، زلزلے اور مصائب ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عنقریب دریائے فرات ہٹے گی تو ایک خزانہ نکلے گا، اگر تم اسے پاؤ تو اس میں سے کچھ بھی نہ لینا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ جب ظلم وستم زیادہ بڑھ جائے گا تو ایک گھر کے برابر میں دوسرا گھر دھنسا دیا جائے گا۔

☆ حضرت قبیصہؒ بن براء سے روایت ہے کہ جب فلاں فلاں زمین دھنسائی جائے گی تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کالا خضاب لگائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہ کریں گے۔ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں نے وہ زمین دیکھی ہے جسے دھنسا دیا گیا ہے۔

☆ امام زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم کو چوپایوں کے چراگاہوں میں دھنسا دیا جائے اور کثیر المال اور کثیر العیال شخص کو زمین میں دھنسا دیا جائے۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث ۲۰۷۸۲)

☆ ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دجال مدینہ منورہ کی شور زمین میں اترے گا تو مدینہ اپنے باشندوں کو ایک یا دو مرتبہ جھاڑے گا، لہٰذا مدینہ سے ہر منافق مرد وعورت نکل جائیں گے۔ جھاڑنے سے مراد زلزلہ ہے۔

۱۳۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دریائے فرات میں سونے کا پہاڑ نکلے گا جس کے لیے ہر سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، صرف ایک ہی زندہ بچے گا۔

۱۳۵۳- حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے اندر صورتوں کا مسخ ہونا، زمین میں دھنسایا جانا اور پتھروں کا برسایا جانا ضرور ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! جب کہ وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیں گے؟ فرمایا ہاں! جب گانے والی عورتیں اور سارنگی اختیار کی جائیں گی، لوگ کھلے بندوں شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں

www.RaddeShakeeliyat.com

گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۶۴/۱۵، سنن ابو بکر دانی، ۳/۳۳۹)

☆ حضرت ابی بن کعبؓ نے آیت "هو القادر علىٰ أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عذاب چار ہیں: ان میں سے دو تو حضور اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس سال پر ہو گئے۔ چناں چہ مسلمان گروہوں میں بٹ گئے اور ایک کو دوسرے کے خوف کا مزہ چکھا دیا گیا جب کہ دو رہ گئے ہیں اور یہ بھی لامحالہ ہوں گے: زمین میں دھنسایا جانا اور پتھر برسایا جانا۔ (تفسیر طبری، ۵/۲۳۶)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا جس کے لیے لوگوں میں شدید جنگ ہوگی، چناں چہ ہر سو میں سے نوے آدمی یا فرمایا ننانوے آدمی مار دیے جائیں گے۔ جب کہ ان میں سے ہر ایک کا خیال ہوگا کہ وہ محفوظ رہے گا۔ (مصنف عبد الرزاق، حدیث/۲۰۷۸۱)

☆ حضرت ابو العالیہؒ سے "هو القادر الآية" کی تفسیر وہی منقول ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

☆ حضرت حسن بصریؒ نے "هو القادر على أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم" کے بارے میں کہا کہ یہ مشرکین کے بارے میں ہے، جب کہ "أو يلبسكم شيعاً ويذيق بعضكم بأس بعض" مسلمانوں کے بارے میں۔ (تفسیر طبری، ۵/۲۳۹)

☆ شریح بن عبید، ضمرہ بن حبیب اور ابو عامر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں زمین کے اندر دھنسایا جانا اور صورتوں کا مسخ کیا جانا دو سو دس میں ہوگا۔

☆ حضرت ابو بردہؓ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ امت، امتِ مرحومہ ہے، اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور بادشاہ (یاجوج ماجوج کی) کی قوم میں سے ایک شخص کو پکڑ کر اس امت کے ایک شخص کو دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ جہنم سے تمہاری خلاصی کا فدیہ ہے۔ (تاریخ بغداد، ۳/۱۵۹)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکل آئے جس کی خاطر لوگوں میں سخت جنگ ہوگی۔ چناں چہ ہر سو میں سے ننانوے مار دیے جائیں گے اور صرف ایک ہی شخص زندہ بچے گا، جب کہ ہر ایک یہ سمجھ رہا ہوگا کہ میں ہی بچنے والا ہوں گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جن ستر افراد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے منتخب کیا تھا، انہیں زلزلے نے پکڑ لیا، اگر چہ وہ بچھڑے کی پرستش پر تیار نہ تھے،

لیکن انہوں نے دوسروں کو اس سے روکا بھی نہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعاء کیا کرتے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں، یعنی زمین میں دھنسائے جانے سے۔ (سنن ابوداؤد، حدیث/۵۰۷۴، نسائی، حدیث/۵۵۳۱، ابن ماجہ، حدیث/۳۸۷۱)

۱۳۵۴- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب زمانہ نزدیک ہو جائے گا تو کڑک اور گرج چمک بہت زیادہ ہو جائے گی۔

☆ حسان بن عطیہ کے بارے میں امام اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ جب گرہن لگتا تو وہ سورج کو دیکھنا پسند نہ کرتے تھے کہ مبادا اس وقت ان کی بینائی نہ چلی جائے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کی ایک باندی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے گئے، جب میں انہی کے یہاں تھی آپ ﷺ نے فرمایا جب برائی عام ہو جائے اور لوگ اس سے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اگر چہ ان میں کچھ نیک لوگ بھی ہوں؟ فرمایا ہاں! جو عذاب بدکاروں پر اترے گا، وہ ان پر بھی آئے گا، پھر یہ نیک بندے اللہ کی مغفرت و رحمت میں چلے جائیں گے۔ (مستدرک حاکم، ۴/۵۲۳، مسند احمد، ۶/۴۱، مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۴۵۸، حلیۃ الأولیاء، ۱/۲۱۸)

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس میں اور میرے ساتھ ایک آدمی اور گیا۔ میں نے ان سے عرض کیا ام المؤمنین! آپ ہم سے زلزلے کے بارے میں بیان کیجیے، فرمایا انس! اگر میں نے اس کی بابت تم سے بیان کیا تو تم آزردہ خاطر زندگی گزارو گے، اسی آزردگی میں تمہاری موت ہوگی اور جب دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تب بھی اس کا ڈر تمہارے دل میں رہے گا۔ لیکن حضرت انس نے کہا امی جان! ضرور بیان کر دیجیے۔ فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ جگہ پر بھی اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان کا حجاب پامال کر دیا۔ اگر وہ شوہر کے علاوہ کے لیے خوشبو لگائے تو وہ اس کے لیے آگ اور عذاب ہوگا۔ جب مرد سانڈ کی طرح زنا کریں، شراب کھلے عام پئیں اور سارنگی بجائیں تو آسمان پر اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور آسمان کو حکم دیتے ہیں کہ تو ان لوگوں سمیت ہل جا! اگر لوگ توبہ کر لیں اور ان برائیوں سے ہاتھ کھینچ لیں تو ٹھیک ورنہ آسمان کو ان کے اوپر گرا دیں گے۔ حضرت انس نے عرض کیا ایسا ان کی سزا کے طور پر ہوگا؟ فرمایا اہلِ ایمان کے لیے رحمت و برکت اور موعظت ہوگی، جب کہ کفار کے لیے عذاب، غضب اور مصیبت۔ اس پر حضرت انس نے کہا میں نے رسول اللہ

www.RaddeShakeeliyat.com

ﷺ کی وفات کے بعد ایسی کوئی حدیث نہیں سنی جس سے مجھے اس حدیث کے مقابلہ میں زیادہ مسرت ہوئی ہو، میں تو شاداں وفرحاں زندگی گزاروں گا، خوشی خوشی مروں گا اور بعث بعد الموت کے وقت بھی میرے دل میں یہ مسرت رہے گی۔

☆ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آیت "هو القادر علیٰ أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم" نازل ہوئی تو فرمایا اے اللہ! میں آپ کی ذات کی پناہ چاہتا ہوں، "أو من تحت أرجلكم" پر فرمایا میں آپ کی ذات کی پناہ چاہتا ہوں "أو يلبسكم شيعاً ويذيق بعضكم بأس بعض" اس پر فرمایا یہ دونوں نسبتاً ہلکے ہیں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ پہلی دونوں باتیں حضور کے عہد میں پیش آچکیں، لیکن بعد کی نہیں ہوئیں۔ (صحیح بخاری، ۱۲۵/۹، سنن ترمذی، حدیث/ ۳۶۵، سنن بیہقی، صفات، حدیث/ ۳۰۲)

☆ صفیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد امارت میں مدینہ کے اندر زلزلہ آیا، حضرت ابن عمرؓ اس وقت کھڑے تھے انہیں احساس نہ ہوا یہاں تک کہ چارپائیاں ٹوٹنے لگیں۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر نے خطاب کیا اور فرمایا لوگو! کتنی جلدی آپ نے یہ نئی صورت پیدا کر دی؟ دوسرے طریق میں یہ اضافہ ہے کہ فرمایا اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں تمہارے بیچ سے نکل جاؤں گا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے زمین سے فرمایا تم سونے چاندی کی کانیں آخری زمانے میں نکالنا کہ برے لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب زمین میں برائی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنا عذاب نازل کریں گے۔ انہوں نے عرض کیا اس حالت میں بھی کہ ان میں اللہ کے اطاعت گزار بندے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! اس کے بعد یہ لوگ اللہ کی رحمت میں چلے جائیں گے۔

۱۳۵۵- حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا ہمارے میں نیک بندوں کے رہتے ہوئے بھی ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا؟ فرمایا ہاں! جب برائی زیادہ عام ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، کتاب الفتن، ص:۱، سنن ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، موطا امام مالک وغیرہ)

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کی حرکت پر عامۃ الناس کی پکڑ نہیں کرتے، بلکہ جب معصیت عام ہو جائے اور اس پر نکیر نہ کی جائے تب وہ عام وخاص سب کو پکڑتے ہیں۔ (موطا مالک، ۹۹۱/۲، ابن ابی دنیا مکتوبات، ص:۶۴، سنن دانی، ۳۲۸/۳)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی یوں کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر، حدیث/ ۱۲۹، موطا مالک، کلام، ص:۲، مسند احمد، ۲۷۲/۲)

☆ امام مالکؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب کسی کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو فرماتے فجار وفساق ہلاک ہوئے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زمین سے فرمایا تم اپنی کانیں ظاہر کر دو کہ لوگ تمہارے پاس آئیں۔

☆ محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو ہاشمی شخص بیت المقدس کا حاکم ہوگا اور ظلم وجور کرے گا، نیز اپنی جواں سال لڑکی ایسے لباس میں بازار بھیجے گا جس سے بدن بالکل نہ ڈھکے گا، اسی کے زمانے میں زلزلہ آئے گا، صورتیں مسخ ہوں گی اور زمین میں لوگوں کو دھنسایا جائے گا۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ زمین اہلِ زمین کے لیے، سرکش گھوڑے کی پشت پر سواری کرنے سے بھی زیادہ دشوار ہو جائے گی۔ پھر سب کے ساتھ زمین ایک طرف کو جھک جائے گی لہٰذا تم لوگ اپنے غلام باندیوں کو آزاد کر دو گے۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک بالکل ساکن رہے گی۔ تو آزاد کرنے والوں کو آزاد کرنے پر ندامت ہوگی۔ اس کے بعد پھر زمین ایک طرف کو دوبارہ جھک جائے گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم آزاد کر رہے ہیں، ہم آزاد کر رہے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو، اب تو میں ہی آزاد کر دوں گا۔

☆ حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ صاحب رائے اپنی رائے پر عجب وغرور میں مبتلا ہے تو بس اپنا خیال رکھنا اور عوام الناس کی فکر چھوڑ دینا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث/ ۴۰۱۴، سنن دانی، ۲۹۳/۳، سنن ابوداؤد، حدیث/ ۴۳۴۱، سنن ترمذی، حدیث/ ۳۰۵۸، مستدرک حاکم، ۳۲۲/۴)

☆ عدی بن عدی کندی سے روایت ہے کہ ان سے ان کے غلام نے بیان کیا کہ اس نے میرے دادا رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو عذاب نہیں دیتے، بلکہ خواص کو بھی نہیں دیتے یہاں تک کہ خواص منکر اپنے سامنے ہوتا دیکھیں اور وہ اس پر نکیر کر سکتے ہوں پھر بھی نہ کریں۔ جب ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ عام وخاص سب کو عذاب دیں گے۔ (کتاب الزہد، حضرت عبداللہ بن مبارک، حدیث/ ۳۰۵۲، معجم طبرانی کبیر، ۱۳۹/۱۷، مسند احمد، ۱۹۲/۴، نیز مسند احمد، ۱۹۲/۴، بروایت سیف عن عدی، معجم طبرانی کبیر، ۱۳۸/۱۷، بروایت خالد بن یزید)

www.RaddeShakeeliyat.com

٦٩-لوگوں کو ملک شام میں جمع کرنے والی آگ

١٣٥٦-عبدالرحمٰن بن جبیر حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حج کے زمانے میں ایک روز فرمایا اہل یمن! دو تاریک راتوں سے پہلے ہجرت کر جاؤ: ایک یہ ہوگی کہ حبشی نکلیں گے اور میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے اور دوسری ایک آگ ہوگی جو ''عدن'' سے نکلے گی اور انسانوں، چوپایوں، جنگلی جانوروں، درندوں نیز چھوٹے بڑے تمام جان داروں کو ہنکا لے جائے گی۔ جب آگ ٹھہرے گی تو یہ سب بھی ٹھہر جائیں گے اور جب وہ چلے گی تو یہ بھی چلیں گے۔

انہی سے روایت ہے کہ کعب احبار نے کہا کہ جب کوئی انسان یا جانور پھسلے گا تو آگ اس سے کہے گی اور خود آگ الٹی ہو جائے گی کہ اگر تم چاہو تو آج سے پہلے ہجرت کر لو اور شہر ''بصریٰ'' پہنچ جاؤ جہاں تم چالیس روز تک ٹھہرو گے۔ اس آگ میں جو بھی جلے گا وہ جہنمی لکھ دیا جائے گا۔ کافر پوچھے گا اور کہے گا کہ یہی وہ آگ ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا جاتا رہا، پھر تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اس بڑی نشانی کو دیکھو گے۔ جب کوئی دیکھنے والا دیکھے گا تو زمین کی آخری مشرقی جانب تک ہری بھری کھیتیاں بھی دکھائی دیں گی۔ یہ لوگ شادی بیاہ بھی کریں گے اور وطی بھی۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم جو عمل آج کر رہے ہو اسے اس بڑی نشانی کو دیکھ کر چھوڑنے والے ہو گے؟ رب کعبہ کی قسم! تم اسے دیکھتے ہوئے بھی اپنا عمل کرتے رہو گے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا اس پاکیزہ ہوا کے ذریعے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کی روحیں قبض کیے جانے کے بعد، اللہ تعالیٰ ایک آگ بھیجیں گے جو زمین کے کونے سے نکلے گی اور انسانوں، چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کو ملک شام میں جمع کرے گی۔

انہی سے روایت ہے کہ وہ آگ قسطنطنیہ سے نکلے گی۔ اس میں آگ بھی ہوگی اور گندھک بھی۔ آگ کی لپٹ اور دھواں آسمان تک پہنچے گا۔ یہ آگ جیحان اور سیحان کے درمیانی درہ میں رک جائے گی۔ دوسری آگ عدن سے نکلے گی جو بصریٰ پہنچ جائے گی۔ جب لوگ رک جائیں گے تو یہ بھی رک جائے گی اور جب لوگ چلیں گے تو یہ بھی چل پڑے گی۔ دریائے فرات کے اندر دن کے شروع میں تو پانی بہہ رہا ہوگا، لیکن رات میں آگ اور گندھک۔ ایک آگ مغرب کی طرف سے

نکلے گی جو ''عریش'' تک پہنچے گی، جب کہ دوسری مشرق کی طرف سے نکلے گی جو اس جگہ تک پہنچے گی۔ یہ آگ ایک عرصہ تک بجھے گی ہی نہیں یہاں تک کہ شک کرنے والے کو شک ہوگا اور جاہل یوں کہے گا کہ نہ کوئی جہنم ہے نہ جنت، جو کچھ ہے بس یہی ہے۔ یہ آگ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور پورے حدود حرم سے بچ کر جائے گی اور ملک شام میں داخل ہو جائے گی جہاں تمام لوگوں کو جمع کر دے گی سوائے قبیلہ قیس کے دو بدوؤں کے جو اپنی بادیہ ہی میں رہیں گے۔ ان میں سے ایک لوگوں کے نشانِ قدم پر چلے گا یہاں تک کہ اکتا جائے گا اور اسے کوئی نہ ملے گا۔ چناں چہ لوٹ کر اپنے ساتھی کے پاس جائے گا اور اس سے صورت حال بیان کرے گا۔ پھر یہ دونوں مدینہ منورہ آئیں گے جسے مال و دولت اور بھیڑ بکریوں اور اشیائے خورد و نوش سے بھرا پرا پائیں گے، لیکن کوئی انسان وہاں نہ ہوگا۔ لہٰذا دونوں کہیں گے کہ ہم اس نعمت و آسائش میں ہی رہیں گے۔ پھر ان دونوں کو چہروں کے بل کھینچ کر ملک شام جمع کیا جائے گا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ لوگ تین حصوں میں جمع کیے جائیں گے: ایک تہائی کو گھوڑوں کی پشت پر، ایک تہائی لوگ اپنی اولاد کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے اور ایک تہائی کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ چہروں کے بل ملک شام میں جمع کیا جائے گا۔ شام ہی میں جمع کیا جائے گا اور شام ہی سے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ جو لوگ ملک شام لے جائے جائیں گے انہیں نہ کسی حق کا علم ہوگا اور نہ کسی فرض کا۔ نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر عمل کریں گے۔ ان سے پاک دامنی اور وقار اٹھا لیا جائے گا اور برائی عام ہو جائے گی۔ نہ مرد اپنی بیوی کو پہچانے گا اور نہ بیوی شوہر کو۔ انسان اور جنات سو برس تک گدھوں اور کتوں کی طرح بدکاری کرتے پھریں گے۔ ایک عورت سے انسان اور جنات دونوں جماع کریں گے، اسی طرح مرد بھی ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے۔ بتوں کی پرستش کریں گے اور اللہ کو بالکل ہی فراموش کر دیں گے یہاں تک کہ ایک شخص اپنے ساتھی سے کہے گا کہ آسمان میں کوئی معبود نہیں ہے۔ لوگ یہ اولین و آخرین میں سب سے زیادہ برے ہوں گے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل اور کعب احبار دونوں نے مزید کہا کہ قیامت کے جس معاملے کا لوگوں کو اچانک سامنا ہوگا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کو ہوا بھیجیں گے جو تمام درہم و دینار اٹھا کر بیت المقدس لے جائے گی اور بیت المقدس کی عمارتیں ریزہ ریزہ کر کے اسے مردار جھیل میں ڈال دے گی۔

☆ قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے بخوبی معلوم ہیں وہ دو

www.RaddeShakeeliyat.com

آدمی جو میری امت میں سب سے آخر میں ملک شام میں جمع کیے جائیں گے۔ یہ دونوں ان گھاٹیوں میں سے کسی ایک گھاٹی میں اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ ہوں گے کہ لوگوں کو اڑا کر لے جایا جائے گا، لہٰذا وہ دونوں اپنی بکریاں چھوڑ کر مدینہ آئیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تمہیں ''نقب الإہاب'' کا راستہ نہیں معلوم ہے؟ دوسرا کہے گا بالکل معلوم ہے۔ چناں چہ دونوں شہر کا رخ کریں گے جہاں انسانوں میں سے انہیں کوئی نہ ملے گا صرف جنگلی جانور لوگوں کے بستروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ فرمایا پھر یہ دونوں بھی لوگوں کے نشانِ قدم پر چل پڑیں گے۔

☆ عمر بن محمد سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہا، اس وقت ہم لوگ ''ھرش'' (۱) سے اتر رہے تھے اور اپنی دائیں جانب ایک پہاڑ پر نظر ڈالی، کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو اس پہاڑ پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے: ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا فلاں! ذرا جا کے دیکھو کہ لوگوں کے ساتھ کیا ہوا۔ جب دونوں اس ھرش گھاٹی کے مد مقابل پہنچیں گے تو دونوں کو ان کے چہروں کے بل لے جایا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا اس ہجرت کے بعد بھی ایک دوسری ہجرت، روئے زمین کے سب سے زیادہ نیک بندوں کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہوگی۔ اس کے بعد روئے زمین پر صرف بدترین لوگ ہی رہ جائیں گے۔ انہیں زمین پھینک دے گی اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے ناراض ہوں گے، انہیں آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ جہاں یہ لوگ دن میں آرام کریں گے وہاں آگ بھی آرام کرے گی اور جہاں یہ رات کو سوئیں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی۔ جو ان میں سے گر جائے گا وہ آگ کا لقمہ بن جائے گا۔

۱۳۵۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تین طبقوں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا: ایک طبقہ اپنے چہروں کے بل، دوسرا اونٹ پر سوار ہو کر اور تیسرا پا پیادہ۔

☆ حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ لوگوں کو جمع کیے جانے کی جگہ ملک شام کی طرف ہے اور اس امت میں سے جس کو سب سے پہلے جمع کیا جائے گا وہ قبیلہ نضیر ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی، دوسری مغرب کی طرف سے۔ یہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی جن کے آگے آگے بندر ہوں گے۔ دونوں آگ دن میں چلیں گی اور رات میں چھپ جائیں گی تا آں کہ دونوں دریائے فرات کے پل مسمی ''منبج'' پر اکٹھی ہوں گی۔

(۱) ھرش: مکہ مکرمہ کے راستہ میں مقام جحفہ کے قریب ایک گھاٹی کا نام ہے۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ خانہ کعبہ کو بیت المقدس کے ساتھ ضرور اکٹھا کیا جائے گا۔

☆ عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت ہے کہ جب سرزمین روم کا شہر قیساریہ آباد ہو جائے، پھر وہ شام کی افواج میں سے ایک فوج تشکیل دے تو اس کے بعد ''عدن'' سے ایک آگ نکلے گی۔

☆ کعب احبار سے روایت ہے کہ عنقریب ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو ہنکا کر ملکِ شام لے جائے گی۔ صبح کے وقت جب لوگ چلیں گے تو آگ بھی چلے گی، جب دوپہر میں لوگ آرام کریں گے تو یہ بھی آرام کرے گی، نیز جب لوگ شام کے وقت چلیں گے تو یہ بھی چلے گی، اس آگ سے شہر ''بصریٰ'' میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ جب تم لوگ اسے سنو تو شام چلے جانا۔ (سنن دانی، ۵/۵۳۴، مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۵/۱۱۶)

۱۳۵۸- حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا اے اہلِ یمن! اس سے پہلے کہ رسی کٹ جائے یعنی راستہ بند ہو جائے اور اس سے پہلے کہ زادِ سفر صرف ٹڈی ملے، تم لوگ نکل جانا۔ کہتے ہیں کہ میں نے وہ رسی دیکھ رکھی ہے۔ وہ آگ ہے جو یمن سے نکلے گی اور اہل یمن کو ہنکا کر لے جائے گی۔ (سنن دانی، ۴/۲۶۵، مصنف عبدالرزاق، ۱۱/۳۷۶)

☆ حضرت ابو سریحہ غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبیلۂ مزینہ کے دو افراد کو جمع کیا جائے گا یہ دونوں سب سے آخر میں جمع کیے جائیں گے۔ یہ ایک پہاڑ سے آئیں گے جس پر چڑھ گئے ہوں گے یہاں تک کہ ان جگہوں پر آئیں گے جہاں لوگ آباد تھے، لیکن دیکھیں گے کہ وہاں تو جنگلی جانور ہیں۔ آخر میں مدینہ منورہ آئیں گے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچیں گے تو کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ کیوں کہ یہ کسی کو نہ دیکھیں گے۔ تب ایک دوسرے سے کہے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں کے اندر ہیں۔ لہٰذا یہ گھر میں داخل ہوں گے تو بستر پر لومڑیاں اور بلی ملیں گی۔ پھر کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ لوگ مسجد میں ہوں گے۔ جب مسجد آئیں گے تو وہاں بھی کسی کو نہ پائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ لوگ آخر گئے کہاں؟ تو ایک کہے گا میرا خیال ہے کہ بازار گئے ہیں اور بازار کے کام میں مصروف ہو گئے ہیں چناں چہ بازار جائیں گے تو وہاں بھی کوئی نہ ملے گا۔ وہاں سے روانہ ہو کر ''ھرش'' گھاٹی آئیں گے جہاں دو فرشتے موجود ہوں گے جو ان کے پیر پکڑ کر میدانِ محشر میں کھینچتے ہوئے لائیں گے۔ یہ دونوں سب سے آخر میں میدانِ محشر میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ (مستدرک حاکم، ۴/۵۶۶)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے آخر میں جن کو

www.RaddeShakeeliyat.com

میدانِ محشر لایا جائے گا یہ قبیلۂ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ مدینہ جا رہے ہوں گے، لیکن مدینہ میں انہیں جنگلی جانور ملیں گے۔ جب یہ ''ثنیۃ الوداع'' پہنچیں گے تو چہروں کے بل انہیں کھینچ کر لے جایا جائے گا۔

۱۳۵۹- شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے انتقال کے وقت بیت المقدس گیا۔ جب یزید کے لیے بیعتِ ولایت لی گئی تو میں نے سویرے جا کر حضرت نوف بکالی کے نزدیک جگہ لے لی۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ بھاری بدن، گورے رنگ، آنکھیں خراب اور بدن پر کمبل ڈالے ایک صاحب لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور نوف بکالی کے سامنے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ہیں۔ چناں چہ نوف بکالی نے حدیث بیان کرنا بند کر دیا اور حضرت عبداللہ سے قسم دے کر باصرار کہا کہ آپ ہم سے ایسی کوئی حدیث بیان کریں جو آپ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے، پھر فرمایا ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اس ہجرت کے بعد لوگ ایک اور ہجرت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرۃ کی طرف ضرور کریں گے۔ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی، ان کی زمین انہیں قبول کرنے سے انکار کر دے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ میدانِ محشر میں اکٹھا کرے گی۔ جہاں یہ لوگ ٹھہریں گے وہیں آگ بھی ٹھہرے گی جہاں یہ لوگ رات گزاریں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی۔ جو ان میں سے گر گیا وہ آگ کا لقمہ ہوگا۔

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا رسی کٹ جانے (راستہ بند ہو جانے) اور اس سے پہلے کہ تمہارے پاس زادِ سفر کے طور پر ٹڈی رہ جائے، نیز اس سے پہلے کہ آگ تمہیں ملک شام میں جمع کرے، یمن سے نکل جانا۔

☆ عبدالرحمٰن بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے ایک صاحب زادے نے غزوہ میں جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے فرمایا بیٹے! تم اپنی ذات کی بابت مجھے تکلیف مت دو، اس لیے کہ عنقریب ملک شام کی چیخ ہر مؤمن کو سنائی دے گی۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی اور دوسری مغرب سے۔ دونوں آگ لوگوں کو حشر کے لیے لے جائیں گی جن کے آگے بندر اور خنزیر چل رہے ہوں گے۔ یہ آگ دن میں چلے گی اور رات میں چھپ جائے گی۔ یہاں تک کہ دونوں منبج پل پر اکٹھی ہوں گی۔

☆ حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہلِ عراق میں

سے نیک لوگ ملک شام اور اہلِ شام میں کے برے لوگ عراق منتقل ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ ملک شام کو ہی اختیار کرنا۔ (سنن ترمذی، مسند احمد، بروایت سالم)

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا تین چیزوں سے پہلے یمن سے نکل جانا: آگ نکلنے، راستہ بند ہو جانے اور اس سے پہلے کہ اہلِ یمن کے لیے ٹڈی کے سوا کوئی زادِ راہ نہ رہ جائے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی۔ صبح کو بھی شام کو بھی اور رات میں بھی۔

☆ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (بخاری، ۱۳/۸۷ مع فتح الباری، مسلم، کتاب الفتن، حدیث ۴۲ سنن دانی، ۵۳۲/۵)

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت نیک بندوں کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرۃ کی طرف ہوگی۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ ان کی زمین بھی ان کو قبول نہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ بھی ان کا عذر قبول نہ کریں گے۔ انہیں آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ میدانِ حشر لے جائے گی۔ یہ ان کے ساتھ رات کو بھی آرام کرے گی اور دوپہر میں بھی۔ جو پیچھے رہ جائے گا اسے آگ کھا لے گی۔

۱۳۶۰- امام زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ مدینہ کو چھوڑ دو گے حالانکہ وہ بہتر سے بہتر حالت میں ہوگا۔ مدینہ میں صرف پرندے اور درندے رہیں گے۔ سب سے آخر میں جس کا حشر ہوگا وہ قبیلۂ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ مدینہ آئیں گے، مگر انہیں یہاں جنگلی جانور ہی صرف ملیں گے۔ جب یہ ثنیۃ الوداع آئیں گے تو چہروں کے بل انہیں لے جایا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اس ہجرت کے بعد ایک ہجرت اور ہوگی۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرۃ کی طرف ہجرت کریں گے تا آں کہ زمین پر صرف برے لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کو بھی گھن آئے گی، ان کی زمین بھی انہیں پھینک دے گی اور ''عدن'' سے نکلنے والی ایک آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ان کو میدانِ حشر لے جائے گی۔ جہاں یہ رات گزاریں گے وہیں رات کو آگ بھی ٹھہرے گی اور جہاں دوپہر میں یہ ٹھہریں گے وہیں وہ بھی ٹھہرے گی۔ جو ان میں سے گر جائے گا وہ آگ کا لقمہ

www.RaddeShakeeliyat.com

بن جائے گا۔

☆ محدث ارطاۃ سے روایت ہے کہ مشرق میں چالیس راتوں تک آگ اور دھواں رہیں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے ایک منادی ندا دے گا اے لوگو! قیامت آ گئی ہے۔ اس آواز کو زندہ اور مردہ سب سنیں گے۔

۷۰- بعض علاماتِ قیامت

۱۳۶۱- حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری، تمہاری اور قیامت کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جن کو کسی دشمن کا خوف ہو، لہٰذا وہ خبر لانے کے لیے کسی آدمی کو بھیجیں جب وہ دشمن کے نزدیک پہنچے تو دیکھے کہ دشمن گھوڑوں پر سوار آ رہا ہے، چناں چہ اسے اندیشہ ہو کہ دشمن کہیں اس سے پہلے ساتھیوں تک نہ پہنچ جائے، لہٰذا اس نے اپنا کپڑا ہاتھ میں لیا اور آواز دی لوگو! صبح کو خطرہ ہے۔ اسی طرح قیامت بھی قریب ہے کہ تم تک مجھ سے سبقت کر جائے۔ (کتاب الزہد ابن مبارک، حدیث/۱۵۹۴)

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غروبِ شمس کے قریب فرمایا دنیا کا باقی ماندہ وقت گزرے ہوئے وقت کی بہ نسبت اتنا ہی ہے جتنا آج کے دن کا باقی ماندہ حصہ (مسند عبداللہ بن مبارک، حدیث/۸۸، کتاب الزہد، حدیث/۱۰۹۳، مسند احمد، ۱۹/۳، سنن ترمذی، حدیث/۲۱۹۱)

☆ قسامہ بن زہیر نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری تمہاری اور قیامت کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جن کو دشمن کا خوف ہو، لہٰذا وہ اپنا جاسوس بھیجیں۔ جب وہ دشمن کو دیکھے تو ڈرے کہ اگر وہ اپنی جگہ سے اتر کر قوم کو اطلاع دینے جائے گا تو دشمن اس سے پہلے قوم تک پہنچ جائے گا، لہٰذا اسی جگہ اس نے کپڑا سمیٹ کر آواز دی صبح کو خطرہ ہے۔ (کتاب الزہد، حدیث/۱۵۹۱، مسند احمد، ۳۳۱/۵)

☆ بعض حضرات انصار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی سبابہ اور درمیان کی انگلی ملا کر دکھائی۔ (کتاب الزہد، حدیث/۱۵۹۲)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح قریب قریب بھیجا گیا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ قیامت کا تذکرہ فرماتے تو آپ ﷺ کے

دونوں رخسار سرخ ہو جاتے، آواز اونچی ہو جاتی اور غصہ سخت ہو جاتا، یوں لگتا جیسے آپ ﷺ کسی لشکر سے خبردار کر رہے ہوں جو صبح یا شام کو ہی حملہ کرنے والا ہو۔ (ایضاً، حدیث/۱۵۹۶)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا قیامت ایسے دو آدمیوں پر قائم ہوگی جن کی ترازو ان کے ہاتھ میں رہ جائے گی۔ (ایضاً، حدیث/۱۵۹۵، مسند ابن مبارک، حدیث/۸۹، سنن دانی، ۳۸۷/۴، بخاری مع الفتح، ۱۳۲/۸، مسلم، حدیث/۲۹۵۴)

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ دو آدمی کپڑا کھول کر دیکھ دکھا رہے ہوں گے مگر وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اسی طرح ایک آدمی لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا، مگر منہ میں نہ ڈال پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کو لیپ کر رہا ہوگا، مگر اس سے پانی نہ لے پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَلَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ" عنکبوت/۵۳- اور قیامت ان کے پاس اچانک آئے گی جب کہ ان کو احساس تک نہ ہوگا۔

۱۳۶۲- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ قیامت ایسے دو آدمیوں پر قائم ہوگی جو کپڑا کھولے ہوئے ہوں گے، مگر اسے خرید، بیچ نہ سکیں گے کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں کس طرح آرام سے رہوں جب کہ صور پھونکنے پر مامور فرشتے نے صور منہ میں لے لیا اور اجازت سن لی ہے، اب اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جانا ہے لہٰذا وہ صور پھونک دے گا۔ یہ بات حضراتِ صحابہ کرام کو بڑی سخت معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعاء پڑھو "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا"- ہمارے لیے اللہ کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ پر ہی توکل کیا۔ (مسند ابن مبارک، حدیث/۹۰، سنن ترمذی، حدیث/۲۴۳۱، مسند احمد، ۷/۳)

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا اللہ کے رسول! یہ صور کیا ہے؟ فرمایا ایک سنکھ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ (مسند ابن مبارک، حدیث/۹۱، سنن ترمذی، حدیث/۲۴۳۰، سنن ابوداؤد، حدیث/۴۷۴۲، مسند احمد، ۱۹۲/۲، مستدرک حاکم، ۴۳۶/۲)

☆ حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ آیت "إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ" حج/۱- بے شک قیامت کا زلزلہ نہایت بڑی چیز ہے- کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ زلزلہ قیامت سے

www.RaddeShakeeliyat.com

پہلے ہوگا۔ (کتاب الزھد ابن مبارک، حدیث/۱۹۳۵)

☆ امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل کی حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا جبرئیل! قیامت کب آئے گی؟ انہوں نے اپنے پر جھاڑے، پھر فرمایا جس سے قیامت کی بابت پوچھا جارہا ہے، اسے قیامت کا پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں ہے۔ قیامت آسمانوں اور زمین میں بڑی گراں ہے، وہ تمہارے پاس اچانک ہی آئے گی۔ نیز کہا کہ قیامت کے وقت مقرر کو تو صرف اسی (اللہ) کی ذات ہی واضح کرسکتی ہے۔ (ایضاً، حدیث/۱۹۳۷)

☆ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کی بابت دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بابت پوچھنے والے سے زیادہ علم، جس سے پوچھا جارہا ہے اس کو نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا پھر اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ باندی اپنی مالکن یا فرمایا اپنے مالک کو جنے اور یہ کہ تم ننگے پاؤں ننگے بدن، قلاش و تنگ دست اور بکریوں کے چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ لمبی لمبی عمارتیں بنانے میں مقابلہ کررہے ہیں۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ)

☆ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کی بابت مسلسل پوچھا جاتا رہا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی تب لوگ رکے "فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا، اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا" نازعات/۴۳، ۴۴- آپ کا اس کے تذکرے سے کیا مطلب، اس کا آخری انجام تو آپ کے رب کے پاس ہی ہے۔

۷۱- سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد کی علاماتِ قیامت

۱۳۶۳- حضرت جابرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے ارشاد فرمایا تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو، جب کہ اس کا علم تو اللہ کے پاس ہی ہے۔ (صحیح مسلم، فضائل صحابہ، حدیث/۲۱۸)

☆ کثیر بن مرہ، یزید بن شریح اور عمرو بن سلمان سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ ایسا صرف ایک دن ہوگا، اس کے بعد محافظ فرشتوں کو آسمان پر اٹھالیا جائے گا اور انہیں حکم دیا جائے گا کہ اب کچھ بھی نہ لکھیں۔ جب ایسا ہوگا تو فرشتے اللہ کے حضور سجدہ کریں گے اور تمام فرشتے قیامت کی آمد سے وحشت زدہ ہوں گے۔ سورج، چاند گھبرائیں گے اور آسمان کی اتنی سخت نگرانی کی جائے گی کہ کوئی بھی شیطان یا جنات اس کے نزدیک بھی نہ جاسکیں

گے، جنات بھی وحشت میں مبتلا ہوں گے۔ انسان، جنات، چرند، پرند، جنگلی جانور اور درندے ایک دوسرے کے ساتھ پانی کی موج کی مانند خلط ملط ہوجائیں گے۔ پریشان جن اور شیطان آسمان کی طرف سننے کے لیے جائیں گے تو آگ کے شعلے ان پر پھینکے جائیں گے، لہٰذا وہ کبھی بھی نہ سن پائیں گے۔ آسمان کا رنگ بدل جائے گا، زمین پھٹ جائے گی اور سارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے سوائے چار کے: طور سیناء، جودی پہاڑ، جبل لبنان اور جبلِ ثابور جو کہ طبریہ کے اوپر ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہرے بھرے چمن کی طرح درختوں سے لبریز جنت اور جہنم کے درمیان نصب کیا ہے۔ ان کے اوپر لولؤ، زبرجد، موتی اور یاقوت کی تعمیر شدہ عمارت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ انہی پر اپنا عرش بچھائیں گے تاکہ مخلوق کو جزا و سزا دیں۔ صور پھونکنے والے فرشتے کا پیر دریائے قلزم میں ہوگا۔ جب وہ پہلی مرتبہ صور پھونکے گا تو زمین و آسمان کی ہر چیز بے ہوش ہوجائے گی، پھر اللہ تعالیٰ آبِ حیات بھیجیں گے تو انسان پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص ٹڈی کی آنکھ کے مانند ہوگا ریڑھ کی ہڈی کے سرے سے، اور اس نقطہ کی طرح ہوگا جو بیج کے وسط میں ہوتا ہے (یعنی انسان کا پورا بدن گل چکا ہوگا صرف ریڑھ کی ہڈی کا سرا رائی کے دانے کے برابر باقی ہوگا، اسی سے آدمی کا ڈھانچہ تیار کیا جائے گا) محدث ارطاۃ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ دوسری مرتبہ صور "مدین" کے مغربی دروازے کے پاس سے پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہوکر ادھر ادھر دیکھیں گے، انہیں دھواں اور تاریکی میں اٹھایا جائے گا۔ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ جس کے پاس نیک عمل ہوگا وہ دھویں اور تاریکی سے خوش ہوگا یہاں تک کہ وہ بہت آسائش میں ہوجائے گا۔ لوگوں کے درمیان ان کے اعمال کے مطابق نور تقسیم کیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، فضائل صحابہ، حدث/۲۱۸)

۱۳۶۴- وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب قیامت قائم ہونے کا وقت ہوگا تو سمندر کے جانور نکل کر خشکی پر آجائیں گے اور خشکی کے پہاڑ سمندر میں گر جائیں گے۔ سمندر ابل پڑے گا اور تمام زمین میں پانی بھر جائے گا۔ روئے زمین کی ہر عمارت اور پہاڑ منہدم ہوکر گر جائے گا۔ ستارے بکھر جائیں گے، آسمان کا رنگ بدل جائے گا اور زمین پھٹ جائے گی، یہ سب کچھ قیامت کے خوف سے ہوگا۔ اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے فرمایا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر جو بھی سانس لینے والا نفس ہے، اس پر سو سال نہیں گزریں گے۔ (صحیح مسلم، فضائلِ صحابہ، حدیث/۲۱۸)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میری امت میرے رب کے یہاں اس سے عاجز نہ ہوگی کہ وہ انہیں نصف یوم کی مہلت دے۔ حضرت سعدؓ سے عرض کیا گیا نصف کتنا ہوگا؟ فرمایا پانچ سو سال۔ (سنن ابوداؤد، حدیث ۴۳۵۰، مسند احمد، ۱؍۱۷۰)

☆ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہود وغیرہ نے قیامت کی بابت بہت زیادہ سوال کیا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے کہا جبرئیل! یہود وغیرہ نے قیامت کی بابت بہت مرتبہ سوال کیا ہے تو انہوں نے کہا جس سے قیامت کی بابت سوال کیا جارہا ہے، اسے سوال کرنے والے سے زیادہ اس کا علم نہیں ہے۔

☆ حضرت ابوضمرہ کلاعیؓ نے فرمایا اس شہر (حمص) کے لوگ رات کو سو کر جب صبح اٹھیں گے تو ایک شخص مشرقی دروازے سے باہر نکلے گا، اسے ''سنیر'' پہاڑ نظر نہ آئے گا لہٰذا وہ اپنے آپ کی تکذیب کرے گا اور جا کر اہل شہر کو اس کی اطلاع دے گا۔ چناں چہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا وہی دوسرے لوگ بھی دیکھیں گے اور وہ کوہِ سنیر کی جگہ کوہِ لبنان کے پاس ہوں گے، کیوں کہ کوہِ سنیر اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہوگا۔ پھر وہ لوگ اس روز جب تک اللہ کی مشیت ہوگی ٹھہریں گے یہاں تک کہ ''حوارین'' (۱) کی طرف سے ایک آدمی آ کر بتائے گا کہ کل گزشتہ کوہِ سنیر ہمارے پاس سے چلا لیکن یہ معلوم نہیں کہ اسے کہاں لے جایا گیا؟ کہا جاتا ہے کہ کوہِ سنیر جہنم کی میخوں میں سے ایک میخ ہے۔

☆ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ ساتویں علامت کے بعد جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ فرشتوں کو چتکبرے گھوڑوں پر بھیجیں گے جو آسمان و زمین کے درمیان اڑیں گے اور زمین پر، زمین کے نیچے رہنے والوں کو موت کی خبر دیں گے۔ آٹھویں علامت یہ ہوگی کہ زمین پر موجود ہر ایک درخت خون کے آنسو روئے گا۔ نویں علامت یہ ہے کہ روئے زمین پر موجود ہر چٹان ایسے ہی درد و غم سے کراہے گی جیسے عورتیں کراہتی ہیں اور دسویں علامت سورج کا مغرب کی سمت سے طلوع ہونا ہے۔

☆ ابوعریان بن ہیثم سے روایت ہے کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا، وہاں میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی بات سنی تو ان سے عرض کیا آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قیامت ستر کے آخر میں قائم ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا لوگ یہ بات میرے حوالے

(۱) حمص کے ایک تحت ایک قصبہ کا نام ہے۔

سے بالکل غلط بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس طرح نہیں، بلکہ یہ کہا تھا کہ ستر سال پورے نہ ہوں گے کہ مصائب و مشکلات اور بڑے بڑے واقعات پیش آئیں گے۔

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی مانند، مہینہ جمعہ کے برابر، جمعہ (ہفتہ) ایک دن کے برابر اور دن آگ بھڑکنے کے برابر نہ ہو جائے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ چوپایوں کی طرح راستوں پر بدکاری کرنے لگیں، مرد مرد سے بدکاری کرے گا، اسے عورتوں کی ضرورت نہ ہوگی اور عورتیں عورتوں سے بدکاری کر کے مردوں سے بے نیاز ہو جائیں گی۔ پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ''تساحق'' سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا عورت عورت کے اوپر چڑھ کر رگڑے گی۔ (ابن حبان، حدیث ۷؍۱۸۸)

☆ سعید بن مسروق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارا کا سارا پانی گہرائی میں اتر جائے گا اور اپنی اصل جگہوں میں واپس چلا جائے گا سوائے دریائے اردن اور دریائے نیل کے۔ (مستدرک حاکم، ۴؍۴۵۷)

☆ مکحول شامی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے اس کو پوچھنے والے سے زیادہ اس کے وقت کا علم نہیں ہے، لیکن میں اس کی کچھ علامتیں بتا رہا ہوں: بازار بالکل قریب قریب آجائیں گے، بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی، غیبت عام ہو جائے گی، اولادِ زنا کی کثرت ہوگی، مالدار کی ضرورت سے زیادہ تعظیم کی جائے گی، مسجدوں میں فساق و فجار کی آوازیں بلند ہوں گی، مال دار برائی کا حکم دینے والوں اور بھلائی کا حکم دینے والوں پر غالب آجائیں گے۔ جس کو وہ زمانہ ملے، اسے چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنے گھر کا ٹاٹ بن کر رہے (باہر نہ نکلے)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حارثِ اعور سے فرمایا جب تم دیکھو کہ لوگ نماز مردہ کردیں (مکروہ وقت میں پڑھیں، یا وقت سے بالکل ٹال کر پڑھیں) امانت ضائع کردیں، پختہ عمارت بنائیں، خواہشِ نفس کی پیروی کریں اور دنیا کے بدلے دین بیچ دیں تو بھاگو، بھاگو، تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ (یہ جملہ پیار کے وقت دعاء کے لیے اور ناراضگی کے وقت بددعاء کے لیے بولا جاتا ہے، یعنی اللہ تم پر رحم کرے یا تیرا ناس کرے)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کی پہلی بڑی علامت ظاہر ہو جائے گی تو قلم پھینک دیے جائیں گے، لکھنے والے محافظ فرشتے بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے جسم ہی ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ (فتح الباری، ۱۱/۳۵۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/۵۰۶، تفسیر طبری، ۵/۴۵۹)

☆ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے سنا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ سڑکوں اور راستوں پر گدھوں کی طرح بدکاری کرتے پھریں۔

☆ ابو ہارون عبدی سے روایت ہے کہ نوف سے عرض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ یہ کہتے ہیں کہ نوے کے بعد لوگ تھوڑے ہی دن رہیں گے؟ تو فرمایا میں تو یہ پاتا ہوں کہ لوگ اس کے بعد بھی ایک لمبے عرصہ تک رہیں گے دیکھ رہا ہوں، ہاں عام رہائش ملک شام میں ہوگی۔ عرض کیا گیا کوفہ و بصرہ میں؟ فرمایا یہ نئے شہر ہیں۔

☆ شہر بن حوشب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر سے باہر جائے گا تو اس کا ڈنڈا اور کوڑہ اس سے وہ سب کچھ بتا دیں گے جو اس کے گھر میں گھر والوں نے کیا ہوگا۔

☆ ابو عریان بن ہیثم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے سنا کہ نیک بندوں کے رخصت ہو جانے کے بعد برے لوگ ایک سو بیس سال رہیں گے، لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ اس کی ابتداء کب ہوگی؟۔

☆ مجاہدؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ کہنے والا ہوگا اس پر قیامت قائم نہ ہوگی۔ فرشتہ صور پھونکنے کا ارادہ کرے گا، لیکن جب کسی کو لا الہ الا اللہ کہتا ہوا سنے گا تو صور پھونکنا اسی سال تک مؤخر کر دے گا۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔ (مصنف عبدالرزاق، حدیث/۲۰۸۴۸، مسلم، کتاب الایمان، حدیث/۲۳۴، مسند احمد، ۳/۱۶۳)

۱۳۶۵- حضرت علیؓ نے فرمایا سب سے برے لوگ وہ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی۔

☆ حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور قیامت کی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ایک مخبر کو بھیجا۔ اس کو دشمن نظر آیا تو اندیشہ ہوا کہ کہیں دشمن اس کے ساتھیوں تک پہلے نہ پہنچ جائے، لہٰذا وہیں اس نے اپنی تلوار لہرائی اور کہا کہ تم لوگ ہوشیار ہو جاؤ، اسی طرح مجھے بھی قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ بہت سے شیاطین سمندر میں قید ہیں، قریب

ہے کہ وہ نکل کر لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں۔

☆ ابو عریان بن ہیثم سے روایت ہے کہ میں حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں گیا، میں ابھی ان کے پاس ہی تھا کہ ایک صاحب آئے جن کے بدن پر دو کپڑے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور انہیں تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! یہ کون صاحب ہیں؟ فرمایا تم انہیں نہیں پہچانتے؟ یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص ہیں۔ ابن ہیثم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ لوگ سو سال بعد زندہ نہیں رہیں گے؟ کہتے ہیں کہ پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کیا میں نے تم سے یہ بات کہی ہے؟ میں تو یہ پاتا ہوں کہ لوگ سو کے بعد بھی لمبے زمانے تک زندہ رہیں گے۔ البتہ یہ بات ہے کہ اس امت کو ایک سو تیس سال کی مہلت دی گئی ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہو جائے گی جب کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، نہ وہ اسے لپیٹ سکیں گے اور نہ ہی خرید و فروخت کر سکیں گے کہ قیامت آ جائے گی۔ ایک شخص تھن سے دودھ نکالے گا، لیکن دودھ کا برتن منہ سے نہ لگا پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص حوض میں لیپ کرے گا، مگر اس سے پانی نہ پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۱۳۶۶- قبیلۂ اسلم کے ایک شخص حضرت ابو فراسؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے، اس کو پوچھنے والے سے زیادہ قیامت کا علم نہیں ہے۔ ہاں اس کی کچھ علامتیں ہیں: جب بکریاں چرانے والے لمبی لمبی تعمیر میں مقابلہ کریں اور ننگے پاؤں، ننگے بدن والے جو کہ عربوں میں کم درجہ کے ہیں، بادشاہ بن جائیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت کی کچھ علامتیں ہیں، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس کی علامتیں پائی جائیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسی بارش برسے جس سے مٹی کے گھر نہ چھپا سکیں گے، صرف بال کے گھر ہی چھپا سکیں گے۔ راوی سہل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر میرے والد صاحب تا حیات بال کے ہی مکان میں رہے۔ (مسند احمد، ۲/۲۶۲)

☆ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح

www.RaddeShakeeliyat.com

بھیجا گیا ہے۔ اس وقت آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں میں فاصلہ رکھا۔

☆ ابن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے اگر کوئی پیشاب کرتا تو مٹی سے ہی بعجلت تیمم کر لیتا کہ کہیں قیامت نہ آ جائے۔

☆ حنش بن حارث سے اپنے والد سے روایت ہے کہ ہم قادسیہ آئے اور رات میں کسی کی اونٹنی بچہ دیتی تو صبح وہ اسے ذبح کر دیتا۔ اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو ہوئی تو ہمیں ہدایت لکھی کہ اپنی اصلاح کرو اور جو اللہ نے رزق دیا ہے اسے کھاؤ، اس لیے کہ اس معاملے میں وسعت ہے۔

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حج موقوف ہو جائے۔

۱۳۶۷- نعیم کہتے ہیں کہ ہم سے مدینہ منورہ کے ایک واعظ جو کہ حضراتِ صحابۂ کرام کے واقعات اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے تھے، بیان کیا کہ ان کے والد نے حضرت انسؓ سے سنا کہ قیامت نزدیک آنے کے وقت معدنیات دخزانے ظاہر ہوں گے، بارشیں بہت ہوں گی، پیداوار کم ہوگی، ایک آدمی ایک دو (۱) اوقیہ سونا لے کر نکلے گا، مگر اسے کوئی لینے والا نہ ملے گا کیوں کہ ہر شخص بے نیاز ہو جائے گا۔ حالانکہ اس وقت دنیا کے لیے پہلے سے زیادہ منافست ہوگی۔ وجہ یہ ہوگی کہ قیامت کی علامتیں ظاہر ہو جائیں گی تو مالدار آدمی گھبرا کر فقیر کے پاس جائے گا اور کہے گا کہ میں اس دولت کا کیا کروں جب کہ قیامت قائم ہونے والی ہے۔ حد یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک چٹائی ہوگی اور کچھ اس کے پاس نہ ہوگا وہ اسے لے کر گھومے گا، مگر کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ ایسا اس وقت ہوگا ''يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْراً'' انعام/۱۵۸- جب کسی جان کو ایمان نفع نہ دے گا جو کہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان کے بارے میں کوئی نیکی نہ کمائی ہو۔

☆ رجاء بن حیوہ کندی سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کھجور کے ایک درخت میں صرف ایک ہی کھجور پیدا ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۰۱/۷)

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب پہلی علامت ظاہر ہوگی تو قلم پھینک دیے جائیں گے، حفظہ (اعمال لکھنے والے فرشتے) بیٹھ جائیں گے اور جسم خود عمل کی گواہی دیں گے۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا۔ میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ

(۱) ایک اوقیہ آج کل کے اعتبار سے ایک اعشاریہ بارہ پاؤنڈ کے برابر ہے۔ ع۔ ر۔ بستوی۔

آئینہ صالحین کی جماعت ہے۔ میں نے کہا پھر یہ سیاہ نکتہ؟ کہنے لگے اسی پر قیامت قائم ہوگی۔

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا زمانہ قریب آئے گا تو گرج اور کڑک زیادہ ہو جائے گی۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب پہلی علامت ظاہر ہوگی تو قلم رکھ دیے جائیں گے، ملائکہ حفظہ بیٹھ جائیں گے اور جسم خود عمل کی گواہی دیں گے۔

☆ حضرت قیس نے دوسرے سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے سنا کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح ایک ساتھ بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لمبی اور مڑی ہوئی (محراب نما) عمارتیں اور تعمیرات زیادہ ہو جائیں اور کیکر کے درخت میں پتہ نہ لگے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی، جب ایک فرشتہ صور میں پھونک مارے گا۔ صور ایک سینگ ہے جو آسمان و زمین کے بیچ میں ہے۔ اس سے آسمانوں اور زمین کی ہر مخلوق مر جائے گی سوائے اس کے جس کو اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان اتنی مدت ہوگی جتنی اللہ کی مشیت ہو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے مردوں کی منی کی طرح پانی بھیجیں گے۔ اولادِ آدم میں سے ہر ایک کی تخلیق میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ ہے۔ اسی پانی سے ان کے بدن اور گوشت پوست پیدا ہوں گے جیسے زمین تری سے سبزہ زار ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی ''وَاللّٰهُ الَّذِيْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَاباً فَسُقْنَاهُ إِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ'' فاطر/۹- اور اللہ ہی ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا، پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم اس بادل کو خشک قطعۂ زمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس پانی کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتے ہیں، اسی طرح قیامت میں لوگوں کا اٹھنا ہے۔ پھر ایک فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ کھڑا ہو کر صور میں پھونک مارے گا تو ہر جان اپنے اپنے جسم کی طرف چلی جائے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی۔ پھر سارے آدمی کھڑے اور ایک ہی شخص کی مانند بیک وقت زندہ ہو جائیں گے اور رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (تفسیر طبری، ۴۴/۱۰)

۱۳۶۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کے معاملے کا نگراں و کفیل ہو جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۵۰۳/۷)

www.RaddeShakeeliyat.com

☆حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص گھوڑی باندھے جو قیامت کی پہلی علامت کے وقت بچہ جنے تو وہ اس بچہ پر سوار نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت کی آخری علامت بھی دیکھ لے گا۔

۱۳۶۹-کعب احبار سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی مانند، مہینہ جمعہ (ہفتہ) کی طرح اور ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ خشک پتہ جلنے کی مانند نہ ہو جائے۔

☆حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دونوں صور کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔لوگوں نے حضرت ابوہریرہ سے عرض کیا چالیس دن مراد ہیں؟ فرمایا مجھے نہیں معلوم۔عرض کیا چالیس ماہ؟ فرمایا مجھے انکار ہے، عرض کیا چالیس سال؟ فرمایا میں نہیں کہتا۔پھر فرمایا اس کے بعد آسمان سے پانی نازل ہوگا جس سے لوگوں کو پیدا کیا جائے گا جیسے سبزی پیدا ہوتی ہے۔نیز فرمایا انسان کی صرف ایک ہڈی رہے گی اور وہ ہے پشت کی ہڈی کا آخری حصہ۔

(صحیح بخاری،۱۵۸/۶، صحیح مسلم، کتاب الفتن، حدیث/۱۴۱)

☆حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ دریائے فرات پر ایک وقت ایسا آئے گا جب ایک طشت پانی بھی ڈھونڈنے پر نہ ملے گا۔سارا پانی اپنی جڑ میں چلا جائے گا، بچا ہوا پانی نیز اہل ایمان ملک شام منتقل ہو جائیں گے۔

☆انہی سے روایت ہے کہ سب سے بدترین راتیں، دن، مہینے، زمانے وہ ہیں جو قیامت سے زیادہ قریب ہوں۔

☆مزید روایت ہے کہ قیامت ایسے برے لوگوں پر قائم ہوگی جو نیکی کا حکم نہ دیں گے، بلکہ برائی کا حکم دیں گے، ایسے ہی بدکاری کرتے پھریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں۔چناں چہ ایک شخص کسی عورت کا ہاتھ پکڑ کر اسے تنہائی میں لے جا کر اس سے اپنی ضرورت پوری کرے گا۔جب لوگوں کے پاس آئے گا تو وہ اسے دیکھ کر ہنسیں گے اور وہ انہیں۔

☆کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ بلاء کی اور قیامت کی ایک علامت یہ ہوگی کہ ایک رات کے وقت لوگوں کو آسمان سے آواز سنائی دے گی جس سے وہ گھبرا اٹھیں گے۔ابھی وہ اسی دہشت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے شیر کی گرج کی طرح کئی آوازیں بھیجیں گے جس سے دل دہل جائیں گے اور جان نکلنے کو آئے گی۔ابھی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک علامت ظاہر ہوگی چناں چہ مؤمن و کافر سب کے سب بعجلت ایمان لے آئیں گے۔

☆حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ امتِ محمدیہ کی مدت بنو اسرائیل کے سالوں کی طرح تین سو سال ہے۔

☆حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ علاماتِ قیامت کے درمیان ایسا تسلسل ہوگا کہ پہلی اور آخری علامت کے درمیان فاصلہ ایسا ہوگا جیسے جمعہ سے جمعہ تک کا یا سات بھاری دانے جیسا، جن کو کسی کمزور دھاگے میں پرو دیا جائے، جب وہ دھاگہ ٹوٹے گا تو تمام دھاگے لگاتار نکلتے رہیں گے۔

☆حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب لوگوں کے دلوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا تو وہ شعر میں مشغول ہو جائیں گے۔

☆حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے، جب کہ اس دن کسی جان کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

۲۷-سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا

۱۳۷۰-کثیر بن مرہ، یزید بن شریح اور عمرو بن سلیمان سے روایت ہے کہ سورج صرف ایک دن مغرب سے طلوع ہوگا۔اسی دن دلوں پر ان کی کیفیت کے ساتھ مہر لگا دی جائے گی، ملائکہ حفظہ کو نیز عمل اٹھا لیا جائے گا اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ کوئی عمل نہ لکھیں، سورج اور چاند قیامت کے خوف سے گھبرا اٹھیں گے۔

☆حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ علامتیں ایسی ہیں جن کی بابت مجھے نہیں معلوم کہ پہلے کون سی پائی جائے گی۔اس وقت کسی نفس کو جس نے اس کے ظہور سے پہلے ایمان نہ قبول کیا ہوگا یا اپنے ایمان کی بابت کوئی خیر نہ کیا ہوگا، ایمان لانا فائدہ نہ دے گا:
سورج کا مغرب سے نکلنا، خروج دجال، خروج یاجوج ماجوج، دھواں کا نکلنا، دابّہ کا نکلنا۔

۱۳۷۱-وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ سورج کا مغرب سے نکلنا دسویں اور آخری علامتِ قیامت ہوگی۔اس کے بعد "تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ" حج/۲-ہر دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی۔یہ کیفیت پیدا ہوگی، ہر مال دار اپنا مال پھینک دے گا اور ہر تاجر اپنی تجارت سے بالکل غافل ہو جائے گا۔

☆حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت "يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ" انعام/۱۵۸-کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہے سورج

www.RaddeShakeeliyat.com

کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ (تفسیر طبری، ۳۵۹/۵)

☆ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دعاء یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لیے قبول ہوگی۔ اس کے بعد وہ لوگ دنیا میں رہیں گے، یہاں تک کہ سورج کے مغرب سے نکلنے کی شب تک اور دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد چالیس سال تک آسائش وخوش حالی اور امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔

☆ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد تم لوگ تھوڑے ہی دن کی زندگی پاؤ گے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ تب جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں وہ آدمی کہے گا کہ جب اللہ نے روشنی ہمیں واپس کر دی ہے تو پھر ہمیں اس کی پرواہ نہیں کہ وہ مغرب سے نکلے یا مشرق سے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تب لوگوں کو آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی اے ایمان والو! تمہاری جانب سے تمہارا ایمان قبول کر لیا گیا اور تم سے عمل اب اٹھا لیا گیا ہے۔ اے کافرو! تمہارے اوپر توبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے، قلم خشک ہو چکے اور نامۂ اعمال لپیٹ دیا گیا ہے، لہٰذا اب نہ کسی کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ایمان سوائے اس کے جو اس سے پہلے ہی ایمان لا چکا ہوگا۔ اس کے بعد مؤمن کے یہاں صرف مؤمن ہی کی ولادت ہوگی، جب کہ کافروں کے یہاں کافر بچے ہی جنم لیں گے۔ ابلیس بھی سجدہ میں گر جائے گا اور کہے گا میرے معبود نے مجھے حکم دیا تھا کہ جس ذی روح یا غیر ذی روح کو چاہوں سجدہ کروں۔ شیاطین اس کے پاس جمع ہوں گے اور کہیں گے ہمارے آقا! اب ہم گھبرا کر کس کے پاس جائیں؟ وہ کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے بعث تک اور وقت متعین تک کی مہلت دے دے۔ اب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے، یہی متعین وقت ہے لہٰذا آج کے بعد عمل موقوف۔ پھر شیاطین روئے زمین پر لوگوں کو نظر آئیں گے، یہاں تک کہ ایک شخص یہ کہے گا کہ یہ ہے میرا وہ ساتھی جس نے مجھے گمراہ کیا تھا۔ اللہ کی بہت بہت تعریف جس نے اسے رسوا کیا اور مجھے اس سے راحت بخشی۔ لوگ جنات وشیاطین کا کھانا پینا، مرنا اور جینا سب کچھ آنکھوں سے دیکھیں گے۔ ابلیس اسی وقت سے مسلسل سجدے میں روتا رہے گا یہاں تک کہ دابۃ الارض نکلے گا اور ابلیس کو قتل کرے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو مائیں اپنے بچوں سے غافل اور دوست اپنے جگر گوشوں سے غافل ہو جائیں

گے۔ ہر نفس اپنی مصیبت میں الجھ جائے گا، نیز اس کے بعد کسی کی کوئی توبہ قبول نہ ہوگی، سوائے اس کے جس کا ایمان اچھا ہوگا۔ اس کے لیے اس کے بعد بھی وہی اجر وثواب لکھا جائے گا جو اس سے پہلے لکھا جاتا تھا۔ جب کہ یہ علامت کفار کے لیے حسرت وندامت کا سامان ہوگی۔ اگر کسی کے یہاں گھوڑے کا بچہ پیدا ہوگا تو وہ اس پر سوار نہ ہو سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایسا سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کے وقت سے لے کر قیامت قائم ہونے تک ہوگا۔ اسی طرح قیامت قائم ہو جائے گی جب کہ لوگ بازاروں میں خرید وفروخت کر رہے ہوں گے۔ دو آدمی کپڑا پھیلائیں گے، ابھی نہ لپیٹ سکیں گے، نہ خرید اور بیچ سکیں گے۔ ایک شخص لقمہ منہ کی طرف لے جائے گا، لیکن اسے کھا نہ پائے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ" عنکبوت/۵۳– اور یہ ان کے پاس اچانک ہی آ جائے گی، کہ ان کو احساس تک نہ ہوگا۔

☆ عبدالرحمٰن بن لہیعہ سے روایت ہے کہ یزید بن ابو حبیب نے مجھے ایک تحریر دی جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ عبدالرحمٰن بن معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ایک رات کو سورج اور چاند ایک جگہ اکٹھا ہوں گے، پھر بیس سال تک مسلسل دن ہی رہے گا۔

☆ وہب بن جابر خیوانی سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس تھا تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ سورج ڈوبتے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے سلام اور سجدہ کرتا ہے اور اگلے روز طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے، چناں چہ اسے اجازت دے دی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک دن غروب ہوگا تو کہے گا اے میرے رب! مسافت بہت دور ہے، اگر مجھے اجازت نہ دی جائے تو میں پہنچ نہ سکوں گا۔ اس لیے جتنی دیر اللہ کی مشیت ہوگی وہ رک جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا تو جہاں غروب ہوا تھا، وہیں سے طلوع ہو جا تو اس روز سے قیامت تک "لا ينفع نفساً ايمانها لم تكن آمنت من قبل" انعام/۱۵۸– کسی نفس کو اس کا ایمان لانا کام نہ آئے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔

☆ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ "يوم يأتي بعض آياتِ ربك" سے سورج کا مغرب سے نکلنا مراد ہے۔ (تفسیر طبری، ۱۵۸/۵)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ سورج کا مغرب سے نکلنا دو ہم عمر اونٹوں کی مانند ہوگا۔ (ایضاً ״ ״)

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد

www.RaddeShakeeliyat.com

لوگ ایک سو بیس سال تک زندہ رہیں گے۔

☆ حضرت صفوان بن عسال مرادیؓ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا سورج کے غروب ہونے کی جگہ توبہ کا دروازہ ہے جس کی مسافت اور چوڑائی ستر یا فرمایا چالیس سال کی ہے۔ یہ دروازہ بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی "یوم یأتی بعض آیاتِ ربک لا ینفع نفساً إیمانها لم تکن آمنت من قبل أو کسبت فی إیمانها خیراً"۔ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی (سورج مغرب سے طلوع ہوگا) تب کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ہی مؤمن نہ ہو یا اپنے ایمان کی بابت کوئی نیکی نہ کر رکھی ہو۔ (سنن ترمذی، حدیث/۳۵۳۶، مسند احمد، ۴/۲۴۱، سنن دارمی، ۶/۷۰۶، سنن ابن ماجہ، حدیث/۴۰۷۰، مصنف عبدالرزاق، ۱/۲۰۵، معجم طبرانی، ۸/۶۹)

○○○

دسواں حصہ

۷۳- دابہ کا نکلنا

۱۳۷۲- حضرت ابو سریحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمانے بھر میں دابہ تین مرتبہ نکلے گا: ایک بار نہایتِ یمن (یمن کے کنارے) میں نکلے گا تو اس کا چرچا تمام بادیہ والوں میں پھیل جائے گا، البتہ مکہ مکرمہ میں اس کا چرچا نہ ہوگا۔ اس کے بعد ایک لمبے عرصہ تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مکہ مکرمہ کے قریب نکلے گا اور اس کا چرچا اہل بادیہ میں عام ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک لمبے زمانے تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر ایک روز جب کہ لوگ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعظمت، سب سے زیادہ باحرمت، سب سے زیادہ باعث اجر وثواب اور سب سے زیادہ محترم مسجد یعنی مسجد حرام کے اندر ہوں گے کہ وہ مسجد کے ایک کونہ کی طرف سے گھبرائیں گے۔ کیوں کہ رکن اسود اور باب بنی مخزوم تک کا حصہ مسجد کی طرف نکلنے والے کے دائیں جانب سے گرجنے اور گونجنے لگے گا۔ لوگ اس کی وجہ سے ادھر ادھر ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی ایک جماعت ثابت قدم رہے گی، انہیں یہ معلوم ہوگا کہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، اسی دوران دابہ ان کے سامنے اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے نکلے گا اور ان کے چہروں کو روشن کر دے گا یہاں تک کہ ان کو اس طرح چھوڑ دے گا جیسے وہ موتی کے تارے ہوں۔ اس کے بعد وہ دابہ زمین میں بھاگ نکلے گا نہ کوئی ڈھونڈنے والا اسے پکڑ سکے گا اور نہ بھاگنے والا اسے عاجز کر سکے گا یہاں تک کہ ایک آدمی اس سے بچنے کی خاطر نماز کی پناہ لے گا تو دابہ اس کے پیچھے سے آکر کہے گا فلاں! اب تم نماز پڑھنے لگے؟ پھر چہرے کی طرف سے آکر اس کا نام لے کر یہی بات کہے گا۔ پھر وہ چلا جائے گا، لوگ بھی اپنے اپنے علاقوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ اسفار میں ایک ساتھ رہیں گے اور مال و دولت میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک، کافر اور مؤمن الگ الگ پہچانے جائیں گے یہاں تک کہ کافر مؤمن سے کہے گا اے بندۂ مؤمن تو میرا حق ادا کر۔ اسی طرح مؤمن کافر سے کہے گا تو میرا حق ادا کر۔ (معجم طبرانی، ۳/۱۷۳، مستدرک حاکم، ۴/۴۸۴، مسند طیالسی، حدیث/۱۰۶۹، تفسیر طبری، ۱۰/۱۵، تفسیر بغوی، ۳/۴۲۹، تفسیر ابن کثیر: النمل: ۸۲)

۱۳۷۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ دابہ اجیاد(۱) کی ایک گھاٹی سے نکلے گا۔ اس کا سر بادل کو چھو رہا ہوگا اور ابھی دونوں پر زمین سے باہر ہی نکلیں گے کہ وہ ایک شخص کے پاس جو نماز پڑھ رہا ہوگا، آکر کہے گا کہ نماز کی تجھے کیا ضرورت ہے، یہ تو صرف مجھ سے پناہ کے لیے اور دکھاوے کے لیے ہے، چناں چہ اس کی ناک پر مارے گا۔

۱۳۷۴- وھب بن منبہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلی علامت رومیوں کا ظہور ہے، پھر

(۱) مکہ مکرمہ میں ایک جگہ کا نام ہے بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ سے یا صفا سے نکلے گا تو ان میں کوئی منافات نہیں ہے کیوں کہ مکہ کا لفظ اجیاد اور صفا کو بھی شامل ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ دابہ کا خروج متعدد بار ہوگا اور بیک وقت کئی جگہوں سے نکلنا بھی ممکن ہے (التعلیق الصبیح ۶: ۲۱۲)

www.RaddeShakeeliyat.com

دجال کا نکلنا، تیسری علامت یاجوج ماجوج کا خروج، چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول، پانچویں دھواں اور چھٹی دابہ کا نکلنا ہے۔

۱۳۷۵-عطیہ بن عمر نے آیت ’’ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ‘‘ النمل/۸۲- جب ان پر ہماری بات واقع ہوگی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا- کے بارے میں کہا کہ ایسا اس قت ہوگا جب لوگ بھلائی کی تلقین کرنا چھوڑ دیں اور برائی سے منع کرنا۔ (تفسیر طبری،۱۰/۱۵)

۱۳۷۶-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ علامتیں یہ ہیں: دجال، یاجوج ماجوج، دابہ کا نکلنا اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،۷/۵۰۶)

۱۳۷۷-انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جن لوگوں نے دجال سے جنگ کی ہوگی، وہ دابہ کے نکلنے کے بعد چالیس سال تک خوش حالی اور امن کے ساتھ رہیں گے۔

۱۳۷۸-انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دابہ مغرب سے طلوع شمس کے بعد نکلے گا، وہ نکلے گا تو ابلیس کو سجدے کی حالت میں قتل کرے گا۔ اس کے بعد اہل ایمان زمین پر چالیس سال عیش وآرام سے زندگی بسر کریں گے۔ جس چیز کی بھی انہیں خواہش ہوگی وہ انہیں دستیاب ہوجائے گی۔ نہ کسی طرح کا ظلم رہے گا، نہ جبر۔ کائنات کی تمام چیزیں دونوں جہان کے پروردگار کی فرماں بردار بن جائیں گی خواہ خوشی سے یا مجبوری سے۔ چناں چہ اہل ایمان تو بخوشی فرماں برداری کریں گے، جب کہ کافر مجبوری سے، اسی طرح درندے اور پرندے بھی مجبوری سے یہاں تک کہ درندہ نہ کسی چوپائے کو تکلیف دے گا نہ کسی پرندے کو۔ مؤمن کے یہاں ولادت ہوگی تو اس بچہ کی موت نہ ہوگی یہاں تک کہ دابہ کے نکلنے کے بعد چالیس سال پورے کرلے۔ اس کے بعد ان میں موت واپس لوٹے گی تو وہ جتنی مدت اللہ کی مشیت ہوگی اسی حالت پر رہیں گے، پھر اہل ایمان میں تیزی سے اموات ہوں گی یہاں تک کہ کوئی بھی مؤمن زندہ نہ بچے گا۔ تب کافر کہیں گے کہ ہم مؤمنوں سے خائف ومرعوب تھے، اب تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہا اور نہ ہماری توبہ قبول ہوگی تو پھر ہم کیوں نہ کھلے عام بدکاری کریں۔ چناں چہ کفار راستوں پر چوپایوں کی طرح بدکاری کریں گے۔ ایک آدمی اپنی ماں، بیٹی اور بہن کو لے کر کھڑا ہوگا اور عام راستے پر جماع کرے گا۔ ایک شخص بدکاری کرکے اٹھے گا کہ دوسرا اس پر چڑھ جائے گا۔ نہ وہ روک ٹوک کرے گا

نہ ہی اسے غیرت آئے گی۔ اس وقت سب سے افضل وہ آدمی ہوگا جو یوں کہے گا کہ ذرا تم راستے سے ہٹ کر کرتے تو بہتر ہوتا۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ نکاح سے پیدا ہونے والوں میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا۔ اسی طرح جب تک اللہ کی مشیت ہوگی، لوگ رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عورتوں کا رحم تیس سال تک بانجھ کردیں گے، لہٰذا کسی عورت کے یہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا اور نہ ہی روئے زمین پر کوئی بچہ رہ جائے گا۔ سارے لوگ ولدالزنا اور نہایت برے ہوں گے انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مستدرک حاکم،۴/۵۲۱)

۱۳۷۹-حضرت عمرؓ نے فرمایا دابہ نہ نکلے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی ایک بھی مؤمن نہ رہ جائے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو’’ وإذا وقع القولُ عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض ‘‘۔

۱۳۸۰-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دابہ صفا پہاڑی کے ایک شگاف سے نکلے گا۔ اس قدر تیزی سے نکلے گا جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑا ہوتا ہم تین دن میں اس کا ایک تہائی حصہ بھی نہ نکلے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،۷/۵۰۷، تفسیر بغوی،۳/۴۳۰، تفسیر طبری ۱۰/۱۵)

۱۳۸۱-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابہ ضرور نکلے گا۔

☆ حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا دابہ نکلے گا تو اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ عصا سے مؤمن کے چہرے پر نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے کافر کی ناک پر مہر لگائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دسترخوان پر لوگ جمع ہوں گے تو ہر ایک کو پہچان کر بتادے گا کہ یہ مؤمن ہے اور یہ کافر۔ (سنن ترمذی، حدیث/۳۲۰۳، ابن ماجہ،۴۰۶۶، مسند احمد،۲/۲۹۵، مستدرک حاکم،۴/۴۸۵، مسند طیالسی/۲۵۶۴، تفسیر بغوی،۳/۴۲۹، تفسیر طبری،۱۰/۱۵)

۱۳۸۲-حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آیت’’أخرجنا لهم دابة من الأرض ‘‘ کی تفسیر میں فرمایا وہ دابہ رُواں اور بالوں والا ہوگا، اس کے چار پیر ہوں گے، وہ تہامہ کی کسی وادی سے نکلے گا، حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا وہ کافر کے چہرے پر سیاہ نکتہ لگائے گا جو اس کے سارے چہرے پر پھیل جائے گا اور پورا چہرہ سیاہ ہوجائے گا۔ اسی طرح مؤمن کے چہرے پر سفید نکتہ لگائے گا جو پھیل کر پورے چہرے کو سفید اور روشن کردے گا۔ ایک گھر والے دسترخوان پر بیٹھیں گے تو مؤمن اور کافر کو الگ الگ پہچان لیں گے۔ اسی طرح بازاروں میں خرید وفروخت کرتے وقت بھی مؤمن وکافر کو پہچان لیں گے۔ (تفسیر عبدالرزاق/۱۰۵، تفسیر طبری،۱۰/۱۵، سنن دانی،۶/۷۰۰، البدایہ والنہایہ، ابن کثیر،۲/۲۱۱)

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۳۸۳-عامر شعبی سے روایت ہے کہ دابہ کے بال بہت ہوں گے، اس پر اون ہوگا اور چہرہ آسمان تک پہنچے گا۔

۱۳۸۴-حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ دابہ مکہ مکرمہ کے علاقے ''اجیاد'' سے نکلے گا۔ (ابن ابی شیبہ، ۵۰۷)

۱۳۸۵-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دابہ مزدلفہ میں قیام کی شب میں نکلے گا۔ لوگ مزدلفہ کے لیے جا رہے ہوں گے تو وہ نکلے گا، اس کی گردن بہت لمبی ہوگی۔ ہر ایک منافق کی ناک پر مارے گا۔ (ایضاً ،، ،،)

۱۳۸۶-انہی سے روایت ہے کہ دابہ صفا پہاڑی کے شگاف سے نکلے گا۔

۱۳۸۷-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ''إذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم'' تب ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا چھوڑ دیں گے۔ (ایضاً، ۷/۵۰۴، تفسیر طبری، ۱۵/۱۰)

۱۳۸۸-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ دابہ تین مرتبہ نکلے گا: ایک مرتبہ کسی بادیہ میں نکلے گا، پھر چھپ جائے گا۔ دوسری مرتبہ کسی بستی میں نکلے گا، یہاں تک کہ اس کا چرچا عام ہو جائے گا، وہ خون ریزی کرے گا، اس کے بعد پھر چھپ جائے گا۔ پھر جب لوگ سب سے زیادہ محترم، معظم اور افضل مسجد میں ہوں گے۔ راوی کا کہنا ہے کہ ہمارا خیال تھا کہ مسجد حرام کا نام لیں گے، لیکن انہوں نے اس کا نام نہیں لیا، اتنے میں زمین اوپر کو اٹھے گی، لہٰذا لوگ بھاگنے لگیں گے، صرف مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں رہ جائے گی۔ وہ کہیں گے اللہ کے طے کردہ معاملہ سے کوئی چیز ہمیں نجات نہیں دے سکتی۔ انہی کے سامنے دابہ نکلے گا تو ان کے چہرے روشن ستارے کی مانند چمک اٹھیں گے۔ پھر دابہ چل پڑے گا تو نہ کوئی ڈھونڈنے والا اسے پکڑ سکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اس سے بچ سکے گا۔ وہ ایک شخص کے پاس جو نماز پڑھ رہا ہوگا، آ کر کہے گا اللہ کی قسم! تو نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں ہے۔ جب وہ دابہ کی طرف مڑے گا تو دابہ اس کی ناک پر مار دے گا۔ نیز فرمایا مؤمن کا چہرہ روشن ہوگا اور کافر کا داغ دار۔ حضرت حذیفہ سے عرض کیا گیا اس وقت لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا محلے میں پڑوسی ہوں گے، مال میں شریک اور سفر میں ایک ساتھ رہیں گے۔

۱۳۸۹-حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اس وعدے کا وقت آئے گا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم'' ہم نکالیں گے ان کے لیے ایک جانور جو ان سے باتیں کرے گا۔ فرمایا وہ کوئی حدیث

یا بات نہیں ہوگی، بلکہ وہ ایک داغ ہوگا جو ہر اس شخص کو لگائے گا جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہوگا۔ دابہ کا خروج صفا پہاڑی سے منی کی شب میں ہوگا۔ لوگ صبح کو اس کے سر اور دم کے درمیان اٹھیں گے۔ نہ کوئی اندر داخل ہوگا، نہ ہی باہر نکلے گا۔ جب وہ اللہ کے حکم کردہ کام سے فارغ ہو جائے گا تو جس کے لیے ہلاکت مقدر ہوگی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جس کے لیے نجات مقدر ہوگی وہ نجات پا جائے گا۔ دابہ اپنا پہلا قدم جو رکھے گا تو انطاکیہ میں ہوگا۔ (درمنثور سیوطی، ۵/۱۱۵)

۱۳۹۰-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جس قوم نے بھی باہم لعن طعن کی، اس پر وہ بات ضرور واقع ہوئی۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۷۴)

۱۳۹۱-حکم بن نافع نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ دابہ اور دیگر علامتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے سات ماہ بعد ظاہر ہوں گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ دابہ مروہ پہاڑی کی جانب میں صفا پہاڑی سے نکلے گا اور ہر اس شخص پر نشان و داغ لگائے گا جو اللہ اور اس کے رسول کی بابت جھوٹ بولے گا۔

۴۷-اہلِ حبشہ

۱۳۹۲-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خانہ کعبہ کو اہلِ حبشہ میں سے دو باریک پنڈلیوں والا اجاڑے گا۔ (بخاری، ۲/۱۹۲، مسلم، کتاب الفتن/۵۸، ۵۷، سنن نسائی، ۵/۲۱۶، مسند احمد، ۲/۲۲۰، مستدرک حاکم، ۴/۴۵۳، ابن ابی شیبہ، ۷/۴۶۰)

۱۳۹۳-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کعبہ کو منہدم کر رہا ہے، اہل حبشہ میں سے ایک شخص جو گنجا سر ہے اور پیر کے ٹخنے میں کجی ہے۔ (ابن ابی شیبہ ایضاً ،،)

☆ مجاہد کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ منہدم کیا تو میں آیا دیکھوں کہ جو بات کعبہ منہدم کرنے والے کے بارے میں منقول ہے وہ پائی جا رہی ہے یا نہیں، لیکن ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی۔

۱۳۹۴-حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ اس گھر (خانہ کعبہ) کا کثرت سے طواف کیا کرو، کیوں کہ میں ایک آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو گنجا ہے، کان چھوٹے چھوٹے ہیں، پنڈلیاں باریک ہیں، وہ پھاوڑے سے اس کو منہدم کر رہا ہے۔ (ایضاً ،، ،،)

۱۳۹۵-ابوعتبہ مولیٰ حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ مصر کی بربادی تب ہوگی جب

www.RaddeShakeeliyat.com

چار کمانوں سے اس پر تیر برسائے جائیں گے: ترکوں کی کمان سے، رومیوں کی کمان سے، حبشیوں کی کمان سے اور اہلِ اندلس کی کمان سے۔

۱۳۹۶- عُبید بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہم لوگوں سے معلوم کیا کہ تمہارے اور وسیم (۱) کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا ایک برید کی انتہاء پر ہے۔ فرمایا اندلس کے لوگ ضرور مصر آئیں گے اور تم سے اسی جگہ جنگ کریں گے۔

☆حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے پاس اندلس کے لوگ آئیں گے اور "وسیم" میں تم سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ گھوڑے خون میں اپنے پیٹ کے نچلے حصہ تک ڈوب جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے۔

۷۵- اہل حبشہ کا نکلنا

۱۳۹۷- عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے موسم حج میں کھڑے ہو کر خطاب کیا اور فرمایا اہل یمن! دونوں ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو: ان میں سے ایک یہ ہے کہ حبشی نکلیں گے اور میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔

۱۳۹۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ حبشی ایک مرتبہ نکلیں گے تو بیت اللہ تک پہنچ جائیں گے۔ پھر اہلِ شام ان سے مقابلے کے لیے نکلیں گے تو دیکھیں گے کہ حبشی پورے علاقے میں بچھے ہوئے ہیں۔ چناں چہ حبشیوں کو وادی بنوعلی میں قتل کریں گے۔ یہ وادی مدینہ منورہ کے نزدیک ہے یہاں تک کہ ایک حبشی محض ایک چادر کے عوض بیچا جائے گا۔

☆انہی سے دوسری سند سے روایت ہے کہ حبشی خانہ کعبہ کو منہدم کر دیں گے اور مقامِ ابراہیم کو اٹھا لیں گے، اسی وقت انہیں پکڑ لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دیں گے۔

۱۳۹۹- ابوعریان بن ہیثم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عمروؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ حبشی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد نکلیں گے۔ حضرت عیسیٰ ایک دستہ بھیجیں گے تو حبشی شکست کھا جائیں گے۔

۱۴۰۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اہل حبشہ آئیں گے اور

(۱) وسیم: جنوبی مصر میں ایک بستی ہے۔

بیت اللہ کو اس طرح اجاڑ دیں گے کہ پھر کبھی آباد نہ ہوگا، یہی لوگ اس کا خزانہ بھی نکالیں گے۔

۱۴۰۱- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کو اہل حبشہ میں سے دو چھوٹی پنڈلیوں والا شخص ویران کرے گا۔

۱۴۰۲- انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجے کو جس کے کان چھوٹے چھوٹے ہیں، پیر کا اگلا حصہ قریب اور پچھلا دور ہے، وہ کعبہ کی چھت پر ہے اور اس پر کلہاڑا مار رہا ہے۔

۱۴۰۳- انہی سے روایت ہے کہ اہلِ حبشہ میں سے دونوں باریک پنڈلیوں والا خانہ کعبہ کو ویران کرے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، ص ۶۱/۲، ۶۰)

۱۴۰۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ خانہ کعبہ دو مرتبہ منہدم کیا جائے گا اور تیسری مرتبہ حجر اسود کو آسمان پر اٹھا لیا جائے گا۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۶۱)

۱۴۰۵- انہی سے روایت ہے کہ گویا میں باریک پنڈلیوں والے ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں جو خانہ کعبہ کے اوپر پھاوڑا لیے بیٹھا، اسے منہدم کر رہا ہے۔

۱۴۰۶- کعب احبار سے روایت ہے کہ بیت اللہ کو حبشی شخص ضرور اجاڑے گا، مقامِ ابراہیم کو بھی لے لے گا۔ پھر ان کو وہیں پکڑ کر اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیں گے۔

۱۴۰۷- ابو قبیل سے روایت ہے کہ ایک روز محدث وردان گورنر مصر: مسلمہ بن مخلد کے پاس سے نکل کر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس سے جلدی سے گزرے تو انہوں نے آواز دی اور پوچھا ابوعبید کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا کہ گورنر مصر نے مجھے "منفا" کے لیے بھیجا ہے، تاکہ فرعون کا خزانہ ان کے پاس لے جاؤں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا واپس جاؤ اور گورنر سے میرا اسلام کہنے کے بعد کہو کہ فرعون کا خزانہ آپ کو مل سکتا ہے نہ آپ کے ساتھیوں کو بلکہ وہ تو اہل حبشہ کے ہاتھ لگے گا جو "فسطاط" کے ارادے سے کشتیوں پر سوار آئیں گے۔ وہ سفر کے دوران "منفا" اتریں گے تو اللہ تعالیٰ فرعون کا خزانہ ان کے لیے ظاہر کر دیں گے، لہٰذا جتنا چاہیں گے اس میں لے لیں گے اور کہیں گے کہ اس سے بہتر مالِ غنیمت کی ہم کو تلاش نہیں، چناں چہ وہیں سے لوٹ جائیں گے، مسلمان ان کے پیچھے نکلیں گے اور نشاناتِ قدم پر چلتے ہوئے ان کو پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل حبشہ کو شکست سے دوچار کریں گے، مسلمان انہیں قتل بھی کریں گے اور گرفتار بھی۔ یہاں تک کہ اس روز ایک حبشی آدمی ایک کمبل میں بیچ دیا جائے گا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۴۰۸-بکر بن سوادہ، مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

۱۴۰۹-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ مقام ''وسیم'' میں تمہاری اور اہلِ اندلس کی جنگ ہوگی، پھر شام سے تمہارے پاس کمک آئے گی۔ جیسے ہی اہلِ شام کا پہلا دستہ اترے گا، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو شکست دے دیں گے اور مسلمان انہیں مقام ''لوبیہ'' تک قتل کرتے جائیں گے، پھر لوٹ آئیں گے۔ اس کے بعد تین ہزار کے ساتھ حبشی آئیں گے جن کا امیر ''اسبس'' ہوگا۔ ان سے تم اور اہلِ شام مل کر جنگ کرو گے، اللہ تعالیٰ انہیں بھی شکست سے دوچار کریں گے۔ پھر تم لوگ قبطیوں کے پاس جا کر ان سے کہو گے کہ تم نے ہمارے دشمن کی مدد کیوں کی؟ وہ کہیں گے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھ یہ کیا، ہماری طاقت ختم کردی اور کوئی ہتھیار ہمارے لیے نہ چھوڑا، جب کہ تمام انسانوں میں تم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہو۔ اس پر مسلمان قبطیوں سے در گزر کریں گے۔

۱۴۱۰-انہی سے دوسری سند سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

۱۴۱۱-انہی سے روایت ہے کہ اندلس میں مسلمانوں کا ایک دشمن ہے۔ یہ حدیث ذی عرف ہے جو کہ لمبی حدیث ہے اور اسے میں نے رومیوں کے تذکرے کے ضمن میں درج کر دیا ہے۔ (دیکھئے: ۱۳۳۰)

۱۴۱۲-انہی سے روایت ہے کہ تم سے اہلِ اندلس مقام وسیم میں جنگ کریں گے، پھر شام کی طرف سے تمہارے پاس کمک آئے گی، چناں چہ اللہ تعالیٰ اہلِ اندلس کو شکست دے دیں گے۔

۱۴۱۳-عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا وہ لوگ تم سے مقام وسیم پر جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے، اس کے دوسرے سال اہلِ حبشہ آئیں گے۔

۱۴۱۴-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حبشی تین ہزار کے ساتھ آئیں گے، ان کا امیر ''اسبس'' نامی ایک شخص ہوگا۔ تم اور اہلِ شام ان سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے۔

۱۴۱۵-انہی سے روایت ہے کہ یہی لوگ شہر ''منف'' سے فرعون کا خزانہ نکالیں گے۔ پھر مسلمان جائیں گے اور ان سے جنگ کر کے وہ خزانہ بطور مالِ غنیمت لے لیں گے، یہاں تک کہ حبشی ایک کمبل میں بکے گا۔

۱۴۱۶-لیث بن سعدؒ اور ابن لہیعہ سے روایت ہے کہ اہلِ اندلس کو ایک عجمی بادشاہ لے کر

روانہ ہوگا جس کو ''ذوعرف'' کہا جاتا ہے۔ وہ اندلس اور مغرب سے مسلمانوں کو جلاوطن کردے گا۔ یہاں تک کہ اس سے اہلِ مصر جنگ کریں گے اور اللہ تعالیٰ اسے شکست دیں گے، پھر شکست کے بعد وہ اسلام قبول کر لے گا۔

۱۴۱۷-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ قریب ہے کہ قنطورا بن کرکرا کی نسل کے لوگ نکلیں اور اہلِ خراسان کو زبردستی ساتھ لے کر چلیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے ''اِبلہ'' کے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔ (۱) پھر اہلِ بصرہ کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ یا پھر بصرہ ہمارے لیے خالی کردو۔ چناں چہ اہلِ بصرہ میں سے ایک تہائی تعداد ان کے ساتھ مل جائے گی، ایک تہائی بدوؤں کے ساتھ چلی جائے گی اور ایک تہائی ملک شام چلی جائے گی۔

۱۴۱۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک کردیں گے تو اچانک لوگوں کو ایک چیخ سنائی دے گی کہ باریک پنڈلیوں والے نے بیت اللہ کے ارادے سے حملہ کر دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سو افراد پر مشتمل یا سات سو اور آٹھ سو کے درمیان افراد مشتمل لشکر بھیجیں گے۔ جب یہ لوگ راستے میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد انسانوں کا تلچھٹ رہ جائے گا جو جانوروں کی طرح بدکاری کرتے پھریں گے۔ تو قیامت کی مثال اس شخص کی ہے جو گھوڑی کے اردگرد اس انتظار میں گھومے کہ اب بچہ دینے والی ہے۔ تو جو میری اس بات کے بعد یا اس علم کے بعد بھی تکلف کرے تو وہی تکلف کرنے والا ہے (یہ روایت وضاحت کے ساتھ صفحہ: ۳۵۷ پر گذر چکی ہے)

۱۴۱۹-حضرت حارث بن مالک بن برصاءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا مکہ مکرمہ کو آج کے بعد قیامت تک کبھی فتح نہ کیا جا سکے گا۔ (معجم طبرانی ۳/۲۹۱ و دلائل بیہقی، ۵/۷۵، مسند احمد، ۳/۴۱۲، سنن ترمذی ۱/۱۶۱۱، مستدرک حاکم، ۳/۶۲۷)

۱۴۲۰-مجاہد سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے خانہ کعبہ کو شہید کیا تو ہم تین روز تک منیٰ نکل جاتے تھے مبادا کوئی عذاب نہ نازل ہو جائے۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۶۰)

۱۴۲۱-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ گویا میں ایک حبشی کو جس کے کان چھوٹے چھوٹے اور پنڈلیاں باریک ہیں، دیکھ رہا ہوں کہ وہ پھاوڑا لیے خانہ کعبہ کے اوپر بیٹھا ہوا اسے منہدم کر رہا ہے۔

(۱) ابلہ: بصرہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۷۶-تُرک

۱۴۲۲-کعب احبار سے روایت ہے کہ ترک شہر ''آمد''(۱) میں ٹھہریں گے اور دجلہ وفرات کا پانی پئیں گے۔ پورے جزیرۂ عرب میں فساد مچاتے ہوئے پھریں گے، جب کہ مسلمان حیرت زدہ ان کا کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ ان پر تند وتیز برفانی ہوا اور جما ہوا برف بھیجیں گے تو وہ بالکل خاموش ہو جائیں گے (یعنی مر جائیں گے) جب انہیں کچھ روز اسی طرح ہو جائیں گے تو امیر مسلمین کھڑا ہو کر خطاب کرے گا اور کہے گا مسلمانو! کیا ایسے لوگ نہیں ہیں جو اپنی جان اللہ کو ہبہ کریں اور دیکھیں کہ ترکوں نے کیا کچھ کر رکھا ہے؟ اس کی آواز پر دس شہ سوار لبیک کہیں گے اور دریا پار کر کے ترکوں کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ بالکل خاموش ہیں۔ لہٰذا یہ کہتے ہوئے واپس ہو جائیں گے کہ اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا اور تمہاری ان سے حفاظت کر دی۔

☆انہی سے روایت ہے کہ ترک ضرور بالضرور جزیرۂ عرب آئیں گے اور اپنے گھوڑوں کو دریائے فرات سے پانی پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کر دیں گے جس سے سب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک آدمی زندہ بچے گا۔

☆ابوحلیمہ غنوی سے روایت ہے کہ ترک جزیرہ کے ٹیلوں پر ٹھہریں گے اور ہر مالدار کی عورتوں کو قیدی بنائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پازیب کی سفیدی دیکھے گا، مگر اس کا دفاع نہ کر سکے گا۔

☆حکم بن عتبہ سے روایت ہے کہ جب ترک نکلیں گے تو دریائے فرات سے پہلے کوئی چیز جو ان کی جنگوں کو دیکھ چکی ہوگی، انہیں روک نہ سکے گی۔ اس وقت قیس غیلان کے لوگ گھوڑوں پر سوار ان کا مقابلہ کریں گے اور انھیں نیست ونابود کر دیں گے۔ اس کے بعد ترکوں کا کوئی نشان نہ رہے گا۔

☆مکحول شامی نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ترک دو مرتبہ نکلیں گے: ایک مرتبہ کے خروج میں آذربائیجان کی بربادی ہوگی اور ایک مرتبہ الجزیرہ میں نکلیں گے اور پردہ نشین عورتوں کے ساتھ بدکاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی نصرت کریں گے، پھر ترکوں کا بڑے پیمانے پر ذبح اور قتل ہوگا، اس کے بعد ترک پھر نہ اٹھ سکیں گے۔

☆بصرہ کے معروف عابد وزاہد سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے سنا وہ فرما رہے تھے قریب ہے کہ قنطورا کی نسل کے لوگ

(۱) آمد: دریائے دجلہ کے ساحل پر ایک شہر ہے جو آج کل ترکی میں ہے۔

خراسان اور سجستان کے رہنے والے تم پر زبردست حملہ کریں، یہاں تک کہ اپنے گھوڑے ''ابلہ'' کے کھجوروں میں باندھیں۔ پھر اہل بصرہ کو کہلا بھیجیں گے کہ یا تو اپنا علاقہ ہمارے لیے خالی کر دو، ورنہ ہم تم پر حملہ کر رہے ہیں تو اہل بصرہ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک گروہ عربوں کے ساتھ مل جائے گا، دوسرا ملک شام چلا جائے گا اور تیسرا اپنے دشمن کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ روئے زمین پر احمقوں اور نادانوں کی امارت وحکومت ہوگی۔

☆حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک زمین ہے جس کو بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے، وہاں کے باشندوں کے ارادے سے بنو قنطورا آئیں گے اور دریائے دجلہ پر ٹھہریں گے۔ اس دریا کے پاس کھجور کے درخت بکثرت ہوں گے۔ لوگوں کی اس بابت تین جماعتیں ہو جائیں گی: ایک جماعت اپنی اصل (عربوں) کے ساتھ جا ملے گی یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے، دوسری جماعت اپنی جان کی حفاظت کی غرض سے کفر اختیار کر لے گی اور تیسری جماعت اپنے بچوں کو پیٹھ پر اٹھائے، ترکوں سے جنگ کرے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں فتح نصیب کریں گے۔

☆حضرت ابوقلابہؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک جماعت وہیں ٹھہرے گی، دوسری اپنے آباء واجداد کے پاس یعنی شیح وقیصوم کے اگنے کی جگہوں میں چلی جائے گی (شیح اور قیصوم پودوں کے نام ہیں)، جب کہ تیسری جماعت ملکِ شام چلی جائے گی۔ یہ لوگ سب سے اچھے ہوں گے۔

۱۴۲۳-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ان کی آنکھیں گھونگھے کی طرح اور چہرے ڈھال کی مانند (چپٹے) ہوں گے۔ ان کی ایک جنگ دریائے دجلہ وفرات کے درمیان ہوگی، دوسری ''مرج حمار'' میں اور تیسری دریائے دجلہ پر۔ یہاں تک کہدن کے ابتدائی حصہ میں ملک شام کے لیے دجلہ پار ہونے کی اجرت ایک سو دینار ہوگی جو کہ دن کے آخر میں بڑھ جائے گی۔

☆حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا فرماتے ہوئے کہ میری امت ہانکیں گے چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے، ان کے چہرے ڈھال کے جیسے ہوں گے۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ میری امت کے لوگوں کو جزیرۂ عرب میں پہنچا دیں گے۔ پہلے حملہ میں جو بھاگ نکلے گا وہ بچ جائے گا۔ دوسرے میں کچھ لوگ بچ جائیں گے اور کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری جنگ میں نیست ونابود کر دیے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ لوگ اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجد کے کھمبوں سے باندھیں گے۔ اس

www.RaddeShakeeliyat.com

حدیث کے سننے کے بعد حضرت بریدہ ہمیشہ اپنے ساتھ دو یا تین اونٹ نیز دیگر سامانِ سفر رکھتے تھے، تاکہ ترکوں کے تعلق سے سنی ہوئی بات کے پیش آنے پر بھاگ سکیں۔ (سنن ابوداؤد ر۴۳۰۵، مسند احمد ۵/۳۴۸، مستدرک حاکم ۴/۴۷۴، مسند بزار، ۷/۳۱۱)

۱۴۲۴- عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قریب ہے کہ بنو قنطورا تمہیں سرزمینِ عراق سے نکال دیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا پھر ہم عراق واپس آجائیں گے؟ فرمایا کیا تمہیں اس کی خواہش ہے؟ میں نے کہا بیشک۔ فرمایا ہاں! پھر عراق میں لوگ سکون کی زندگی بسر کریں گے۔

۱۴۲۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا خوں ریز جنگیں پانچ ہیں: ان میں سے دو ہو چکیں، جب کہ تین اس امت میں برپا ہونا باقی ہیں: ترکوں کی جنگ، رومیوں کی جنگ اور دجال کی جنگ۔ دجال کی جنگ کے بعد پھر کوئی جنگ نہ ہوگی۔

۱۴۲۶- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال اسّی ہزار کے ساتھ "جور اور کرمان" میں ضرور اترے گا۔ ان کے چہرے جیسے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوڈھال ہوں۔ یہ لوگ جبہ پہنیں گے اور رواں دار جوتے استعمال کریں گے۔ (۱- مسند احمد، ۲/۳۳۷، مجمع الزوائد، ۷/۳۴۵)

۱۴۲۷- حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان چپٹی ناک والوں کو چھوڑ دو، جب تک یہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔

۱۴۲۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ ترک ضرور نکلیں گے، انہیں مقام "قطیعہ" سے پہلے کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی، پھر انہی میں اللہ کی طرف سے ذبح اعظم واقع ہوگا۔

۱۴۲۹- حضرت حذیفہؓ نے اہلِ کوفہ سے فرمایا تمہیں کوفہ سے وہ لوگ نکال دیں گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹی ہوگی جیسے ان کے چہرے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں۔ یہ لوگ رواں دار جوتے پہنیں گے۔ اپنے گھوڑے مقام "جوخا" کے کھجوروں سے باندھیں گے اور فرات کے دہانے سے پانی پئیں گے۔

۱۴۳۰- حضرت معاویہؓ نے فرمایا لوگو! چپٹی ناک والوں کو چھوڑ دو جب تک یہ تمہیں چھوڑے ہیں، کیوں کہ یہ جلد ہی نکلیں گے اور دریائے فرات تک پہنچ جائیں گے۔ اس سے ان کے لشکر کا پہلا دستہ پانی پئے گا۔ پھر جب آخری دستہ وہاں آئے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی رہا ہے۔

۱۴۳۱- سلامہ بن ملیح ضبیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے

پاس آئے تو انہوں نے معلوم کیا تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ ہم نے کہا اہلِ عراق سے۔ فرمایا اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ خراسان اور سجستان سے قنطورا کی نسل کے لوگ تم پر زبردست حملہ کریں گے یہاں تک کہ وہ مقام ابلہ میں ٹھہریں گے اور وہاں کھجور کے ہر درخت سے اپنا گھوڑا باندھیں گے۔ اس کے بعد اہل بصرہ کو کہلا بھیجیں گے کہ یا تو تم لوگ ہمارے علاقے سے نکل جاؤ، ورنہ ہم تمہارے پاس آرہے ہیں۔ فرمایا لوگ تین حصوں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک حصہ کوفہ چلا جائے گا، دوسرا حجاز اور عرب کے بادیہ اور قبائلی علاقے میں چلا جائے گا۔ پھر وہ بصرہ میں داخل ہوں گے جہاں ایک سال قیام کریں گے۔ پھر اہلِ کوفہ کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو تم ہمارے علاقے سے کوچ کر جاؤ، ورنہ ہم تمہارے یہاں آرہے ہیں۔ اہل کوفہ بھی تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے: ایک گروہ ملک شام چلا جائے گا، دوسرا حجاز اور تیسرا عرب کے بادیہ میں چلا جائے گا۔ عراق ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو نہ وہاں کوئی قفیز پیمانہ ملے گا اور نہ ہی درہم۔ ایسا تب ہوگا جب نوعمر لڑکوں کی حکومت ہوگی۔ تین مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ ایسا ضرور ہوگا۔

۱۴۳۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ترکوں سے جنگ کرو جن کے چہرے سرخ، آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹی ہوں گی جیسے ان کے چہرے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں۔ (صحیح بخاری، ۴/۵۲، سنن ابوداود ر۴۳۰۴)

۱۴۳۳- انہی سے روایت ہے کہ زمین کا علاقہ جو سب سے پہلے لپیٹ دیا جائے گا، وہ عربوں کا خطہ ہے ایسے لوگوں کے لیے جن کے چہرے سرخ ہوں گے جیسے وہ تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں۔

☆ حضرت عمرؓ مسلمانوں سے فرماتے تھے کہ تمہیں ان کے چہرے ڈھال کی طرح اور آنکھیں گھونگھے کی مانند نظر آئیں گی۔ تم انہیں چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔

۱۴۳۴- ابن ذی کلاع سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ کے پاس تھے کہ آرمینیا کے گورنر کی طرف سے انہیں ایک خط ملا جسے پڑھ کر وہ ناراض ہو گئے اور اپنے میر منشی کو بلا کر اس سے یہ جواب لکھوایا کہ تم یہ لکھتے ہو کہ ترکوں نے تمہارے علاقے کے مضافاتی خطہ پر یورش کی اور وہاں سے مال و متاع لوٹ لیا ہے، پھر میں نے ان کو تلاش کرنے کے لیے بہت سے آدمی بھیجے جنہوں نے ان سے وہ مال واپس لے لیا۔ تمہاری ماں تمہیں برباد کرے پھر تم ایسا مت کرنا، نہ انہیں کسی وجہ سے چھیڑنا اور نہ ان سے کوئی چیز چھیننا، کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ لوگ

www.RaddeShakeeliyat.com

"منابتِ شیح" تک ہمارا پیچھا کریں گے۔

۱۴۳۵-کئی ایک صحابہ کرام سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رومی جنگ عظیم کے لیے نکلیں گے ان کے ساتھ ترک، برجان اور صقالبہ بھی ہوں گے۔

۱۴۳۶-حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ سنگین معرکے تین ہیں: ان میں سے دو ہو چکے، اب ایک ہی رہ گیا ہے یعنی جزیرۂ عرب میں ترکوں کا معرکہ۔

۱۴۳۷-مکحول شامی نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ترک دو مرتبہ نکلیں گے: ایک مرتبہ میں وہ آذربائیجان کو برباد کردیں گے اور دوسری مرتبہ وہ ساحلِ فرات تک آجائیں گے اور اس سے منہ لگا کر پانی پئیں گے۔

۱۴۳۸-کعب احبار سے روایت ہے کہ ترک دریائے فرات سے منہ لگا کر پانی پئیں گے۔ میں زرد رنگ کی عورتوں کو گویا دیکھ رہا ہوں جو دریائے فرات پر تالیاں بجا رہی ہیں۔

۱۴۳۹-مکحول شامی نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ ان کے چوپایوں پر موت مسلط کردیں گے لہٰذا وہ پیدل چلیں گے، انہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر سنگین ذبح وقتل رونما ہوگا۔ اس کے بعد پھر ترکوں کا کچھ نہ رہ جائے گا۔

۱۴۴۰-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ترک کان کٹے عجمی گھوڑوں پر سوار آرہے ہیں، یہاں تک کہ انہیں دریائے فرات کے ساحل پر باندھ دیں گے۔

☆عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا قریب ہے کہ بنو قنطورا تم لوگوں کو عراق سے نکال دیں۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا پھر ہم واپس آجائیں گے؟ فرمایا کیا عراق تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے؟ پھر فرمایا کہ تم واپس آؤ گے اور وہاں سکون واطمینان سے زندگی بسر کرو گے۔

۱۴۴۱-حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی ایک علامت یہ ہوگی کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے چہرے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی ڈھال کی مانند ہوں گے اور یہ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے روئیں دار ہوں گے۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ ہم نے پہلی قوم کو دیکھ لیا ہے جو کہ ترک ہیں، نیز دوسری قوم کو بھی جو کہ کرد ہیں۔

☆حسن بصری نے مزید کہا کہ جب تم علاماتِ قیامت کا تذکرہ کرو تو اس طرح کرو کہ گویا انہیں دیکھ رہے ہو۔ (صحیح بخاری، ۶/۶۰۴، سنن ابن ماجہ/۴۰۹۸، مسند احمد، ۵/۷۰)

۱۴۴۲-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ عنقریب اہلِ عراق کے پاس نہ کوئی درہم آئے گا

اور نہ قفیز، اسے ان سے عجمی روک دیں گے۔ نیز قریب ہے کہ اہلِ شام کے پاس نہ کوئی دینار آئے اور نہ مُد، اسے ان سے رومی روک دیں گے۔

۱۴۴۳-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہیں اپنی اس زمین سے نکل کر جزیرۂ عرب یعنی منابتِ شیح جانا پڑے گا۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں یہاں سے کون نکالے گا؟ فرمایا دشمن۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۷۴)

۱۴۴۴-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم جنگ کرو ان لوگوں سے جن کے جوتے روئیں دار ہوں گے۔

۱۴۴۵-انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو جن کی ناک چپٹی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور چہرے تہ بہ تہ چمڑا چڑھائی ہوئی ڈھال کی مانند۔

۷۷-فتنوں کے لیے بیان کردہ سال، مہینے اور دن

۱۴۴۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ عربوں کی چکی ان کے نبی ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس سال بعد گھومے گی، اس کے بعد فتنے ہوں گے (یعنی ایک سو پچیس سال بعد ان کی شوکت جاتی رہے گی)

۱۴۴۷-ابو عوامؒ سے بھی ان کی سند سے یہی مضمون منقول ہے۔

۱۴۴۸-حضرت مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر امت کی ایک مقررہ مدت ہوتی ہے اور میری امت کے لیے ایک سو سال کی مدت ہے۔ جب میری امت کو سو سال ہو جائیں گے تو وہ چیز ہوگی جس کا اس سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۷/۲۵۷، مسند ابو یعلی/۴۵۵۰)

☆حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اس امت کی حکومت وشوکت ایک سو سٹرسٹھ سال اور اکتیس دن رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر دنیا کی محبت اور موت سے نفرت مسلط کردیں گے۔

۱۴۴۹-حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سے قیامت برپا ہونے تک فتنے چار ہوں گے: پہلا پانچ سال رہے گا، دوسرا بیس سال، تیسرا بھی بیس سال اور چوتھا فتنہ دجال ہوگا۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۴۵۰-حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی۔لوگوں نے جب حساب لگایا تو یہ حضرت علیؓ کی امارت پر پورے ہو رہے تھے۔

۱۴۵۱-ابوامیہ کلبی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنے کے بعد جب لوگوں میں اختلاف شدید ہو گیا تو ہم ایک بڑے بوڑھے کے پاس آئے جس کی بھنویں آنکھوں پر گر چکی تھیں اور اس نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا۔ہم نے کہا آپ ہمیں اس زمانے کے بارے میں بتایئے تو کہا کہ امر حکومت بنوامیہ کے ایک شخص کے ہاتھ میں چلا جائے گا جو بائیس سال حکومت کر کے وفات پا جائے گا۔اس کے بعد چند ہی سالوں میں یکے بعد دیگرے متعدد خلفاء کی موت ہو گی۔پھر ایک ایسا آدمی خلیفہ ہو گا جس کی نشانی اس کی آنکھ میں ہو گی۔(ہشام بن عبدالملک) وہ اتنا زیادہ مال جمع کرے گا جتنا کسی نے جمع نہ کیا ہو گا۔وہ انیس سال سے کچھ زیادہ زندہ رہے گا پھر مر جائے گا۔

۱۴۵۲-معاویہ بن صالح سے روایت ہے کہ مجھ سے بعض مشائخ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت پر ایک سو پچیس سال گزر جائیں تو فتنے اور جنگیں اور وہ کچھ ہو گا جس کا تذکرہ آخری زمانے کے بارے میں کیا جاتا ہے۔

۱۴۵۳-کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ کے بعد ایک شخص حاکم ہو گا جس کی مدت اتنی ہو گی جتنی عورت کے استقرار حمل، وضع حمل، دودھ چھڑانے اور بچے کے بڑے ہونے کی ہوتی ہے۔پھر دوسرا بادشاہ ہو گا جو کچھ زیادہ دن نہ رہے گا کہ وفات ہو جائے گی۔اس کے بعد علاقۂ تیماء کا ایک شخص حاکم بنے گا جس کا وقتِ اقتدار آ چکا وہ اور اس کی اولاد پچاس سال تک حکومت کریں گے۔

☆محدث تبیع سے روایت ہے کہ بنوامیہ کے آخری خلیفہ کی حکومت پورے دو سال نہ رہے گی، بلکہ اٹھارہ ماہ سے آگے نہ بڑھے گی۔

۱۴۵۴-حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا ایک سو پچیس سال کے بعد عربوں کے لیے ہلاکت ہو گی۔

۱۴۵۵-محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت ۹۷ یا ننانوے میں بکھر جائے گی اور مہدی سنہ ۲۰۰ھ میں کھڑے ہوں گے۔

۱۴۵۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو عباس کی حکومت نو سو مہینے رہے گی۔

۱۴۵۷-ابو جلد سے روایت ہے کہ دو آدمی بادشاہ ہوں گے، بنوہاشم میں سے ایک شخص اور

اس کی اولاد بہتر سال تک۔

۱۴۵۸-حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہدی سات سال، آٹھ سال یا نو سال حکومت کریں گے۔

۱۴۵۹-محدث صباح سے روایت ہے کہ وہ انتالیس سال رہیں گے اور بنوہاشم ستر سال، جب کہ رودس اور ہاشمی خلیفہ کی بربادی کے درمیان ستر سال کا عرصہ ہو گا۔

☆ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت دانیال سے یہ پڑھا ہے کہ اس امت کا معاملہ اس کے نبی ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک دو سو چوہتر سال رہے گا۔ان میں سے اسی سال کا زمانہ بنوامیہ کے لیے، پھر متسلطین (بزور طاقت قبضہ کرنے والے) جو کہ بارہ ہوں گے سو سال حکومت کریں گے اور جابر و ظالم حکمران چالیس سال تک۔سات سال لوگ اس طرح رہیں گے کہ کسی ایک کی حکومت نہ رہے گی، پھر سات سال دجال کا خروج رہے گا۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلیں گے تو وہ چالیس سال حکومت کریں گے۔

۱۴۶۰-ابوحمزہ نضر بن شمیط سے روایت ہے کہ جس وقت سے حق وصول کر کے صاحبِ حق کو دیا جائے گا ایک ہزار تین سو پینتیس دن ہوں گے۔ایک ہزار دو سو پچانوے دن ایسے ہوں گے کہ ان میں صبر کرنے والوں کے لیے بڑی خوش خبری ہے۔اس مدت میں بلاء و آفت گھیر لے گی تاج والے امیر کو، پھر خشکی کے حاکم کو، پھر اس کو جو ان دونوں کے بیچ ہو گا۔صدقہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمزہ سے عرض کیا کہ آپ نے بیان کردہ مدت میں سے چالیس سال کم کیوں کر دیے؟ فرمایا ان سالوں میں زلزلہ آئے گا، پتھروں کی بارش ہو گی اور لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔اس کے بعد انصاف پسند خلیفہ ہو گا، پھر ایک منصف خلیفہ ہو گا، پھر ایک انصاف پرور خلیفہ ہو گا۔یہ سب بیس سے کچھ زیادہ سال تک حکومت کریں گے۔پھر پندرہ سال تک ایک اور انصاف پسند خلیفہ وامیر ہو گا۔

۱۴۶۱-حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نیک لوگوں کی وفات کے بعد برے لوگ ایک سو بیس سال رہیں گے، لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ اس کا آغاز کب سے ہو گا۔

۱۴۶۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ موالی وممالیک میں سے ایک شخص "مرو" میں نکلے گا جو بنوہاشم کے ایک شخص کی خلافت کی دعوت دے گا، اس کا نام عبداللہ ہو گا۔اس کی حکومت چار سال رہے گی پھر وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۱۴۶۳-یزید بن ابوحبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفیانی کا خروج

www.RaddeShakeeliyat.com

۳۷ھ میں ہوگا۔ اس کی حکومت اٹھائیس ماہ رہے گی اور اگر وہ ۳۹ھ میں نکلا تو اس کی حکومت نو ماہ رہے گی۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے یہ فرمایا تھا کہ اگر سفیانی کا خروج ۳۷ھ سے ہوگا۔

۱۴۶۴-محدث ابن ہارون کا بیان ہے کہ میں نے نوف کلاعی سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ تو یہ فرماتے ہیں کہ ستر کے بعد لوگ تھوڑے ہی دن رہیں گے تو انہوں نے کہا کہ میں تو یہ پاتا ہوں کہ اس کے بعد عرصۂ دراز تک لوگ رہیں گے۔

۱۴۶۵-حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میری امت میرے رب کے یہاں اس سے عاجز نہ ہوگی کہ اسے نصف یوم کی مہلت دے دی جائے۔ حضرت سعد نے فرمایا نصف یوم سے پانچ سو سال مراد ہیں۔

۱۴۶۶-کعب احبار سے روایت ہے کہ تمہارے اوپر فتنہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح آپڑے گا۔ نہ اس میں مشرق کا آدمی محفوظ رہے گا نہ مغرب کا سوائے اس کے جو جبل لبنان اور سمندر کے درمیانی حصہ میں چلا جائے تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ محفوظ رہے گا۔ ایسا تب ہوگا جب میرا یہ گھر جل جائے، چناں چہ ان کا گھر ایک سو بائیس ۱۲۲ھ میں جل گیا تھا۔

۱۴۶۷-حضرت عبداللہ بن بُسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتحِ قسطنطنیہ اور دجال کے نکلنے کے درمیان سات سال کا عرصہ رہے گا۔

۱۴۶۸-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا چوتھا فتنہ اٹھارہ سال تک رہے گا، اس کے بعد دریائے فرات کا پانی ہٹے گا اور وہاں سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا جس کے لیے لوگوں میں اتنی سنگین جنگ ہوگی کہ ہر نو میں سے سات افراد مار دیے جائیں گے۔

۱۴۶۹-بجیر بن سعد سے روایت ہے کہ ایک فتنہ ''صیدا'' سے شام کے بالائی علاقوں تک جائے گا جہاں چار سال تک رہے گا۔

۱۴۷۰-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی شوکت پینتیس، چھتیس یا سینتیس سال میں ختم ہو جائے گی۔ پھر اگر لوگ ہلاک ہوئے تو دوسرے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوں گے اور اگر پورا ہوا تو ستر سال۔ حضراتِ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! ستر سال گزشتہ سالوں کے ساتھ مراد ہیں یا باقی ماندہ؟ فرمایا باقی ماندہ۔ (سنن ابوداؤد ۲/۴۲۵۴، مسند احمد ۳/۳۹۳)

۱۴۷۱-حضرت عبداللہ بن سلام نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ نے مجھ سے ایک بہترین زمین خریدنے کے لیے مشورہ کیا تھا تو میں نے آپ کو منع کر دیا تھا، لیکن اگر آپ کو ضرورت ہو تو اب اسے خرید لیجیے، کیوں کہ چالیس سال کے آخر میں صلح ہوگی اور جماعت متحد ہوگی۔

۱۴۷۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی چکی پینتیس سال تک گردش میں رہے گی (اسلام کی شوکت قائم رہے گی) پھر اگر لوگ ہلاک ہوئے تو دوسرے ہلاک ہونے والوں کی راہ پر اور اگر زندہ رہ گئے ستر سال اس کے پہلے یا فرمایا اس کے بعد۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ نہیں ستر سال اس کے بعد ہی فرمایا تھا۔

۱۴۷۳-ابراہیم بن عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ ۶۷ھ میں مہنگائی ہوگی، ۶۸ھ میں بہ کثرت اموات، ۶۹ھ میں اختلافات پیدا ہوں گے اور ۱۷۰ھ میں ان سے حکومت چھین لی جائے گی۔ پھر ایک سو ستر کے بعد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو حکومت دی جائے گی، تب خراج کمزور ہو جائے گا، پھل کم پیدا ہوں گے اور لوگ تجارت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس زمانے کے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ان کے ساتھ ہوگی۔

۱۴۷۴-حضرت جبیر بن نفیر نے عرض کیا اللہ کے رسول! آئندہ ہونے والی چیزوں کی بابت ہمیں بتائیے تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے نبی کی وفات کے چند ہی سالوں بعد اختلاف پیدا ہوگا۔ ایک سو تینتیس میں بردبار و سنجیدہ انسان کو اپنے لڑکے سے خوشی نہ ہوگی، ایک سو پچاس میں زندیق بہت ہو جائیں گے، ایک سو ساٹھ میں تم لوگ دو سال کے لیے غلہ کا ذخیرہ کر لینا، ایک سو چھیاسٹھ میں اپنی حفاظت کرنا، ایک سو نوے میں سلاطین وملوک سے ان کی سلطنتیں چھین لی جائیں گے، اسّی سے نوے تک نافرمانی کرنے والوں پر بڑی آفت ومصیبت آئے گی، ایک سو بہتر میں پتھروں کی بارش، زمین میں دھنسایا جانا، صورتوں کا مسخ کیا جانا اور برائیوں کو فروغ ہوگا اور دو سو میں خاتمہ ہوگا۔ لوگوں پر جب کہ وہ بازاروں میں ہوں گے، عذاب اچانک آجائے گا۔

۱۴۷۵-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ میں اختلاف میرے پچیس سال بعد ہوگا، لہٰذا ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ ایک سو پچیس میں شدید بھوک مری ہوگی اور بنی امیہ اپنے ہی خلیفہ کو قتل کر دیں گے، ایک سو تینتیس میں تم میں سے کسی کا کتے کے پلے کو پالنا اولاد پالنے سے بہتر ہوگا، ایک سو پچاس میں زندیق وملحدین ظاہر ہوں گے اور ایک سو ساٹھ میں

www.RaddeShakeeliyat.com

ایک یا دو سال کے لیے بڑی قحط سالی ہوگی۔ جسے وہ زمانہ ملے اسے چاہئے کہ غلہ کا ذخیرہ کر لے۔ ایک شہاب ستارہ مشرق سے مغرب کی طرف گرے گا جس کی آواز اتنی شدید ہوگی کہ ہر ایک کو سنائی دے گی۔ ایک سو چھیاسٹھ میں جس کا الگ الگ قرض ہو تو وہ اکٹھا کر لے، جس کی کوئی لڑکی ہو اس کی شادی کر دے، جو غیر شادی شدہ ہو وہ شادی سے رکا رہے اور جس کی بیوی ہو وہ بیوی سے کنارہ کش رہے۔ ایک سو ستر میں بادشاہوں کی بادشاہت چھن جائے گی، اسّی میں بلاء نازل ہوگی، نوّے میں فنا اور دو سو میں مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

۱۴۷۶- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک سو پچاس میں لڑکیاں تمہاری سب سے بہتر اولاد ہوں گی۔ (تاریخ بغداد،۴/۹،۱۰الکامل فی التاریخ،۶/۱۶۸)

۱۴۷۷- حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان سے اپنی زمین کے پہلو میں واقع دوسری زمین خریدنے کے لیے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا یہ چالیس کا آخری حصہ ہے اس وقت صلح ہوگی، اس لیے آپ خرید لیجئے، چناں چہ حضرت معاویہؓ کے ساتھ معاہدہ چالیس کے آخر میں ہوا بھی۔

۱۴۷۸- کعب احبار سے روایت ہے کہ بنو امیہ کی حکومت سو سال رہے گی۔ اس میں سے ساٹھ سے کچھ زیادہ سال حکومت بنو مروان کی رہے گی۔ بنو امیہ کے لیے ناقابلِ تسخیر ایک آہنی دیوار ہوگی جسے وہ خود اپنے ہاتھوں توڑ دیں گے، پھر اسے بند کرنا چاہیں گے تو بند نہ کر سکیں گے۔ جب بھی ایک کونہ بند کریں گے دوسرا کونہ منہدم ہو جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دیں گے۔ ان کا آغاز بھی میم سے ہوگا اور انجام بھی میم پر ہوگا۔ چناں چہ ان کی چکی کا چلنا بند ہو جائے گا، ان کی سلطنت جاتی رہے گی جو اس طرح ہوگا کہ یہ اپنے میں سے ہی خلیفہ کو معزول کر کے قتل کر دیں گے، نیز قیدیوں کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔ جزیرۂ عرب کا تیز رفتار گدھا آئے گا جس کے ساتھ شیطان اور برے لوگ ہوں گے۔ یہ مروان ہوگا جو کہ شہروں کو گرا دے گا، اسی کے سامنے زلزلہ بھی آئے گا۔

۱۴۷۹- عریان بن ہیثم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہا کہ آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ ستر کے آخر میں قیامت آجائے گی؟ انہوں نے فرمایا لوگ میرے تعلق سے جھوٹ بولتے ہیں، میں نے تو یہ کہا تھا کہ ستر سال پورے نہ ہوں گے کہ اس وقت بڑی مشکلات اور بڑے بڑے امور پیش آئیں گے۔ قیامت تو اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک عرب ان بتوں کی ایک سو بیس سال پوجا نہ کریں جن کی ان کے آباء کرتے تھے۔

۱۴۸۰- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ امتِ محمدیہ کی مدت بنو اسرائیل کی طرح تین سو سال ہے۔

۱۴۸۱- ابو حسّان دیوبہ سے روایت ہے کہ بنو عباس میں سے تین ایسے شخص کا بادشاہ بننا ضروری ہے جن میں سے ہر ایک کے نام کے شروع میں حرف ''عین'' ہو۔

۱۴۸۲- متعدد حضرات نے کعب احبار سے روایت کی ہے کہ کعب احبار اور یشوع نامی ایک راہب اکٹھا ہوئے۔ وہ راہب عالم اور آسمانی صحائف اور کتابوں کا پڑھا ہوا نیز ان کے معاملات اور آئندہ پیش آنے والے امور سے بھی واقف تھا۔ یشوع راہب نے کعب احبار سے کہا کعب! میں نے پڑھا ہے کہ ایک نبی ظاہر ہونے والے ہیں جن کا دین تمام دیگر ادیان پر غالب آجائے گا۔ اس کے بعد راہب نے ان سے کہا کعب! تم مجھ سے ان کے بادشاہوں کی بابت بیان کر دو تو میں تمہاری تصدیق کروں گا اور تمہارے دین میں داخل ہو جاؤں گا۔ کعب احبار نے بتایا کہ میں توریت میں یہ پاتا ہوں کہ ان میں بارہ حاکم و بادشاہ ہوں گے: پہلا صدیق ہوگا جو اپنی موت مریں گے۔ پھر فاروق ہوں گے جنہیں شہید کیا جائے گا۔ پھر امیر ہوں گے انہیں بھی شہید کیا جائے گا۔ ان کے بعد بادشاہوں کا سردار حاکم ہوگا ان کی بھی موت ہو جائے گی۔ پھر افواج کا مالک ایک شخص حاکم ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا، پھر ایک ظالم حکمراں ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر گروہوں اور قبیلوں کا سربراہ حاکم ہوگا۔ یہ ان میں سے مرنے والا آخری بادشاہ ہوگا۔ پھر پرچم بردار شخص حاکم ہوگا اس کی موت واقع ہوگی۔ یشوع نے مزید کہا اس سنگین فتنہ کے بارے میں بتاؤ جس میں بڑی خوں ریزی ہوگی اور مصیبت و آفت خطرناک۔ کعب احبار نے کہا کہ ایسا تب ہوگا جب سونے کی چیزوں کو مٹانے والے کے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت بڑی پریشانی آئے گی اور خوش حالی اٹھالی جائے گی۔ اس فتنہ کی آگ فقیہ نما متواضع لوگ بھڑکائیں گے۔ اس وقت اس پرچم بردار شخص کے اہلِ خاندان میں سے چار بادشاہ ہوں گے: ان میں سے دو کے نام کا تو کوئی خطبہ نہیں پڑھا جائے گا، ایک اپنے بستر پر ہی مرا ہوا ملے گا اور دوسرے کی مدت بھی بہت تھوڑی ہوگی۔ چوتھا بادشاہ علاقہ ''جوف'' کی طرف سے آئے گا۔ اس کے ذریعہ مصیبت آئے گی اور شہر برباد ہوں گے، وہ حمص میں چار ماہ ٹھہرے گا۔ پھر اسی کے علاقے کی طرف سے دہشت ناک خبر آئے گی، لہٰذا وہ حمص سے چلا جائے گا۔ اس وقت جوف پر بڑی پریشانی نازل ہوگی۔ جب ایسا ہوگا تو ان میں بڑی افراتفری ہوگی اور بنو عباس کا فتنہ رونما ہوگا۔ یہ لوگ مشرق کی طرف گیارہ سو

www.RaddeShakeeliyat.com

اروں کو بھیجیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ عمل پسند نہ ہوگا۔ وہ ان کے ذریعہ اس زمانے کے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ اہل عرب میں کوئی ایک گھر بھی ایسا نہ ہوگا جس میں ان کی مضرت داخل نہ ہوگی۔ یہ لوگ مشرق سے ایسے رخصت ہوں گے جیسے دلہن رخصت ہوتی ہے۔ اس وقت اہلِ مشرق کے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے۔ یہ لوگ اپنے گھوڑے ملک شام کے زیتون کے درختوں سے باندھیں گے۔ ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ ہر ظالم یا فرمایا کہ ان کے ہر ایک دشمن کو ختم کر دیں گے یہاں تک کہ صرف وہ زندہ بچے گا جو بھاگ نکلے یا کسی جگہ روپوش ہو جائے۔ ان لوگوں کے اہلِ خانہ میں سے تین بادشاہ ہوں گے: منصور، سفاح اور مہدی۔

یشوع راہب نے پوچھا کہ ان کا سربراہ اور ولی امر کون ہوگا؟ کعب احبار نے کہا کہ وہ لوگ جو ایک ساتھ چلتے ہوں اور ایک طرح کا لباس پہنتے ہوں گے۔ اس وقت سفاح اہلِ مغرب کو ذلت کا مزہ چکھائے گا۔ جو مقام ''ارم'' کا محاصرہ پینتالیس روز تک کرنے کے بعد ستر ہزار ننگی تلواروں کے ساتھ اس میں داخل ہوگا۔ ان کا نعرہ ہوگا ''اَمِتْ اَمِتْ'' (مار ڈالو، مار ڈالو) پھر اس سفاح کے بعد دو جنگیں ہوں گی: ایک مغرب میں اور دوسری جوف میں۔ پھر جنگ کا بالکلیہ خاتمہ ہو جائے گا۔ یشوع نے پوچھا ان کی سلطنت کب تک رہے گی؟ کعب احبار نے فرمایا سات میں نو۔ اس کے آخر میں ان کے لیے بربادی ہوگی۔ یشوع نے پوچھا ان کی بربادی کی علامت کیا ہے؟ کعب نے بتایا کہ مشرق میں قحط سالی ہوگی، مغرب میں زلزلہ آئے گا اور جوف میں سرخ آندھی چلے گی، جب کہ قبیلہ میں بڑی تعداد میں موت۔ پھر اس زمانے کے ظالم و جابر لوگ سفاح پر متفق ہو جائیں گے جو اپنے دین کو مذاق بنا ڈالیں گے اور اسے درہم و دینار کے عوض بیچ دیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں سے اپنے دشمن کو دیکھ سکیں اور سمجھیں گے کہ وہ ان کے ملک پر حملہ کرنے ہی والے ہیں کہ ظالموں کا سردار آئے گا جس کو اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا ہوگا۔ اس کا قد درمیانی، بال گھنگھریالے، آنکھیں دھنسی ہوئی بھنویں جھکی ہوئی اور چھوٹی ہوں گی یہاں تک کہ جب حامیانِ منصور اس سال کے آخر میں ہوں گے جس میں اس زمانے کے لوگ سفاح کے لیے متحد ہوں گے تو منصور کی وفات ہو جائے گی، جب کہ اس کے حامی مختلف شہروں میں منتشر ہو جائیں گے۔ جب ان کو موت کی خبر ملے گی تو جو جہاں ہوگا وہیں ٹھہر جائے گا اور عبداللہ نامی شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اتنے میں آلِ سفیان کا حاکم واپس آئے گا اور اہلِ مغرب کی جماعت کو اپنی بیعت کی دعوت دے گا۔ چناں چہ اہلِ مغرب اس پر اتنی بڑی تعداد میں متفق ہو جائیں گے

جتنی بڑی تعداد میں کبھی کسی کے لیے جمع نہ ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ کوفہ سے ایک لشکر بھیجے گا۔ اگر لشکر بصرہ سے نہ ہوا تو اہلِ بصرہ جل کر اور ڈوب کر ہلاک ہو جائیں گے اور اسی وقت کوفہ میں زمین کے اندر دھنسائے جانے کا واقعہ پیش آئے گا۔ دونوں فریق کی مڈبھیڑ ''قرقیساء'' نامی مقام پر ہوگی جہاں دونوں کے دلوں میں صبر ڈال دیا جائے گا اور نصرت و فتح اٹھا لی جائے گی یہاں تک کہ سب کے سب فنا کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ اگر لشکر مغرب کی طرف نہ ہوا تو چھوٹی جنگ برپا ہوگی۔ اس وقت بربادی ہو عبداللہ کے لیے دوسرے عبداللہ سے۔

مجھے تمہاری بابت زرد رنگ کے جھنڈوں سے اندیشہ ہے جب وہ لوگ مغرب کی طرف سے مصر آ کر اتریں گے جہاں دو جنگیں ہوں گی: ایک جنگ فلسطین میں اور دوسری ملک شام میں۔ پھر ایک قریشی النسل خاتون کے قتل کے بعد مہاجران کے خلاف بغاوت کریں گے، اگر میں اس عورت کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں، لہٰذا یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر ایک دوسرا باغی شخص کھڑا ہوگا جس کا نام ہوگا عبداللہ، یہ مخلوق میں سب سے خبیث انسان ہوگا۔ اس کے معاملے کی آگ بھڑکے گی حمص میں، مگر جلے گی دمشق میں۔ یہ فلسطین میں نکلے گا اور اپنے تمام مخالفین پر غالب آ جائے گا۔ اس کے ہاتھوں اہل مشرق کی ہلاکت ہوگی، اس کی دعوت بدترین دعوت ہوگی اور اس کے ہاتھوں مارے جانے والے بدترین مقتول ہوں گے۔ اس کی بادشاہت ایک عورت کے بچہ جننے کی مدت تک رہے گی۔ یہ تین لشکروں کے ساتھ کوفہ اور بصرہ کے لیے روانہ ہوگا جہاں یہ لوگ قبیلۂ قیس کے کچھ گھروں کو پا کر اسی روز ان کا ہر سامان لوٹ لیں گے۔ ایک لشکر مکہ اور مدینہ کے لیے روانہ ہوگا جو راستے میں ہی زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس میں سے قبیلۂ جہینہ کے صرف دو لوگ زندہ بچیں گے: ایک ملک شام واپس ہو جائے گا، جب کہ دوسرا مکہ مکرمہ چلا جائے گا۔

☆ محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا حسین کی نسل میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ اس کے نکلنے سے آسمان اور زمین والے سب خوش ہو جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا امیر المؤمنین! پھر سفیانی کا کیا نام ہوگا؟ فرمایا وہ خالد بن یزید بن ابوسفیان کی نسل میں سے ہوگا۔ بھاری بھر کم بدن، چہرے پر چیچک کے نشانات ہوں گے اور اس کی آنکھ میں ایک سفید داغ ہوگا۔ اس کا نکلنا حضرت مہدی کا نکلنا ہوگا کیوں کہ ان کے درمیان کوئی دوسرا بادشاہ نہ ہوگا، وہی مہدی کو خلافت حوالے کرے گا۔ وہ ملک شام میں دمشق کی وادی ''یابس'' سے نکلے گا۔ وہ سات افراد کے ساتھ نکلے گا جن میں ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا۔ اس جھنڈے

www.RaddeShakeeliyat.com

سے لوگ فتح ونصرت سمجھ جائیں گے۔ یہ شخص سفیانی کے آگے آگے تیس میل کے فاصلے پر چلے گا۔ اس جھنڈے کو جو بھی دیکھے گا اور جنگ کا ارادہ ہوگا وہ شکست کھا جائے گا۔ وہ دمشق آئے گا، اس کے منبر پر بیٹھے گا، وہاں کے فقہاء اور قرّاء کو اپنے قریب رکھے گا، جب کہ تاجروں اور دولت مندوں کا قتل عام کرے گا۔ ان قراء وعلماء کو اپنے ساتھ رکھے گا اور ان سے معاملات میں مدد لے گا۔ ان میں سے جو بھی انکار کرے گا اسے قتل کر دے گا۔ وہ ایک لشکر مشرق کی طرف، دوسرا مغرب کی طرف اور تیسرا یمن کی طرف روانہ کرے گا۔ عراق کے لشکر کا سپہ سالار بنو حارثہ کے ایک شخص کو بنائے گا جس کا نام قمری بن عبّاد یا فرمایا قمر بن عبّاد ہوگا۔ یہ سپہ سالار بڑے ڈیل ڈول کا آدمی ہوگا اور اس کے سر پر دو چوٹیاں ہوں گی۔ اس کے مقدمۃ الجیش کا امیر اسی کے قبیلہ کا ایک شخص ہوگا جو پستہ قد، چوڑے شانوں والا ہوگا۔ اس وقت شام میں جتنے بھی اہل شام ہوں گے، سب مل کر اس سے جنگ کریں گے۔ شام میں اس وقت ایک بڑا لشکر ہوگا۔ یہ جنگ دمشق اور ''بثنیہ'' نامی مقام کے بیچ میں ہوگی۔ اہل حمص بھی اہل مشرق کے ساتھ جنگ میں شامل ہوں گے، لیکن سفیانی ان سب کو شکست دے دے گا۔ اس کے بعد دمشق اور حمص کے لوگ سفیانی کے حامی وطرف دار بن جائیں گے۔ ان کی مڈ بھیڑ اہلِ مشرق کے ساتھ حمص کے مقام ''لیدین'' میں ہوگی جو کہ ''سلمیہ'' کی طرف واقع ہے۔ اس جنگ میں ساٹھ ہزار سے زیادہ لوگ مارے جائیں گے جن میں تین چوتھائی تعداد اہل مشرق کی ہوگی، پھر شکست بھی انہی کی ہوگی۔ مشرق کی طرف روانہ کردہ لشکر چل کر کوفہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔ یہاں بھی شدید جنگ ہوگی جس میں بڑی تعداد میں لوگ مارے جائیں گے، بچوں کو قتل کر دیا جائے گا، بے حساب مال ودولت لوٹ لی جائے گی اور کتنی ہی عورتوں کی آبرو ریزی کی جائے گی۔ لوگ جان بچا کر مکہ مکرمہ بھاگ جائیں گے۔ تو سفیانی اس لشکر کے امیر کو لکھے گا کہ تم حجاز روانہ ہو جاؤ۔ چناں چہ وہ کوفہ کی اینٹ سے انیٹ بجا دینے کے بعد حجاز کے لیے روانہ ہوگا۔ مدینہ پہنچ کر قریش کا قتل عام کرے گا۔ چناں چہ اہلِ قریش اور انصار میں سے چار سو لوگوں کو قتل، بہت سی عورتوں کا پیٹ چاک کرے گا اور بچوں کو بھی ماڈالے گا۔ نیز قریش میں سے بنو ہاشم کے دو سگے بھائی بہنوں کو قتل کر کے انہیں مسجد نبوی کے دروازے پر پھانسی پر لٹکا دے گا۔ بھائی کا نام محمد اور بہن کا فاطمہ ہوگا۔ لوگ بھاگ کر مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، سفیانی اس لشکر کو مکہ جانے کا حکم دے گا۔ چناں چہ جب یہ لشکر مقام ''بیداء'' میں اترے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیں گے لہٰذا وہ زور سے آواز دیں گے اے بیداء! تو ان سب کو ہلاک کر دے چناں چہ وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے۔ جبرئیل ان کے چہرے پیچھے کی طرف

کر دیں گے۔ فرمایا گویا میں ان دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ الٹے پاؤں چل رہے ہیں اور لوگوں کو جو کچھ ہوا اس کی تفصیل بتا رہے ہیں۔

۱۴۸۳- کعب احبار سے روایت ہے کہ ایسی کوئی قوم نہیں جو اپنے نبی کی وفات کے پینتیس سال بعد فتنے میں مبتلا نہ کی گئی ہو۔ اگر تم پینتیس سال کے اختتام پر مبتلائے فتنہ ہونے سے بچے رہے تو بہت اچھا اور اگر مبتلا ہوئے تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو دوسری قوموں کا ہوا۔

۱۴۸۴- شریح بن عبیدہ، ابو عامر ہوزنی اور حمزہ بن حبیب نے کہا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقات ہیں، ان میں سے ہر طبقہ چالیس سال پر مشتمل ہے: پہلے طبقہ کے اندر خود میں اور میرے اہل یقین وعلم ہیں۔ دوسرا اہل برّ وصلاح اور اہل وفاء کا ہوگا۔ تیسرا طبقہ باہمی صلہ رحمی اور ہمدردی کرنے والوں کا ہوگا۔ چوتھا طبقہ قطع رحمی کرنے اور رشتہ توڑنے والوں کا ہوگا۔ پانچواں طبقہ موج ومستی، افراتفری اور فساد والوں کا ہوگا۔ جب کہ دو سو دس میں پتھروں کی بارش ہوگی، زمین کو دھنسایا جائے گا اور صورتیں مسخ کی جائیں گی۔ دو سو تیس میں آسمان سے انڈوں کی مانند اولوں کی بارش ہوگی جس سے جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ دو سو چالیس میں دریائے نیل اور دریائے فرات خشک ہو جائیں گے اور ان کے کناروں پر کھیتی باڑی کی جائے گی۔ دو سو پچاس میں راستے بند ہو جائیں گے اور درندوں کو انسانوں کے اوپر مسلط کر دیا جائے گا، لہٰذا ہر شخص اپنے اپنے شہر میں ہی رہے گا۔ دو سو ساٹھ میں نصف ساعت کے لیے سورج کو ہلاک کر دیا جائے گا جس کے باعث آدھے انسان اور جنات ہلاک ہو جائیں گے۔ دو سو ستر میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی عورت حاملہ ہوگی۔ دو سو اسّی میں عورتیں بھوری رنگ کی گدھیوں کی مانند ہوں گی کہ ایک عورت سے چالیس مرد بدکاری کریں گے، لیکن عورت اس کو کچھ بھی نہ سمجھے گی۔ دو سو نوے میں سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی مانند، دن ایک ساعت کے بقدر اور ایک ساعت اتنی ہو جائے گی جتنی دیر میں کھجور کا خشک پتہ جل جائے یہاں تک کہ ایک شخص اپنے گھر سے صبح کو نکلے گا، مگر ابھی مدینہ منورہ کے دروازے تک نہ پہنچے گا کہ سورج غروب ہو جائے گا۔ جب کہ تین سو میں سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اور ہر دل پر اس کی موجودہ حالت کے ساتھ مہر لگا دی جائے گی ''ولا ینفع نفسًا ایمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت فی إیمانها خیراً'' اس کے بعد کیا ہوگا اس کی بابت مت پوچھو۔ (سنن ابن ماجہ ۲/۴۰۵۸، اللآلی ۲/۳۱۰، مسند عقیلی ۳/۳۲۸)

۱۴۸۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد لوگ ایک سو بیس سال زندہ رہیں گے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

۱۴۸۶- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات فرمایا کیا تم نے جانا کہ یہ کیسی رات ہے؟ آج سے سو سال کے اختتام پر جو بھی اس وقت روئے زمین پر ہے، ان میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ لوگ حضور اکرم ﷺ کی اس پیشین گوئی کی بابت سو سال کے تعلق سے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ جو لوگ اس وقت زمین پر ہیں، اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ سو سال پر یہ صدی ختم ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری، ۱/۱۴۸، مسند احمد، ۲/۸۸)

۱۴۸۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عربوں کے لیے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آچکی ہے۔ ساٹھ کے اختتام پر امانت مالِ غنیمت بن جائے گی، صدقہ وزکوٰۃ تاوان ہو جائے گا، گواہی جان پہچان کی بنیاد پر ہوگی اور فیصلہ خواہش نفس کے تحت کیا جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب پینتیس سال ہو جائیں گے تو کوئی بڑا واقعہ رونما ہوگا، اگر لوگ ہلاک ہوگئے تو یہی ہونا تھا اور اگر بچ گئے تو یہ بھی ممکن ہے۔ جب ستر سال ہو جائیں گے تو تم لوگ ایسی ایسی چیزیں دیکھو گے جو تم کو اجنبی لگیں گی۔

۱۴۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بنؓ عاص نے حضرت معاویہؓ کی موجودگی میں فرمایا اس امت کو ایک سو تیس سال کی مدت دی گئی ہے۔

۱۴۸۹- نجیب بن سری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک سو پچاس سال ہو جائیں تو تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی بانجھ عورت ہوگی۔

۱۴۹۰- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اگر ستر سال کے بعد مسجد نبوی کے اوپر کوئی چٹان گر پڑے جس سے تم میں سے دس لوگ مارے جائیں تب بھی مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ (ابن ابی شیبہ، ۷/۴۸۱)

۱۴۹۱- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجاہد سے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے سال رہے؟ انہوں نے عرض کیا پچاس کم ایک ہزار سال۔ فرمایا حضرت نوح سے پہلے جو لوگ تھے ان کی عمریں اس سے بھی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ اس کے بعد لوگ آج تک تخلیق، اخلاق وعادات اور عمر میں کم ہوتے جا رہے ہیں۔

۱۴۹۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ گزشتہ زمانے میں جو بھی نبی ہوئے، ان کی زندگی دوسرے نبی سے آدھی رہی، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو چالیس سال زندہ رہے۔

۱۴۹۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجاہد سے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ انسانوں میں سب سے زیادہ عمر کس کی ہوئی؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی

قوم میں پچاس کم ایک ہزار سال زندہ رہے، لیکن اس سے پہلے کیا تھا مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا لوگ اخلاق، تخلیق اور عمر میں مسلسل گھٹتے جا رہے ہیں۔

۱۴۹۴- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر بیالیس سال، چالیس ماہ اور چالیس دن کے درمیان کوئی نہ کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے اور توبہ کا موقع رہتا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے۔

۱۴۹۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نیک بندوں کے رخصت ہو جانے کے بعد برے انسان ایک سو بیس سال زندہ رہیں گے، لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اس کا پہلا سال کب ہوگا۔

۱۴۹۶- ارطاۃ بن منذر نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک نبی تھے جن کا نام "ناش" تھا۔ انہوں نے سارے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانے کی کل مدت سات سابوع ہے۔ ایک سابوع سات ہزار سال کا، جب کہ ایک عدان ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے گزشتہ صدی کا تذکرہ کیا اور جو کچھ ان صدیوں میں ہوا تھا، اسے کھول کر بیان فرمایا یہاں تک کہ آخری صد تک آگئے۔ فرمایا جب آخری سابوع کے چار عدان پورے ہونے کا وقت ہوگا تو کنواری (۱) نیک عورت کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ عورت کئی ایک معجزات ظاہر کرے گی، اس کا لڑکا مُردوں کو زندہ کرے گا، پھر اسے آسمان پر اٹھا لیا جائے گا۔ (۲) ان کے اٹھائے جانے کے بعد بارہ پرچم نکلیں گے، ان میں سب سے پہلے کی ولادت حرم میں ہوگی۔ (۳) ان کی پیدائش پر آسمان تسبیح وتہلیل کریں گے اور فرشتے خوشیاں منائیں گے۔ وہ تمام قوموں پر غالب آجائیں گے۔ جو ان کی تصدیق کرے گا وہ مؤمن ہوگا اور جو انکار کرے گا وہ کافر کہلائے گا۔ وہ فارس اور اس کے بادشاہ ہیں، نیز افریقہ اور شام پر غالب آجائیں گے۔ وہ ایک سابوع کا ساتواں حصہ کم تین سابوع رہیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ محمود وپسندیدہ بنا کر ان کی روح قبض کر لیں گے۔ ان کے بعد ان کی امت میں سے ایک شخص امیر ہوں گے جو کمزور ہوں گے، نہایت سچے اور صدیق ہوں گے، البتہ ان کی زندگی تھوڑی ہوگی۔ ان کی خلافت کے زمانے میں مصر کے اندر بڑی سنگین بھوک مری ہوگی اور بادشاہ ہند ہلاک ہوگا۔ ان کی زندگی سُبع سابوع (سابوع کا ساتواں حصہ) ہوگی ان کے

(۱) اس سے حضرت مریم علیہا السلام مراد ہیں۔ (۲) اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ (۳) اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہے

www.RaddeShakeeliyat.com

بعد ایک مضبوط، طاقت ور اور انصاف پسند شخص امیر ہوگا اور ملک شام کو فتح کرے گا۔ ان کی موت بڑی مصیبت ہوگی۔ ان کی زندگی ایک سبوع اور دو تہائی سبوع ہوگی مگر نصف سابوع کم ہوگی۔ ان کے بعد غنی اور مالدار لقب والا انسان امیر ہوگا جنہیں شہید کر دیا جائے گا اور ان کا قاتل کامیاب نہ ہوگا۔ (یعنی خلافت اسے نہ ملے گی) ان کی زندگی سبع سابوع کم دو سابوع ہوگی۔ ان کے بعد بڑے گھرانے کا سردار امیر ہوگا، وہ مال بہت جمع کرے گا۔ اس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی تو ہلاکت ہے اس سردار کے لیے اس کے دست و بازو سے اور بازوؤں کے لیے اس سردار سے۔ اس کی عمر ایک تہائی سبع سابوع کم تین سابوع ہوگی۔ پھر اس کی اولاد میں سے بے ریش نوجوان امیر ہوگا جس کے زمانے میں ملک شام کے پھل خشک ہو جائیں گے اور رومیہ کا بادشاہ ہلاک ہوگا۔ اس کی عمر ایک تہائی سبع سابوع کم نصف سابوع ہوگی۔ اس کے بعد سردار کے گھر میں سے ممتاز آدمی امیر ہوگا جو دانا و بینا اور سنجیدہ و بردبار ہوگا۔ اس کی اولاد میں چار بادشاہ ہوں گے۔ اس کی زندگی سبع سابوع کم تین سابوع ہوگی۔ پھر اس کی اولاد میں سے ''حصاب'' بادشاہ بنے گا۔ اس کے زمانے میں اکثر رومی ہلاک ہو جائیں گے اور ملک شام میں اتنا زبردست زلزلہ آئے گا کہ عمارتیں منہدم ہو جائیں گی۔ اس کی عمر نصف سبع سابوع کم ایک سابوع اور ایک تہائی سابوع ہوگی۔ اس کے بعد ''مروی'' امیر ہوگا وہ اپنی مراد نہ پا سکے گا یعنی روم کے سب سے بڑے سپہ سالار تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس کی عمر ایک تہائی سابوع ہوگی۔ اس کے بعد ''اشج''(۱) بادشاہ بنے گا۔ اس کے دین میں کوئی دھوکہ اور آمیزش نہ ہوگی اور وہ عدل و انصاف کرے گا۔ اس کی عمر تھوڑی ہوگی اور موت بہت بڑی مصیبت، اس کی عمر ثلث سابوع ہوگی۔ اس کے بعد ''صلف'' بادشاہ بنے گا یہ تعمیر کا حریص ہوگا اور صورتوں کو بدلنے والا ہوگا۔ اس کی عمر ثلث سابوع کم تین سابوع ہوگی۔ اس کے بعد پلّوں والا جوان بادشاہ بنے گا جسے قتل کر دیا جائے گا، لیکن قاتل بھی مارا جائے گا۔ اس کے زمانے میں مصر میں فرات تک بڑی موتیں ہوں گی۔ اس کی زندگی سبع سابوع اور ثلث سبع سابوع ہوگی۔ پھر ''جوف'' کی ہوا بھڑکے گی (یعنی جوف سے لشکر نکلے گا) اس کی قیادت ایک ظالم کے ہاتھ میں ہوگی وہ بڑی افراتفری برپا کرے گا۔ اس کی عمر سبع سابوع کم ایک سابوع ہوگی اور موت ''بابل'' کے علاقے میں ہوگی۔ پھر اس کے خلاف مشرق کی فوج چڑھائی کرے گی جس کے سپہ سالار عجمی ہوں گے اور

(۱) اشج کا ترجمہ ہے وہ شخص جس کے چہرے پر زخم کا نشان ہو یہ علامت حضرت عمر بن عبدالعزیز میں پائی جاتی تھی۔ ع ر بستوی)

حکمران شریف اور معزز خاندان کے ہوں گے۔ ان کا سپہ سالار اعظم ایک شخص ہوگا جس کی بھوؤں پر بہت بال ہوں گے وہ اپنے لشکر کے ساتھ دونوں دریاؤں کے درمیان ٹھہرے گا اور ''ثور'' نامی حاکم کی طرف لشکر بھیجے گا جو اس ظالم کو نکال دے گا اور مُردوں کو پل بنا لے گا۔ پھر شام کے چٹیل علاقے میں یہ لشکر اترے گا جسے بزور شمشیر فتح کر لے گا۔ اس کا منتظم اعلیٰ بھوری بھوں والا ہوگا جو تین سابوع اور دو ثلث سابوع حکومت کرے گا۔ ان دونوں سپہ سالاروں کا نام ایک ہی ہوگا۔ ایک اپنے بستر پر مارا جائے گا، دوسرا جنگ میں، یہ اپنے رب کا منکر ہوگا۔ جب ان لوگوں کا ظلم و ستم بہت بڑھ جائے گا تو ان پر مشرق کے لوگ فوج کشی کریں گے تب زعفران کے پیداواری علاقے کی دیواریں پھٹ جائیں گی۔ ''ثور'' آنے والی فوج سے دہشت زدہ ہو کر وہ اٹھ بھاگے گا اور اپنا علاقہ چھوڑ کر بتوں کے شہر میں قیام کرے گا۔ اہل مشرق کا حاکم ''مربض'' میں اترے گا تو ''ثور'' دونوں دریاؤں کے درمیان اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا رنگ گندمی، بدن میں گوشت کم اور آنکھیں رنگین ہوں گی۔ کسان اکیس سابوع منتخب کریں گے۔ ایسا قریش کے ملک شام پر قبضہ کے ایک سو سینتالیس سال پر ہوگا کہ مغرب کا بادشاہ بھڑک گیا ہے اور تمام قومیں گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گی۔ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ مغرب کا کنکری توڑنے والا نزدیک آ جائے گا اور مشرق والوں کے منہ میں مٹی ڈال دے گا تو اس کی طرف فوج بھیجے گا جسے وہ خود لے کر روانہ ہوگا۔ جب شاہِ مغرب سے اس کی ملاقات ہوگی تو ایک زوردار چیخ نکالے گا اور فوج کو بطور مالِ غنیمت لے لے گا، مشرق کو پوری طرح روندے گا۔ پھر ''مرج صفر'' میں قیام کرے گا جہاں اس کا سامنا گندمی رنگ کے، چھوٹی آنکھوں والے شخص سے ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی جمعیت کو منتشر کر دیں گے، پھر وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے گا۔

جب وہ گرم چشمہ اور مقام ''خردونہ'' کے درمیان ہوگا تو آسمان سے ایک منادی اسے آواز دے گا کہ ہلاکت ہو اس کے لیے جو خردونہ اور گرم چشمہ کے درمیان ہے۔ اسے سن کر وہ رو پڑے گا۔ پھر وہ وہاں سے کوچ کر کے ''انہار'' کے قلب میں اترے گا جہاں لوگ داخل ہوں گے اور ان کے لیے اس ظالم سے جنگ کرے گا اور مال و دولت تقسیم کرے گا۔ پھر وہ بتوں کے شہر جائے گا اور اسے بزور طاقت فتح کرے گا۔ بیل اس شہر کی فصیل میں ایک بار سینگ مارے گا جس سے اس ظالم کا پیٹ چاک ہو جائے گا۔ یہ اس ظالم کی جمعیت کو تتر بتر کر دے گا، اس کی نسل کو ختم کر دے گا، بابِ

www.RaddeShakeeliyat.com

نصیبین کے درمیان کی ہر عمارت کو منہدم کر دے گا اور مشرق کی طرف لشکر روانہ کرے گا جو کچھ ہے لے کر آئے بادلِ ناخواستہ یا خوشی سے۔ پھر وہ دو ثلث سبع سابوع اور آٹھ ماہ ٹھہرے گا اور مشرق اس کے تابع فرمان ہو جائے گا۔ پھر اس کے اور بادشاہ روم کے درمیان صلح کا معاہدہ ہوگا سبع سابوع تک۔ پھر وہ وہاں سے روانہ ہو کر غلاموں کے شہر میں قیام کرے گا جہاں ہرزورآور کو قتل کر دے گا۔ پھر وہاں سے نکل کر مضافات میں ٹھہرے گا جہاں مال و دولت عطا کرے گا اور پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرے گا اور ملکِ فارس کو ذلت میں مبتلا کرے گا، سوادِ عرب میں بڑی بربادی پیدا کرے گا۔ اس کے گھوڑ سوار دستے ''ابرشہر'' (نیساپور) آئیں گے اور چین سے لے کر بحر اطرابلس یا بحر انطابلس کے درمیانی علاقے کا بادشاہ بن جائے گا۔ مشرق کا حاکم اس سے الگ ہو کر جوف کے پہاڑوں کی طرف چلا جائے گا نہ اس کا کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ ہوگا اور نہ کسی کا اس پر۔ اس کے بعد اسی کے اہل خانہ میں سے ایک شخص دھوکہ سے اسے قتل کر دے گا۔ جب اس کی اطلاع حاکم مشرق کو ہوگی تو وہ روانہ ہو کر حرّان اور رھا کے درمیان فروکش ہوگا۔ تو بربادی ہو حرّان کے لیے جہاں حاکم مشرق اور ابنائے فارس میں سے ایک امرد میں مڈبھیڑ ہوگی اور ان کے درمیان شدید معرکہ ہوگا اور بڑی تعداد میں لوگ مارے جائیں گے۔ پھر صبح ہوگی تو حاکم مشرق ذلیل و رسوا ہو چکا ہوگا اور اس کی جمعیت بھی کم ہو گئی ہوگی۔ وہ امرد وہاں سے نکل کر شام میں فروکش ہوگا جہاں کچھ سابقہ چیزوں کو بدل دے گا اور کچھ نئی چیزیں ایجاد کرے گا۔ رومی نکل کر ''اعماق'' آئیں گے جہاں ان کی مڈبھیڑ بنو نزار میں سے ''ذوالوجنتین'' (دو رخسار والے سے) ہوگی جو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، البتہ شاہِ روم ایک برچھے کی زد سے بچ نکلے گا۔ پھر رومی دو گروہوں میں بٹ جائیں گے: ایک گروہ دریائے ساوس کا راستہ پکڑے گا، جب کہ دوسرا جیجان (۱) کے تنگ راستہ کو اختیار کرے گا۔ قریش کے لوگ معاہدہ صلح سے دست بردار ہو جائیں گے، مصر کے لوگ خراج دینے سے انکار کر دیں گے اور فرنگی اپنے ہتھیار نکال لیں گے۔ یمن کا بادشاہ قحطان کی نسل میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام ہے منصور، لمبی ناک، چہرے پر تل اور سر پر دو چوٹیاں ہوں گی۔ اس کے گھوڑ سوار دستے ''رملہ''، ''حرّان'' تک پہنچ جائیں گے۔ اس وقت رومیوں کا سربراہ وہی امرد شخص ہوگا، موجود تو ہوگا، لیکن کوئی ہیبت باقی نہ رہے گی تو یہ اس کی طرف قبیلۂ کعب اور ہوازن کو لے کر نکلے گا اور بنو قحطان کو ہر گھاٹی میں قتل کرے گا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو شہروں میں تقسیم کر دے گا۔ پھر

(۱) اس سے ترکی میں واقع دریائے مصیصہ مراد ہے۔

وہاں سے روانہ ہو کر سنیر اور لبنان کے پہاڑوں میں ٹھہرے گا، اس وقت منصور رملہ میں ہوگا۔ چناں چہ وہاں سے روانہ ہو کر ''مرج عذراء'' میں فروکش ہوگا جہاں دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی اور بڑی سخت لڑائی ہوگی۔ اس میں منصور کو شکست ہوگی اور اس کے گھوڑ سوار سپاہیوں کو قتل کر دیا جائے گا اور اس امرد کا پورے ''اردن'' پر قبضہ ہو جائے گا۔ وہ اسی حالت میں سبع سابوع اور خمس سبع سابوع ٹھہرے گا۔ اس کے بعد اس دانا و بینا اور بردبار شخص کی اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جو اہل مصر اور قبطیوں کو لے کر روانہ ہوگا۔ جب یہ علاقہ ''جفار'' (۱) میں اترے گا تو اس کی وجہ سے وہاں کی زمین چٹیل اور بے آب و گیاہ ہو جائے گی اور ایک خبر کی وجہ سے جنگ نہیں کرے گا جو کہ قبیلۂ بربر کے علاقے سے آئے گی کہ حاکم اندلس بربر، افرنگ اور اشبال کو لے کر آ رہا ہے۔ چناں چہ حاکم اندلس دریائے اردن پر آ جائے گا جس سے اس امرد نوجوان کی جنگ ہوگی، حاکم اندلس اسے قتل کر دے گا پھر مصر اور جفار آئے گا۔ پھر پیچھے سے ایک شور سنائی دے گا کہ حاکم ادہم نے اسکندریہ میں بغاوت کر دی ہے اور پورے مصر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تو اس وقت عرب یثرب (مدینہ منورہ) چلے جائیں گے۔ حاکم ادہم اپنے لشکر کے ساتھ آئے گا اور شام میں فروکش ہوگا۔ وہاں سے تمام باشندوں کو جلاوطن کر دے گا اور جزیرۂ عرب چٹیل بن جائے گا اور ہر قبیلہ کے لوگ اپنے قبیلہ میں چلے جائیں گے۔ وہ ایک لشکر روانہ کرے گا، جب یہ لوگ دونوں جزیروں کے درمیان پہنچیں گے تو ان میں سے ایک آواز دے گا کہ جو بھی قدیم الاصل رومی رہا ہو یا بعد میں رومیوں میں داخل ہوا ہو، وہ سب مسلمانوں میں سے نکل کر ہمارے پاس آ جائیں۔ یہ سن کر موالی و ممالیک ناراض ہو جائیں گے اور ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کا نام صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار ہوگا۔ یہ شخص موالی کے ساتھ روانہ ہوگا اور رومیوں کے لشکر سے مڈبھیڑ ہوگی تو انہیں قتل کرے گا اور رومیوں میں سے حاکم ادہم کے لشکر میں موت کا سناٹا ہوگا۔ رومی اس وقت بیت المقدس میں مقیم ہوں گے جہاں وہ ٹڈی دل کی مانند ایک ساتھ ہلاک ہوں گے، نیز وہ حاکم ادہم کے علاقے کا مالک ہو جائے گا۔ صالح ان موالی کے ساتھ ملک شام میں فروکش ہوگا، عموریہ میں داخل ہوگا، قمولیہ میں قیام کرے گا اور بزنطیہ کو فتح کرے گا۔ یہاں اس کے لشکر کا نعرہ، نعرۂ توحید ہوگا اور یہاں کا مال برتنوں سے تقسیم کرے گا۔ یہ رومیہ پر بھی قابض ہو جائے گا اور وہاں سے باب صہیون اور تابوتِ جزع (صندوق) برآمد کرے گا جس میں حضرت حوا علیہا السلام کی بالی، حضرت آدم علیہ السلام کا

(۱) جفار: فلسطین اور مصر کے درمیان واقع ہے۔

www.RaddeShakeeliyat.com

کمبل اور جبہ، نیز حضرت ہارون علیہ السلام کا پوشاک ہوگا۔ اسی اثناء اسے خبر ملے گی جو کہ غلط ہوگی کہ صاحبِ صور (حاکم صور) نے بغاوت کردی ہے لہٰذا وہ واپس ہوکر "مرج جومطس" میں فروکش ہوگا جہاں ثلث سبع سابوع تک ٹھہرے گا۔ اس سال آسمان سے ایک تہائی بارش کم ہوگی، دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی، جب کہ تیسرے سال بالکلیہ بارش نہ ہوگی جس کی وجہ سے ہر ناخن والا اور ہر دانت والا جاندار ہلاک ہوجائے گا۔ بڑے پیمانے پر بھوک مری اور موت ہوگی یہاں تک کہ ہر ستر میں سے دس باقی نہ رہیں گے، لوگ بھاگ کر "جوف" کے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ پھر ان پر دجال نکلے گا۔

۱۴۹۷- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سو چون سال کے بعد تمہاری سب سے اچھی اولاد لڑکیاں ہوں گی اور ایک سو سال کے بعد سب سے اچھی عورتیں، بانجھ خواتین ہوں گی۔ جب ایک سو اڑسٹھ سال ہوجائیں گے تو تم قرض وصول کرلینا اور ایک سو اناسی میں اپنا قرض ادا کردینا۔ ایک سو نوے میں فتنہ وفساد ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر نجات کا کیا راستہ ہوگا؟ فرمایا فتنہ ہوگا، فتنہ ہوگا، فتنہ ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

(اللآلی ۲۰۹/۲، موضوعات ابن جوزی ۱۹۷/۳)

۱۴۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو اس سے پہلی امتوں کو ہوچکا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول! یعنی جیسا فارس اور روم والوں کے ساتھ ہوا؟ فرمایا پھر اور کون لوگ مراد ہیں۔

۱۴۹۹- حضرت مسلمہ بن مخرمہؓ نے فرمایا جب ابن ابوحذیفہ نے مصر پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور حضرت عثمان غنیؓ کو جبراً معزول کردیا گیا تو ابن ابوحذیفہ نے لوگوں کو بلایا کہ وہ اپنے اپنے وظیفے لے لیں، لیکن میں نے اس کے ہاتھ سے لینے سے انکار کردیا۔ پھر سوار ہوکر حضرت عثمان کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ ابن ابوحذیفہ تو امام ضلالت ہے (یعنی اس کی امارت غاصبانہ ہے) جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں۔ اس نے مصر پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے، پھر اس نے ہمیں وظائف دینے کے لیے بلایا لیکن میں نے لینے سے انکار کردیا تو فرمایا تم نے غلط کیا وہ تو تمہارا حق ہے۔

۱۵۰۰- محدث تبیع سے روایت ہے کہ جب زرد جھنڈوں والا لشکر مصر میں داخل ہوجائے اور اس پر قبضہ کرکے اس کے تخت پر بیٹھ جائے تو اہل شام کو چاہئے کہ زمین کے اندر سرنگیں کھود لیں کیوں کہ یہ بڑی آفت اور بلا ہوگی۔

۱۵۰۱- انہی سے روایت ہے کہ جب مقام بیداء کی طرف سے ملک شام میں گرنے کی آواز آئے تو نہ بیداء رہے گا اور نہ ہی سفیانی۔ لیث بن سعد نے کہا کہ طبریہ میں گرنے کی آواز ہوئی تھی مگر اس کی آواز سے میں فسطاط میں بیدار ہوگیا تھا اور اس سے دروازے کے بازو الگ ہوگئے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ طبریہ کی رات تھی۔ (یہ روایت ۹۴۷ کے تحت بھی گذر چکی ہے)

۱۵۰۲- عبداللہ بن شرحبیل سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر تقریر فرمائی اور کہا کہ لوگوں میں سب سے پہلے قریش کے لوگ ختم ہوں گے اور سب سے پہلے میرے اہل بیت قتل کیے جائیں گے۔

۱۵۰۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں کسی فتنہ میں جنگ نہیں کرتا اور اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہوں جو غالب وفاتح ہوجائے۔

۱۵۰۴- طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی اجنبی اور غریب الدیار کی موت کا وقت قریب آئے پھر جب وہ اپنے دائیں اور بائیں طرف مڑ کر دیکھے تو اسے صرف اجنبی ہی نظر آئیں تو وہ جو بھی سانس لے گا اللہ تعالیٰ ہر سانس پر اس کے لیے دو لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دو لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں۔ پھر جب اس کی موت ہوگی تو وہ شہید ہوگا۔

۱۵۰۵- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پردیس کی موت شہادت ہے۔

۱۵۰۶- معلیٰ بن راشد نبال سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا کہ میرے پاس حضرت نبیشۃ الخیرؓ تشریف لائے جو کہ صحابی رسول تھے، اس وقت ہم لوگ ایک پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص پلیٹ میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ لے تو وہ پلیٹ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ (سنن ترمذی ۱۸۰۴، ابن ماجہ ۳۲۷۱-۳۲۷۲، دارمی ۹۶/۲، مسند احمد ۷۶/۵، سنن بیہقی، آداب ۵۶۳، شرح السنہ بغوی ۳۱۶/۱۱، طبقات ابن سعد ۳۴/۷، الکنیٰ دولابی ۱۶۸/۲)

سبحانک اللّٰھمّ وبحمدک أشھد أن لا إلٰہ إلا اللّٰہ أنت، أستغفرکَ. وأتوبُ إلیکَ ولکم فیھا جمال حین تریحون وحین تسرحون.

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

www.RaddeShakeeliyat.com